جسکو سید محمد معین الدین صاحب شاہجہانپوری انگلش ٹیچر ڈسٹرکٹ اسکول پیلی بھیت و مترجم

اورنگ زیب نے

جوزف ایس۔ سی۔ ایبٹ۔ کی انگریزی کتاب لائف آف نپولین سے اردو میں

ترجمہ کیا

اور زیر سرپرستی انجمن ترقی اردو

باہتمام خاکسار رشید احمد

مطبع احمدی علی گڑھ میں ۱۹۰۸ء طبع ہوئی

(پبلشر ایم۔ اے۔ او۔ کالج بکڈپو۔ علی گڈھ)
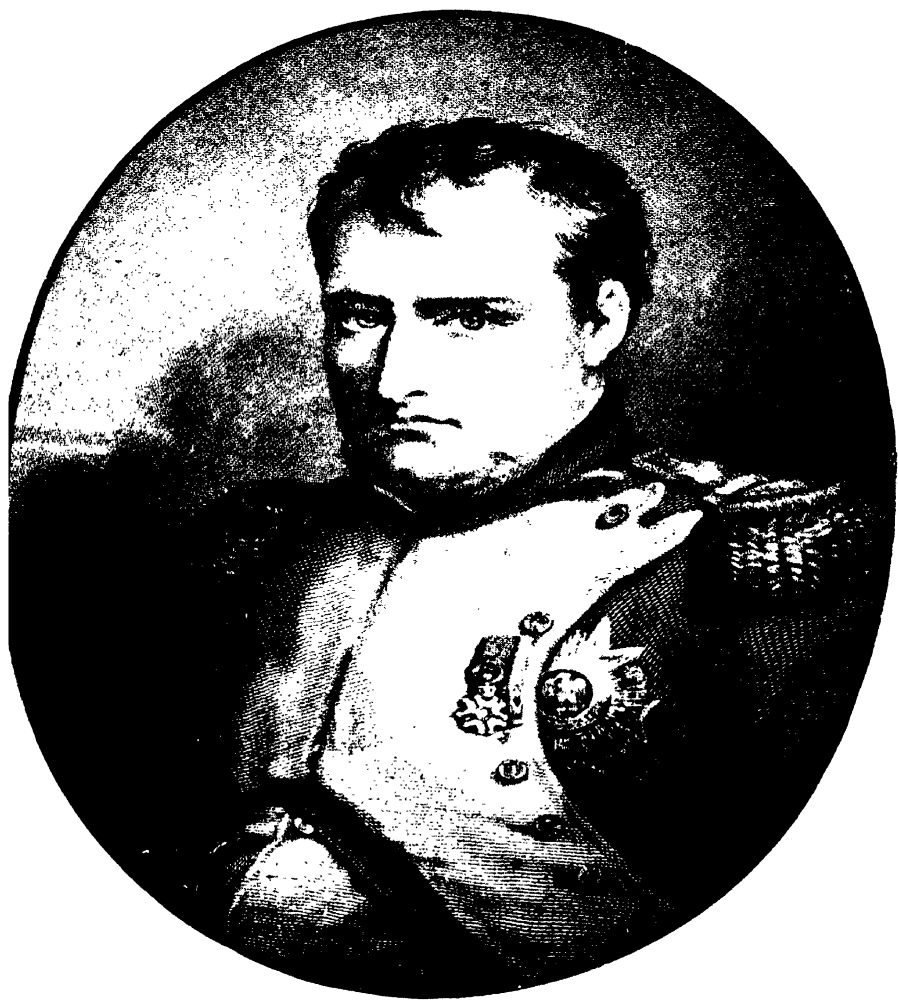
NAPOLEON,
1815.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید منجانب مترجم

سخن آن بہ کہ بعد حمد خدائے
بود از نعت خواجۂ دوسرائے

نپولین اعظم کے کارنامے مورخوں نے نہایت کثرت سے لکھے ہیں اور ان تمامی کارناموں کے پڑھنے سے یہ بات ثبوت کی محتاج نہ رہی کہ انیسویں صدی کے شروع میں نپولین تمام عالم کے فرماں رواؤں۔ سپہ سالاروں اور مدبروں میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا تاہم ناظرین کے لئے یہ کوئی آسان بات نہیں ہے کہ ان کارناموں کو پڑھکر وہ اس حیرت انگیز شاہنشاہ کی اصلی اور زندہ تصویر اُس کے سچے اور صحیح حالات کے اعتبار سے اپنے دل میں قایم کر سکیں۔ اس لئے کہ ایک طرف تو اُس کے مدحت طراز اُس کی مدحت طرازیوں میں رطب اللسان ہیں اور دوسری طرف اس کے برخلاف تہمتوں اور نکتہ چینیوں کے وہ طوفان ہیں کہ نپولین

کے نام سے ہوا گندی نظر آتی ہے۔ پس ایسے متباین حالات میں کیونکر ممکن ہے کہ ایک
غیر طرفدار شخص کوئی قطعی اور صحیح رائے قایم کرسکے۔ مگر اس میں کسی کو کوئی شبہہ باقی نہیں
ہے کہ فرانس میں نپولین ایسا محبوب تھا کہ اُس کی پرستش ہوتی تھی۔ اور اُن بادشاہوں
کا بھی نپولین کے ساتھ یہی حال ہے جن کو اُس نے فتح کیا اور شائستہ دنیا کے بڑے
حصے نے اُس کی شاگستری میں ایک دوسرے پر غالب آنے کی سعی کی۔

لیکن نپولین کو ایک دم سے ایسا اچانک زوال ہوا کہ خود فرانس میں بہتانوں کے
طوفانوں کے درے کھل گئے۔ اور یورپ کے متعدد بادشاہوں کی سرکار سے نپولین
ملعون اور حفاظت قانونی سے خارج قرار دیا گیا اور مخالف اور خوشامدی مورخوں نے
اب موقع پاکر اپنی سہامِ مطاعن کی ترکشوں کو نپولین پر پورا خالی کردیا۔ لیکن جب یہ زمانہ
گذر گیا اور عداوت و عناد کے جذبات ٹھنڈے پڑے تو اس انوکھے سپہ سالار اور
عدیم النظیر شاہنشاہ عالیجاہ کے اصلی چال چلن اور صفاتِ حمیدہ کا ماہِ منیر ابرِ سیاہ کے
نقاب کو چہرہ سے اتار کر نئی اور غیر معمولی ضیا کے ساتھ نمودار ہوا۔ اور سنہ ۱۸۳۰ء سے لیکر
سنہ ۱۸۶۰ء تک مورخین نے بڑی محنت اور انصاف سے اُس کے کارنامے کو لکھا۔ چنانچہ
ان تذکروں میں سے ہر ایک ترجمہ کئے جانے کا مستحق ہے مگر اُن میں بھی یہی ایک
خاص دشواری ہے کہ پڑھنے والا ایک صحیح رائے قایم کرنے میں الجھتا ہے۔

لیکن زمانہ کا وہی حال نہ رہا جو ۳۰ سال متذکرۂ بالا کے درمیان تھا اور صداقت
کی جستجو کرنے والوں کے رستہ میں تازہ موانع حائل ہوئے اور سنہ ۱۸۷۰ء سے لیکر
سنہ ۱۸۷۱ء کے دوران کی مہیب جنگ نے نپولین کے حق میں پھر زہر اُگلا اور بہتانوں
کے نئے نئے دفتر کھل پڑے۔

سینٹ ہلینا کی اسیری کے دوران میں نپولین نے اپنی فرماں روائی کی متعلق
خود شرح لکھی ہے اور اُس کو شائع ہوئے ایک عرصہ ہو گیا اور اُس سے نپولین کے حالات
پر ایک مدد روشنی پڑتی ہے مگر وہ اُس کا مفصل کارنامہ نہیں ہے۔ سینٹ ہلینا میں اسی
طرح اور بھی شرحیں لکھی گئی ہیں مگر وہ یک طرفہ اور نپولین کی حامی ہیں۔ بہت سی ایسی

خط وکتابت بھی موجود ہے جو نپولین کے حالات پر روشنی ڈالتی ہے لیکن اُس کا بڑا حصہ مخفی رہا۔ اور اصل تو یوں ہے کہ شاہنشاہ نپولین کا تمامی دور زندگی ایسا ماجرا خیز اور تاریخی معاملات سے اسقدر مملو ہے اور تمامی متحدہ یوروپ کے مقابلہ میں اس تنہا شاہنشاہ کو معاملات ملکی کی لاانتہا پیچدار بھول بھلیوں میں پھنس کر ایسا کام کرنا پڑا ہے کہ ایک مورخ کی طاقت سے اس کا مبسوط کارنامہ لکھدینا خارج تھا چنانچہ شاہنشاہ کے تذکرہ نویسوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا ہے۔

اب منجملہ کثیر التعداد کارناموں کے جو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں میں چند کا تذکرہ کرتا ہوں میٹرنک اور ہارڈن برگ کی تصانیف سے صرف اسی قدر پتہ چلتا ہے کہ شاہنشاہ نپولین کے چال چلن اور حکمت عملی کے بارے میں آسٹریا اور پروشیا کے سربرآوردہ لوگوں کی کیا رائے تھی اور زیادہ تر یہ تصانیف نپولین کے عہد حکومت کے آخری حصہ کی تاریخیں ہیں۔ ٹیلرانڈ کا لکھا ہوا تذکرہ بغض و حسد کے زہر سے زہریلا ہو گیا ہے اس لئے کہ ٹیلرانڈ اپنے آقا نپولین سے باغی ہو کر دشمنوں سے جا ملا تھا مگر یہ ضرور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس تذکرے سے نپولین کے حالات پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔ اور وائنا کی کانگریس کے متعلق تمامی خط و کتابت اور سازشوں کا پورا حال معلوم ہوتا ہے۔ لارڈ کاسلرے اور نیز ویلنگٹن کے مراسلات اور خط و کتابت اور مسٹر فاکس۔ لارڈ ویلزلی۔ لارڈ لیننگ۔ اور دوسرے برطانیہ کے مدبروں کے اُس زمانہ کے خطوط۔ اور برطانیہ کے پارلیمنٹ کے نامی اراکین کی تقریروں سے جو ۱۸۰۰ء سے ۱۸۱۵ء تک ہوئیں محض اسیقدر معلوم ہوتا ہے کہ وزرائے انگلستان اور خود انگریزی قوم کا اپنے قوی اور عظیم الشان دشمن نپولین کی طرف سے کیا خیال تھا۔ فرانس کے شاہی اخبار مانیٹور کے مضامین سے علاوہ بگ نن اور تھی باڈو کے تذکروں کے جو فرانسیسی پہلو لئے ہوئے ہیں نپولین کے حالات اچھی طرح معلوم ہو سکتے ہیں۔

باقاعدہ عظیم الشان تاریخوں میں تھیرس کی بڑی جبائع کتاب موجود ہے۔ لیکن وہ بالکل فرانسیسی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے تاہم ایک باعزم تلاش کرنے والے

کے لئے اُس میں واقفیت کا ایک خزانہ موجود ہے۔ دوسری بڑی ضخیم کتاب ایلی سن
کی تاریخ ہے۔ لیکن یہ تعصب سے خالی نہیں ہے کیونکہ ٹوری وزراے انگلستان کے
خیالات میں ڈوبی ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ وزرا حقوقِ جمہور کی مساوات کے کیسے سخت
مخالف تھے تاہم اس کتاب میں کثرت سے واقعات اور صحیح حالات موجود ہیں لین فرے
کی تاریخ پڑھنے کے لائق ہے لیکن وہ نپولین کی عہد حکومت کی صرف ایک جزو پر حاوی
ہے۔ مسٹر فیف کی تصنیف اُس زمانہ کی صرف حکمت علی کی جامع تاریخ ہوسکتی ہے
مسٹر فین نے بھی نپولین کا کارنامہ لکھا ہے لیکن مصنف نے ثابت کردیا ہے کہ وہ
بہتان بندی اور تہمت لگانے کے فن کا بجائے خود ایک فلسفی تھا۔ مگر ان تمامی بہتان
لگانے اور اصلیت کے چھپانے والوں کو تاریخ یہی سادہ اور قدرتی جواب دیتی ہے
کہ "اگر شاہنشاہ نپولین محض خودغرضی۔ ونادت۔ عیاشی۔ بدمعاشی۔ اور ظلم و فریب کا
شیطان ہوتا تو یہ محالِ عقلی ہے کہ وہ خصوصاً انیسویں صدی اور یورپ جیسے شائستہ
براعظم میں اتنا عظیم الشان اور با اثر فرمانروا ہوسکتا۔"

نپولین اعظم کے مختلف کارناموں سے یورپ کی مختلف قوموں کے کتب خانے
بھرے پڑے ہیں لیکن اردو زبان کی حرمان نصیبی تھی کہ ایسے جلیل القدر شاہنشاہ نپولین
کا کوئی مبسوط تذکرہ اس زبان میں موجود نہ تھا۔ لیکن ترجمے کے لئے کتاب کا انتخاب
کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ انتخاب کی دشواریاں اور اختصار کے ساتھ بیان ہوئی ہیں
لیکن "جہاں ارادہ ہوتا ہے خود رستہ بنجاتا ہے" کوشش بلیغ کے بعد جوزیف۔
ایس۔ سی۔ ایبٹ کے کارنامۂ نپولین کا انتخاب کیا گیا۔ یہ ایسا کارنامہ ہے
جس نے قبولیت کا تاج پہنا ہے اور یہی وہ انمول کارنامہ ہے جس کے لکھنے میں مصنف
نے دفتروں کی خاک چھانی اور جواہر گرانقدر کو سنگریزوں سے جدا کیا ہے۔ اور اس جادو
نگار انشاپرداز نے ایسی فریفتہ کرلینے والی پرواز سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ شاید
منشی ازل نے یہ افتخار اسی کی قسمت کا حصہ کردیا تھا۔ نپولین کی ہر پہلو سے ایسی تصویر
کھینچی ہے کہ پڑھنے والا آئینۂ حیرت بنجاتا ہے۔ رزم۔ بزم۔ شان و شوکتِ دربار۔ قدرتی منظر

دیوان عام۔ شاہنشاہ کے اخلاق۔ شجاعت وہمت۔ اور مصروفیت اُس کی فوق العادت جفاکشی۔ رعایا پروری وغیرہ وغیرہ کردہ پایۂ ثبوت کو پہونچے ہوئے مرقعے اتارے ہیں کہ بس خاتمہ کردیا ہے اُس کی براہین قاطع اور دلایل روشن ہیں۔ منطق سادہ لیکن معترض کو بند کردینے والی ہے۔ واقعات افسانے نظر آتے ہیں۔ باوجودیکہ تاریخی سچے۔ اور صحیح حالات ہیں۔ ناول نویس کا انشا۔ کیا ہستی رکھتا ہے کہ اسیٹ کے طرز اور نرالے انداز کی گرد کو بھی پا سکے چونکہ مترجم نے ایک ایک لفظ اور [illegible] جزو جملے کے ترجمے میں خاک اڑائی ہے اور تنہائی کی ساعتوں میں کاوش سے خون جگر پیا ہے اُس کو یقین ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے۔ لیکن [illegible] کے فن کے نقاد اچھی طرح واقف ہیں کہ اصل اور ترجمے میں سیدھے اور اُ[illegible] کا فرق ہے۔ بہرحال جہاں تک ایک تنہا مترجم سے جس کو ایک حرف [illegible] بھی کوئی دوسرا میسر نہ آیا کہ مدد دیتا جہاں تک ہوسکتا تھا اُس نے محنت کی اور اب یہ ترجمہ اردو داں پبلک کے سامنے آتا اور اپنے تئیں ادب سے پیش کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمدردی کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

اس ضخیم ترجمہ کو جب میں نے شروع کیا تو دوسری بڑی دشواریوں کے علاوہ ایک بڑی دشواری یہ پیش آئی کہ بجائے اس کے کہ مجھے کسی طریقے سے مدد دی جاتی میرا دل دکھایا جاتا تھا اور "نپولین" میری چڑ مقرر کی گئی تھی۔ اور بہت دفعہ میں بیزار ہوگیا لیکن چونکہ میری تقدیر میں اس کا ختم کردینا لکھا ہوا تھا میں خاموشی سے اور بعض اوقات مخفی گوشے میں ترجمہ کرتا رہا اور جب ایک اچھا خاصہ جزو ختم ہوا تو ایک کتاب اور محض اتفاق سے میرے سامنے آگئی اور یہ **اورنگ زیب** مصنفہ پروفیسر اسٹینلی لین پول تھی۔ جس کو میں نے ترجمہ کرکے اپنے عالی قدر ممدوح حضور نواب وقار الدولہ وقار الملک انتصار جنگ **مولوی مشتاق حسین** صاحب بہادر کے اسم گرامی سے ممدوح کی اجازت لیکر منسوب کردیا۔ اور الحمدللہ کہ یہ ترجمہ مقبول ہوا۔ ہندوستان کی جملہ یونیورسٹیوں کی ٹکسٹ بک کمیٹیوں میں پیش ہوکر سرکاری کتب خانوں کے لئے منظور ہوا اور ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ مسٹر لی سی لیوس بہادر نے مجھے الٰہ آباد سے ایک چٹھی لکھکر

اپنی مسرت کا اظہار فرمایا اور اُس کے بعد حضور سر جیمس ڈگس لاٹوش صاحب بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے بمقام سپلی بھینٹ اپنی میرے ہاتھ سے اورنگ زیب کا ایک نسخہ قبول فرما کر زبانی اظہار خوشنودی اور شکریے سے میری عزت افزائی فرمائی اور اورنگ زیب کی مقبولیت کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ آج تک اُس کی قیمت میں کمی کرنے کی ضرورت نہ ہوئی اور سوائے ٹیوپی بک ڈپو کے کہ وہ ہماری قومی دکان ہے اورنگ زیب کسی دوسری ڈپو کو باوجود طلب [illegible] کے نہ دی گئی۔ چنانچہ اورنگ زیب کے ترجمے اور اشاعت کے دوران میں یہ نپولین کا کارنامہ ملتوی رہا۔ لیکن جب اورنگ زیب سے فراغت ہوئی تو ایک اور کتاب سلسلہ فرمانروایان ہند میں سے یعنی کارنامہ حیدر علی و ٹیپو سلطان فرمانروایان ملک میسور کا سامنے آگیا۔ اور اس کا بھی میں نے اردو ترجمہ کر دیا۔ لیکن افسوس اس ترجمے کی وہ قسمت نہ ہوئی جو اورنگ زیب کی ہوئی تھی۔ یعنی میرے ایک نہایت مکرم اور محسن نے جن کا نام نہ بتاؤں گا اس ترجمہ کو دفتر اخبار وکیل میں امرتسر بھیجا کہ کاپی رائٹ فروخت کر دیا جاوے۔ اس وقت وکیل کے اڈیٹر ہمارے شفیق مسٹر حامد علی صاحب صدیقی سہارنپوری تھے لیکن کیسے تعجب کی بات ہے کہ اخبار وکیل کے دفتر کی زمین پھٹ گئی اور ترجمہ سما گیا اور اس سے میرے محسن کو جنھوں نے اپنی ذمہ داری پر ترجمہ بھیجا تھا بڑا افسوس ہوا۔

اس وقت میں نے پھر کسی ترجمے کی طرف آنکھ نہ اُٹھائی اور اسی عظیم الشان ترجمہ پر اپنا وقت صرف کیا اس کی پہلی جلد قلمی میرے مکرم مولوی محمد عبد الرافع خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر کی نظر سے گذری اور اُس کے ملاحظہ کے بعد آپ نے جو خط مجھ کو بھیجا وہ میں نے اورنگ زیب کے دیباچہ میں شائع کر دیا ہے۔ یہی جلد پھر نواب وقار الملک بہادر نے امروہہ منگا کر پڑھی اور اس کے متعلق جو خط و کتابت فرمائی اور جیسی میری ہمت بڑھائی محض طوالت کے ڈر سے یہاں پر نقل نہیں کرتا۔ اس خط و کتابت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ممدوح اس کارنامے کے پہلے سے حامی ہیں اور خود بھی ۱۸۶۶ء میں نپولین کا ایک چھوٹا سا کارنامہ سائنٹفک سوسائٹی علی گڈھ کے لئے ترجمہ کیا تھا۔ چنانچہ

اس کی ایک جلد مجھ کو اسی دوران میں ارسال فرماکر بڑی تاکید سے لکھا کہ میں اس جوبلف
اسپٹ کے مصنفہ کارنامے کو حتی المقدور بڑے عزم وثبات سے ترجمہ کئے جاؤں اور اسکو
ختم کردوں۔ چنانچہ اپنے فرصت کے اوقات میں ہی یہ کام برابر کرتا رہا۔

جب میرے شفیق مولوی محمد حبیب اللہ خاں صاحب علی گڈھ کے ڈپٹی کلکٹر
ہوئے تو میرا علی گڈہ آنا جانا زیادہ ہوا اور میں اپنے ہمراہ یہ ترجمہ لیجایا کرتا تھا اور اگر کچھ فرصت
ملجاتی تو ترجمہ لکھا کرتا۔ یہاں ترجمے کا چرچا ہوا اور فیاض احباب نے بڑی ہمدردی کا
اظہار کیا اب ترجمہ کا ایک معتد بہ حصہ ختم ہو چکا تھا اور میں قلمی ترجمہ کے ایک ہزار صفحے سے
پار لکل چکا تھا لیکن مئی ۱۹۰۸ء کی ۱۴ تاریخ عجب نحوست سے نمودار ہوئی اور مجھکو اپنی
ملازمت کے لالے پڑ گئے۔ چنانچہ مئی جون۔ جولائی اور اگست کے مہینے بڑی روحانی
تکلیف سے گذرے لیکن میرا خون ناحق بہانے والوں کو آخر میں اپنی غلط فہمی کا یقین
ہوا اور ممکن ہے کہ اُن کو افسوس بھی ہوا ہو۔ جب میری طبیعت افکار سے ہلکی ہوئی
تو پھر کام شروع کیا اور اس عزم سے ترجمہ کیا کہ آخر کار ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ ہجری
مطابق ۱۰ استمبر ۱۹۰۸ء کو قلمی کتاب کے اعتبار سے ایک ہزار چار سو بتیس صفحے پر آخر ترجمہ ختم
ہوگیا۔ اور پانچ جلدوں میں یہ نامہ آخر ہوا۔

میں نے اس کے پانسو صفحے تو اسی پابندی اور لفظی رعایت سے لکھے تھے۔
جیسے اورنگ زیب کے لکھے تھے لیکن حضور نواب وقار الملک بہادر بالقابہ نے مجھکو
لکھا کہ "یہ ترجمہ نہ قرآن مجید کا ہے نہ کسی کتاب حدیث کا ہے نہ کوئی قانونی کتاب
ہے پھر جو اپنے قلم کو یوں پابند کیا ہے آخر اس سے کیا نتیجہ ہے ترجمہ آزادی سے
ہو اور مطلب ہاتھ سے نہ جانے" اور اسی مضمون کا ایک خط مسٹر حامد علی صاحب
صدیقی کا بھی موصول ہوا اور مکرمی مولوی محمد عبد الرافع خاں صاحب بہادر کے
خط سے بھی یہی اشارہ پایا گیا۔ اتنی تاکید پر آخر مجھے ترجمہ کی پرواز بدلنا پڑی۔ اور
پچھلے نوسو صفحے میں نے انھیں اشاروں کی تعمیل سے آزادانہ وضع سے لکھے۔
لیکن پہلی اور پچھلی ترجمہ کی وضع میں بالکل غیر محسوس تبدیلی پائی جائیگی۔

میں نے کثرت سے اپنی طرف سے بھی نوٹ دیئے ہیں کہ ناظرین کو کتاب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ قریب قریب تمامی تاریخی ناموں کا کافی پتہ دے دیا ہے۔ لیکن ایک کام جو مجھ سے پورا نہ ہوسکا وہ یہ تھا کہ یوروپ کے جغرافیہ کے تمامی ناموں کی میں نے صراحت نہیں کی ہے تاہم جن کو ضروری خیال کیا ہے اُن کی صراحت کردی ہے۔ تمامی ناموں پر خواہ وہ آدمیوں کے نام ہوں یا جگہ وغیرہ کے نام ہوں میں نے خطوط کھینچ دئے ہیں کہ پوری وضاحت ہوجائے۔ اپنی طرف سے نوٹ دینے میں مجھے بڑی محنت اور جستجو سے کام لینا پڑا ہے۔

شاہنشاہ نپولین کی اصلی تصویر مہیا کرنے میں بھی مجھے بڑی دقت پیش آئی۔ میں نے اخباروں میں بھی اشتہار دئے لیکن جویندہ یابندہ۔ انجام کار مجھے وہ تصویر مل گئی جو ضرور اصلی ہے۔

اب میں کتاب کے نفسِ مضمون پر چند سطور اس غرض سے اور لکھتا ہوں کہ اردو داں پبلک کو کتاب کے متعلق پہلے سے کچھ آگاہی ہوجائے اور وہ کتاب کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

اٹھارھویں صدی جب نصف سے زیادہ گذر چکی تو ممالک متحدہ امریکہ میں جو اُس وقت بادشاہ جارج ثالث فرمانروائے انگلستان کے زیر نگین تھا آزادی کے لئے عام بغاوت ہوئی اور جمہور امریکہ کی طرف سے بڑا سپہ سالار جنرل واشنگٹن انگریزی افواج کے مقابلہ میں صف آرا ہوا اور طویل جنگ کا آخر یہ نتیجہ ہوا کہ انگریزوں کو امریکا سے اپنا قبضہ اٹھا لینا پڑا اور امریکہ میں جمہوری حکومت قایم ہوگئی اور جمہور کو مساوات کے ساتھ حقوق حاصل ہوگئے لیکن امرا اور تاجداروں کے لئے جنھوں نے عام جمہور کے تمام دنیا میں حقوق غصب کر لئے تھے یہ امریکا کا واقعہ شگون بد ہوا۔ امریکا کی مثال کی یوروپ میں جس ملک نے تقلید کی وہ فرانس تھا۔ یہاں اس وقت بور بون خاندان کا بادشاہ لوئی شانزدہم فرمانروا تھا۔ چنانچہ فرانس میں جمہور نے عام بغاوت کردی جو تاریخ میں انقلاب عظیم کے نام سے موسوم

ہے اور جمہور نے غلبہ کر کے اپنے بادشاہ لوئی شانزدہم اور اُس کی ملکہ کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ اب فرانس میں وہ طوائف الملوکی برپا ہوئی کہ امن چین کا پتہ نہ رہا بوربون خاندان کے لوگ اور بڑے بڑے امرا جو بوربون بادشاہ اور فریق شاہی کے حامی تھے لوٹ لئے گئے قتل کئے گئے اور بہت سے موقع پا کر تارکانِ وطن کی صورت سے فرانس کو چھوڑ کر دوسرے یورپ کے ممالک میں پناہ گیر ہوئے۔ اسی طوائف الملوکی کے ہیولی سے آخر جمہوری حکومت کی وضع قایم کی گئی اور پانچ ڈائرکٹر امور مملکت کے سربراہ کار مقرر ہوئے اور ارکین کی جو جمہور کے وکلا رکھتے ڈائرکٹروں کی مدد کو اور چند مجالس قایم کی گئیں۔ لیکن اس وضع حکومت کے دو بڑے دشمن تھے۔ ایک تو طوائف الملوکی کے بدمعاش سرغنہ جو فرانس میں کسی قسم کا امن ہونا نہ چاہتے تھے اور دوسرا خارج شدہ بوربون خاندان جس کی حمایت اور پشتی پر یورپ کے تمامی تاجدار تھے اور ان بادشاہوں کا اس طرفداری سے یہ مدعا تھا کہ فرانس کی جمہوری حکومت کو ضرور مٹا دینا اور بوربون خاندان کو فرانس کے تخت پر پھر بحال کر دینا اس لئے ضروری تھا کہ فرانس کی مثال کی پیروی میں اُن کی خود رعایا بغاوت نہ کر بیٹھے اور جمہوری حکومت قایم کر کے ان تاجداروں کو قتل نہ کر دے۔

چنانچہ فرانس پر ان یوروپ کے تاجداروں نے یورش کی اور ادھر طوائف الملوکی کے حامیوں نے شیرخوار جمہوری حکومت کے قلع قمع کی تجویزیں کیں۔

لیکن مشیت اپنے انتظام میں مخفی مصروف تھی یعنی ۱۷۹۵ء میں نپولین بوناپارٹ جو بعد کو نپولین اعظم ہوا پیدا ہو کر اب مدرسۂ حرب میں تعلیم پا چکا تھا اور یہی حالات فرانس کے نازک ہو رہے تھے کہ فوج میں لفٹنٹ مقرر ہوا اور اپنی خداداد لیاقت سے وہ وہ کام انجام دئے کہ طوائف الملوکی کے سرغناؤں کی سرکوبی کر کے ٹولون میں کہ فرانس کے جنوبی ساحل پر ایک بندگاہ ہے انگریزوں کو ہزیمت دے کر نکال دیا اور بہت جلد اٹلی کی فرانسیسی افواج کا ڈائرکٹری کے حکم سے سپہ سالار بنا دیا گیا۔ جہاں امتیازی کارہائے نمایاں کر کے آسٹریا کی فوج کو ہزیمت دے کر اپنی مرضی کے موافق

صلحنامہ کیا اور فاتح و فیروز فرانس کے دارالحکومت پیرس کو واپس آیا۔ نپولین کی شہرت عالمگیر ہوگئی۔ پھر وہ مہم مصر میں مصروف ہوا اور وہاں سے واپس آکر اُس نے ڈائرکٹری کو توڑ دیا اور شکر گذار قوم نے اُس کو **فرسٹ کانسل** مقرر کر کے جملہ اختیارات دے دیئے۔ اس عہدہ پر پہونچکر اُس نے متحدہ یورپ کو بڑی بڑی ہزیمتیں دیں اور پھر فرانسیسی قوم نے اُس کو تمامی عمر کے واسطے فرسٹ کانسل بنایا۔ اور اس کے بعد یک زبان ہوکر تاج شاہنشاہی اُس کے سر پر رکھدیا۔ فرانس کے اس عظیم الشان جمہور کے منتخب کیئے ہوئے شاہنشاہ سے متحدہ یوروپ نے سالہا سال سخت جنگ کی لیکن اُس کے سامنے کچھ پیش نہ چلی اور نپولین نے ایسی خوبی سے مدافعت کی کہ اُس کی حیرت انگیز فتوحات سے دنیا حیران ہوگئی آخرکار نپولین متحدہ بادشاہوں کے اجتماعی زور کے سامنے مغلوب ہوا اور سینٹ ہلینا میں جو بحر اعظم اٹلانٹک میں ایک چھوٹا سا سنگلاخ جزیرہ ہے قید کیا گیا اور وہیں ۱۸۲۱ء میں انتقال کیا۔

اس کتاب سے بصراحت معلوم ہوگا کہ معاملات ملکی کی یوروپ میں اُس تمامی زمانہ میں کیا صورت تھی اور صرف ایک نپولین اعظم کو مغلوب کرنے میں تمامی تاجداران یورپ اور خصوصاً انگلستان کو کیا کیا تدبیریں اختیار کرنا پڑیں اور انجام کار انگلستان کا نپولین پر غالب آنا سرکار انگلستان کی بحری و بری قوت کا کیسا بین ثبوت ہے اور جبکہ اس سو برس میں گورمنٹ انگلستان کے اقتدار میں بیحد اضافہ ہوچکا ہے کسی قوم کا اُس سے آنکھ ملانے کا خیال کرنا کہاں تک اور کیسا خیال خام ہے۔

اس کتاب سے اخلاق۔ عزم۔ خودداری۔ دوراندیشی۔ اپنی حکمراں سرکار سے وفاداری۔ علم کی پیروی۔ صداقت۔ کذب و دروغ سے نفرت۔ مصیبت میں ثابت قدم رہنے۔ اور حب الوطنی کے ایسے ایسے سبق ملتے ہیں کہ کہیں کسی ایک کتاب میں نہ ملینگے۔ اس کے ساتھ ہی کتاب ایسی دلچسپ اور صحیح تاریخی حالات کی خوشنما تصویر ہے کہ پڑھنے پر حال کھل جائیگا۔

ترجمہ میں انگریزی الفاظ کو حتی الوسع کم دخل دیا گیا ہے لیکن اس کے خلاف

جغرافیہ کے ناموںکو زیادہ تر اسی طرح لکھا گیا ہے جس طرح اور جس تلفظ کے ساتھہ موجودہ انگریزی جغرافیوں میں پائے جاتے ہیں لیکن بہت زیادہ مشہور مقامات میں اس کلیہ کی پابندی نہیں کی گئی ہے۔

اصل بڑی غرض اس ترجمے سے یہ ہے کہ اردوخواں پبلک اس سے ایک بڑا قیمتی اور مفید اخلاقی سبق حاصل کرے اور وہ یہ ہے کہ جس ملک میں باقاعدہ حکومت کو نادان۔ طوائف الملوکی کے حامی محض خودغرضی اور طمع نفسانی سے اٹھا دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہرگز ملک کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے اور ملک پر ایسی ہی مصائب کا طوفان برپا کرتے ہیں جیسا فرانس پر نازل ہوا۔ عزت۔ امن۔ ترقی ایسے ملک کو خیرباد کہتے ہیں۔ مصنف نے یہ ہولناک منظر دکھا کر ہمکو آگاہ کیا ہے کہ ترقی وہی ملک کر سکتا ہے جس میں امن وامان ہو جسپر باقاعدہ عادل بادشاہ حکمراں ہو۔ مصنف نے یہ بھی دکھا دیا اور ثابت کر دیا ہے کہ فرانس باوجود اپنی ترقی کے ہرگز اُسوقت جمہوری حکومت کرنے کی قابلیت نہ رکھتا تھا اور اُسنے مجبوراً نپولین کو اپنا شاہنشاہ بنایا جسکے بغیر فرانس کو چارۂ کار ہی نہ تھا۔

اب میں حضور نواب **وقارالملک** بہادر کے ایک خط کا جو اسی ترجمہ کے متعلق ہے ذرا سا اقتباس ممدوح کی اجازت سے کرتا ہوں۔ "اللہ تعالی اس کار خیر کی آپکو جزا دے۔ اس قسم کی کتابوں کا کسی ملک اور قوم اور زبان میں شائع ہونا اُس ملک اور قوم اور زبان کے لئے عزت وافتخار کا موجب ہے۔ اُس سے اعلیٰ حسن اخلاق کی تعلیم ہوتی ہے جس میں شجاعت۔ تحمل۔ فیاضی۔ استقلال۔ محنت۔ اور اپنے اوپر بھروسہ کرنا وغیرہ وغیرہ سب کچھہ شامل ہے۔"

آخر میں میرا فرض ہے کہ جناب مولوی **حبیب الرحمن خاں** صاحب شروانی سکرٹری انجمن ترقی اردو اور میر ولایت حسین صاحب بی اے کا دلی شکریہ ادا کروں جنکی توجہ اور سعی سے یہ ترجمہ انجمن ترقی اردو میں مقبول ہوا۔

خاکسار ۔ سید محمد **معین الدین** ۔ ابن سید محمد صالح صاحب مرحوم شاہجہانپوری

فہرست مضامین

فہرست ابواب جلد اول

مصنفہ جوزیف - ایس - سی - ایبٹ

جلد اوّل

جسکو سید محمد معین الدین صاحب شاہجہانپوری مترجم اورنگ زیب

نے

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع احمدی علی گڑھ میں ۱۹۰۸ء طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

صفحہ ۱

نپولین کی تاریخ اکثر اُسکے مخالفوں نے لکھی ہے۔ مگر یہ تذکرہ اُس شخص کے قلم سے لکھا جاتا ہے جو شہنشاہ نپولین کی عزت کرتا ہے اور اُس سے الفت رکھتا ہے مصنف نپولین کو حیرت آمیز تعریف کی نظر سے اسلئے دیکھتا ہے کہ وہ جنگ سے متنفر تھا اور حتی الامکان اس خوفناک مصیبت کے ٹالنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور وہ اُس بادشاہت کے شایاں تھا جسپر شکرگذار قوم نے اُسے سرافراز کیا تھا۔ اور اسنے اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے وہ حیرت انگیز ہمت صرف کی جو انسان کو نصیب نہوئی ہوگی۔ وہ عیش و عشرت کی طرف توجہ نکرتا تھا بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے اُن تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتا تھا جنسے بنی نوع انسان کی بھلائی اور سرسبزی میں ترقی ہوتی۔ وہ بڑا صاحب غیرت تھا۔ مذہب کی عزت اور حقوق ایمانیہ کی وقعت کرتا تھا۔ اور اُسنے بڑی علو ہمتی سے انسان کے

برابر حقوق کی حمایت کی۔ سچا چال چلن نپولین بونا پارٹ Napoleon Bonaparte
کا یہ تھا اور ان صفحوں میں جو کچھ بیان ہو وہ اس دعوے کی راستی کے ثبوت میں ہے۔
اُن اختلافات رائے سے جو نپولین کی بابت پیش کئے گئے ہیں دنیا تنگ آگئی ہے
مخالف مورخین نے اُسپر غاصب ہونیکا دھبہ لگایا ہے مگر انکو یہ تسلیم ہے کہ رعایا کی رائے
نے اُسے تخت پر بٹھایا تھا۔ مورخ نے نپولین پر نیرو[سلہ] Nero کے مانند سفاک اور
ظالم ہونیکا الزام لگایا ہے۔ پھر یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اُس کی قوم اُس سے اس درجہ محبت کرتی
تھی جو بدرجہ پرستش تھی۔ نپولین کو یہ خون آشام دیو بھی کہتے ہیں جسے جنگ سے مزہ آتا تھا
لیکن پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ ہر لڑائی میں وہ فرانس کی حفاظت کے واسطے لڑتا تھا اور صلح
کی التجا کیا کرتا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہوس کی نہ بجھنے والی پیاس نے دوسری قوموں کے
حقوق کو اُس سے بیدریغ پامال کرایا لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپنے مفتوح
دشمنوں سے صلح میں جو نرمی اور فیاضی نپولین سے ظہور میں آتی تھی اُس سے سارا یورپ
دنگ ہو ہو جاتا تھا۔ نپولین کو کہتے ہیں کہ انسانوں کے حق میں قصاب تھا جسے کسی کی مصیبت
واذیت کی پروا نہ تھی اور جو اپنے سپاہیوں کو باروت کی خوراک سمجھتا تھا لیکن اُسی صفحہ میں ہم
دیکھتے ہیں کہ میدان جنگ میں خونریزی پر وہ روتا تھا اور جاں بلب سپاہیوں سے بڑی لطف
سے ہاتھ ملاتا اور ان سپاہیونکی محبت کا نپولین کے ساتھ جنہوں نے اپنی جانیں اُسپر نثار
کیں وہ حال تھا جس کی نظیر دنیا میں نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آخر کار فرانس کے باشندے
نپولین سے تنگ آگئے اور اُسے تخت سے اتار دیا مگر دوسرے ہی جملہ میں ہمیں خبر دیجاتی ہے
کہ جیسے ہی متحدہ فوجونکی سنگینیں فرانس سے غائب ہوئیں فرانسیسیوں نے بنظیر یکدلی سے نپولین
کو جلاوطنی سے واپس بلا لیا اور اتحاد باہمی کی وہ حالت تھی کہ نپولین نے سارا فرانس طے
کیا اور خون کا ایک قطرہ نہ بہا وہ پیرس میں آیا اور تخت پر بیٹھا۔ یہ بھی تصدیق کیا جاتا ہے
کہ نپولین سے بیزار ہو کر فرانسیسیوں نے اُسے دوبارہ نکالدیا۔ لیکن اسی کے ساتھ
یہ بھی تحریر ہے کہ خاص انہیں فرانسیسیوں نے نپولین کی عزیز نعش کو اُسکے قاتلوں سے
طلب کیا اور قومی ہمدردی سے اُس نعش کو لیا اور ناف شہر میں زمین کو سونپ کر الیسا عالیشان

سلہ نیرو روم کا نہایت ظالم وسفاک بادشاہ تھا۔ ۱۲ مترجم

مقبرہ اُسپر تعمیر کیا کہ دوسرے آدمی کی قبر پر شاید ہی ہو۔ پس نپولین ایسا نپولین ہے جس کی تاریخ اُسکے دشمنوں نے لکھی ہے۔

ناظرین شاہنشاہ نپولین کی بابت جو رائے قایم کرینگے وہ حسب ذیل تین سوالونکے جوابوں پر منحصر ہوگی۔

اول۔ کیا نپولین نے فرانس کی بادشاہت کو غصب کیا؟

دویم۔ کیا اعلیٰ اختیارات حاصل ہوجانے پر وہ ظالم ہوگیا اور اُن اختیارات کو وہ خودغرضانہ بہبودی میں کام میں لایا؟

سویم۔ کیا اُن لڑائیونکو جن میں وہ ہمیشہ مصروف رہا اُسکے گھمنڈ نے چھیڑا تھا؟

یہی سوال ہیں جو طے ہونا چاہیئے لیکن ان معاملات پر تحریری شہادت اسقدر زبردست موجود ہے کہ اندھے سے اندھا تعصب صداقت کا مقابلہ کرنیمیں مایوسی سے ناکام رہیگا۔ اسکا سبب صاف ہے کہ نپولین کے چال چلن کی بابت اسقدر بدباطنی سے کیوں کام لیاگیا ہے۔ نپولین قدیم حقوق امارت کا مخالف تھا لہذا انگریزی حکومت اُمرا نے اُسکے قلع قمع کا مستقل ارادہ کرلیا اور یہ منشا حاصل کرنیکے لئے یوروپ کو ایک ربع صدی کے قریب خونریزی اور مصائب کے طوفان میں ڈالکر یہ بات ضروری معلوم ہوئی کہ تمام دنیا میں اور خصوصاً انگریزی قوم کے سامنے جسکا روزمرہ کی لڑائیونکی بدولت محصولوں نے پتلا حال کردیا تھا ثابت کیا جائے کہ نپولین ظالم ہے اور دنیا کی آزادی کو دھمکی دے رہا ہے اور میٹ دیئے جانے کے قابل ہے۔

جملہ بادشاہان یوروپ کو جنھوں نے باہم ایکا کرلیا تھا اور جو اس جہاد ناحق میں شریک تھے اپنے دشمن کو دنیا کی لعنت کا مورد کرانے میں یکساں لطف تھا حتی کہ پھر سے قایم کیا ہوا بوربون[1] Bourbon خاندان جو فرانس کے تخت پر متحدہ بادشاہوں کی

صفحہ

[1] بوربون قدیم خاندان جس میں بادشاہان فرانس تھے اسی خاندان کو رعایائے فرانس نے بغاوت کرکے تخت سے علیحدہ کردیا تھا اور بادشاہ کو قتل کردیا تھا اسی خاندان کو تمام یوروپ کے بادشاہوں سے ایکا کرکے تخت فرانس پر دوبارہ بٹھایا تھا۔ مترجم۔

سنگینوں کے صرف سہارہ سے قایم تھا رعایا کے حامی بادشاہ نپولین کے موافق بلند ہونیوالی
صدا کو بند کرتا تھا اور اسکے نام پر نفرین بھیجنے والیکو خوشنودی مزاج دولت و عزت کا
انعام دیتا تھا۔ اس طرح یوروپ کی بادشاہتوں کا انوکھا تماشا ہمارے سامنے ہے جو
ایک تنہا شخص کو اور وہ بھی کیسا جو امکان جوابدہی سے محروم ہو بدنام کرنے میں ایسا
گہرا لطف لیتی تہیں۔ یقیناً مجھے توقع نہیں ہو سکتی کہ شاہنشاہ نپولین کی طرفداری میں میں
اسطرح بولوں اور نہایت ہی تند حملوں کا خود نشانہ بنجاوں۔ لیکن چونکہ مجھے اپنی رائے آزادی
سے ظاہر کرنیکے استحقاق کا دعوےٰ ہے پس نہایت خوشی سے یہی حق میں دوسروں کو
عطا کرتا ہوں۔ اس میں بھی تو ایک نوع کی خوشی ہوا کرتی ہے کہ کوئی ایسے شخص کے
ساتھ جسپر ناحق حملے ہو رہے ہوں ملامت اٹھانیمیں شریک ہو جاوے۔

اگر میری یہ کتاب اسباب صلح کا ایک قوی وکیل ثابت نہوئی تو میری بڑی مایوسی
کا سبب ہوگا۔ اسلئے کہ جنگ کو فعل احمقانہ ثابت کرنے کے لئے جرائم اور ان خوفناک
لڑائیونکی مصائب کی تفصیل سے جو متحدہ طاقتوں نے فرانس کی خودمختاری کے مقابلہ میں لڑیں
بڑھکر موثر دلیل لانا غیر ممکن ہے۔ ان لڑائیوں میں جو جو قومیں شریک تہیں سب پر یکساں
آفت رہی۔ میدان جنگ میں شمار سے خارج آدمی ہر طرح کچل کر اور اذیت جھیلکر مرے
لکھوکھا گھروں میں صدائے واویلا اور بیوہ اور یتیموں کی آہ و فریاد کا وہ شور و شین تھا کہ
میرنگو[1] Marengo اور واٹرلو[2] Waterloo کے توپخانوں کی گرج مات تھی۔ تمام
یوروپ مفلس ہو گیا تھا۔ بیدرد فوجیں برباد کرنیوالے بھوتوں کی طرح دامان کوہ اور سبز میدانوں نے
کاشتکاروں کی فصلیں پامال کرتی۔ شہروں کو اڑاتی۔ دیہات کو جلاتی کوچوں اور سڑکوں پر جہاں باشندوں
کی کثرت سے تل دہرنے کا ٹھکانا نہوتا اور نقاش خانوں اور دوایہ خانوں پر جہاں مرد عورتیں
بچے خوف سے پوشیدہ ہوتے سیل کے گولے اور گولیاں برساتی آندہی سی نکل جاتی تہیں۔
جنگ بربادی کا علم ہے۔ لاکھوں تو قطعی بھیک مانگنے کے ہو گئے تھے۔ ہر ہر قوم اپنی
بارہی میں ذلیل اور کمزور ہو گئی تھی۔ انگلستان اس بکھیڑے کی روح اور ان لڑائیوں کا بیدرد دیرینہ

[1] میرنگو۔ اٹلی میں ایک مقام ہے جہاں نپولین نے آسٹریا کی فوج کو بڑی شکست دی تھی۔ اسکا مفصل حال آگے آئیگا ۱۲ (مترجم)
[2] واٹرلو۔ بلجیم میں ہے۔ یہاں ۱۸۱۵ء میں خود نپولین کو شکست ہوئی۔ ۱۲ مترجم۔

دینے والا اپنے جہازوں کی وجہ سے اور اپنے جزیرہ کی بود و باش کی بدولت بے کھٹکے دوسری قوموں کو بے بینڈ رشوتیں دے دے کر فرانس پر پیچھے سے حملے کراتا رہا اور اسطرح شاہنشاہ نپولین کی فوج کو اپنے ساحل سے جُدا رکھنے پر کامیاب ہوتا رہا۔ پس انگلستان کی سزا کی گھڑی ٹلتی رہی۔ لیکن مکافات کا دن قریب ہے۔ انگلستان نو ارب روپیہ کے قرضہ کے بوجھ سے دبا ہوا کراہ رہا ہے جسکا بار انگلستان والونکو پیسے ڈالتا ہے اور یہ بار دن بدن غیر قابل برداشت ہوتا جاتا ہے۔

اس کتاب کی بندش بہت آسان ہی۔ اسمیں نپولین کی کارروائیوں کا سلیس بیان ہی اور اُن بیانات کی جو اُسنے اپنی کارروائیونکی بابت کئے ہیں تصریح ہی اور اسمیں وہ قطعی پایۂ ثبوت کو پہونچے ہوے واقعات اور مقولے جنسے اُسکے چال چلن کی تصویر کھنچتی ہے لکھے گئے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہر واقعہ جو اس کتاب میں درج ہے یا ہر راے جو نپولین سے منسوب کی گئی ہے خوب مصدقہ ہے۔ مجھے کسی پورے ثابت واقعہ یا راے کا جس سے نپولین کے چال چلن پر دوسری طرحکا پرتو پڑے اور وہ قلم انداز کیا گیا ہو علم نہیں ہے مجھہ تاریخ نگار پر مخصوص طور سے سرقۂ مضامین کا الزام عائد ہوتا ہے کیونکہ میں صرف وہی مناظر اور واقعات تحریر کرسکتا ہوں جنکی کاغذات سرکاری یا دوسرونکی تحریروں سے خوشہ چینی کی گئی ہے۔ پس یہ بات غیر ممکن ہی کہ وہی واقعات جو لایق سے لایق مورخ لکھہ گئے ہوں لکھے جاویں اور مضامین لڑنہ جائیں۔

میری یہ کوشش ہی کہ اس ساری کتاب میں میں ایک سطر بھی ایسی نہ لکھوں کہ مرتے وقت اُسکے مٹا دینے کو میرا جی چاہے۔ اسلئے کہ اُس پُر رعب لحہ میں مجھے اس خیال سے کہ مینے سب سے بڑے اور افضل شخصوں میں سے ایک شخص کو طعن و بہتانِ ناحق سے بچانیکی حتی الوسع کوشش کی ہی بڑی تسلی ہوگی۔ فقط

جوزیف ایس۔ سی۔ ایبٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

نپولین کا بچپن اور شباب

جزیرہ کورسیکا - چارلس بوناپارٹ - خاندانی مکان - نپولین کی ولادت - اُسکے باپ کا انتقال - نپولین کا والدہ کے اثر کے متعلق اندازہ - دیہی قیامگاہ - نپولین کا گوپا - نپولین کا مزاج - اُسکی ماں کا رتبہ - اسکی ماں کے عادات و صفات - لطیفہ - کونٹ ماربو - جیاکومی نے ٹا نامی لڑکی - بریِن کے حربی مدرسہ میں داخل ہونا - بچپن ہی میں جمہوری اصول اختیار کرنا - کتب بینی کا شوق ناول خوانی سے نفرت - مذہبی تعلیم - برف کا قلعہ - نافرمان جنرل - پاولی اور نپولین کی دوستی - خوشخطی کا مدرس - گوشہ نشینی - فوج میں تقرری - میڈموازے سیبل کولم بیر - جینوا کی لیڈی کی ہمدردی اور اُسکا معاوضہ - جمہوری خیالات کا اعلان - لطیفہ - سخت پریشانی - مانسیور نیکار کے مکان پر جلسہ - بتسب آٹن کو نپولین کا جواب دینا - جواب کا اثر - کورسیکا کو جانا - سمندر میں سیر کرنا -

فرانس کے ساحل سے قریب سو میل کے فاصلہ پر وسط بحر روم [illegible] میں جزیرہ کورسیکا [illegible] مع اپنے وحشت خیز غاروں اور ناہموار پہاڑوں کے کچھ عجیب شان سے ابھرا ہوا ہے - پہلے تو یہ جزیرہ اٹلی [illegible] کا ایک ماتحت صوبہ تھا اور اپنی زبان

عادات اور رسوم میں مثل اٹلی کے تہا لیکن ۱۷۶۸ء میں فرانسیسی فوج نے اسپر حملہ کیا اور
کئی سنگین لڑائیوں کے بعد کورسیکا کے باشندے طاقت غالب سے مغلوب ہوگئے اور کورسیکا
سلطنت بوربون Borbon سے ملحق ہوگیا۔
اس یورش کے زمانہ میں ایک اٹلی نزاد جوان وکیل چارلس بوناپارٹ Charles Bonapart نامی اس جزیرہ میں رہتا تہا خدا نے اُسے وجاہت اور بڑی قوت دماغی
عطا فرمائی تہی۔ اُسکا خاندان ایک مشہور و معروف خاندان تہا۔ لیکن اس عالی شان خاندان
کی دولت ثروت رخصت ہوگئی تہی اور ایسے خاندانی شخص کو جسکی نسب کا پتہ زمانہائے تاریک
کی شفق تک لگ سکتا ہے یہ خوش نصیبی کی ضرورت آپڑی تہی کہ اپنی معاش اپنے زور
دماغ کی مدد سے حاصل کرے۔ اُسنے کورسیکا کی ایک نہایت خوبصورت اور لایق سوگہڑ لڑکی
سے شادی کی۔ اسکا نام لیٹیشیا ریمولائنی Letitia Ramolini تہا۔
اسکے تیرہ اولادیں ہوئیں جنمیں سے آٹہہ بچے سن بلوغ تک پہونچیں۔ ان سب بچوں کا باپ
چونکہ ایک کامیاب وکیل تہا کافی فراغت سے اُنکی کفالت کرتا۔ اپنی عالی نسبی کی بدولت
اُسے جماعت میں ایک اعلیٰ رتبہ حاصل تہا اور اپنے زور دماغ کیوجہ سے جو اپنے فعال
میں ہمیشہ قوی تہا اُسکا لوگو نپر بڑا اثر تہا۔
جزیرۂ کورسیکا کے خاص شہر اجیشیو Ajaccio میں یہ
کُنبہ ایک اچھی سنگین عمارت میں رہتا تہا اور اس شہر کے مکان سے چند میل کے فاصلہ
پر اُنکی ایک نہایت فرحت افزا لب سمندر دیہی قیامگاہ بہی تہی۔ موسم گرما میں یہ دیہی قیامگاہ
بچوں کا بڑا دلچسپ رمنہ رہتی تہی۔ جب فرانسیسیوں نے کورسیکا پر حملہ کیا تو چارلس بوناپارٹ
نے جو ابہی ایک نوجوان مرد تہا اور شادی کو بہی چند ہی سال ہوے تہے وکالت کے پُرامن
پیشہ کو چہوڑ کر قبضۂ شمشیر پر ہاتہہ ڈالا اور جنرل پاولی Paoli کے جہنڈے کی ہمراہی میں
حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ اسوقت اوسکی بیوی لیٹیشیا کے صرف ایک بیٹا جوزف تہا لیکن
دوسرے کی جلد امید تہی۔ باہمی خانہ جنگیاں اس چہوٹے جزیرہ کو برباد کئے ڈالتی تہیں۔
پاولی اور دیگر محبان وطن شکست پر شکست کہاتے اور اپنے فاتحوں کے سامنے سے
ہٹتے ہوے پہاڑی گڑہوں میں پناہ گزین ہوے۔ لیٹیشیا اپنے شوہر کی قسمت کی شریک

رہی اور باوجود اپنی ایسی نازک حالت کے وہ ان خطرناک اور ماندہ کرنیوالی مہمات میں گہوڑی
کی پشت پر اپنے شوہر کے ہمرکاب رہی۔ یہ لڑائی جلد ختم ہوگئی کورسیکا فرانس کا صوبہ ہوگیا
اور اٹلی والے جو اس جزیرہ میں رہتے تہے بوربون[1] سلطنت کے بیدل رعایا ہوئے
چونکہ لیٹیشیا کو اپنے بچہ پیدا ہونیکا خطرہ تہا۔ لہذا اسنے ۱۵- اگست ۱۷۶۹ء کو اپنے
اجیشیو والے مکان میں پناہ لی تہی اُسدن صبح کو وہ گرجا گئی اور نماز کی حالت میں وہ فوراً
مکان واپس آنے کو مجبور ہوئی اور ایک مسہری پر جسپر ایک پُرانا قالین کہ ایلیڈ کے سورماؤں
اور لڑائیوں کی اُسپر تصویریں بنی تہیں۔ پڑا تہا لیٹ گئی اور اُسکے نپولین بونا پارٹ پیدا
ہوا اگر دو ماہ قبل نپولین دنیا کی روشنی میں آنکہیں کہولتا تو اٹیلین ہوتا نہ کہ فرانسیسی اسلئے
کہ آٹھہ ہی ہفتے ہوئے تہے کہ یہ جزیرہ سلطنت بوربون سے ملحق ہوا تہا۔

اس لڑکے کے تولد کے بعد جسکی شہرت کی بعد کو چاردانگ عالم میں دہوم مچگئی اُسکا
باپ بہت برسوں نہ جیا۔ کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے حیرت انگیز قوی کی تعریف کیا کرتا تہا
اور جانکنی کی بیہوشی میں وہ نپولین کو اپنی امداد کے واسطے پکارتا تہا۔ میڈیم بونا پارٹ
Madam Bonapart اس حادثہ سے بیوہ ہوگئی اور آٹھہ بچے جوزف Joseph
نپولین Napoleon لیوشن Lucien لوئی Louis جیروم Jerome
ایلیزا Eleza پالاین Pauline اور کیرولاین Caroline
ساتھہ رہے اُسکا ذریعہ معاش محدود تہا۔ لیکن اُس کی ذہنی لیاقتیں اُس بہاری ذمہ داری
کے ہم پلہ تہیں جواب اُسکے پلے آپڑی تہی۔ یہ سب بچے اپنی ماں کے برتر چال چلن
کی قدر کرتے تہے اور بے عذر اُسکے دباؤ کو پورا پورا مانتے تہے۔ نپولین بالخصوص اپنی
ماں کا بڑا ادب کرتا تہا وہ بار بار کہتا تہا کہ یہ ہماری ماں ہی کی جسمانی و دماغی اور اخلاقی
تعلیم کی برکت تہی جو ہم ان مراتب جلیلہ پر پہونچے۔ ان شکرگذاریوں کا اُسکے قلب پر ایسا
اثر تہا کہ وہ اکثر کہتا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ بچہ کا اچھا یا بُرا اٹھان ماں ہی پر منحصر ہے۔
جب نپولین کو عروج ہوا تو اُسکا پہلا فعل یہی تہا کہ اُسنے اپنی ماں کے لئے وہ وہ سامان

[1] بوربون قدیم خاندان شاہی جو فرانس پر حکمراں رہا ہے اٹھارہویں صدی کے آخر اسی خاندان کے بادشاہ
لوئی شانزدہم کو قوم فرانسیسی نے بلوہ کرکے قتل کیا اور جمہوری سلطنت قایم کی ۱۲ مترجم۔

آسایش و آرام بہم پہونچاسے جو دولت سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ جب نپولین فرانس کا حاکم ہوا
تو اُسنے بڑی سرگرمی سے فوراً تعلیم نسواں کے مدارس یہ کہکر کھولے کہ اپنے نئے جنم
کے لئے فرانس کو اتنی کسی چیز کی حاجت نہیں جتنی لائق ماؤں کی۔
میڈیم بوناپارٹ اپنے شوہر کے انتقال پر معہ اپنے بچوںکے دیہی مکان میں جا رہی
یہ مکان ایک سب سے علیحدہ قیام گاہ تہا جہاں کو سایہ دار بلند درختوں سے چہائی
ہوئی روش کے ذریعہ سے، جسکے کنارہ کنارہ پہولدار پودے لگے تہے راستہ گیا تہا
ایک سبزہ کا قطعہ مکان کے سامنے تہا جہاں خوب دہوپ آتی تہی۔ یہاں یہ لڑکے اس
سے بیخبر کہ انکی تقدیریں کیسے کیسے رتبے سلکے ہیں بڑی اُمنگ سے اپنے طفلانہ کہیل
کہیلنے جایا کرتے اور تیلیوںکے پیچہے دوڑتے اور پانی کے گڑہوں میں ننگے پاؤں کہیلتے
اور اپنی ناسمجہی کی کلولوں میں اپنے وفادار کُتّے کی پیٹہہ پر سواری لیتے اور یہ خبر نہ تہی
کہ اُنکی قسمتوں میں بارِ تاج شاہی سے دردِ سر بہی لکہا ہوا ہے۔ سچ ہے اُسکے بہید
وہی جانتا ہے غور کا مقام ہے کہ ادہر تو نورانی بحر روم کے جزیرہ کورسیکا میں وہ ایک
نپولین کی پرورش کر رہا تہا اور ادہر ویسٹ اینڈیز [illegible] میں کالے
کوسوں ناریل کے جُہنڈوں اور نارنگی کے درختوںکے سایہ تلے منطقہ محرقہ میں
حسین و دلربا جوزیفاین [illegible] کے قالب کو سانچہ میں ڈہالکر اُس کی
الفت کو شرف بخش رہا تہا۔ یہ بات ایک الٰہی رہنمائی سے جس کی نپولین یا جوزیفاین کو
جستجو نہ تہی واقع ہوئی کہ یہ دونوں اپنے گمنام وطنوں سے جن میں بُعد المشرقین تہا
دار السلطنت فرانس میں پہونچے اور وہاں اپنے متحدہ ہمتوں سے جو اُنہیں تنہائی کی
مطالعوں اور عمیق خوض کی بدولت حاصل ہوئی تہیں ایسا متکبر تخت حاصل کیا کہ چشم
فلک نے نہ دیکہا ہوگا۔ یعنی یہ وہ تخت تہا جس کی شان و شوکت نے اُس
سب کو جو روم۔ فارس اور مصر کی بابت لکہا گیا ہے ماند کر دیا۔
یہ کورسیکا کی اجڑی ہوئی تفرج گاہ جہاں نپولین نے اپنے لڑکپن کا زمانہ صرف کیا ہنوز
موجود ہے اور مضطرب سیاح جب اُس سبزہ پر جہاں یہ سب بچے کہیلتے ہیں پہرتا ہے
اور مکان کے پیچہے اُس باغیچہ میں جو ان بچوںکو اپنی چہوٹی کیاریوں اور بیلچوں سے

محنت کرنیکو لُبھاتا تھا جاتا ہے اور اُن جھاڑیوں میں جو اب جنگلی ہیں اور جہاں ان ناتمام بادشاہوں اور شہزادیوں کی کلکاریں کبھی سنی جاتی تھیں کشاکشی سے پہرتا ہے تو ایک اُداس سوچ میں گم ہوجاتا ہے مگر اب موت نے اُنکی آواز دنکو چپ کر دیا ہے۔ لیکن اس تماشہ گاہ عالم میں ان چھوٹے چھوٹے بونا پارٹیوں نے مہد سے لحد تک جو جو پارٹ کئے ویسا پر واقعات ناٹک صفحات کتب میں ناپدید ہے۔

صفحہ۲۱

جزیرۂ کورسیکا میں ایک سُنسان کنارے پر ایک چٹان واقع ہے جو تنہا۔ سنگلاخ اور ناہموار ہے اسکی دراروں میں سے ایک غار کی وضع کی درار ہے۔ جسے اب بھی "نپولین کی گوپھا" کہتے ہیں۔ اس تنہا پہاڑی پر یہ پُرخیال و پر فکر لڑکا اسوقت میں جبکہ وہ بالکل بچہ تھا بڑے ذوق سے چلا جاتا اور جبکہ اُسکے بھائی بہن باہم باغچہ یا سبزہ پر کھیلتے اور اپنے شور سے آسمان سر پر اٹھاتے ہوتے نپولین خفیہ انسے علحدہ ہو کر اس عزیز جائے پناہ میں چلا جاتا اور یہاں کتاب ہاتھ میں لئے گرمی کی لمبی لمبی دوپہریوں میں دھوک لگا سے وسیع بحر روم اور آسمان کو جو اُسپر جُھکا ہوا تھا گھنٹوں بغور دیکھا کرتا۔ اس حیرت افزا طبیعت میں جو جو فکریں اسوقت پیدا ہوتی تھیں انہیں بھلا کوئی کیا جان سکتا ہے

نپولین کو خندہ پیشانی لڑکا نہیں کہہ سکتے۔ وہ خلوت پسند اور چُپ واقع ہوا تھا۔ چہرہ اُداس اُداس مگر طبیعت سے آتش مزاج اور چلبلا بچہ تھا۔ جلسہ داری لہو ولعب کا اُسے شوق نہ تھا۔ اُسمیں جبلّی بشاشی۔ چھچھوراپن اور بے تکلفی نہ تھی اُسکے بھائی بہن اُسکے شائق نہ تھے اگرچہ اُس کی برتری کو تسلیم کرتے تھے۔ اُسوقت میں ان بچوں کے ایک چچا نے کہا ہے کہ "جوزیف تو ان سب میں بڑا ہے لیکن نپولین سب کا سردار ہے" نپولین ایسا تند ہمت صاف چال چلن کا لڑکا تھا کہ اُسکا بڑا بھائی جوزف جو ایک حلیم ملنسار بے تکبر لڑکا تھا اُس سے ہمیشہ دبا رہتا تھا۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ نپولین کو چاہے جتنی سخت سزا کیوں نہ دیجاتی مگر وہ کبھی نہ دبتا اور ایسا ہٹی مضبوط لڑکا تھا کہ کڑی سے کڑی سزا پر بھی اُسکا آنسو نہ گرتا۔ ایک مرتبہ کسی دوسرے لڑکے نے تو قصور کیا تھا مگر وہ نپولین پر لگایا گیا اُسنے نہایت سکوت سے سزا اور ذلت کو برداشت کیا اور تین دن تک نہایت خراب کھانا جو اُسے دیا گیا اُسنے کھایا مگر یہ نہ کیا کہ بھلا اپنے ساتھی

کا نام بتلاتو دیتا۔ یہ فعل نپولین کا اصل مرتکب کی خاص دوستی کی وجہ سے نہ تہا بلکہ اپنی مادرزاد تکبر اور مضبوطی ہمت کی وجہ سے تہا۔ چونکہ وہ تیز مزاج تہا بڑی آسانی سے غیظ وغضب میں آجاتا مگر یہ غصہ فوراً ہی اُتر ہی جاتا۔ اُسکے مزاج میں ظلم کے میلان نہ تہے اور کوئی عداوت کا غصہ اُسے بہت عرصہ تک مغلوب نہ کئے رہتا۔

کورسیکا میں اب ہی ایک دلچسپ یادگار موجود ہے یہ ایک چھوٹی سی برنجی توپ ہے جسکا وزن کوئی پندرہ سیر کا ہوگا اور نپولین کی لڑکپن کا یہ عزیز کہلونا تہا اس توپ کے دناکے اُسکے ننہے کانونکو بہلے معلوم ہوتے اور اپنی فرضی لڑائی میں اُسکو معلوم ہوتا کہ اُسکی زبردست توپ کے فیروں سے پڑے کے پڑے بچہ گئے ہیں۔ نپولین اپنے باپ کا چہیتا بیٹا تہا وہ اکثر اُسکے زانو پر بیٹہتا اور پُرنم آنکھوں دہڑکتے دل اور گرم سانسوں سے اُن خونریز لڑائیوں کا حال سنتا جن میں کورسیکا کے محبان وطن فاتح فرانسیسیوں سے مغلوب ہوے تہے۔ نپولین فرانسیسیوں سے نفرت کرتا اور وہ ان لڑائیونکو پہر سے فرضی لڑتا اور گریپ کے فیروں سے اپنے صف آرا دشمنوں کو اُڑتے اور مفرور اعدا کو میدان سے بہاگتے اور جان بلب اور کشتوں سے زمین کو پٹا و بچہنے سے خیال ہی خیال میں کیسا شادماں ہوتا۔ اُسنے اپنے گیند بلے اور گُنڈل کو دوسرونکے واسطے چہوڑا اور ان جنگی کہیلوں میں اُسنے حد درجے کی مسرت پائی۔

اُسے اپنی ماں کی زبانی اُسکی مصیبتوں اور تکلیفونکی داستان سننے کا جبکہ وہ اپنے شوہر کے ہمراہ شکست خوردہ کورسیکا والونکے ساتہ اپنے فاتح دشمنونکے سامنے سے گاؤں گاؤں اور گدہی گدہی بہاگتی پہری تہی شوق تہا۔ غالباً ماںکو اُس جوش جنگ کی جو اپنے بیٹے کے دل میں وہ اسطرح پہونکتی تہی کچہہ خبر نہ تہی لیکن چونکہ وہ خود اعلیٰ دماغی عطیات سے سرفراز تہی وہ اُس حیرت انگیز مادہ سے جو اس خاموش پرفکر اور متین سامع کو بخشا گیا تہا لاعلم نہ تہی نپولین کے چال چلن میں میلان نشاط وطرب نہ تہے۔ نہ بچپن نہ شباب میں واہی لہو ولعب یا رواجی اسراف کی طرف طبیعت رجوع تہی۔ نپولین نے سینٹ ہیلینا میں کہا کہ "میری ماں مجہسے اتنی محبت رکہتی ہے کہ میری خاطر اپنے لباس کا ایک ایک عدد یا جو کچہہ اُسکے پاس ہے سب فروخت کرڈالے گی" جب نپولین سینٹ ہیلینا میں مرا ہے تو اُسکے ایک سال العبد

بمقام پارسیلس ۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ ۲۲ ۱۸۳۶ء میں اس مشہور و معروف خاتون نے انتقال کیا - اسوقت اسکے سات بیٹے بیٹیاں حیات تھے اور ہر ایک کے لئے وہ ۹۰ - ۹۰ لاکھ روپیہ کے قریب ترکہ میں چھوڑ گئی اور اپنے بھائی کارڈینل فلیش ۔۔۔۔ کو ایک عالیشان محل دے گئی جو اُن اسبابوں تصویروں اور سنگ تراشیوں کی زینت سے آراستہ تھا جو یورپ میں میسر آسکتی تھیں - اس خاتون کی تمکنت و عالی دماغی ذیل کی حکایت سے معلوم ہوتی ہے -

نپولین کو ازعوانی خلعت شاہی زیب بر کئے بہت دن نہوئے تھے کہ سینٹ کلاود ۔۔۔۔ کے باغ میں اُس سے اُس کی ماں ملی نپولین کے جلو میں اسوقت اراکین دربار ہی تھے - نپولین نے ہنسی سے اپنا ہاتھ ماںکے سامنے کیا کہ بوسہ دے - اسپر ماں نے بدلہ میں اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہا " بیٹا یہ نہیں ہوسکتا بلکہ یہ فرض تمہارا ہے کہ تم اُسکا ہاتھ چومو جسکے پیٹ سے تم پیدا ہوے ہو "

نپولین کہتا ہے کہ بے رہنما اور بے سہارہ ہو جانیسے اہتمام خانہ داری میری ماں پر آپڑا لیکن یہ کام اُس کی طاقت سے بالا نہ تھا - اُسنے ہر شئے کا اہتمام کیا اور اس مشتاقی سے ہر چیز مہیا کی کہ کسی عورت سے ایسی عمر میں جسکی توقع نہیں ہوسکتی - ہاے کیا ماں تھی اُسکا ثانی ہم دوسرا کہاں پائیں وہ بنظر تشفی سے ہماری نگرانی کرتی تھی - ہر ایک دوں ہمتی اور بے فیض محبت سے ہمیں ڈرا کر باز رکھتی اور اُسسے ناپسند کرتی - ہماری خورد سال طبیعتوں میں وہی بات جمنے دیتی جو عالی اور عالیشان ہوتی - جھوٹ سے اُسے سخت نفرت تھی اور نافرمانی پردہ کبھی درگذر نکرتی - ہماری کوئی تقصیر نظر انداز نکرتی - نقصان درماندگی اور کسی چیز کے نہونے سے اُسپر کچھہ بھی اثر نہو تا وہ سب برداشت کرتی اور اسکا بڑی دلیری سے مقابلہ کرتی - اوسمیں مردانہ ہمت تھی جسمیں عورتونکی نزاکت اور نرمی شامل تھی "

ان بچونکا ایک ناکدخدا چچا اس دیہی قیامگاہ کا جہاں یہ خاندان رہتا تھا مالک تھا - یہ امیر تو بہت تھا لیکن ساتھہ ہی اسکے پرلے سرے کا کفایت شعار بھی تھا - ان چھوٹے بوناپارٹیوں کو ضروریات زندگی کا تو بہت کچھہ لطف حاصل تھا لیکن اُن بہت سے

بہلاوے کی چیزونکی خریداری کو جنکو بچوں کا جی چاہا کرتا ہے پیسہ نہ ملتا۔ جب کبھی یہ بچے جرأت
کرکے اپنے اس چچا سے پیسہ مانگتے تو وہ ہمیشہ یہی کہتا کہ "ہیں نہیں" اور ان بچوں کو یقین دلاتا
کہ اگرچہ میرے پاس آراضیات انگورستان بز و گوسفند کبوتر و مرغ وغیرہ ہیں لیکن روپیہ
نہیں ہے"۔ آخرکار ان بچوں نے ایک مرتبہ ڈبلونوں[1] Doubloons کی بھری
ہوئی تھیلی ایک الماری میں دھری دیکھ لی اور باہم صلاح کرکے پالائین کی مدد سے
جو ابھی اتنی چھوٹی تھی کہ اپنے حصۂ تقصیر کو جو اس فعل میں اسکا تھا نہیں سمجھ سکتی تھی
وہ تھیلی جبکہ چچا ایک موقع پر پیسہ نہونیکا عذر کر رہے تھے الماری سے گھسیٹ ڈالی اور تمام
سکے زمین پر لڑھکنے لگے بچوں نے تو قہقہہ لگایا اور چچا کا مارے غصے کے دم رک گیا
اسیوقت میڈیم بوناپارٹ آگئی جسکے دیکھتے ہی بچوں کے حواس اڑ گئے۔ اسنے اس
حرکت پر ان سب کو بہت سخت وسست کہا اور حکم دیا کہ ابھی ڈبلونوں کو زمین سے چنکر
جمع کرو۔

چونکہ جزیرہ کورسیکا فرانسیسیوں کے حوالے کردیا گیا تھا اسلئے فرانسیسی بادشاہت
کی طرف سے کاونٹ ماربو Count Marboeuf کورسیکا کا گورنر
مقرر ہوا۔ میڈیم بوناپارٹ تو بلا کی حسین اور لایق تھی ماربو کی توجہ اسپر مبذول ہوئی۔ یہ دونو
امیرانہ لیکن چھوٹے جلسوں میں جو اس جزیرہ میں بہم ہو سکتے ملا کرتے تھے ماربو Mar
boeuf اس خاندان کا بڑا سرگرم خیرخواہ ہوگیا اور چھوٹے نپولین کی بہبودی میں بہت
لطف ظاہر کرنے لگا۔ اس لڑکے کی متانت اور پرفکر و پرخیال وضع اور سنجیدہ گفتار
نے جو اس خوردسالی میں پائی جاتی تھیں گورنر کو بہت کچھ اپنی طرف متوجہ کرلیا اور اسنے
پیشین گوئی کی کہ نپولین اپنے لئے معمولی سے زیادہ پرشوکت زندگی میں اپنا راستہ
پیدا کریگا۔

پانچ چھ ہی برس کی عمر میں نپولین مدرسہ بھیجا گیا مدرسہ میں اور بہت سے بچے تھے
یہاں ایک حسین چھوٹی سی لڑکی نے نپولین کا دل چھین لیا۔ یہ نپولین کا پہلا عشق تھا
اس کی اندھی دھندی طبیعت کو اسکے جذبہ نے اپنی طرف یکقلم کھینچ لیا۔ نپولین نے

[1] ۶۴ شلنگ کی قیمت کا اسپین کا یہ ڈبلون طلائی سکہ ہوتا ہے۔ مترجم

اپنی محبوبہ کے دل میں بھی ویسا ہی گرم شعلۂ محبت پھونکدیا جیسا کہ خود اُسکے سینہ میں بھڑکا ہوا تھا۔ وہ جیاکومی نیٹا کا ہاتھ پکڑے اسکول آتا اور اسی طرح ہاتھ میں ہاتھ لئے اسکول سے جاتا۔ اس لڑکی سے باتیں کرنے اور اُسکا جی بہلانے کی خاطر اُسنے تمام کھیل اور دوسرے لڑکوں سے دوستی چھوڑ دی۔ زیادہ عمر کے لڑکے ان دونوں کے اظہارِ محبت پر بڑا مذاق اوڑاتے۔ انکے اس مذاق سے نپولین کبھی نہ جھینپتا۔ اگرچہ اُنکے مضحکہ آمیز مذاق پر اُسے اس شدت سے غصہ آجاتا کہ بلا لحاظ سن و تعداد اپنے دشمنوں کے پتھر لکڑی یا جو اُسوقت ہاتھ میں پڑ جاتا لیکر اُنپر ایسا جھپٹتا کہ اُنکے درمیان گھس جاتا اور ایسی بیباکی سے اور بلا خیال نتیجہ کے اُنپر ایسا حملہ کرتا کہ عموماً وہ بھاگتے نظر آتے۔ اور پھر ایک فتحمند کی شان سے آتا اور اپنی محبوبہ کا ہاتھ تھام لیتا۔ اس زمانہ عمر میں نپولین کو اپنی پوشاک کی طرف سے بہت بے پروائی تھی اور قریب قریب ہمیشہ دیکھنے میں آیا ہی کہ اُسکے پاتابے ایڑیوں سے نیچے کھسکے پڑے ہوتے تھے ایک ظریف لڑکے نے ایک بیت بھی جوڑی تھی جو کھیل کے میدان میں زور زور سے گائی جاتی تھی اور نپولین کھسیا کھسیا جاتا تھا۔ مطلب شعر کا یہ تھا کہ نپولین کے پاتابے آدھے اُترے آدھے چڑھے اور جیاکومی نیٹا کا عشق آپکو ہے۔

جب نپولین قریب دس سال کا ہوا تو کاؤنٹ ماربوف نے برین کے جنگی مدرسہ میں اُسکے داخلہ کی اجازت حاصل کی یہ برین پیرس کے قریب ہے۔ نپولین نے چالیس برس بعد کہا تھا کہ وہ صدمہ جو اپنی ماں سے جدائی کا اسوقت اُسے ہوا تھا کبھی نہ بھولے گا۔ اگرچہ نپولین بڑا سخت دل تھا لیکن اسوقت وہ سختی جاتی رہی تھی اور وہ اسطرح رویا تھا جسطرح اور لڑکے رویا کرتے ہیں۔ اس سفر میں وہ اٹلی اور فرانس سے طے کرتا ہوا پیرس پہنچا۔ یہ کورسیکا کا چھوٹا لڑکا جب پیرس کی شان و شوکت پر حیرت کی نظر ڈالتا تھا تو اُسکے خیال میں یہ بات نہ تھی کہ یہ پُرانے بام شہر کبھی میری شہرت سے گونجنے والی ہیں اور ان عالی شان قصروں اور ایوانوں میں یورپ کے متکبر سے متکبر بادشاہوں اور شہزادوں کے سر میرے سامنے جھکیں گے۔

یہ سرگرم اور محنتی لڑکا مدرسہ میں داخل کر دیا گیا جب وہ اٹلی کی زبان بولتا تھا

کیونکہ فرانسیسی زبان سے وہ واقف نہ تہا تو اُسکے ساتہی اُسے ایک اجنبی خیال کرتے تہے نپولین نے دیکہا کہ اُسکے ساتہی سب کے سب فرانس کے رئیس زادے ہیں اُنکی جیبیں روپیے سے پُر ہیں اور وہ بیدریغ خرچ کرتے تہے ان عیاش اور نامور رئیسوں کے نکمے لڑکوں نے جس نخوت کی نظر سے اس تنہا اور بے یار لڑکے کو دیکہا اُس سے اُس کے دلپر ایک ایسا اثر پڑا جو کبہی نہ مٹا۔ پُر انقلابؔ فساد French Revolution یعنی طوفان اور بربادیوں کا دُہندہلا اور درازدن اب تاریکی کے ساتہ نمود ہو چلا تہا اور اُس زلزلہ کا منحوس شور جسنے تخت اور معبد دونوں کو خاک میں ملا دیا اور فرانس کی پاک سے پاک افادۂ عام کے جلسہ گاہوں کو زیر و زبر کرڈالا اُداسی سے سنائی دینے لگا تہا۔

برین میں یہ امیر زادے نپولین کو طعنہ دیتے کہ یہ تو کورسیکا کے ایک وکیل کا لونڈا ہے۔ کیونکہ عملداری امراء کے ایام میں امراء اُن سب کو جو معاش پیدا کرنے میں اپنی محنت پر بہروسہ رکہتے ہوں حقارت کی نظر سے دیکہتے تہے یہ نپولین کے سادے کپڑوں اور تنگدستی پر طنز کرتے۔ ان توہینوں سے نپولین کو حد درجہ کا صدمہ ہوتا اور اس حقارت سے جس کی برداشت کرنیکو وہ مجبور تہا اُسے غصہ آجاتا لیکن کوئی چارہ نہ تہا اور یہی سبب تہا کہ نپولین کے دل میں اُس رتبہ سے جو لیاقت سے نہ حاصل کیا گیا ہو بلکہ موروثی ہو ایک مخالفت بیٹہہ گئی تہی اور جو بعد کو اُس سے صاف صاف ظہور میں آئی۔ اس طرح شروع ہی شروع میں وہ سلطنت جمہوری کے نمایاں اصول کا طرفدار ہو گیا ایک مرتبہ تلخکامی کی حالت میں نپولین نے کہا کہ " ان فرانسیسیوں کو میں وہ وہ نقصان پہونچاؤں گا جو میری طاقت میں ہیں "

تیس برس بعد نپولین نے کہا کہ " جب سے جمہور کی آواز نے مجہے تخت پر بلایا میرا ہمیشہ یہی اصول رہا ہے کہ لیاقت والوں کے لئے ہمیشہ راستہ کہلا رہے جس میں خاندان کا کچہہ لحاظ نہو "

جب نپولین کے دل کی یہ حالت ہوئی تو اپنے ہم مکتبوں سے علیحدہ ہو گیا اور اپنے

ف فرنچ ریوولیوشن کی طرف اشارہ ہے ۱۲ مترجم۔

پُرامن زندگی کے ہنروں سے جنسے دنیا کی زینت اور ترقی ہو نفرت کیجاتی تھی - مرد وہی شمار ہوتا تھا جسکے کارنامہ میں آتش زدگی - ویرانی ملکیونکی مایوسی - بیوہ اور یتیمونکی آنسو مجروحوں مقتولونکی چیخیں اور کراہیں لکھی ہوں - ایسا اسکول تھا جس میں نپولین نے تعلیم پائی تھی - والٹیر[1] Voltaire اور روسو[2] Rousseau کی تصنیفوں نے فرانس کو تعلیم دی تھی کہ مسیحی مذہب ایک جھوٹی کہانی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور حساب کتاب کا ہونا احمقانہ ضعیف الاعتقادی ہے - موت ایک خواب ہے جسکے بعد بیداری نہیں اور زندگی خود اگر بے مقصد اور بے عزم ہو تو اُسکا فوراً اختتام بہت ہی ذراسی بات ہے -

ان خصوصیات تعلیم کو نپولین کے چال چلن کا سچا اندازہ کرنیمیں ملحوظ رکھنا چاہیئے اور یہ بات مشکل سے کہی جاسکتی ہے کہ وہ ایسی سرزمین میں تعلیم دیا گیا تھا جہاں مسیحی دین کا عمل ہو -

فرانس نے دین عیسوی ترک کردیا تھا اور تاریک سے تاریک کفر کی ضلالت میں ڈوب رہی تھی - نہ کوئی مذہب تھا نہ خدا تھا - عبادتگاہیں اگرچہ بالکل تو نہ بہ گئی تھیں تاہم کفر کے اُس طوفان سے جو بلند بلند موجوں میں زمین پر ہلوریں لے رہا تھا اُنکی بنیادیں اندر اندر خالی ہوگئی تھیں نپولین کو دوسروں کی جانونکی پروانہ تھی جبکہ اپنی خود جان کی اس سے بھی کم پروا تھی - اُسنے ادنیٰ سے ادنیٰ سپاہی کو بھی ایسی جگہ جانیکا کبھی حکم نہیں دیا جہاں

[1] فرانسس میری آیرونٹ مشہور فرانس کا مصنف تھا - ہجو کا خوب ملکہ تھا - جب اسنے لوئی چہاردہم شاہ فرانس کی ہجو لکھی تو قید کردیا گیا تھا اسکے بعد ۱۷۲۶ء میں پھر قید ہوا اسمرتبہ چھ ماہ قید رہا - بہت سی اسکی تصانیف ہیں ۱۶۹۴ء بمقام پیرس میں پیدا ہوا تھا اور شہر پیرس میں ۱۷۷۸ء میں انتقال کیا - ۱۲ مترجم -

[2] جان جیمس روسو ایک گھڑی ساز کا بیٹا تھا یہ بڑا نامور فرانس کا مصنف گذرا ہے - موسیقی کا لغت اسنے لکھا ہے اپنی کتاب ایمائل میں اسنے حضرت مسیح کے معجزوں اور اُنکی پیشنگوئیوں پر حملہ کیا ہے پارلیمنٹ نے اسپر جرم قایم کیا اور یہ سوئٹزرلینڈ کو بھاگ گیا لیکن بوجہ اپنے اصولونکے وہاں بھی نہ جا اور ۱۷۶۶ء میں لنڈن چلا گیا - آدمیوں کو اپنا دشمن سمجھتا تھا - بائیس جلدوں میں اسکی تصانیف چھپی ہیں - مولد جنیوا ۱۷۱۲ء مدفن قریب چین ٹلی ۱۷۷۸ء

مترجم ۱۲ -

خود اُس کی سرداری کو آپ مستعد نہ تہا چونکہ اُسے کبھی سچے خیالات سزا و جزا کے تعلیم نہیں کئے
گئے تہے اسلئے اُسکے خیال میں بمقابلہ ملکی مصلحت کے اہم تدابیر کے جنسے یوروپ کی حالت
میں صدیوں کے لئے ترقی ہو اسباب کی کچھ وقعت نہ تہی کہ چند ہزار جاہل کسان تہوڑے
دنوں زیادہ چلے پہرے سوے کہایا تو کیا اور نہ چلے پہرے سوے کہایا تو کیا۔

ہر شخص کی زندگی کو جس شی نے قیمتی ہونیسے منسوب کیا ہی اور وقت کی ظاہری دنائت کو ابدیت کی نعمت بخشی ہی
وہ مسیحی مذہب ہے واقع میں تعجب کی بات ہی کہ الحاد و جنگ کے مدارس میں نپولین نے تعلیم پاکر ڈگری حاصل کی تہی اور سپردہ نہایت رحمدل
اور حق و ناحق میں تمیز کرنیوالا شخص تہا واقع میں تعجب کی بات ہی کہ نپولین عیش و نشاط کے دلفریب سامانوں سے گہرا ہونیکے
باوجود اُسوقت کی جملہ یوروپ کے تاجداروں سے بڑہکر صاحب اخلاق حسنہ اور پاکدامن تہا۔

۱۷۸۳ء میں غیر معمولی طور سے موسم سرما سخت ہوا اور اس شدت سے برف گری
کہ برین کے جملہ طلبا کو باہر نکلنے اور دل بہلانیکی کوئی صورت نہ رہی۔ نپولین نے تجویز کیا کہ برف
کا ایک قلعہ بنا کر جی بہلایا جاوے چنانچہ اس قلعہ میں فصیل و خندق و برج وغیرہ سب ضروری چیزیں
تجویز کی گئیں۔ نپولین نے چونکہ انجنیری بہت اچہی طرح پڑہی تہی لہذا اُسکی نگرانی میں بڑی
خوبی سے فن عمارت کو ملحوظ رکہکر اس برف کے قلعہ کی تعمیر شروع ہوئی۔ نپولین کی قوت
دماغ کا اسوقت اظہار ہوا۔ کسی طالب علم کی مجال نہ تہی کہ اُسکی برتری پر چوں کر سکے نپولین
خاکے بناتا اور تجویزیں پیش کرتا اور سیکڑوں طالب علم قلعہ کی تعمیر میں بدل وجان مصروف
تہے۔ قلعہ جلد جلد بلند ہونا شروع ہوا۔ فن عمارت کو اس تعمیر میں اسقدر نگاہ رکہا گیا تہا کہ برین
کے ہزاروں آدمی اسکا تماشا دیکہنے آتے تہے جملہ طلبا کی نپولین نے دو فوجیں بنائیں ایک
کے سپرد تو قلعہ کی حفاظت کی اور دوسری سے اُسکا محاصرہ شروع کرا دیا۔ دونوں فوجوں کا
کمانیر آپ رہا کبہی تو محاصرین کے ساتہ قلعہ پر بڑے شدومد سے حملہ کرنیمیں شریک ہوتا اور
کبہی قلعہ کی حفاظت میں محصورین کا بڑی سرگرمی سے ساتہ دیتا۔ یہ جنگ کئی ہفتے ہوئی
اور فریقین میں سے کئی لڑکوں کے خوب خوب چوٹیں لگیں۔ ایکمرتبہ جبکہ بڑی سختی سے جنگ ہو رہی
تہی اور برف کے ڈہلے اندہا دہند ہوا میں چل رہے تہے ایک ماتحت افسر طالب علم نے
ایک افسر اعلی طالب علم کی فرمانبرداری میں ذرا تاخیر کی۔ نپولین نے اُسے زمین پر دے مارا
اور اُسے ایسا مجروح کیا کہ زخم کا نشان تمام عمر اُسکے باقی رہا۔

صفحہ

تبئں کتابوں اور نقشوں میں غرق کرلیا وہ تو سب لہو ولعب اور بیہودہ کہیلوں میں مصروف
ہوتے اور یہ رات دن نہ عاری آنیوالی ذہن سے مطالعہ میں لگا رہتا - وہ اپنے ساتہیوں
سے بہت جلد سبقت لیگیا اور وہ اُسکی عزت کرنے لگے - نپولین درسگاہ کا سب
سے زیادہ نورانی زیور شمار ہونے لگا - اُسے اپنی برتری پر جسکا اُسے علم تہا اطمینان تہا
اور اُسکی مسلمہ فضیلت اُس کی سرافرازی کا باعث تہی - ریاضی میں وہ نہایت ہی ممتاز
تہا - تاریخ - تمدن - علم مشقی کی کتابیں وہ بڑے شوق سے گویا چاٹ گیا ہومر Homer
اور اوسین Ossian کی نظمیں وہ بار بار بڑی مسرت سے پڑہتا - اُس کی طبیعت میں
شاعرانہ لطف اور علوم کا آمد کا ذوق نہایت ہی تناسب اجتماع سے مخلوط تہے -
اسی زمانہ میں ایک خط میں جو اُسنے ماں کو لکہا ہے وہ کہتا ہے کہ "تلوار تو میری کمر میں ہوگی اور
ہومر میری جیب میں ہوگا اور مجہے توقع ہے کہ میں اپنا راستہ بزور اس دنیا میں بناؤنگا"
بہت سے اُسکی ساتہی اُسے بدخو ترشرو سمجہتے تہے اگرچہ سوائے اُس کی عزت کرنیکے
وہ اور کچہہ نہ کرسکتے تہے وہ اُسکی گوشہ نشینی کی عادت اور کہیلوں میں عدم شرکت کی
وجہ سے اُسے ناپسند کرتے تہے - بہت کم وہ کہیل کے میدان میں نظر آتا تہا اور
فرصت کے وقت ہمیشہ کتب خانہ میں بیٹہا رہتا تہا پلوٹارک Plutarch
کے تذکرے وہ اس شوق اور تعریف کی نظر سے پڑہتا کہ ان نامور شخصوں کی ہمت کا اثر اُسکے
دل نے چوس لیا - یونانی - رومی - تواریخ کے پُرتاثیر واقعات - سلطنتوں کے عروج وزوال
اور اعلیٰ اعلیٰ شجاعت کے کام اُسکے دماغ میں جذب ہوگئے تہے - عقلی ترقی کا وہ
ایسا دلدادہ تہا کہ جسدن علم میں محسوس ترقی نہ پاتا تو اُسدن کو اکارت سمجہتا - یہی سخت
دماغی ریاضت تہی جس سے اُسے وہ حیرت انگیز ملکہ ہوگیا تہا کہ دشوار سے دشوار اور
پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلے وہ چٹکی بجانے میں حل کرلیتا -

نپولین نے یہ کوشش نہ کی کہ اُسکے ساتہی اُسکے دوست ہوجائیں یا اُنکا خیال
اس کی طرف سے اچہا ہوجائے وہ ایسا روکہا اور وضع کا ایسا بے تکلف تہا کہ سب
اُسے بے تکلف اسپارٹن کہتے تہے - اندنوں وہ اپنے اٹیلین رنگ - شوخ تیز آنکہہ

؎ پلوٹارک مشہور یونانی کتب سیر کا مصنف تہا اسکی سوانح عمری کا انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے مولد کیرونیا بیشیا ۴۸ء
کے قریب پیدا ہوا بہت بوڑہا ہوکر مرا ہے - مترجم ۱۲

اور سحر بیانی سے جس سے تمام عمر اُسکی بیان میں وہی کا سا قرینہ رہا الگ تھلگ پہچانا جاتا تھا چونکہ اُسنے پڑھنے میں حد درجہ کی محنت کی تھی غالباً اُسکی بالیدگی میں نقصان واقع ہوگیا تھا اور اُسکا خوبصورت سر اُسکے نحیف بدن پر موزوں نہ تھا گو اپنے ہمسروں کے ساتھہ وہ ہٹی اور خود رائے تھا لیکن قواعد اور ضوابط کا سخت دوست تھا۔ مدرسہ کے ملازموں کو مدد دیتا تھا اس رویہ نے اُسکی محنت اور کامیابی سے ملکر اُسے جملہ پروفیسروں کا بڑا پیارا بنا دیا تھا مگر ایک انوکھا پن بھی تھا کہ نپولین جرمنی زبان میں ذرا بھی نہ لگاتا۔ لیکن جرمن ماسٹر کی نپولین کی ذکاوت کی طرف سے نہایت ہی خراب رائے تھی۔ اتفاقاً نپولین درجہ سے ایکدن غیر حاضر تھا۔ مسٹر بور M. Bouer. کو دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ انجنیری کلاس میں کام کر رہا ہے تو اُس ماسٹر نے ازراہ طنز کہا "اخاہ تو حضرت اسوقت کچھہ سیکھہ رہے ہیں" اسپر ایک لڑکا بولا کہ "ماسٹر صاحب نپولین تو سارے مدرسہ میں اعلے درجہ کا ریاضی داں شمار کیا جاتا ہے"۔ اس جھنجھلاے ہوے ماسٹر نے یہ سنکر کہا کہ "میں نے ہمیشہ یہ بات کہی جاتی سنی ہے اور مجھے یقین بھی ہے کہ ریاضی تو گدہے سے گدہا لڑکا بھی سیکھہ سکتا ہے"۔ نپولین جب یہ لطیفہ بعد کو بیان کر رہا تھا تو ہنسکر کہنے لگا کہ معلوم نہیں مسٹر بور اتنا جانتے یا نہیں کہ میرا اصلی چال چلن اُنہیں معلوم ہوتا اور وہ اپنی رائے کے نتیجہ کا لطف اُٹھاتے"۔

برین میں ہر طالب علم کو کچھہ تھوڑی سی آراضی بھی دیجاتی تھی اور یہ طالب علم کی مرضی پر تھا چاہے اُسمیں کاشت کرے یا نکرے۔ نپولین نے اپنی زمین پر باغ لگایا اور تاکہ کوئی اُس میں مداخلت نہ کر سکے اُسکے چاروں طرف ترچھی ترچھی میخیں اور گھنے پیڑوں کی باڑ لگائی اس مستحکم باغچہ کے مرکز میں ایک چھوٹا سا بنگلہ بنایا۔ یہ بنگلہ کورسیکا کی عزیز گوپھا کا قایمقام تھا۔ یہاں کتب بینی اور غور کرنے وہ چلا جاتا اور اُسکے کھلاڑی ساتھی یہاں اُسکو ستا نہ سکتے تھے اُن بلند آواز فرمانوں میں جنھوں نے تھوڑے دنوں بعد یوروپ میں ہل چل ڈال دی وہی اسوقت کی دماغی محنتوں کا اثر دیکھا جا سکتا تھا۔

اسوقت سواے فوجی ناموری کے نپولین کو کسی اور ناموری کا خیال نہ تھا۔ نوجوانوں کو یہی تعلیم دیجاتی تھی کہ اگر ناموری کا کوئی راستہ ہے تو صرف خون کے میدان میں ہی

آدمی نپولین کے خاندان کا پتہ لگانیکو مقرر کئے۔ نپولین نے اپنے شجرۂ حسب و نسب کے مشتہر کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ "میں کسی ظالم اٹلی Italian کے بادشاہ کا بیٹا ہونے سے ایماندار غریب آدمی کا بیٹا ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری عالی نسبی خود مجھسے شروع ہو اور میرے جملہ خطابات رعایائے فرانس سے پیدا ہوں اپنے خاندان کا راڈالف[1] آف ہیبسبرگ ہوں میری عالی نسبی جنگ مانٹینات سے شروع ہوتی ہے اس شادی کے وقت پوپ صاحب نے نپولین کے نسب کو اور زیادہ اعلیٰ بنانیکی خاطر ایک پادری بوناپارٹ نامی کو جسے مرے ہوئے کئی سو برس ہوگئے تھے ولیوں کی فہرست میں داخل کرنا چاہا۔ اسپر نپولین نے پوپ صاحب سے کہا کہ "اے پوپ صاحب اس کارروائی کے مضحکہ سے تو جناب مجھے معاف فرمائیں دنیا جانتی ہے کہ آپ میرے اختیار میں ہیں پس یہی کہا جائیگا کہ نپولین نے پوپ صاحب سے اپنے آبا و اجداد میں ایک بزرگ مخلوق کرالیا جب اس شادی کے متعلق زیادہ رد و کد ہوئی تو نپولین نے صاف کہا کہ میں اس شادی کی طرف ہرگز توجہ نکرتا اگر میریا لوئیسا۔ Maria Louisa کو خاندان میں اپنی برابر نہ جان لیتا۔

باایںہمہ نپولین اُس وقعت سے جو عالی نسبی سے تعلق رکھتی ہے لاعلم نہ تھا اس کی سوانح عمری میں اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اُسکے دل میں اس کی بابت پیچ و تاب رہا ہے دیکھو اگرچہ ذاتی لیاقتوں کے سبب نپولین نے ادنی ادنی درجہ کے سپاہیونکو جنرل اور مارشل بنادیا تاہم اُسنے اپنی وفاشعار عدیم النظر لایق بیوی جوزیفائن[2] Josephine کو طلاق دیدی اور قیصر کے خاندان کی لڑکی سے

---

[1] راڈالف آف ہیبسبرگ ایک معزز آدمی تھا جو ذاتی لیاقت اور شجاعت سے جرمن کا بادشاہ ہوگیا تھا اور خاندان ہیبسبرگ کا بانی ہوا۔ اسی راڈالف کو آسٹریا کے بادشاہ بڑے فخر سے اپنا مورث اعلیٰ کہتے تھے ۱۲ مترجم۔

[2] ۱۸۰۹ء میں نپولین نے جوزیفائن کو طلاق دی اور آسٹریا کے بادشاہ کی بیٹی میریا لوئیسا سے شادی کی۔ مورخین نے اس فعل کا نپولین پر سخت الزام لگایا ہے لیکن طلاق کا صرف یہ سبب تھا کہ نپولین کے جوزیفائن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ اپنے وارث کی بابت نپولین کو سخت تردد تھا پس جوزیفائن کی مرضی سے طلاق واقع ہوئی بعد طلاق کے نپولین اور جوزیفائن میں مثل قدیم کے الفت باقی رہی ۱۸۱۴ء میں جوزیفائن نے انتقال کیا۔ ۱۲ مترجم۔

شادی کی تاکہ اس معزز تعلق سے عام غلط خیالیوں سے جو اُسکی نسبت در بارہ خاندان ہوسکتی تہیں محفوظ رہے ظاہر ہے کہ کوئی عقلِ انسانی ایک گدا اور ایک شاہنشاہ کے بچہ کو ایک نگاہ لطف سے نہیں دیکہا کرتی ہے۔

نپولین کے اقبال کے خاتمہ کے قریب جبکہ سارا یوروپ مسلح ہمپر یورش کئے ہوے آرہا تہا وہ مایوسانہ مگر دلیرانہ حالت میں اُسی برین کے میدان میں پہونچا جہاں لڑکپن میں برف کا قلعہ بنایا تہا اور اُسی ضعیفہ سے ملا جسے ایک دفعہ اُسنے اپنے سوانگ میں آسنے نہ دیا تہا۔ نپولین اُس سے دودہ میوہ وغیرہ خریدا کرتا تہا۔ نپولین نے اُس سے پوچہا کہ تمکو بوناپارٹ نامی لڑکا جو اس مدرسہ میں ایک مدت ہوئی پڑہتا تہا یاد ہے"؟ اُسنے جواب دیا " ہاں خوب یاد ہے"۔ نپولین نے پوچہا کہ " بوناپارٹ تم کو اُن چیزونکی قیمت جو تم سے وہ خریدا کرتا تہا دیدیا کرتا تہا" عورت نے جواب دیا کہ" ہاں دیدیا کرتا تہا" اسکے سوا وہ تو دوسرے لڑکوں سے جب وہ مجھے دغا دینا چاہتے تہے میرے دام جبرًا وصول کردیا کرتا تہا" پہر نپولین یہ کہکر کہ شاید بوناپارٹ پر تیرا کچہہ باقی رہگیا ہو" اُسے اشرفیوں سے بہری ہوئی ایک تہیلی عنایت کی۔

اسوقت نپولین نے اپنے ایک رفیق کو اشارہ سے ایک درخت دکہا کر کہا کہ "اسکے نیچے میں لڑکپن میں کتاب جیروسیلم ڈیلیورڈ Jerusalem Delivered بڑے شوق سے پڑہا کرتا تہا اور گرجا کے گہنٹہ کی آواز بڑے ذوق سے سُنا کرتا تہا" ایسے خیالات نپولین کے دل پر برقی اثر کی خاصیت رکہتے تہے پہر ان باتوں کے بعد اپنے خیالات ایام طفولیت کو نگیسو کر کے دشمن کی توپونکے دہوئیں میں گہس جانے اور موت کی جستجو میں نپولین نے اپنے اسپ برق دم کو مہمیز کیا اور وہاں سے چلتا ہوا حالت جہانبانی میں بچپن کی ذرا اور اسی باتونکو اسطرح یاد رکہنا نپولین کے چال چلن پر بڑا شریفانہ پرتو ڈالتا ہے۔

نپولین بدخط اسقدر تہا کہ اُسکا لکہا بڑی دشواری سے پڑہا جاتا تہا۔ سبب یہ تہا کہ نپولین طبیعت کا اسقدر تیز واقع ہوا تہا کہ خیالات کی سُرعت کو قلم کی روانی پہونچ نہ سکتی تہی برین سکے پرائیٹنگ ماسٹر کا جو نپولین کو لکہنے کی مشق کراتا تہا ناک میں دم آگیا تہا اور اپنے شاگرد نپولین کا کچہہ علاج نہ کرسکا۔ عرصہ دراز کے بعد حالت شاہنشاہی میں نپولین جو زفائین

نپولین جب شاہنشاہ ہوا اور اُسکا ستارۂ اقبال اوج فلک تک پہنچا تو وہی لڑکا جو نپولین کے ہاتھ سے مجروح ہوا تھا اُس سے ملنے آیا۔ یہ لڑکا اُسوقت حالت افلاس و مصیبت میں تھا نپولین کو سر دست اُسکا نام یاد نہ آیا اور اُسنے دریافت کرایا کہ "اُس سے پوچھو کہ لڑکپن کا اُسے کوئی ایسا واقعہ یاد ہو جس سے میں اُسے پہچان لوں"۔ درباری نے جواب دیا "جہاں پناہ اُسکے چہرہ پر زخم کا ایک گہرا نشان ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ زخم جہاں پناہ کے خود ہاتھ سے لگا ہے" نپولین نے مسکرا کر جواب دیا "ہاں مجھے یاد ہو گیا۔ برف کا ڈلا میں نے اسکے مارا تھا۔ اچھا اُسے اندر بلا لو" یہ غریب آدمی اندر آیا اور نپولین سے جو مانگا پایا۔

ایک مرتبہ نپولین کے ساتھیوں نے برین میں ایک سوانگ بنایا۔ اس تماشہ میں مدرسہ کے قلی کی عورت نے بھی جو سیب بسکٹ وغیرہ بیچا کرتی تھی آنے کی اجازت چاہی۔ اُس شام "قیصر روم کی موت" کا تماشا ہونیکو تھا۔ نپولین کے پاس حجاب نے تقاضہ نکیا کہ ایک نامحرم عورت نوجوان طلبا میں آے اُس نے ساف انکار کر دیا کہ "کوئی عورت ہمارے تماشہ میں نہیں آ سکتی"۔

برین کے مدرسہ میں نپولین ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۴ء تک یعنی پانچ برس رہا۔ تعطیلوں میں وہ کورسیکا رہتا تھا اپنے وطن سے اُسے بڑی محبت تھی اُسکے کوہستانوں اور وادیوں میں پھرنے کا اُسے بڑا شوق تھا۔ آتشدانوں کے پاس رات میں بیٹھکر کورسیکا کے متعلق جور و تعدی کے قصے جو ادنیٰ ادنیٰ کسانوں تک کو معلوم تھے وہ بڑے غور سے سنتا پاولی Paoli کا وہ بڑا مداح تھا۔ یہ پاولی نپولین کے باپ کا دوست اور کورسیکا کا ہیرو تھا۔ برین میں اسکول کا پرنسپل باری باری سے طلباء کو اپنے ساتھ شریک دعوت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ جبکہ نپولین پرنسپل کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو ایک پروفیسر نے جسے معلوم تھا کہ نپولین پاولی کا طرفدار ہے اس مشہور جنرل کی شان میں کچھ کلمات گستاخی مُنہ سے نکالے۔ نپولین نے فوراً کہا کہ "بس جناب۔ پاولی بڑا آدمی تھا اُسکو اپنے ملک سے محبت تھی۔ میں خود اپنے باپ کو معاف نہ کرونگا جسنے کورسیکا کے فرانس کے زیرنگین ہو جانے میں اپنی رضامندی ظاہر کی اُسے لازم تھا کہ پاولی کا ساتھ دیا ہوتا اور اُسکے ہمراہ مارا گیا ہوتا"۔

کورسیکا کے فتح ہو جانے پر پاؤلی انگلستان چلا گیا تہا اور پہر بعد ایک زمانے کے کورسیکا کو واپس آیا نپولین باعتبار سن کے تو لڑکا تہا لیکن دماغ اُسکا مثل جوانوں کے تہا۔ نپولین نے پاؤلی سے ملاقات کر لی اور پہر ان دونوں میں بڑی گاڑہی دوستی ہو گئی۔ یہ کار آزمودہ جنرل پاؤلی اور یہ مردانہ لڑکا نپولین کورسیکا میں گشت کرتے پہرتے اور پاؤلی نپولین کو وہ مقامات جہاں جہاں فرانس اور کورسیکا والوں میں سنگین لڑائیاں واقع ہوئی تہیں اور جہاں جہاں کورسیکا کی کمزور فوج نے مورچہ بندیاں کی تہیں دکہاتا تہا اور نپولین بڑے ذوق سے دیکہتا تہا نپولین کی ہمت اور راسے سلیم کی بابت پاؤلی نے اُسوقت اُس سے کہا کہ نپولین تم آجکل کے لوگوں میں سے نہیں معلوم ہوتے ہو تم تو قدیم پلوٹارک Plutarch کے سورماؤں میں سے ہو۔"

اُسی زمانہ میں جبکہ نپولین برین میں پڑہتا تہا پچگرو Pichegru جسنے بعد کو ہالینڈ Holland فتح کرنے سے بڑی ناموری حاصل کی اور پہر آخر میں اُسنے خودکشی کر لی اسکول کا ایک ممبر تہا پچگرو نپولین سے عمر میں بڑا تہا اور اُسکو ریاضی پڑہاتا تہا اُسپر نپولین کی متانت اور ذہانت کا بڑا اثر ہوا۔ مدت دراز کے بعد جب نپولین جلد جلد ترقی اقبال حاصل کر رہا تہا۔ خاندان بوربون Bourbon نے پچگرو سے جو اُس خاندان کا طرفدار ہو گیا تہا اشارہ کیا کہ وہ نپولین کے دل کا حال دریافت کرے اور دیکہے کہ رشوت وغیرہ کے ذریعہ سے وہ بوربون خاندان کا طرفدار ہو سکتا ہے یا نہیں اسپر پچگرو نے صاف جواب دیا کہ تضیع اوقات ہے کیونکہ نپولین کو میں لڑکپن سے جانتا ہوں۔ اُسکے چال چلن میں لغزش نہیں آسکتی اُسنے ایک جانب منتخب کر لی ہے اور اب وہ اُس سے نہ پہریگا۔"

نپولین کا چال چلن باعتبار غیرت وحمیت اور صداقت کے بڑا ارفع چال چلن تہا۔ برین میں چہوٹے لڑکوں کا وہ ہمیشہ طرفدار رہتا تہا اور بڑے لڑکوں کے حملوں سے اُنکے حقوق کی حفاظت کرتا تہا۔ اسوقت میں امرا کے لڑکوں نکے غرور نے ایسا نپولین کے دلپر اثر ڈالدیا تہا کہ تمام عمر وہ اُسے نہ بہولا۔ جب نپولین کی شادی کی شاہنشاہ آسٹریا کی بیٹی سے بات چیت ہو رہی تہی تو فرانس شاہنشاہ آسٹریا کو جسے نپولین غصہ میں "بڈہی نانی Old granny" کہا کرتا تہا۔ نپولین کی عالی نسبی معلوم کرنے کی بڑی جستجو ہوئی لہذا اُسنے بہت سے

سے بیٹھا سینٹ کلاوڈ میں باتیں کر رہا تھا کہ ایک غریب آدمی جسکے کوٹ کے دہلے نکل آئے تھے اُسکے حضور میں حاضر ہوا اور اُسنے ڈرتے ڈرتے نپولین سے عرض کیا کہ میں برین کا خوشخطی کا مدرس ہوں میری پنشن ہوجاتی تو بڑی غریب نوازی ہوتی"۔ نپولین نے جھوٹ موٹ چیں بہ جبیں ہوکر کہا "چہ خوش آپ ہی نے مجھے لکھنا سکھایا ہے اور کیا ہی اعلیٰ درجہ کا مجھے خوشنویس بنادیا ہے۔ حضرت ذرا ان سے (جوزیفاین کی طرف اشارہ کرکے) میرے خط کا حال پوچھیئے"۔ جوزیفاین نے فوراً اُسی حاضر طبیعتی سے جس سے تمام دنیا کے دل میں اُسنے گھر کر رکھا تھا جواب دیا "آپ کیا فرماتے ہیں حضور کے خط سے تو آنکھوں میں نور آتا ہے"۔ اسپر نپولین کھلکھلا کر ہنس پڑا اور اپنے بوڑھے استاد کو نہال کردیا۔

صفحہ ۹

اُس حالت میں بھی جبکہ نپولین کو ہجوم افکار سلطنت سے دم مارنے کی مہلت نہ تھی اُسنے اپنی غریب دایہ کو جسنے اُسے کورسیکا میں پرورش کیا تھا فراموش نکیا اور اوسکی ایکہزار فرانک سالانہ کی پنشن مقرر کردی لیکن اس ضعیفہ کے جی نے نمانا اور وہ نپولین کو دیکھنے پیرس آئی نپولین نے اُسکی بڑی توقیر کی اور پنشن دونی کرکے باآرام کورسیکا کو اُسے پہنچوادیا۔

برین میں نپولین نے ایک مضمون میں سلطنت جمہوری کی طرفداری میں بڑی آزادی سے اپنے خیالات ظاہر کرکے خاندان شاہی کے چال چلن پر سخت نکتہ چینی کی۔ نپولین کے استاد نے اُسکو سخت ملامت کی حتی کہ کاغذ لیکر آگ میں جھونکدیا۔ فرسٹ کانسل ہوجانے پر نپولین نے اپنے چھوٹے بھائی جیروم کو اسی استاد کے سپرد کرنیکی غرض سے اُسے دربار میں بلایا اور بطرز افتا کہنے لگا کہ "ماسٹر صاحب اُسوقت میں جبکہ میرا کاغذ آپ نے آگ میں جھونکا تھا اور اسوقت میں زمین آسمان کا فرق ہوگیا"۔

نپولین پندرہویں برس میں تھا کہ برین کے مدرسہ سے اُسے پیرس کی حربی مدرسہ میں ترقی دی گئی۔ ہر سال دوسرے شہروں کے مدارس سے پیرس کے بڑے حربی مدرسہ بارہ اعلیٰ طلبا بھیجے جاتے تھے چونکہ ایسی نوعمری میں نپولین کو پیرس کے مدرسہ میں ترقی دی گئی ظاہر ہے کہ نپولین کی حالت تعلیم و لیاقت کیسی ہوگی۔ وزیر صیغہ جنگ کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

،، شاہی طلباء کی حالت جو داخلِ ملازمت ہو سکتے ہیں یا پیرس کے مدرسہ کو منتقل کیئے جا سکتے ہیں'':- ''نانتیبور بوناپارٹ (نپولین) نے جو ۱۵۔ اگست ۱۷۶۹ء کو پیدا ہوا جسکا قد پانچ فٹ ساڑھے چھہ انچ ہے اپنا چوتھا سال تعلیم کا ختم کر لیا اُسکی صحت بہت عمدہ ہے۔ چال چلن قابل مثال ہے۔ وہ نیک ایماندار اور شکرگزار رہا ہے۔ ریاضی میں ممتاز ہے۔ تاریخ جغرافیہ اچھی طرح جانتا ہے۔ صرف علوم زیبایشی میں اچھی مہارت نہیں رکھتا ہے اور لاطینی زبان میں چوتھا کورس تمام کر چکا ہے۔ خدمات بحری کے لئے ہونہار ہے اور پیرس کے مدرسہ میں بھیجے جانیکا مستحق ہے۔''

مدرسہ حربیہ جسمیں نپولین اب داخل ہوا آرام و عیش کے تکلفات سے پر تھا یہ مدرسہ امیرزادوں کی تعلیم کے واسطے بنا تھا جنکی گھٹی میں گویا آسایش پڑی تھی۔ تین سو طلباء میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس کی خدمت میں ملازم نہو جو گھوڑا ملتا تھا بوٹ ہتھیار صاف کرتا تھا اور جملہ کار خدمتگاری انجام دیتا تھا اور خود یہ فن سپہگری کے نوآموز نوجوان بستر آرام و راحت پر پڑے پڑے انگڑائیاں لیا کرتے تھے اور انواع و اقسام کے نفیس کھانے کھاتے تھے۔ ایسی خوشباش طرز زندگی اور آرام و آسایش سے پندرہ برس کا شاید ہی کوئی لڑکا ہوگا جو خوش نہو۔ لیکن نپولین فوراً تاڑ گیا کہ یہ تو وہ ضروری تعلیم ہرگز نہیں ہے جو افسروں کو صعوبات جنگ کا مقابلہ کرنے کے واسطے تیار کر سکے۔ چنانچہ فوراً اُسنے گورنر کو ایک مدلل میموریل اس درخواست سے بھیجا کہ اس مدرسہ حربیہ سے سامان عیش و آرام یکقلم دور کر دیے جایئں اور اسباب پر بہت زور دیا کہ طلباء کو گھوڑا ملنا۔ ہتھیار صاف کرنا اور جملہ کارہائے ضروری خود کرنا حد درجہ لازمی ہے۔ تاکہ سپاہی کی پر آشوب اور مصیبت خیز زندگی کے لئے وہ واقعی تیار ہوں۔ اس موقع پر نپولین نے جیسی استقلال اور علو ہمتی کی نظیر دکھلائی ویسی نہ کبھی لڑکپن میں نہ بعد کو کبھی دکھائی ہے اُسکا یہ فعل لڑکوں کا سا تو کیا عالی دماغ تجربہ کار بوڑھوں سے فوق لے گیا۔ بعد کو خود نپولین نے شاہنشاہ ہو جانے پر فانٹن بلو Fontainebleau میں ایک ایسا مشہور مدرسہ حربیہ کھولا کہ عالم میں جس کی دھوم تھی اس مدرسہ کو نپولین نے اپنے اسی میموریل کی وضع پر کھولا تھا۔ نپولین کو دیکھا جاتا ہے کہ ہر شخص

نپولین کو جانچی برابر عزیز رکہتا تہا اسکا سبب یہی تہا کہ تمام عمر اُسنے کسی کو ایسے خطرہ میں پڑنے کا حکم نہیں دیا جسکا مقابلہ کرنیکو وہ خود تیار نہیں تہا۔

اپنے برتر چال چلن۔ فرض منصبی پر عاری انیوالی مصروفیت۔ مخصوص سلیقہ اور وسیع واقفیت سے نپولین ہر شخص کی توجہ کا مرکز ہوگیا تہا چونکہ تنہائی پسند تہا اور الگ الگ رہتا تہا اور طلبا کے ساتھ بیکار کہیلوں میں شریک نہوتا تہا وہ اُنکو پسند نہ تہا لیکن اُسکی فطانت کے سب قائل تہے اپنی خواندگی میں وہ اسطرح مستعدی سے مصروف تہا گویا اُسے اپنا شاہنشاہ ہونا پہلے سے معلوم تہا اور گویا وہ جانتا تہا کہ اُن ذخائر علوم کے حاصل کرنیکو اُسے اب چند ہی ماہ کی مہلت باقی ہے جنمیں وہ یورپ کے نظم و نسق کو نئی طرح قایم کرکے دنیا کے معاملات کی کایا پلٹ کریگا۔

انہیں ایام میں نپولین ایک تعطیل میں مارسیلس

آیا۔ یہاں میلہ تہا۔ بہت سے شرفاء اور لیڈیاں باہم ناچ ناچ کے جی بہلا رہے تہے نپولین اس میں شریک نہوا۔ سخت طنز او سپر ہونے لگے۔ اُسنے جواب دیا کہ "رقص وسرود سے مرد نہیں بنتا ہے" اصل تو یہ ہے کہ نپولین بچپن ہی سے کبھی رواجی آوارگی کے قریب نہیں پہٹکا۔ حاضرین دربار خواہ مرد خواہ عورت دونوں کی دلچسپی کے لئے وہ مناسب دل بہلانیکے سامان بخوشی مہیا کرنیکو تیار رہتا تہا لیکن خود اُسکو رفاہ عام اور نام آوری کی تدابیر سے اتنی مہلت نہ تہی کہ تاش۔ ناچ۔ وغیرہ میں وقت ضائع کرسکتا کسی طرح نہیں کہا جاسکتا کہ نپولین عورت پسند آدمی تہا۔ (عیاش)

درجہ میں ایک مرتبہ نہایت ہی ادق سوال دیا گیا۔ اس سوال کو حل کرنیکی غرض سے نپولین اپنے کمرہ میں ۷۲ گہنٹہ بند رہا اور سوال نکال ہی کے باہر نکلا۔ یہ دماغی اور جسمانی ریاضت نپولین سے تمام عمر ظہور پذیر ہوتی رہی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ نپولین کی نام آوری اور عالم گیر فتوحات امور اتفاقیہ اندہے کے ہاتہ کی بٹیر تہے۔ بڑے بڑے اہم معاملات کی نسبت اُسکی ذکاوت پہلے ہی سے تدبیریں سوچ لیتی تہی۔ علوم کارآمد کی تحصیل اور ریاضت دماغی سے جسطرح نپولین نے مراتب جلیلہ پائے کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوے۔ یہ سچ ہے کہ نپولین مادر زاد بڑے دماغ کا شخص تہا لیکن

نہیں غایت مطالعہ نے اُسکے دماغ اور ادراک کو اور بہی زیادہ متحرک اور وسیع کر دیا
تہا اُسکی زبردست طبیعت و ذکا نے آرام ترک کر دینے اور راتوں میں محنت کرنیکو
اُسے مجبور کر دیا تہا۔

تحریر و تقریر دونوں میں نپولین کا زور دماغ یکساں تہا۔ نپولین کے پروفیسر صنائع و بدائع
نے نپولین کی خوبی تحریر پر ریمارک دیا کہ نپولین کے فقروں سے مجہے کوہ آتش فشاں کے
شرارے یاد آجاتے ہیں۔ پیرس کے مدرسہ حربیہ میں "ابی رینال" Abbe Raynal
پر نپولین کی خوبی دماغ اور صلاحیت کا یہ اثر پڑا تہا کہ وہ اسکو دوسرے معزز مہمانونکے
ہمراہ شریک دعوت کرتا تہا۔ نپولین کی عمر اسوقت سولہ سال کی تہی۔ اس زمانہ میں نپولین
کی تقریر منطقی خوش اسلوبی سے مملو اور خیالات مردانہ سے مخلوط تہی۔ چونکہ اُس کی تقریر
مختصر۔ پُر مغز محیط تہی اسلئے بڑی دلکش تہی۔ اگر انقلاب زمانہ اُسے اسی طرف پہیرتا تو
بلاشک و شبہہ علوم و لٹریچر کے میدان میں وہ اسیطرح نامور ہوا ہوتا جس طرح
دیوان خاص اور معرکہ کارزار میں ہوا۔ سب تسلیم کرتے ہیں کہ نپولین بڑا ہی غور کرنیوالا
تہا اُسکے فصیح فرمان یورپ میں گونجتے تہے سپاہیونمیں غضب کا جوش پیدا کر دیتے تہے
کسان اور بادشاہ دونوں کے دلونپر برقی اثر کی خاصیت رکہتے تہے۔ چونکہ نپولین کی
جودت طبع بڑی قوی تہی لہذا جس جانب اُسکی توجہ ہو جاتی وہ اعلی درجہ کا ممتاز ہوتا۔
نپولین کی فتوحات اگرچہ بڑی عظیم الشان فتوحات ہیں لیکن یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے
کہ بس یہی نپولین کی سب سے زیادہ بڑہکر کامیابیاں تہیں۔

۱۷۸۵ء میں حصول ملازمت کے واسطے نپولین کا امتحان ہوا۔ عمر اسوقت
سولہ سال کی تہی ریاضی کا ممتحن مشہور لاپلیس La Place تہا۔ اس
شاخ میں نپولین نے بڑی کامیابی سے امتحان پاس کیا۔ علم تاریخ میں اُسے بڑی وسیع
واقفیت تہی اُسکے فرامین اور اسپیچوں اور تقریروں سے جو دیوان خاص میں اپنے
وزرا سے وہ کیا کرتا تہا صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس علم تاریخ کو اُسنے بڑی فلسفیانہ
نظر غور سے پڑہکر سلطنتونکے عروج و زوال کے اسباب پر خوض کیا تہا۔ تاریخ کا امتحان
ختم ہو جانے پر اُسکے ممتحن مانشیور کرولگین Monsieur Kerugnon

نے دستخطوں کے سامنے یہ عبارت لکھی " اپنی عادت اور ولادت کے لحاظ سے کورسیکا کا باشندہ ہے اور اگر تقدیر نے یاوری کی تو یہ لڑکا دنیا میں نام پیدا کریگا" یہ پروفیسر نپولین سے بڑی الفت رکھتا تھا اور اپنے اس ذکی شاگرد کو شریک طعام شب کیا کرتا اور اُسکے بہروسہ کی جوانسان کو خود اپنی ذات پر جبلی ہوا کرتا ہے تربیت کیا کرتا تھا اپنے اُستاد کی شفقت کو نپولین نے فراموش نہیں کیا اور اُسکے انتقال کے بعد اُسکی بیوہ کی پنشن مقرر کی۔

ملازمت

امتحان پاس ہو جانے پر نپولین توپخانہ کے رجمنٹ کا سکینڈ لفٹنٹ مقرر کیا گیا۔ اتنی نوعمری میں فوجی افسری حاصل کر لینے سے اُسے بڑی مسرت ہوئی شانزدہ سالہ نوجوان کو ایسی افسری ملنا واقع میں اُسکے لئے ہی بڑی مسرت کا مقام۔ شام کو نپولین اپنی نئی وردی ڈاٹے جس میں آہنی جھبہ اور بڑے بوٹ بھی شامل تھے جو اُن دنوں توپخانہ والے استعمال کیا کرتے تھے غایت مسرت سے پھولا ہوا ایک لیڈی سے ملنے گیا۔ اسکا نام Mdlle Permon مڈل پرمن تھا۔ بعد کو یہ لیڈی ڈچز ابرانٹیز Duchess of Abrantes کے لقب سے مشہور ہوئی ۔ دربار شاہی میں یہ اختر دربار شمار کیجاتی تھی اسوقت اُسکی چھوٹی بہن ایک بورڈنگ اسکول سے واپس آئی تھی۔ نپولین کو دیکھنے سے اسوقت ہنسی آئی تھی یہ نوخیز لیڈی اُسے دیکھکر بیساختہ ہنس پڑی کیونکہ یہ فوجی وردی نپولین پر بالکل نہ کھلتی تھی اور کہنے لگی۔ پس ان بوٹس Puss in boots یعنی بلی نے بوٹ پہنے۔ نپولین پر اس کنایہ سے جھنجلاہٹ چڑھ گئی اور وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانے لگا مگر ضبط کیا چند ہی روز اسنے آخر تک اس طرح بڑی بات کی کہ اُسے اس طنز سے کوئی ملال باقی نہیں اُسنے عمدہ جلد بندہے کی ہوکا ہے کا تاریخ یہی لکھا بوٹس خریدی اور اس لیڈی کو نذر

دی۔

نپولین بڑی مسرت سے اپنی رجمنٹ میں شامل ہونیکو ولینس Valence روانہ ہوا پڑھنے پر چونکہ نہایت شدت سے محنت کی تھی اُسکے قوا زبردست نہ تھے لڑکیونکی سی نزاکت بدن میں تھی مگر چہرہ سے رعب معلوم ہوتا تھا یہاں ایک لیڈی میڈیم کولومبیر Madame Colombier اُس سے الفت کرنے لگی اور اکثر نپولین اُسکے مکان پر بلایا ہوا جایا کرتا تھا۔ یہاں نپولین کو بڑے لایق اور باسلیقہ سوسائٹی سے سابقہ پڑا۔ اکثر نپولین نے اس لایق سوسائٹی میں شریک ہونیکا بعد کو بہ شکرگذاری تذکرہ کیا ہے۔ میڈیم کولومبیر کی بیٹی سے جو نپولین کی ہم عمر تھی نپولین کی بڑی دوستی ہوگئی تھی۔ یہ دونوں صبح شام ولینس کے باہر ہوا کھانے جایا کرتے تھے بعد کو اس ملاقات کا تذکرہ کرتے وقت نپولین نے کہا اس دوستی کے زمانہ میں ہم دونوں خدا کے بیگناہ بندے تھے۔ ہم دونوں چھوٹی مختصر ملاقاتیں کرتے اور موسم گرما میں خصوصاً علی الصباح کی ایک ملاقات مجھے کبھی نہ بہولے گی کیونکہ ہم دونوں کی صرف چیری[1] خوری پر خوشی منحصر تھی انقلاب زندگی نے ان دونوں کو جدا کردیا اور پھر دس برس تک انہیں باہم ملاقات نہوئی نپولین شاہنشاہ ہوگیا تھا اور لیانس [illegible] میں بڑے کروفر اور جلوس سے اُس کی سواری جارہی تھی کہ اس لیڈی نے جس کی شادی ہوچکی تھی اور بہت سی مصیبتیں اٹھائی تھیں بہ وقت نپولین تک رسائی پائی۔ نپولین نے اسے فوراً پہچان لیا اور اُسکے متعلق ذرا اور اسے حالات دریافت کئے اور فوراً ہی اُسکے شوہر کو تو معقول عہدہ پر ممتاز کیا۔ اور خود اُسکو اپنی بہن کا مصاحب بنایا۔

چونکہ لیانس میں کچھ فساد ہوگیا تھا اسلئے نپولین کو ولینس سے لیانس جانا پڑا۔ نپولین کی تنخواہ اتنی نہ تھی کہ اُسکے رتبہ کے موافق اُسکے اخراجات کو مکتفی ہوتی۔ نپولین کی ماں بیوہ تھی نپولین کے چھوٹے چھوٹے چھہ بھائی بہن ماں کے ساتھ تھے۔ لہذا وہ نپولین کی کچھ مدد نہ کرسکتی تھی۔ اس تنگ دستی سے [illegible] تنگ تھا۔ الا اُس کی ہمت و استقلال میں [illegible] کے اسباب جلسے وہ مناصب جلیلہ پر پہونچنے کو تھا [illegible] لین Kerugmon [illegible] افسوں سے وہ علیحدہ رہتا

[1] چیری ایک قسم کا پھل ہوتا ہے۔ ۱۲

انکے ساتھ سیر و تماشہ میں شریک نہوتا۔ رات دن کمرہ میں بند سیر کتب کرتا رہتا۔ اپنے دماغ میں علوم کا اسقدر وسیع ذخیرہ اُسنے جمع کرنا شروع کردیا جس کی کوئی انتہا نہیں اور اسی ذخیرہ علم نے نپولین کو اسکے غیر معمولی عہد حکومت میں حیرت انگیز امداد دی۔

لیانس میں نپولین کے کوئی یار دوست نہ تھے وہ بیمار پڑا۔ ہوٹل کے بالاخانہ پر مصیبت کے دن جھیل رہا تھا کہ اتفاق سے جنیوہ Geneva کی ایک لیڈی اپنے رشتہ داروں سے ملنے لیانس میں آئی۔ اُسنے سنا کہ بونا بارٹ نامی ایک افسر بیمار ہے اور خرچ سے تنگ ہے۔ (اُسوقت بونا پارٹ ایک غیر مشہور نام تھا) یہ خدا ترس لیڈی فوراً نپولین کے پاس آئی۔ نپولین میں تو فریفتہ کر لینے کا خداداد مادہ تھا ہی۔ وہ لیڈی نپولین پر بڑی شفقت کرنے لگی اور ہمدردی سے علاج شروع کیا۔ نپولین کی تیمارداری میں ایسی دلسوزی سے مصروف تھی کہ اُسکے پلنگ کے پاس سے جدا نہوتی۔ یہانتک کہ نپولین کو صحت ہو گئی اور اس لیڈی کو بڑی خوشی ہوئی۔ نپولین بہ شکر گذاری تمام اس لیڈی سے رخصت ہوکر اپنے رجمنٹ میں جا شریک ہوا۔ نپولین کے شاہنشاہ ہونے پر اسی لیڈی کا ایک عریضہ مبارکباد نپولین کے نام آیا اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ ایام تیرہ اُسکے گرد جمع ہو گئے ہیں۔ اس عریضہ کو پڑھکر نپولین نے فوراً جواب لکھا۔ دس ہزار فرانک فوراً ارسال کئے اور یقین دلایا کہ آیندہ کسی امداد سے دریغ نکیا جائیگا۔

لیانس کے دارالعلوم میں سب سے اچھے مضمون لکھنے والیکو انعام دیا جانا تجویز ہوا۔ مضمون یہ تھا کہ "انسانی مسرت بڑھانیکی سب سے بہتر کونسی افادہ گاہ ہے" اچھے اچھے لکھنے والوں نے طبع آزمائیاں کیں۔ لیکن نپولین کے مضمون کو کسیکا مضمون نہ پہنچا اور انعام نپولین نے پایا بہت عرصہ بعد جب نپولین تخت نشین ہوا تو اُسکے وزیر ٹیلیر انڈ نے Talleyrand اسی مضمون کا قلمی نوشتہ لیانس سے منگوایا۔ اور ایک موقع پر نپولین کو خوش کرنیکی غرض سے وہ مسوّدہ نپولین کے ہاتھ میں دیکر پوچھا! "جہاں پناہ بتائیے تو اسکا کاتب کون ہے" نپولین نے فوراً اُسے پہچان لیا اور بڑی حقارت سے نپولین ول ... آگ میں ڈالکر کہا کہ "یہ تو بچپن کا مسودہ ہے۔ سرے سے آخر تک اس میں حماقتیں بھری ہوئی ہیں" نپولین نے کورسیکا کی تاریخ بھی لکھی تھی دوسرے ... فرق نہیں آیا۔ ... مترجم۔

زمانہ نے ایسا رنگ بدلا کہ قلم چھوڑ کر سیف پر ہاتھ ڈالنا پڑا۔

فرانس میں اسوقت دو فریق ایک دوسرے پر غالب آنیکے لئے کوشاں تھے ایک تو خیالات سلطنت جمہوری کا طرفدار تھا اور دوسرا خاندان شاہی کا۔ نپولین سلطنت جمہوری کا طرفدار ہوگیا۔ فوج میں اکثر افسر قدیم خاندان اُمرا سے تھے اسلئے وہ نپولین کو پسند نہ کرتے تھے۔ مگر نپولین بڑی مضبوطی اور استقلال سے اپنی رائے ظاہر کرتا اور اُن واقعات پر جو اُسکے لئے ترقی اور ناموری کا راستہ کھولنے والے معلوم ہوتے بڑی احتیاط سے نظر رکھتا۔ اب بھی نپولین مطالعہ کتب میں مصروف تھا۔ لوگ اُسکو مغرور اور مغلوب الغضب خیال کرتے تھے لیکن وہ معدودے چند اشخاص جن سے نپولین نے دوستی کرنا پسند کیا تھا اُسکو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اُس کی لیاقت اور ممتاز چال چلن کی قدر کرتے تھے اور پیشینگوئی کرتے تھے کہ نپولین بڑا آدمی ہوگا۔ اور اُسکی پرمغز تقریر۔ حیرت انگیز صحت فہم۔ جملہ واقعات تاریخی اور ضروری مضامین عملی سے آگاہی اور علمی تکمیل اور افسری کی پوری لیاقت نے اُسے مرجع نظر بنا دیا تھا حتی کہ وہ کاہل وجود بھی جو اُسکی غیر ملنساری کو ناپسند کرتے تھے۔ اُسکی عزت کرتے تھے۔

آکسون میں رعایا کے درمیان ان دنوں کچھ فساد ہوگیا اور نپولین کو معہ اپنی رجمنٹ کے وہاں جانیکا حکم دیا گیا۔ وہ آکسون میں معہ چند ماتحت افسروں کے ایک حجام کے مکان پر مقیم ہوا۔ حسب عادت جب ڈیوٹی سے فرصت ہوتی وہ اپنے کمرہ میں بند ہوجاتا اور کتب سیر۔ ریاضی۔ یا دیگر علوم کے مطالعہ میں مصروف رہتا اُسکے دوسرے افسر ساتھی حجام کی خوبصورت عورت سے دل لگی میں یا دکان پر چرٹ پینے اور گپ سننے میں وقت ضائع کرتے۔ حجام کی بیوی کو سخت ہی ملال تھا کہ یہ خوبصورت۔ مشہور۔ ثقہ۔ جوان۔ لفٹنٹ اُس کی طرف ذرا بھی متوجہ نہوتا۔ پس وہ اُس سے نفرت کرنے لگی۔

چند سال بعد جب نپولین افواج۔ اٹلی کا سپہ سالار ہوکر میرنگو کی لڑائی پر جارہا تھا آکسون میں سے اُسکا گذر ہوا۔ اُسی حجام کے دروازہ پر ٹھہر کر اُسنے حجام کی بیوی سے پوچھا "تجھے بونا پارٹ نامی افسر جو تھوڑا عرصہ ہوا تیرے یہاں مقیم تھا یاد ہے"؟ اسنے جواب دیا۔ " ہاں خوب یاد ہے۔ وہ تو عجیب ہی غیر مانوس آدمی تھا۔ یا تو کتابیں لئے کمرہ میں گھسا رہتا تھا

صفحہ ۱۲

یا اگر کبھی باہر بھی نکلتا تھا تو کسی سے بات تک نکرتا تھا۔" یہ سنکر نپولین نے جواب دیا کہ "اسے
بوا اگر میں اسیطرح جیسا تم چاہتی تھیں اپنا رویہ اختیار کرتا تو آج اٹلی کی فوجوں کا ہرگز سپہ سالار
نہوتا۔"

بڑے بڑے امرا اور اکثر افسران فوجی حقوقِ شاہی کے طرفدار تھے اور رعایا
اور معمولی سپاہی سلطنتِ جمہوری کا دم بھرتے تھے۔ چونکہ نپولین ہر حالت میں سلطنت
جمہوری کی طرفداری میں علی الاعلان کرتا تھا اور خود سر بادشاہت کے خلاف بیخوف اپنی راے
کا اظہار کرتا تھا اسلئے اکثر وہ پریشانیوں میں پڑجاتا تھا۔ نپولین نے خود ایک واقعہ اکسون کے
متعلق ایک جلسہ کا جس میں وہ بلایا گیا تھا بیان کیا ہے۔ فرنچ ریوولیوشن[1] کی آفت تو
برپا ہو ہی رہی تھی اور کثرت سے جوش پھیلا ہوا تھا نپولین نے اس جلسہ میں اپنے خیالات
آزادی سے ظاہر کئے۔ بس پھر کیا پوچھنا تھا۔ تمام لیڈیاں اور جنٹلمین اُسپر گر بڑ ٹوٹ پڑے
مگر نپولین کے فقرے بھی ان سب کے مقابلہ میں گرم گولوں کا کام دیتے تھے۔ گفتگو بہت
بہت طول کھینچ گئی۔ نپولین اکیلا تھا اور اسکی طرف سے کوئی بولنے والا نہ تھا۔ بیس برس
کی عمر کے نوجوان کو پُرانے پرانے آزمودہ کار افسر اور نامور امرا نے گھیر لیا تھا۔ اب تو نپولین
کی وہی حالت ہو رہی تھی جیسی جنگ واٹرلو میں ولنگٹن صاحب [illegible] [illegible]
کی ہو گئی تھی کہ "یا تو شام ہو جاوے یا بلوشر آجاوے"[2]۔ یکایک دروازہ کھلا اور شہر کا مجسٹریٹ اندر آیا
نپولین کو گونہ تسکین ہوئی کہ اب پیچھا چھٹ جائیگا۔ لیکن یہ مجسٹریٹ بھی فریق ثانی کا طرفدار ہو گیا اور
اُنہیں کی طرح بیرحمی سے نپولین کے خلاف تقریر کرنے لگا انجام کار صاحب خانہ لیڈی نے
سب کو خاموش کیا۔

ایک شب ۱۷۸۹ء میں مانسیور نیکار M. Necker کے یہاں دعوت
تھی۔ بیسٹایل جو بادشاہِ فرانس کا عالیشان محل تھا بلوائے منہدم کر چکے تھے۔ رعایا نو یافتہ حقوق

---

[1] غدر جو شاہ فرانس کے خلاف رعایا نے برپا کیا تھا ۱۲ مترجم

[2] یہ فقرہ اُس واقع کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب ۱۸۱۵ء میں نپولین اور ڈیوک آف ولنگٹن میں واٹرلو پر جنگ عظیم
ہو رہی تھی تو ولنگٹن کا ایسا نازک حال ہو گیا تھا کہ پیشانی سے پسینہ پوچھتا جاتا تھا اور گھڑی دیکھتا تھا اور
یہ فقرہ کہتا تھا ۱۲ مترجم۔

اور اختیارات منضبطہ کی بازیافت کی توقع و مسرت میں بلا امتیاز فرانس کی اچھی اچھی افادہ گاہونکو پامال کر رہی تھی - پیرس کے متلون مزاج اور خوشی سے پھولے ہوئے لوگ پُر آشوب انقلاب سے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی بہت شادمان تھے اور بے پروا شوق سے خوفناک واقعۂ عجیب کے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے بڑے بڑے اُمرا روزمرہ زیادہ خطرناک اور وسیع ہونے والے مظالم سے اپنا امن فرانس سے بھاگ جانیمیں سمجھے - پیرس میں جماعت عوام کیساتھ لایق اور تجربہ کار لوگونکی شرکت سے اب قطعی ترقی معلوم ہونے لگی تھی - اس دعوت میں جسکی سرراہ کار مانسیلو رنیکار کی نامور دختر میڈیم ڈی اسٹیل Madame de Staël تھی پیرس کے تمامی عمائد شریک تھے جن میں بڑے بڑے علماء و فضلاء اعلیٰ عہدہ و نیز ممتاز بھی شامل تھے - بلند آبرو - بلند آواز - کریہ منظر - میرابو بھی شریک جلسہ تھا - قوی الجثہ - درباری وضع -

لہ نپولین نے سینٹ ہلینا میں میڈیم ڈی اسٹیل کے چالچلن کی مختصر لفظوں میں اسطرح تصویر کھینچی ہے: - میڈیم ڈی اسٹیل بڑی حوصلہ مند اور لایق عورت تھی - لیکن اسقدر پر سازش اور چلبلی تھی کہ مہلک سے مہلک مصیبت میں اپنے دوست کو پھنسا کر ٹھیک اسوقت جبکہ اُسکی بربادی میں کوئی شبہہ نہ رہا ہو وہ اسکو خلاصی دلسکتی ہے -

اٹلی فتح کرکے جب میں واپس آیا تو اکثر میں عام جلسوں کی شرکت سے بچا کرتا تھا - لیکن ایک مرتبہ ایک بڑے جلسہ میں میڈیم ڈی اسٹیل سایہ کی طرح میرے ساتھ ہوگئی اور جہاں میں جاتا تھا وہ بھی میرے ساتھ جاتی تھی اور میں اُسکو دفع نکرسکتا تھا - آخر کار اُسنے مجھسے سوال کیا کہ بھلا بتائیے تو سہی دنیا میں اسوقت اول درجہ کی لیڈی کون ہے؟ یقیناً اُسکو بھی توقع تھی کہ میں اُسی کا نام لونگا لیکن مینے جواب دیا کہ بیوی دنیا میں اول درجہ کی وہ لیڈی ہے جسکے سب سے زیادہ اولادیں ہوئی ہیں" اس جواب سے وہ کٹ ہی تو گئی اور اسوقت سے میری قطعی دشمن ہوگئی

لہ میرابو نے کہا ہے کہ کیسکو میری کریہ منظری کا پورا اندازہ نہیں ہوسکتا ہے آ وسنے ایک لیڈی کو خط میں لکھا کہ اگر تم میری بدصورتی کا پورا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو ایک شیر کا تصور کرو لیکن وہ شیر چیچک رو ہو - اس میرابو کی نسبت سلدنے ستھنہ کا قول ہے کہ دنیا بھر کے جملہ عیب و ہنر اُس میں جمع ہیں یعنی جملہ خوبیاں - جملہ عیب ہمہ عزت - ہمہ ذلت - طالب علم - عیاش - سپاہی - اسیر - جلاوطن - مصنف - آئین دان - مفلس درباری - جمہوری حکومت پسند - فصیح البیان - مدبر - نمک حرام - مختصر یہ ہے کہ اُسنے سب سے زیادہ دیکھا ہے برداشت کیا ہے سیکھا ہے کیا ہے - اور اثر پایا ہے -

ٹیلرانڈ بھی ادھر اودھر کمروں میں بڑی شان سے پھرتا تھا۔ لافینٹ La Fayette کے چاروں طرف بہت لوگ جمع تھے کیونکہ معرکہائے کارزار میں یہ جارج واشنگٹن[۲] کے ہمراہ رہا ہوا تھا۔ ایک جھروکہ میں میڈیم لوی اسٹیل متمکن تھی اور اپنی حسن تقریر سے سینٹ جسٹ St. Just کو جسنے بعد کو اپنے ظلموں سے نام بدپایا اپنے پاس کھینچ لیا تھا۔ میلسہربز Malesherbes حقوق شاہی کا نڈر اور فصیح طرفدار۔ اور معزز منجم۔ لالینڈ Lalande مارمونٹل Marmontel اور لاگرینج Lagrange مشہور ریاضی داں۔ غرضکہ تمام اشخاص جن کی لیاقتوں کی یوروپ میں دھوم تھی سب اس عظیم الشان دعوت میں شریک تھے۔

ایک گوشہ میں الفری Alfieri لیڈیوں کے غول کے درمیان کھڑا اپنی نظم ہاتھ ہلا ہلا اور مُنہ بنا بنا کے پڑھ رہا تھا۔ سنجیدہ اور حکیم منش نیکار علیحدہ فکروں کے مارے ہوئے مدبران سلطنت کے درمیان ترقی کرنیوالے خطرات وقت پر بیٹھا ہوا بحث کر رہا تھا۔ مختصر آنکہ یہ وہ جلسہ تھا جس میں پیرس کے تمام لایق سے لایق آدمی جمع تھے۔ اب حسین جوزیفائن مانیشور بوہرنے کی بیوی جو اسوقت مشہور نہ تھی مع اپنے خوردسال پسر یوجیین Eugene کے آئی۔ اسکے بعد بادشاہ کے چھوٹے بھائی کیساتھ میڈیم جنلس Mme Genlis تشریف لائی۔ یہ معزز لیڈی اس جلسہ کے سمندر میں ادہر سے اُدہر تیرتی پھرتی تھی، اور جدہر جاتی اپنی پوشاک کے عطریات سے لوگوں کے مشام جاں کو معطر کر دیتی۔ پھر میڈیم کیمپین Madame Campan

[۱] ٹیلرانڈ۔ اعلیٰ درجہ کا آئین داں تھا۔ شاہنشاہ نپولین نے اسکو وزیرخزانہ بنایا تھا۔ اپنے ظرافت آمیز فقروں کے لئے یہ مشہور تھا۔ میرابو ایک دن کہہ رہا تھا کہ وزیر سلطنت میں فلاں فلاں صفات ہونی چاہئیں لیکن فی نفسہ اپنی تعریف کر رہا تھا۔ اسمیں ٹیلرانڈ نے اُسکی بات کاٹکر اُس سے دریافت کیا کہ "وہ چیچک رو بھی ہونا چاہئے کہ نہیں"؟ ۔ یہ سنکر سب حاضرین قہقہہ مارکر ہنس پڑے۔ (میرابو سخت چیچک رو تھا) ۱۲

[۲] جارج واشنگٹن نے شمالی امریکہ کے صوبجات متحدہ کی خودمختاری کے لئے ۱۷۷۵ء و ۱۷۸۳ء میں انگریزوں کے خلاف بڑی سخت لڑائیاں لڑیں اور انگریزوں کو شکست دیکر ۱۷۸۳ء میں خودمختاری کا اعلان کردیا۔ واشنگٹن بڑا نامی جنرل اور مدبر تھا۔ مترجم

میری انیٹوانیٹ Marie Antoinette کی رفیق اور دربار شاہی کی دوسری لیڈیاں آئیں اب یہ جلسہ لایق مردوں اور لیڈیوں سے مکمل ہوگیا۔ فرط انبساط سے ریوولیوشن اور موجودہ مصائب کا خیال سب کے دل سے محو تہا اور لمحے مسرت وشادمانی میں صرف ہو رہے تہے اور خانساماں خدمتگار نفیس نفیس اشیائے خورد و نوش جلسہ میں لئے پہرتے تہے۔

ٹہیک نصف شب گذرنے پر جلسہ میں ایکدم سنّاٹا ہوگیا اور مہمان باجا سننے کو متوجہ ہوئے میڈیم ڈی اسٹیل پیانو کے قریب جا بیٹہی اور جوزیفائن نے بربط لیکر اُسکا ساتہہ دینے کی تیاری کی۔ یہ دونوں اپنے فن میں یکتائے زمانہ تہیں اور سامعین بڑے انتظار سے خاموش بیٹہے ہوئے تہے۔ ان دونوںکے باجے شروع ہوئے ہی تہے کہ دروازہ کہلا۔ اور دو نئے مہمان وارد ہوئے۔ ایک تو مُسن۔ معزز صورت۔ سادہ لباس جنٹلمین تہا اور دوسرا جوان چہریرا۔ دُبلا۔ پیلا۔ اس مُسِن جنٹلمین کو تو سب نے فوراً ہی پہچان لیا کہ فرانس کا نہایت مشہور و معروف فلسفی ابی رینال ہے۔ لیکن اس دوسرے۔ پتلے۔ دبلے۔ زرد۔ جوان کو کسی نے نہ پہچانا۔ یہ دونوں دروازے کے قریب ہی بیٹہہ گئے تاکہ باجے میں کسی قسم کا ہرج نہو۔ جب باجہ ختم ہوگیا اور سامعین دونوں لیڈیوںکے کمال کی داد دے چکے تو۔ ابی رینال اٹہا اور مع اپنے جوان ہمراہی کے میڈیم ڈی اسٹیل کے قریب گیا اور کہا کہ "یہ مانشیور نپولین بوناپارٹ Napoleon Bonaparte ہے"۔ بوناپارٹ! Bona Part اس وقت ایک گمنام نام تہا۔ یہ نام سنکر بہت سے اُمرا نے اپنے کندہے سکوڑے اور حقارت سے مُنہہ پہیرکر پہر اُسی طرح باتیں کرنے لگے جسطرح پہلے کر رہے تہے۔ لیکن میڈیم ڈی اسٹیل تو نہایت ہی مردم شناس واقع ہوئی تہی لپس نپولین دو ہی چار باتیں کرنے پایا تہا کہ وہ ہمہ تن اسکی طرف متوجہ ہوگئی اور پہر تو باہم خوب ہی باتیں ہونے لگیں۔ جوزیفائن اور دو چار اور لیڈیاں بہی شریک ہوگئیں اب تو یہ غول بڑہنا شروع ہوا اور دوسرے جنٹلمین آ آکے اسمیں ملنا شروع ہو گئے۔ القصہ جوزیفائن نے۔ ابی رینال سے پوچہا کہ "یہ کون حضرت ہیں جنکے گرد جہمگہٹ ہو رہا ہے"؟

ابی رینال نے جواب دیا کہ یہ میرا ساتہی ہے اور عجیب لیاقت کا نوجوان ہے! بڑا ہی

جفاکش۔ خوب پڑھا ہوا۔ تاریخ۔ ریاضی۔ اور علوم سپہگری کا بڑا جاننے والا ہے“

میرابو بھی اکڑتا ہوا اس اشتیاق میں کہ یہ کیا مجمع ہو آ پہونچا۔ میڈیم ڈی اسٹیل نے آہستہ سے مسکراکر کہا کہ ”ادہر تشریف لائیے میں آپکو ایک نوعمر بڑا آدمی دکھاؤنگی اسلئے کہ میں آپکو لائقوں کا قدردان جانتی ہوں“

میرابو نے اپنی برتری کا کچھ خیال نکر کے نپولین سے بگرمجوشی ہاتھ ملایا اور دونوں میں باتیں ہونے لگیں۔ عام مضامین پر باتیں ہو رہی تہیں۔ تب آنریبل [illegible] نے فاکس Fox اور شریڈین [illegible] کی اسبارہ میں مداحی کی کہ اُن دونوں نے کہا ہے کہ ”سپاہ نے رعایا کے مقابلہ میں ہتیار نہ اُٹھاے اور اپنے افسروں کا حکم نہ مانا اور تمام افواج یوروپ کے لئے عمدہ مثال دکھائی اور افواج فرانس کے اس چال چلن نے ثابت کر دیا کہ سپاہی ہو جانے سے آدمی شہری ہمدردی سے معرّا نہیں ہو جاتا“۔

نپولین نے یہ سنکر ایسے سنجیدہ لہجہ سے کہ سب اُسکی طرف متوجہ ہوگئے کہا کہ ”جناب والا اگر میں آپ کی گفتگو میں مخل ہوں تو آپ مجھے معذور رکہئے گا مگر میں بھی ایک افسر ہوں اور اظہار راے کا استحقاق رکہتا ہوں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ آپ جیسے لوگوں میں لب کشائی کرنا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے تاہم میں التماس کرتا ہوں کہ بارہ ماہ گذشتہ سے میں نے فرانس کی تکالیف پر بڑی توجہ سے غور کیا ہے۔ میں ملک کی حالت کو افسوس کی نگاہ سے دیکہتا ہوں مجھکو منظور ہے کہ مجھپر نکتہ چینی ہو لیکن میں اُن اصولوں کا تذکرہ کئے بغیر نہ رہونگا جو صرف نکمے ہی نہیں ہیں بلکہ ہر نوع حکومت کو الٹ دینے والے ہیں۔ مثل ہر دوسرے سرگرم شخص کے میرا بھی جی چاہتا ہے کہ اُن حقوق کو جنکو بادشاہ نے غصب کر لیا ہے اور جنکا رواج ڈال دیا ہے ناجائز قرار دوں۔ چونکہ میرا ابھی آغاز ہے میری سب سے بڑی حکمت عملی اور فرض یہی ہونا چاہئے کہ عام افادہ کا ہونکی مدد کروں اور انتظام ملک کی ہر شاخ میں اصلاح کی ترقی کروں۔ لیکن چونکہ ایک سال کامل سے میں رعایا کے خطرناک بلوے دیکہ رہا ہوں اور لایق سے لایق لوگوں میں نفاق ہوگیا ہے کہ اب اتفاق کی صورت نہیں معلوم ہوتی لہذا

او۲ یہ دونوں نامور شخص بادشاہ انگلستان جارج سوم کے وزرا تہے۔ جارج کی سلطنت ۱۷۶۰ء سے ۱۸۲۰ء تک حکومت کی (مترجم)

اب ہمیشہ سے زیادہ مجھے یقین واثق ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی حفاظت اور انتظام قایم رکھنے کے لئے
فوج میں حد درجہ کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے نہیں بلکہ فوجیں اگر اپنے افسروں کی بلا پس و پیش
فرمانبرداری پر مجبور نہ کر دی گئیں تو ہم سب مخالفین سرکار کے اندھا دھند غصہ کے شکار ہو جائینگے
اور جسکے باعث فرانس دنیا کے سب سے زیادہ کمبخت ملکوں میں سے ایک ملک ہو جاویگا۔ میں
وزرا کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر فرانس کے بلوائیوں کا مضبوط ہاتھ سے استیصال نہوا تو یاد رکھئے
کہ پیرس تو پیرس فرانس کے جملہ شہر لابیان طوائف الملوکی میں پڑ جائینگے اور لایق سے لایق
آزادی دوست فرانس کے شرفا اور محبان وطن مفسدہ پردازوں کے انبوہ سے پامال
ہو جائینگے۔ زبان ہی زبان پر آزادی کا لفظ ہو گا لیکن درندوں سے بدرجہا بدتر ہونگے"۔

ان فقروں سے جو نپولین نے بڑی شان سے جو اُسے فطرتی عطا ہوئی تھی بولے
تمام مجلس میں ایک جوش پیدا ہو گیا اور وزرا دیر کے لئے قطعی خاموشی ہو گئی اور ہر شخص نپولین کے
زرد مشتعل بشرہ کو بغور تاکنے لگا۔ نیکار اور لافیٹ نے نپولین کے بہادرانہ و رفعت خیالات کو
ایسی غایر بے چینی سے سنا کہ انکو اُن خطرات کا گویا یقین ہو گیا تھا جن کی نپولین نے ایسی
موثر تصویر کھینچی تھی۔ میرابو نے ٹیلرانڈ کی طرف دو تین مرتبہ علانیہ اشارہ کیا جس سے اُسکی
مراد تھی کہ نپولین کا بیان قطعی راست ہے۔ بعض لوگ نپولین کے ان فقروں پر جو سلطنت جمہوری
کی ترقی کے اسقدر علانیہ طرفداری کے خلاف تھے پریشان ہو گئے۔ لیکن ایلفری جو حکومت
امراء کا بڑا مغرور طرفدار تھا نپولین کو بڑی مسرت کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔

ایک شخص جسکا یہ واقعہ چشم دید ہے کہتا ہے "کہ نپولین کے فقرہ فقرہ پر کن ڈارسٹ میری
[illegible] ایسی جھپکیاں لیتا تھا کہ بیساختہ میری چیخ نکل جاتی تھی۔ جب نپولین ختم
کر چکا۔ تو میڈیم ڈی اسٹیل نے ابی رینال کا بہت شکریہ ادا کیا کہ اسنے اُس کی نپولین
جیسے شخص مدبر سے جسکے خیالات ضرورت وقت کے متعلق ایسے عمیق تھے ملاقات کرائی
پھر اپنے باپ اور اُسکے رفیقوں سے مخاطب ہو کر بڑی شان سے کہنے لگی کہ" اے بزرگو
مجھے امید ہے کہ اس سچی حالت پر جو تمنے ابھی سنی ہے تم توجہ فرماؤگے"۔ اس طرح نپولین جسکی
اب اکیس برس کی عمر تھی تمام جلسہ میں مشہور ہو گیا جدھر جاتا اُسی پر نگاہیں پڑتیں۔ نپولین کے
لباس سے کوئی بڑی شان یا ریاست ظاہر نہ تھی۔ خاموشی اور ادا اسی چہرہ سے ظاہر تھی

اور اس بڑے جلسہ سے کوئی کسی قسم کا اثر اسپر نہ تہا - ابی ریپال کو اپنے ساتہی کی فتحمندی پر بڑی خوشی تہی -

اسکے بعد ستمبر ۱۷۹۱ء میں رخصت لیکر نپولین وطن گیا۔ درجہ اول کی لفٹنٹی پر وہ حال میں ترقی پاچکا تہا وطن پہونچکر جہاں چند ماہ رخصت کے بخوشی ملنے جلنے میں صرف کرنا چاہئے تہے۔ اُسنے پہلے ایک کمرہ کی فکر کی جہاں کتب بینی میں اسکا کوئی ہرج نکر سکے۔ چنانچہ ایک بالاخانہ منتخب کیا اور یہاں اُسکا کوئی مخل نہ ہوسکتا تہا۔ اور پہر ایکدم کتابیں کہولکر رات دن دماغی محنت میں غرق ہوگیا۔ ذرا بہی تفریح نہ کرتا نہ باہر نکلتا اور کسی جلسہ میں توشاذو نادر ہی شریک ہوا ہوگا۔ اگر نپولین کو محافظ فرشتہ قبل سے بہی اطلاع دیدیتا کہ اُسکے دماغ پر بیشمار مسودو نکا آیندہ بوجہہ پڑنے والا ہے تب بہی ممکن نہ تہا کہ نپولین اس ضرورت کی تیاری کے لئے اسطرح بیخواب رہکر اُس سے زیادہ محنت کرسکتا جتنی اب کر رہا تہا۔ نپولین کی طرز زندگی سے حسب ذیل مضمون کی بڑی سچی مثال ملتی ہی۔

"وہ بلندیاں جن پر بڑے آدمی پہونچے اور اُنکو قایم رکہا۔ ایکدم پرواز کرنیسے ہاتہ نہیں آئی ہیں بلکہ راتوں میں جبکہ اُنکے دوسرے ساتہی سوتے تہے اُنہوں نے اوپر چڑہنے کی محنت برداشت کی ہے"

ایک دن طلوع آفتاب کے وقت نپولین خیالات میں غرق تنہا لب سمندر پہر رہا تہا۔ اسکا ایک ساتہی افسر اُسسے ملگیا اور اسے ملامت کرنے لگا کہ اجی کیا کونہ میں گہُسے رہتے ہو باہر نکلا کرو ملا جلا کرو آؤ چلو پہر آئیں"۔ نپولین کچہہ عرصہ سے اس فکر میں تہا کہ بندرگاہ کی پیمایش کرے اور سامنے والی بلندیونکو جاپہنچے۔ کیونکہ اُس کی راے میں شہر اجیشیو[1] اُنکی زد میں تہا۔ نپولین چلنے پر راضی ہوگیا لیکن یہ شرط کرلی کہ اُسکے ساتہی کو اُسکے ہمراہ سمندر میں چلنا پڑے گا۔ پہر ایک ملاح کو جو تہوڑے فاصلہ پر کشتی میں کہڑا تہا اشارہ سے بلایا اور کشتی پر سوار ہوکر چلے۔ نپولین کشتی کے اگلے حصہ پر بیٹہا اور اپنی جیب سے ڈور کا ایک گولہ نکالا جسکا ایک سرا اُس نے کنارہ پر باندہ دیا تہا اور کہاڑی کی عرض کی چوکس پیمایش شروع کی۔ نپولین کے رفیق کو بہلا اس میں کیا مزہ آسکتا تہا وہ تو محض جی بہلانے آیا تہا اور سیر کو اسطرح پیمایش سے تبدیل

---

[1] جزیرہ کورسیکا کا دار السلطنت ہے ۱۲ مترجم

کر دیے جانے پر کسیا گیا۔ جب کہاڑی کے دوسرے کنارے پہونچے تو نپولین نے کہا "چلئے اب اوپر تشریف لیچلیئے" لیکن دوست کے پیٹ میں تو چوہے قلابازیاں کہا رہے تھے اور وہ ان گرم گرم کہانوں کا خیال کر رہا تہا جو مکان پر اُسکا انتظار کر رہے تھے۔ نپولین کو ہر چند ہی اُسنے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ بہلا کب سننے والا تہا فوراً اوپر چڑہ گیا اور ہر مقام کی خوب اچھی طرح پڑتال کی۔

نپولین نے اس منظر کو خود حسب ذیل لفظوں میں لکہا ہے۔

"میرے دوست کو اس قسم کی باتوں میں بالکل لطف نہ آیا اور وہ مصر ہونے لگا کہ اجی بس ختم کیجئے چلئے مکان کو واپس چلئے" لیکن میں اسی فکر میں تہا کہ ذرا مہلت ملجائے تو میں ان بلندیوں کو پڑتال لوں۔ لیکن اُسے اسقدر بہونک لگ رہی تھی کہ وہ میری ایک نہ سنتا تہا اگر میں کہاڑی کے عمق کا اُس سے ذکر کرتا تہا تو وہ کہتا تہا" اجی میری آنتیں آپ قل ہو اللہ پڑہتی ہیں اور مکان پر کہانا ٹہنڈا ہوا جاتا ہوگا" اور اگر میں اُسے کوئی مکان یا گرجا کا مینار دکہاتا اور کہتا کہ میرے بم کے گولے وہاں تک پہونچ سکتے ہیں تو وہ کہتا" اجی واہ مینے آپ ابتک کچھ نہیں کہایا ہے تمکو اپنی پڑی ہے" القصہ دوپہر کے قریب ہم مکان کو واپس آئے لیکن لطیفہ سنئے کہ احباب جنکے ہمراہ میرا دوست کہانا تناول کرنیکو تہا آئے اور بیٹھے بیٹھے انتظار میں آخر تہک گئے اور کہا پی کے چلتے ہو گئے۔ پس ان حضرت کو نہ احباب ملے نہ کہانا ہی ملا۔ اُسدن سے اُسنے کان پکڑا کہ سیر کا رفیق اور سیر کا وقت خوب دیکہہ بہال کے منتخب کریگا۔"

اسکے بعد کچھ بہت زمانہ نہ گذرنے پایا تہا کہ انگریز مورچہ بندیاں کرکے انہیں بلندیوں پر چڑہ آئے اور نپولین نے اُسی واقفیت سے جو اس سیر میں اُسنے حاصل کی تہی بڑا فائدہ اُٹھایا۔

باب دوم

آغاز اقبال

سالکیٹی ۔ عالی حوصلگی سے بدلہ لینا ۔ ٹولی کرنیز پر حملہ ۔ نپولین کے چال چلن کی لئے کلید ۔ امریکہ کی جمہوری حکومت کی بنیاد ۔ لطائف ۔ نپولین اور پاولی کی باہم ملاقات ۔ نپولین کا قید ہو جانا ۔ پاولی اور میڈیم لٹیشیا ۔ بونا پارٹ خاندان کا جہاز میں سوار ہونا ۔ انگریزوں کا کورسیکا کو فتح کرنا ۔ اپنے وطن یعنی جزیرہ کورسیکا میں تہا نپولین کی محبت ۔ ٹولون کا انگریزوں کے حوالہ کر دیا جانا ۔ فرانسیسیوں کا ٹولون کو محاصرہ کرنا ۔ ٹولون فتح کرنیکی بابت نپولین کی تجویز ۔ نپولین کے نڈر عزم و ہمت ۔ اپنی جان کی کچھ پروا نکرنا ۔ والنٹیر لوگ ۔ جولو ۔ حملہ اور لٹل جبرالٹر کا لے لینا ۔ ٹولون کا خالی کر دیا جانا ۔ سپاہیوں کا قانون کی پروا نکرنا ۔ ظالمانہ قتل ۔ لطیفہ ۔

جب نپولین کورسیکا میں ایام رخصت گزار رہا تہا تو پلوٹارک Platarch کی وضع پر کورسیکا کے بڑے شخصوں کے حالات چند گھنٹہ روز بیٹھکر قلمبند کیا کرتا تہا ۔ یہ کتاب نپولین نے بہت کچھ لکھ لی تہی لیکن انقلابات کے باعث جو بعد کو واقع ہوے یہ کتاب ضائع ہو گئی ۔ نپولین نے ایک کلب Club مباحثہ بہی قایم کیا تہا اور چند فوجی افسر جو اسوقت کورسیکا میں موجود تہے اسمیں شریک تہے اور معاملات ملکی پہ جنسے یورپ میں ہل چل مچ رہی تہی بحث ہوا کرتی تہی ۔ نپولین نے بڑی محنت شاقہ سے اس مضمون پر غور کیا تہا ۔ اس کلب میں نپولین اکثر اسپیچ دیتا تہا اور اپنی فصیح و مدلل تقریر کے باعث بہت ممتاز تہا ۔ رعایا کی آزادی کا اسوقت وہ پورا طرفدار تہا اگرچہ بیقانون مخالفین سرکار کے شور و فساد کا وہ قطعی مخالف تہا جبکہ ایام پرخطر Reign of Terror نے پیرس پر اندہیر چہایا اور رعایا کے ظلم و تشدد کی خبریں

روز انہ آنا شروع ہوئیں تو نپولین کسی طرح اس طوائف الملوکی کے خلاف اپنی رائے مخفی نہ رکھہ سکا اور کلب میں ایک دن اس شدومد سے اُسنے ان کارروائیوں کے خلاف اسپیچ دی کہ اُسکے ایک دشمن سال کیٹی Salicetti نامی نے گورمنٹ میں مخبری کردی کہ نپولین باغی ہوگیا اسپر نپولین گرفتار ہوکر پیرس آیا لیکن بہ کامیابی تمام بَری ہوا۔

چندہی سال بعد نپولین کو اس سال کیٹی سے جس نے کمینہ پن سے نپولین کی جان لینا چاہی تھی اور جس سے اُسے اب نفرت ہوگئی تھی بڑا کریمانہ بدلہ لینے کا موقع ملا۔ سلطنت جمہور کے برخلاف سال کیٹی خطرناک ثابت ہوا۔ بس اشتہار عام ہوگیا کہ حفاظت قانونی سے وہ خارج کردیا گیا۔ افسران پولیس اُسکی جستجو میں پھرنے لگے اور گلوٹین[1] Guillotine اُسکے خون کی پیاسی ہوگئی سال کیٹی نے بڑی دون ہمتی سے میڈیم پرمن کے گھر پناہ لی۔ یہ میڈیم پرمن اُس لیڈی کی جسنے نپولین کو پس اِن بوٹس کا طعنہ دیا تھا ماں تھی۔ سال کیٹی کے اس فعل سے میڈیم پرمن اور اُسکے تمام گھر والے بڑے خطرہ میں پڑگئے تھے۔ نپولین کی اس خاندان سے بڑی دوستی تھی اور سال کیٹی کو ڈر تھا کہ نپولین کو اُس کی جائے پناہ معلوم ہوجائیگی اور وہ پولیس میں اطلاع کردیگا۔ میڈیم پرمن کو بھی معلوم تھا کہ سال کیٹی نپولین پر وار کرچکا تھا اور اسلیے میڈیم پرمن کو بھی ڈر لگا ہوا تھا اس عیب پوشی کی خبر ہی کو نپولین۔ میڈیم پرمن کے گھر جا دھمکا اور کہنے لگا "میڈیم پرمن اب سال کیٹی کی باری آئی اور اپنی گرفتاری کا تلخ ثمرہ اُسکو چکھنا پڑیگا اور یہ پھل اُسکے لئے اور بھی زیادہ تلخ اسلئے ہونگے کہ خود اپنے ہاتھوں سے اُن درختوں کے لگانیمیں اُسنے مدد کی ہے جنمیں یہ پھل آئے ہیں"

میڈیم پرمن نے بناوٹی تعجب سے پوچھا "ارے! کیا سال کیٹی گرفتار ہوگیا۔؟"

نپولین۔ "چہ خوش۔ ممکن ہے؟ کہ تمکو معلوم نہو کہ اُسکا وارنٹ ہوگیا۔ آپکو اور بھلا خبر نہو! آپ ہی کے یہاں تو وہ پوشیدہ ہے"

میڈیم پرمن۔ "سال کیٹی اور میرے گھر میں؟ نپولین باؤلے تو نہیں ہوگئے ہو؟ کہیں کسی غیر کے سامنے ایسی ہنسی نہ کر بیٹھنا میری جان کے تو لالے پڑجائینگے"

---

[1] گلوٹین نامی حکیم نے یہ قتل کرنیکی کل ایجاد کی تھی۔ تبر کے ذریعہ سے فوراً سر قلم ہوجاتا تھا۔ حکیم کے نام پر اس مہلک کل کو بھی گلوٹین کہا جاتا تھا۔ فرنچ ریوولیوشن میں ہزاروں کا خون اسی کل نے کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

نپولین۔ (اپنی جگہ سے اٹھکر اور میڈیم پرمن کے پاس جاکر اور اپنے سینہ پر دونوں ہاتھ رکھکر اور اُس سے آنکھ ملاکر) "میڈیم پرمن۔ سال کیٹی ضرور تمہارے گہر میں ہے تم میری بات نہ کاٹو۔ کل صبح پانچ بجے بولےوارBoulevardسے وہ ادہر آیا ہے اور اسطرف سوائے تمہارے کوئی ایسا اُسکا شناسا نہیں ہے جو اُسکو پناہ دیکر اپنی اور اپنے متعلقین کی جانونکو خطرہ میں ڈالے"

میڈیم پرمن (قریب سے) "نپولین تمہیں بتاؤ کہ سال کیٹی کس استحقاق سے میرے یہاں پوشیدہ ہوسکتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ معاملاتِ ملکی میں ہماری رائے اُس سے مختلف ہے اور مزید براں وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میں پیرس چھوڑنیوالی ہوں"

نپولین نے جواب دیا "تمہارا سوال بجا ہے کہ کس استحقاق سے وہ تمہارے مکان میں روپوشی کی استدعا کرسکتا تھا۔ لیکن غیر محفوظ عورت کے گہر میں آنا جو خود بیچاری ایک باغی کو چند ساعت پناہ دینے کے بدلہ میں ماخوذ ہوجائے پاجیوں کا فعل ہے اور سال کیٹی کو کسی خیال سے بھی یہ کرنا زیبا نہ تہا"

پرمن "نپولین اگر تم ایسی بات جس کی کوئی بنیاد نہیں باہر کہوگے تو اور کچھ تو ہوگا میں مفت آفت میں آجاؤنگی"

پھر نپولین نے میڈیم پرمن کی طرف بغور دیکھا اور کہا "میڈیم تم فیاض بی بی ہو لیکن سال کیٹی پاجی ہے۔ وہ خوب جانتا تہا کہ تم اپنا دروازہ اُسپر بند نہ کرسکو گی۔ اور محض خودغرضی سے اُسنے تمکو اور تمام تمہارے گہروالونکو جان کے خطرہ میں ڈالا۔ سال کیٹی پسند تو مجھے پہلے سے بھی نہ تہا لیکن اب تو میں اُس سے نفرت کرتا ہوں"

پھر بڑے چہل سے میڈیم پرمن نے نپولین کا ہاتھ ہاتھ میں لیا اور چار آنکھیں کرکے صریح جھوٹ بولی کہ "نپولین میں بہ قسم تمکو یقین دلاتی ہوں کہ سال کیٹی میرے یہاں پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن ٹہیرو۔ اب کیا میں تم کو ساری داستان سُنا ہی دوں؟" نپولین نے کہا "ہاں ہاں میں ضرور سنونگا"

لہ لفظ بولے وار۔ اس روش یا گلگشت کو کہتے ہیں جو کسی شہر کی پرانی شہر پناہ برابر کرکے تیار کیجاوے ۱۲ مترجم

بڑی ظاہرا بے تکلفی سے وہ کہنے لگی کہ اصل تو یہ ہے کہ سال کیٹی میرے یہاں آیا تھا لیکن کل صبح چھ بجے آیا تھا اور پھر ذرا ہی دیر بعد چلا گیا اور مینے اُسکو یقین دلادیا کہ میرے یہاں اُسکا پوشیدہ رہ سکنا غیر ممکن ہے کیونکہ تم جانتے ہو کہ میں ایسی حالت میں رہتی ہوں کہ میرا حال سب پر ظاہر ہے اور سال کیٹی نے تسلیم کرلیا کہ میں راست کہتی ہوں۔ اور وہ یہاں سے چلا گیا"۔

نپولین دو تین مرتبہ جلد جلد کمرہ میں ٹہلا اور پھر کہنے لگا "ٹھیک وہی ہوا جسکی مجھے توقع تھی۔ سال کیٹی بڑا ہی نامرد تھا کہ عورت سے یہ درخواست کی کہ اپنی جان کو اُسکی خاطر خطرہ میں ڈالے"۔ پھر وہ میڈیم پرمن کے سامنے ٹھہر گیا اور مشکوک نگاہ سے اسے دیکھکر بولا" تو۔ میڈیم پرمن تمکو یقین واثق ہے کہ سال کیٹی تمہارے گھر سے چلا گیا۔ اور اپنے مکان کو واپس ہوگیا۔"

میڈیم پرمن نے جواب دیا" ہاں وہ چلا گیا۔ کیونکہ مینے اسے یقین دلادیا کہ چونکہ اُسے پوشیدہ ہونا پیرس ہی میں ہے تو بہتر ہے کہ وہ اپنے ہی ہوٹل والونکو رشوت دے کیونکہ اسکے دشمن ہوٹل میں اُسے تلاش کرنے نہ جاوینگے"۔

نپولین تب رخصت ہوا اور میڈیم پرمن نے اُس کوٹھری کا دروازہ کھولا جسمیں سال کیٹی چھپا بیٹھا تھا۔ اُسنے اس گفتگو کا ایک ایک حرف سنا تھا۔ کرسی پر وہ بیٹھا ہوا تھا اور اُسکا ہاتھ بوجہ عارضۂ رعاف خون سے تر ہوگیا تھا۔

پیرس سے فرار ہونیکے فوراً سامان ہونے لگے اور سال کیٹی کے لئے میڈیم پرمن کے ملازم کے نام سے پروانہ راہداری حاصل کیا گیا اور صبح تڑکے پرس سے روانہ ہوئے سال کیٹی ملازمونکے لباس میں کوچ بکس پر بیٹھا تھا۔ جب شہر سے کئی میل گاڑی چوکی پر پہونچی تو ایک گاڑی کے جُتتے ہوئے گھوڑے کے سوار نے کھڑکی کھولکر میڈیم پرمن کو ایک خط دیا اور کہا کہ" ایک جوان نے یہ خط مجھے دیا تھا اور کہا تھا کہ اس چوکی پر میں یہ خط آپ کو دیدوں"۔ یہ خط نپولین کا تھا۔

میڈیم پرمن نے کھولا۔ اور پڑھا تو یہ لکھا ہوا تھا۔

"میں ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی یہ خیال کرے کہ اُسنے مجھے جھانسا دیدیا۔ اگر میں تم سے یہ نہ کہتا

کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سال کیٹی کہاں پوشیدہ ہے تو تم میری نسبت ایسا خیال کر سکتی تہیں
سالکیٹی اب تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تم سے اُس بدی کا بدلہ لے سکتا تہا جو تم نے مجہہ سے کی تہی
اب دیکہو کہ باعتبار اپنے اپنے خیال کے کسکو ترجیح ہے۔ ممکن تہا کہ میں تم سے اسوقت عوض لے
لیتا لیکن مینے نہیں لیا۔ شاید تم خیال کروگے کہ تمہارے محسن میڈیم پرمن کے خیال سے مینے
نہیں بچا دیا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ خیال مجہپر غالب تہا۔ لیکن چونکہ تم بے بس اور حفاظت
قانونی سے خارج تہے میرے لئے ممکن نہ تہا کہ میں تمکو ایذا پہونچاتا۔ اب جاؤ اور جہاں پوری
حفاظت سمجہو اپنی جائے پناہ منتخب کرلو۔ تمہارا نام میری زبان سے کسی کے روبرو نہ نکلیگا
توبہ کرو اور میرے خیالات کی قدر کرو۔ میڈیم پرمن خدا تمکو اور تمہاری لڑکی کو اپنی امان میں رکہے
تم بے مددگار اور غیر محفوظ ہو۔ ایک خیر طلب کی دعاؤں سے حافظِ حقیقی تمہاری حفاظت
کرے۔ لیکن خبردار بڑے شہروں میں جہاں سے تمہارا گذر ہو تم قیام نکرنا۔ الوداع "

یہ خط پڑہکر میڈیم پرمن نے سال کیٹی سے کہا کہ "تمکو نپولین کے فیاضانہ چال چلن کی قدر
کرنا چاہیئے یہ چال چلن نہایت ہی کریمانہ ہے" اسپر سال کیٹی نے حقارت آمیز تبسم سے جواب دیا
کریمانہ! چہ خوش تم اُس سے میرا کیا کرانا چاہتی تہیں۔ کیا تمہارا جی چاہتا تہا کہ وہ مجہے گرفتار
کرادیتا"

یہ سنکر خشم آلود خاتون نے سال کیٹی کو بڑی نفرت کی نظر سے دیکہا اور کہا کہ میں نہیں جانتی کہ میں کیا
چاہتی تہی لیکن اس مُنہہ سے اگر تم ذرا بہی شکرگذاری کرتے تو بہت اچہا معلوم ہوتا"

جب بندرگاہ پر پہونچے اور اٹلی جانے کو سال کیٹی ایک چہوٹے جہاز پر سوار ہوا
تو معلوم ہوا کہ نپولین کی شکرگذاری سے وہ غافل نہیں ہے۔ میڈیم پرمن کا ہاتہہ پکڑکر وہ کہنے لگا
کہ "اگر زبانی لفظوں سے میں نپولین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں تو وقت کافی نہیں ہے۔ لیکن نپولین
سے تم کہنا کہ میں اُسکا شکرگذار ہوں مجہے ابتک یہ معلوم نہ تہا کہ نپولین میں صفات کریمانہ بہی ہیں۔
میرا فرض ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کروں۔ میں نپولین کا مشکور ہوں"

اُس الزام سے بَری ہوجانیکے بعد جو نپولین پر سال کیٹی نے لگایا تہا نپولین پیرس میں
تین چار ماہ اور رہا بڑی کفایت شعاری سے گذران کرتا اور بیہودہ سیر و تفریح میں کبہی وقت

کی بدنظمی میں سے ایک منتخب کرنیکو کہا جاے تو میں پُرانی حکومت کو ترجیح دونگا۔ ہرموقع پر بلا خوف نتیجہ وہ علانیہ کہتا تہا کہ میں اس جمہوری بدنظمی سے سخت متنفر ہوں جسنے انصاف اور قانون دونوں کو پامال کردیا ہے اور جس کی بدولت فرانس ضرب المثل ہوگئی ہے۔

نپولین کے چال چلن کی یہ کلید ہے۔ انہیں تناقض قوتوں نے اُس کی آیندہ ترقی کی رہنمائی کی۔ بعد کو بھی اُسنے اپنا قطعی ارادہ ظاہر کیا کہ ان مخالفین سرکار کو وہ پست کئے بغیر نہ رہے گا۔ فرانس میں اُسنے ازسرنو ایک لا فتح تخت قایم کرنے میں بڑا استقلال ظاہر کیا۔ جو رعایا پر حکومت کرے اور حریفونکے لئے ترقی کا ہر ایک کوچہ کہولے اور ارباب لیاقت کو دولت مرتبہ اور عہدہ و اختیارات عنایت کرے۔ نپولین نے کہول کے کہدیا کہ بدون علم و مذہب کے فرانس سلطنت متحدہ امریکہ کی سی سلطنت جمہوری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور لافیٹ عقلاے فرانس کا ایک عاقل اس راے سے قطعی موافق تہا نپولین نے خود مختار طاقت سے ادہر تو ناجائز بلوونکا استیصال کیا اور اُدہر اپنے گرد لایق سے لایق لوگ جمع کئے خواہ وہ اہل حرفہ کی دوکانوں سے یا کسانونکے جہونپڑوں یا فوج کی صفوں سے دستیاب ہوے ہوں عوام فرانس میں نہ اسوقت اخلاق تہا نہ ادراک تہا۔ نہ مذہب تہا۔ قانون ربانی اور آئین انسانی کی کوئی عزت نہ تہی۔ نپولین نے انگلستان کی طرز حکومت کو بہت پسند کیا اور بیان کیا کہ فرانس کی گورنمنٹ اسی نمونہ پر بننا چاہئے اُسنے تجویز کیا کہ فرانس میں ایک زبردست باہیبت تخت کی حاجت ہے۔ نام آور امرا اور لا فتح فوج سرکاری جس کی معین ہو اور رعایا کو احتیاط سے رفتہ رفتہ حقوق تفویض کئے جائیں۔ اور اگرچہ بعد کو واقعات نے اُسے مختار مطلق ہوکر کام کرنے پر مجبور کردیا تاہم اُسکے اسقدر وسیع زمانہ حکومت میں دیکہا جاتا ہے کہ وہ اس راے کا قطعی پابند رہا ہے۔

ایک دن شام کو اس پُرآشوب دارالسلطنت کے کوچوں سے جہاں سلطنت جمہوری کے موافق نعروں سے کان بہرے ہوے جاتے تہے سیر کرکے نپولین مکان کو واپس آیا۔ بغاوت کا یہ زمانہ شباب تہا اور گلوٹن خون مقتولین سے تر تہی۔ ایک لیڈی نے اُس سے پوچہا کہ "نئے طرز حکومت کے بارہ میں نپولین تمہاری کیا راے ہے" اُسنے جواب دیا کہ

"ایک معنی سے تو وہ اچھی ہے اسمیں شک نہیں لیکن خونریزی سے جہانتک تعلق ہے وہ بہت بُری ہے" پھر گویا کہ سچے خیالات بیساختہ اُس کی زبان پر آ گئے اور بڑا زور دیکر وہ کہنے لگا نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اس نئی طرز حکومت کو خدا غارت کرے میں اسے ہرگز پسند نہیں کرتا"

اندنوں نپولین زیادہ مالدار نہ تھا۔ ایک موچی سے اُسنے بوٹ بنوایا یہ کچھ اچھا کاریگر تھا لیکن نپولین کیساتھ اُسنے بہل منسانہ برتاؤ کیا اور قیمت کے بارہ میں نپولین کو دق نہ کیا۔ جب نپولین کا دورِ قسمت پلٹا اور وہ فرسٹ کانسل اور شاہنشاہ ہوا تو اُس سے اکثر امرا باصرار کہتے کہ وہ کسی اچھے دوسرے کاریگر کو اپنے کام میں مشغول و مامور کرے لیکن ممکن نہوا کہ اُسکی جوانی کے دوست اس غریب کاریگر کو اُس سے کوئی علیحدہ تو کر سکتا۔ اُسکے جبلی رحم نے اسے بتلا دیا تھا کہ اس غریب کاریگر کو اس نسبت سے کہ وہ شاہنشاہ کا پاپوش ساز ہے کسقدر مسرت اور فخر ہوگا اور کاریگر کو اسقدر منفعت ہوگی جس سے زیادہ نفع پہنچانا ممکن نہ تھا۔

اسی زمانہ ضرورت میں ایک سُنار نے نپولین کو ایک ڈبیا بغیر نقد قیمت لئے اُدھار دیدی تھی اس بات کو نپولین نے کبھی فراموش نہیں کیا۔ اٹلی کی مہمات سے واپس آکر اُسنے اس زرگر کو بڑی فیاضی سے معاوضہ دیا اور بعد کو ہمیشہ اُسی سے کام بنوایا اور تمام اہالیانِ دربار اور بڑے جنرلوں سے اُس کی سفارش کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ زرگر تونگر ہو گیا۔

صفحہ ۱

جملہ نتائج کے اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ قوم اور فوج میں نپولین کی ہر دلعزیزی امور اتفاقیہ یا مجنوں کے جذبہ کا دورہ نہ تھی۔ ان فیاضیوں نے جو فطرتی اور فوری اُس سے ظہور میں آتی تھیں لوگوں کے دلونکو اسیطرح قابو میں کر لیا تھا جسطرح اُس کی فائق ترین لیاقتوں اور شاقہ محنت نے اُسکے لئے ناموری حاصل کی تھی۔

نپولین معاملات ملکی پر یہ اصول قایم کر کے جن میں پیرس کے لئے قانون ظلم و ستم نے جنکو اُسنے بچشم خود مشاہدہ کیا تھا اصلاح کر دی تھی کورسیکا Corsica واپس آیا۔ وطن آئے اُسے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ فروری ۱۷۹۳ء میں حکم پہونچا کہ امیر البحر ٹرگٹ کے ہمراہ بہ سرداری دو بٹالین وہ جزیرہ سارڈینیا Sardinia

کو فوراً جاوے۔ نپولین جہاز سے ساحل پر اترا اور اپنے حصہ مہم میں پورا کامیاب ہوا لیکن امیر البحر کو کامیابی نہوئی اور اسلئے نپولین اپنی مورچہ بندیاں چھوڑ دینے پر مجبور ہوا اور کورسیکا[1] کو واپس آیا[2]

نپولین اب بھی دیکھتا تھا کہ فرانس میں بکثرت بدنظمیاں تھیں۔ بادشاہ اور بادشاہ بیگم قتل ہو چکے تھے۔ اپنے ملک کی یہ زبون حالت دیکھکر پاؤلی کو نفرت ہوئی اور اُس نے جزیرہ کورسیکا جسکا وہ گورنر تھا نمک حرامی سے انگریزوں کو حوالہ کر دینے کی سازش کی یفعل بڑی نمک حرامی کا تو تھا لیکن فرانس کے بڑے سنگین مظالم نے اس کی زبونی کا کفارہ کر دیا۔ کورسیکا کے باشندوں کی ایک بڑی جماعت پاؤلی کی شریک ہو گئی۔

پاؤلی نے اپنے دوست اور ساتھی کے بیٹے نپولین کو جس کی صفات ذاتی کا وہ بڑا مداح تھا اپنے جھنڈے کی شرکت کی حتی الامکان ترغیب دی۔ لیکن نپولین آیندہ پیچیدگیوں کو بڑی دور اندیشی سے دیکھ چکا تھا اوراسنے پاؤلی کی بڑی منت کی کہ وہ ایسے فعل سے جو محبان وطن کی صفات سے بعید ہے باز رہے۔ نپولین نے اسبات پر زور دیا کہ فرانس کے جور وستم اسقدر شدید ہیں کہ بہت جلد خاتمہ کو پہونچینگے اور قوم کے لوگ پیرائین و عقل کے راستہ پر واپس آئینگے اور کورسیکا اسقدر کمزور اور چھوٹا جزیرہ ہے کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتوں کے درمیان اپنی خود مختاری قایم نہ رکھ سکیگا اور باعتبار اپنی زبان رسم و رواج و مذہب کے کورسیکا انگلستان کا متجانس حصہ ہو نہیں سکتا اور قومی تعلق جزیرہ کا فرانس سے ہے اور کورسیکا کی شان و آبرو اسیمں ہے کہ وہ فرانس کا صوبہ بنا رہے

---

[1] فرانس کے جنوب بحر روم میں ایک جزیرہ ہے اسی جزیرہ کورسیکا میں نپولین پیدا ہوا تھا۔ ۱۲ مترجم۔

[2] جناب اُن حالات کی تفصیل سے جو اُنکی پیشقدمی اور مظالم کی بابت بیان ہوئے ہیں میں آپ کا وقت ضائع نہ کرونگا لیکن تمثیلاً میں سارڈینیا (سارڈینیا بحر روم میں ایک جزیرہ ہے۔ مترجم) کا ذکر کرتا ہوں جس پر بہت ظلم ہوا ہے۔ کیا فرانسیسیوں نے سارڈینیا پر ایسی حالت میں جبکہ وہ فرانس کے ساتھ حالت صلح میں تھا حملہ کیا؟ نہیں ایسی بات ہرگز نہیں ہوئی۔ سارڈینیا کے بادشاہ نے انگلستان سے روپیہ کی مدد لی اور سارڈینیا انپر بارادہ اور مقصد سے طاقت مبارز تھا۔ ۱۲ اسپیچ آنریبل چارلس جے فاکس۔ برٹش پارلیمنٹ۔ ۳ فروری ۱۸۰۰ء مصنف

اور علاوہ بریں پیچے شریف کا یہ کام ہو کر مصیبت کے ایام میں وہ اپنے ملک کا شریک رہے اور اس درہمی برہمی سے جس میں ملک پہنس گیا ہو اُسکو نکالنے کی حتی الوسع سعی کرے۔

نپولین کی یہ دلیلیں لاجواب تہیں مگر پاؤلی انگلستان میں زبردست تعلقات دوستی پیدا کر چکا تہا اور اُسے وہ زمانہ بہی خوب یاد تہا جبکہ وہ فرانس کی فوجوں کے سامنے سے بہاگا بہاگا پہرا تہا۔

آخر ملاقات جوان دو نامور شخصوں میں ہوئی ایک پوشیدہ خانقاہ میں جزیرہ کے اندر ہوئی۔ دونوں میں بڑی دیر تک باہم بحث رہی اسلئے کہ ان میں بڑی محبت تہی۔ یہ کارآزمودہ جنرل ۸۰ برس کا بوڑہا تہا اور نپولین ۲۴ برس کا تہا۔ انکا آپس میں شمشیر بکف ہونا بڑی مجبوری سے ہو سکتا تہا۔ لیکن کوئی چارہ کار نہ تہا۔ پاؤلی کورسیکا کو انگریزوں کے حوالے کر دینے کے ارادہ میں مستقل تہا۔ اور نپولین اپنے تعلقات اپنے ملک سے بوجہ کسی تحریک کے علحدہ نہیں کر سکتا تہا۔ پس دونوں بناچاری و رنجیدگی ایک دوسرے سے خانہ جنگی کرنیکو مستعد ہوے۔

نپولین خاموش اور خیالات میں ڈوبا ہوا گھوڑے پر سوار مکان کو واپس آرہا تہا جب وہ ایک کہاڑی میں پہونچا تو کوہستانیوں کی ایک جماعت نے جو پاؤلی کے ملازم تہے اُسے گہیر لیا اور قید کر لیا۔ لیکن انہیں دم دیکر وہ نکل گیا اور اپنے نیشنل گارڈ سے جسکا وہ افسر تہا جا ملا۔ فوراً جنگ شروع ہوگئی۔ گورنر پاؤلی نے جو ہشیار فوج کے ساتہ کورسیکا کے دارالسلطنت اجیشیو پر قابض تہا انگریزوں کو بندرگاہ میں بلا لیا۔ اور جزیرہ حوالہ کر دیا۔ انگریزوں نے انہیں ٹیلوں پر جو خلیج کے دوسرے کنارہ تہے اور جیسا یاد ہوگا نپولین نے جنکو بڑی احتیاط سے دیکہا تہا فوراً قبضہ کر لیا۔ نپولین کو ان ٹیلوں سے پوری واقفیت تہی اور یہ اسوقت بہت کام آئی تاریک و طوفانی شب میں چند سو سپاہی لیکر وہ ایک چہوٹے سے جہاز میں سوار ہوا اور مورچوں کے قریب جا اُترا اور اندہیرے میں سپاہیوں کی اُس زمین پر رہنمائی کی جس سے وہ پورا آگاہ تہا اور انگریزوں پر سوتے میں شب خون مارا اور بڑی خونریز لڑائی کے بعد اگرچہ وہ تہوڑی ہی دیر ہوئی گڈہی پر قبضہ کر لیا۔ اسوقت

ہوا زیادہ تند چلنے لگی تھی اور فجر ہوتے ہی نپولین نے جو غور دیکھا تو جہاز کو سمندر میں نہ پایا ہوا اسے اندر سمندر میں بہا لے گئی تھی۔ اب نپولین کو انگریزوں اور کورسیکا والی فوجوں نے گھیر لیا۔ نپولین کی حالت نازک ہو گئی لیکن پانچ دن تک بڑی جوانمردی سے اُسنے ان فوجوں کا مقابلہ کیا اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ گھوڑے ذبح کر کرکے کھانے لگے۔ آخر کار جہاز آ پہونچا اور نپولین نے گڑھی خالی کردی جس میں اُسنے کثیر التعداد فوج کے مقابلہ میں اسقدر پامردی ظاہر کی تھی اور گڑھی کو بارود سے اڑا دینے کا ناکام ارادہ کرنیکے بعد بحفاظت تمام جہاز میں سوار ہو گیا۔ پاولی کی طاقت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور انگریز اس کی کمک کو برابر چلے آرہے تھے نپولین نے اب زیادہ مقابلہ کرنا فعل عبث سمجھا اور اپنا اور اپنے خاندان کا امن کورسیکا میں نہ سمجھا۔ پس فوجونکو منتشر کر کے کورسیکا چھوڑ دینے کی تیاری کی پاولی میڈم لٹیشیا کے پاس آیا اور جہانتک ترغیب دینے کا حق تھا ترغیب دی کہ جزیرہ کو انگریزوں کے حوالہ کردینے کے فعل ناجائز میں وہ اس کی شرکت کرے۔ اور کہنے لگا کہ مقابلہ کرنا محض بیکار ہے۔ مقابلہ کرنے سے سوائے اسکے اور کچھ نہ ہوگا کہ وہ خود اپنے اوپر اور تمام اپنے کنبہ پر تباہی لائیگی۔ میڈم لٹیشیا نے بڑی دلیری سے جواب دیا کہ میں صرف دو قانون جانتی ہوں اور اُنکا تابع ہونا ضروری سمجھتی ہوں ایک تو قانون ننگ و ناموس ہے اور دوسرا قانون فرض ہے۔ فوراً اشتہار عام ہو گیا جسکا یہ منشا تھا کہ یہ خاندان جزیرہ بدر کردیا جائے ایکدن صبح کو نپولین نے دوڑ کر اپنی ماں کو اطلاع دی کہ کئی ہزار گنوار باغیانہ غصہ سے بھرے طرح طرح کے ہتھیاروں سے مسلح مکانکی طرف حملہ کرنیکو دوڑے چلے آرہے ہیں اس خبر سے سارے گھر کے لوگ سراسیمہ جو اسباب ہاتھ پڑا لیکر بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی دن سمندر کے کنارے بے گھر آوارہ پھرتے رہے۔ حتیٰ کہ نپولین نے انکو ایک کشتی میں سوار کرنیکا انتظام کیا۔ ان لوگوں نے سارا نپولین کی ماں کا گھر لوٹ لیا اور اسباب برباد کردیا۔

آدھی رات کو ایک کھلی ہوئی کشتی میں جس میں چار زبردست ملاح منڈے ہوئے ڈانڈ ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ میڈم لٹیشیا کے لٹے ہوئے اور منہدم مکان کے قریب

سمندر کے کنارے پہونچی۔ ایک ملازم کے ہاتھ میں ایک دُھندلی لالٹین تھی اور ایسی حالت تھی کہ نہ دنیا میں کہیں ٹھکانا نہ پاس ٹکا دریا ہے مصیبت میں ڈوبا ہوا یہ خاندان دم بخود کشتی پر سوار ہوا۔ انکی کل کائنات دو ایک صندوق تھے۔ ملاحوں نے تاریک و تنہا سمندر میں ناؤ کھینا شروع کی اس بیکسی سے بھلا دنیا میں کوئی ناؤ کبھی کا ہیکو چلی ہوگی۔ ان فراریوں کو اس کی کچھ خبر نہ تھی کہ تمام یورپ انکے حضور میں تھرتھرانے والا ہے اور انکی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلنے والی ہے۔ نپولین کشتی کے اگلے سرے پر کھڑا تھا اور اگرچہ منجھلا بیٹا تھا لیکن خاندان کا سردار وہی تھا[1]

پھر تھوڑی دیر میں یہ سب ایک چھوٹے جہاز پر جسکے بادبان ہوا میں پھرا رہے تھے اور جو سمندر میں انکا منتظر تھا سوار ہوئے۔ بحر روم کے نیلگوں پانی پر جسوقت سپیدۂ صبح نمودار ہوا تو یہ نائس Nice کے بندر کے قریب پہونچ رہے تھے۔ یہاں انہوں نے بہت تھوڑا قیام کیا اور بعد ازاں مارسیلس Marseilles میں جا رہے۔ انکی بہت عسرت سے گذر ہوتی تھی حتی کہ نپولین کا ستارہ اوج و اقبال طلوع ہوا۔

انگریز کورسیکا پر قابض ہوگئے اور دو برس تک قابض رہے لیکن متلون مزاج کورسیکا والے اپنے نئے حاکموں سے جلد بیزار ہوگئے جن کی زبان۔ جنکا مذہب۔ طور طریق اُنسے بالکل مغائر تھے۔ اور بلوہ عام ہوگیا۔ فرانس سے بھی تھوڑی فوج آپہونچی اور باوجود انگریزوں کی چوکسی کے ساحل پر اُتر پڑی۔ بلندیوں پر شب میں جا بجا آگ روشن کردی گئی جس کی تجویز پہلے سے ہوگئی تھی۔ کھاڑیوں اور پہاڑ کے دامنوں سے بگل بجنے لگے اور جنگجو گنوار جمع ہونا شروع ہوگئے اور انگریزوں کو جزیرہ سے ایسا سراسیمہ بھاگنا پڑا جسطرح ایک دم اُنہوں نے

---

[1] لوئی بوناپارٹ نے سر والٹر اسکاٹ کی چند غلطیوں کی تصحیح میں جو اس فراری کے متعلق ہے جواب دیا ہے " اگرچہ میں بچہ تھا میں اپنی ماں کے ہمراہ اُسوقت موجود تھا۔ وہ لیوشن نہ تھا جو نپولین کے ساتھ تھا۔ وہ جوزیف تھا۔ جیروم جو ساٹھ برس کا تھا اور کیرولائن جو آٹھ برس کی تھی ریشیو میں رہے اور ہمارے پاس تھوڑے دنوں بعد آئے۔ میں اور میرا چچا آرچ ڈیکن فیش میری والدہ کے ہمراہ رہے ۱۲ مصنف۔

قبضہ کیا تھا۔ پاؤلی انگریزوں کے ہمراہ لندن چلا گیا اور نپولین کی دوراندیش رائے نہ ماننے پر کفِ افسوس ملتا تھا۔

نپولین کورسیکا میں فقط ایک مرتبہ اور آیا اُسکو ایسے لوگوں سے جنکے بچاؤ میں اُسے بڑی تکلیفیں اٹھانا پڑی تھیں محبت باقی نہ رہی تھی۔ لیکن مرتے دم تک اُسے کورسیکا کی تصویرنما قدرتی خوبصورتیاں یاد رہیں اور اکثر حیرت خیز وادیوں۔ رفیع کوہستانوں اور افلاکِ نورانی کا جنسے اُسے ایام طفولیت سے اُنسیت تھی بڑے موثر لفظوں میں تذکرہ کیا کرتا تھا اُسکے خیالات میں شاعری اور ریاضی کے عناصر بڑی خوبی سے مجتمع ہوئے تھے اُس کی مردانہ قوتِ متخیلہ مکروہ اور نامردانہ خیالات سے متنفر تھی لیکن دلکش خوبصورت منظروں سے وہ اعلیٰ درجہ کا لطف اٹھایا کرتا تھا۔ والٹیر Voltaire ریسائن Raciene کارنیل[2] Corneille کے اعلیٰ مضامین اور مقامات اُسکو ازبر تھے اور جس برجستگی سے وہ انکا حوالہ دلیسکتا تھا ویسا کوئی دوسرا نہ دلیسکتا تھا۔

اس حیرت انگیز شخص کی سوانحعمری کے زیادہ پُرواقعات دور میں اب ہم پہونچتے ہیں۔ یوروپ کی بہت سی سلطنتیں فرنچ ریوولیوشن French revolution کے خلاف باہم ایک ہوگئی تھیں اور آہستہ آہستہ لیکن بے روک وہ پیرس کی طرف بڑھی چلی آرہی تھیں۔ جلاوطن امرا اور شاہی فریق کے ہزار ہا طرفدار دشمنوں کی صف آرا فوجوں کے ہمراہ تھے اور گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کے جوش نے چند بڑے بڑے شہروں میں بڑی مضبوطی سے اپنا ظہور کیا تھا ٹولون Toulon ساحل بحرِ روم پر فرانس کے ذخائرِ حرب کا بڑا ذخیرہ گاہ تھا۔ اسمیں ۲۵۰۰۰ آدمی آباد تھے اور پچاس سے زیادہ بڑے چھوٹے جہاز اس کی بندرگاہ میں لنگرانداز رہتے تھے اور اُسکی وسیع میگزین میں بحری و بری حرب کے سامان بڑی کثرت سے جمع تھے۔

---

[1] جان ریسین مشہور و معروف فرانس کا ایک شاعر تھا مولد لافرٹی ۱۶۳۹ء مین ۱۶۹۹ء میں انتقال کیا۔ لوئی ریسین اسکا بیٹا تھا بڑا شاعر تھا۔ انگریزی شاعر ملٹن کی تصنیف پیریڈائز لوسٹ کا اسنے ترجمہ کیا تھا نثر بھی خوب لکھتا تھا مولد پیرس ۱۶۹۲ء مدفن پیرس ۱۷۶۳ء ۱۲ مترجم

[2] پیٹر کارنے فرانسیسی ناٹک نویس بڑا نامور شخص تھا، ۳۰ برس تک ایکیڈیمی کا ممبر رہا۔ مولد روآن ۱۶۰۶ء مدفن پیرس ۱۶۸۴ء ۱۲ مترجم

اس شہر کے باشندوں کی بڑی جماعت پرانی بادشاہت کی طرفدار تھی مارسیلس Marseilles
لیانس اور جنوبی فرانس کے دوسرے حصونکے مفرورین نے ٹولون کی شہرپناہ میں جاکر پناہ لی
اورشاہی فریق کے طرفداروں سے ملکر شہر۔ جہاز۔ میگزین اور بروج انگریزی اور اسپین
Spanish کی متحدہ جماعت کے حوالے کردیے جنکے جہاز بندر سے باہر سمندر میں منڈلا
رہے تھے انگریزی جہاز بڑی شادمانی سے بندر میں داخل ہوے اور پانچہزار انگریزی اور
آٹھ ہزار اسپین۔ نیپلس Naple اور پیڈمانٹ Piedmont کے لوگ
ساحل پر اتر آسلے اور شہر پر قبضہ کرلیا۔ اس فعل نمکحرامی سے نئی فرانسیسی گورنمنٹ کو پریشانی
ہوگئی اور غصہ کا جوش آیا اور یہ ٹھے ہوا کہ چاہے کچھ کیوں ہوجاے ٹولون کو لینا چاہیئے
اور انگریزونکو فرانس کی سرزمین سے نکالدینا چاہیئے لیکن انگریز جس جگہ کو لیتے ہیں چھوڑتے
وقت سے ہیں اور انکو ٹولون جیسی عسیر الفتح جگہ ہے جہاں اُنہوں نے اس افراط سے
سامانِ جنگ موجود پایا تھا افواج و جہازوں سمیت نکالدینا کچھ کھیل نہ تھا۔

ٹولون پر دو فوجیں ایکدم روانہ کی گئیں اور شہر کو گھیر کر باقاعدہ محاصرہ شروع کردیا گیا
تین ماہ کامل ہوگئے لیکن شہر لینے کے بارہ میں کوئی ظاہرا کامیابی کا سامان نظر نہ آیا۔
فصیلوں اور خاصکر ایک گڈہ کو جسکا نام لٹل جبرالٹر Little Gibraltar
تھا جس کی زد میں شہر اور بندر تھا مضبوط اور لافتح کرنے میں متحدہ فوجوں اور شاہی فریق کے
طرفدار باشندوں نے کوئی دقیقہ محنت کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ چالیس ہزار فرانسیسی فوج
مورچوں پر پڑی تضیعِ اوقات کر رہی تھی اور توپ کے گولوں کی زد سے بچی ہوئی دور پڑی
تھی اس فوج کا کمانڈر پیرس Paris کا تصویروں میں رنگ بھرنیوالا
شخص تھا یہ فن جنگ سے نابلد اور بڑا خود بین آدمی تھا اسکا نام جنرل کارٹو تھا۔

معاملات کی یہ حالت تھی کہ نپولین جس کی لیاقتوں کی طرف اب لوگونکی نگاہیں اٹھ چلی تھیں
برگیڈیر جنرل مقرر ہوا اور لوٹون کا توپخانہ اسکے سپرد کیا گیا۔ وہ فوراً میدان کارزار پر پہنچا
اور یہ دیکھنے سے کہ کس درجہ ناقابلیت سے محاصرہ ہو رہا تھا اُسے بڑا تعجب ہوا۔ فرانسیسی
توپخانے اُسنے ایسی جگہ لگے دیکھے جہاںسے مقام مقصود تک گولہ پہنچا تو کجا آدھی دور بھی

نہ پہونچتا تھا اور گولے بڑے فاصلہ سے کیسا نونگے گھروں میں پڑے ہوے تھے گویا یہ ایسی شئے تھے کہ فرصت سے گاڑیوں میں لاد کر لائے جائینگے کمانڈر انچیف سے نپولین نے درخواست کی اُسے ان توپخانوں کا جو اُسکے زیر ہدایت قایم کئے گئے ہیں اڈرد یکھنے کی اجازت دیجائے۔ کمانڈر انچیف صاحب نے بیزار وقت رضامندی ظاہر کی اور جب دیکھا کہ مقام مطلوب سے گولے آدہی دور ادہر ہی گر پڑے تو فرمانے لگے "لاحول ولاقوۃ ان حکومت امرائی کے طرفداروں نے باروت کو جو مجھے دیگئی ہے قطعی غارت اور بیکار کردیا ہے"

نپولین نے بڑے ادب سے لیکن بڑے موثر لفظوں میں جمہوری کونسل کو لکھا کہ میرے یقین میں اگر کسی کامیاب نتیجہ کی توقع رکھنا ہے تو محاصرہ کی کارروائی اصول جنگ کی زیادہ پابندی اور مضبوطی سے عمل میں آنا چاہیئے اور میں سفارش کرتا ہوں خاص شہر ٹولون کی جانب سے ایک گونہ توجہ کم کردیجائے اور لٹل جبرالٹر[1] پر پورا زور دینا چاہیئے۔ جسوقت یہ گڈہ فتح ہوگیا تو میری رائے میں انگریزی بیڑا اسلئے کہ ہمارے توپخانوں کی زد میں ہوگا بندر میں ٹہرنے کی تاب نہ لائیگا اور پھر شہر کو نہ بچا سکے گا۔ واقع میں نپولین نے بعینہٖ اُسی کارروائی پر عمل کیا جو واشنگٹن Washington نے انگریزونکو بوسٹن Boston سے نکالنے میں کی تھی۔ اس مشہور جنرل نے بوسٹن خاص سے تو توجہ اُٹھالی تھی اور جہ بی لقل و حرکت سے توپخانے ڈاچیسٹر Dorchester پر پہنچا دیئے تھے جہاں سے وہ انگریزی جہازو۔۔۔ عرشوں پر گولوں کا طوفان برپا کرسکتا تھا۔ بس انگریز فرار ہوگئے اور اُنکے ہمراہ اُنکے ٹوری Tory ساتھی بھی بھاگتے نظر آئے۔ ٹولون پر بھی نپولین نے یہی کیا۔ لیکن اس مقام کو چھین لینا بڑا ہی اہم کام تھا انگریز جانتے تھے کہ یہ مقام حسن معرکہ کا تھا اور اسلئے اُنہوں نے اسقدر مستحکم کیا تھا کہ کوئی قریب تک نہ پھٹک سکے۔ اور اُسکے استحکام پر اسقدر نازاں تھے کہ اُسے اپنا لٹل جبرالٹر کہتے تھے۔

[1] جبرالٹر۔ عربی جبل الطارق۔ یہ ابنائے بحر روم اور بحر اعظم اٹلانٹک کو ملاتی ہے ملکہ این کے عہد میں ۱۷۰۴ء میں انگریزوں نے اسپر قبضہ پایا۔ یہ آبنائے بحر روم کی کلید ہے اسلئے اسکے ساحل کے پہاڑ کو انگریزوں نے بیحد مستحکم کیا ہے۔ بڑے زبردست توپخانے اسپر لگائے ہیں خشکی کی طرف سے یہ بوجہ اپنی عمودی چڑہائی کے قطعی بے گذر ہے۔ پس ٹولون کے قریب کی پہاڑی کو بوجہ استحکام انگریزوں نے اپنا لٹل جبرالٹر یعنی جبرالٹر خورد کہا ۱۲ مترجم۔

انگریزونکو نکال دینے کا کام نپولین نے اپنے ذمہ لیا - اعلیٰ کمان ڈیوگو میر Dugommier کے سپرد ہوئی - یہ بڑا کار آزمودہ سپاہی تھا اور اسکے بدن پر جراحتونکے نشان اس کی شہادت دیتے تھے - اسکو نپولین کی جملہ تجاویز سے ہمدردی تھی - کونسل کے ایجنٹونکو جو محاصرہ کی کارروائیاں جاسوسونکی طرح کونسل کو پہنچاتے تھے تولون کو ایسے عجیب ڈھنگ سے چھیننے کی کارروائی پر بے اعتقادی تھی - ایک دن صبح کو ان ایجنٹوں میں سے ایک نے ایک توپ کے رُخ پر جو نپولین نے قایم کی تھی اعتراض کیا - نپولین نے ترشی سے جواب دیا "چلئے آپ اپنا کام دیکھئے اپنے کام کا میں خود ذمہ دار ہوں "

اثنائے محاصرہ میں نپولین کے بھائی لوئی Louis نے اُس سے ملاقات کی صبح کو یہ دونوں ٹہلتے ہوئے ایک موقع پر پہونچے جہاں سے فوج نے ایک ناکام حملہ کیا تھا اور فرانسیسی سپاہیوں کی دسولاشیں زمین پر پڑی تھیں - نپولین نے کہا دیکھو ان بیچاروں کی جانیں مفت گئیں اگر کسی ہوشیار آدمی نے ان سے کام لیا ہوتا تو انمیں سے ایک بھی نہ مارا جاتا - اے بھائی اس واقعہ سے نصیحت سیکھنا چاہئے کہ اُن لوگو جو بڑے عہدے حاصل کرنا چاہتے ہیں سلیقہ بھی ہونا چاہئے "

نپولین شبانہ روز محنت کیسا تھہ اُس کام کے سرانجام میں جو اُسنے اپنے ذمہ لیا تھا مصروف ہوا - کوششہائے بلیغ سے اُسنے دو سو قلعہ شکن توپیں اطراف وجوانب سے بہم پہنچائیں اور گولوں گولیوں نکے مینہہ میں جو اُسکے ہر چہار طرف برس رہا تھا ان مقامات کی صاف زد میں جنپر اُسکو حملہ کرنا تھا پانچ چھہ مورچے باندہ دیئے اور ایک توپخانہ تو خاصکر اُسنے زیتون کی نخلبندی کی آڑ میں دشمن کی خندقونکے عین قریب قایم کر دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نپولین کو اپنی جان کی قطعی پروا نہ تھی - کئی تو گھوڑے اُسکے نیچے مارے جا چکے تھے اور ایک انگریز کی سنگین سے اُس کی بائیں ران میں ایسا زخم آیا تھا کہ تھوڑے عرصہ تک ٹانگ کاٹے جانیکا خدشہ رہا - یہ حملہ کارروائیاں عین طوفانِ جنگ میں ہوتی رہیں رات دن چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی تھیں اور کامیاب و ناکامیاب جنگ کا جوار بھاٹا روز چڑھتا اُترتا رہتا تھا - نپولین کے قریب ایکدن ایک گولنداز مارا گیا اور سمبھا جو اُسکے ہاتھہ میں تھا خون سے تر

ہو گیا۔ نپولین فوراً گھوڑے سے کود پڑا اور مقتول گولنداز کی جگہ جا کھڑا ہوا اور سنبھالیکر توپ بھرنا اور مارنا شروع کر دی۔ اس سے سپاہیوں کے جی ہاتھوں بڑھ گئے۔

محاصرہ زور شور سے ہو رہا تھا کہ ایک دن پیرس سے کمپ میں چند پہرہ گاڑیاں آئیں اور ساٹھ آدمی بڑے زرق برق وردیاں پہنے گاڑیوں سے اُترے اور جمہوری گورنمنٹ کے ایلچیوں کی طرح بڑی شان سے فرمانے لگے کہ "ہمیں سپہ سالار کے پاس لیچلو"

سپہ سالار کے پاس پہنچکر اس جماعت کے مقرر نے کہا کہ "ہم پیرس سے آئے ہیں محبان وطن آپ کی کاہلی اور تاخیر پر نہایت غصہ ہیں۔ رپبلک کی زمین پر مداخلت کی گئی اور ابتک عوض نہ لیا گیا۔ محبانِ وطن دریافت فرماتے ہیں کہ ٹولون ابتک فتح کیوں نہیں ہوا۔ انگریزی بیڑا ابتک غارت کیوں نہیں ہوا؟ اور اسی غیظ و غضب کی حالت میں محبان وطن نے فرانس کے مردان دلاور سے استغاثہ پیش کیا ہے چنانچہ ہم نے انکے استغاثہ کی تعمیل اپنے اوپر فرض جانی اور اُنکی توقع پوری کرنے کے لئے ہم سخت ہی بیتاب ہو رہے ہیں اور ہم خود اپنی درخواست سے گولنداز ہو کر پیرس سے آئے ہیں لائیے ہمیں توپیں دیجیے اور صبح غنیم ہے اور ہم ہیں"۔

سپہ سالار کو اس تحکمانہ گفتگو اور بڑی بڑی باتوں سے پریشانی ہوئی۔ لیکن نپولین نے چپکے سے اُسکے کان میں کہا کہ "آپ انہیں میرے حوالہ کر دیجیے اور اُنکو میں ٹھیک کر دونگا" رات میں تو یہ بڑی خاطر و مدارات سے رکھے گئے لیکن صبح ہوتے ہی نپولین اُنکو لب سمندر لے گیا اور چند توپیں اُنکے سپرد کر کے جو رات ہی میں اُسنے قایم کی تھیں اُنسے کہا کہ "ذرا فلاں انگریزی جہاز جسکا تول وہ سمندر میں کہر کے درمیان نظر آ رہا ہے غرق تو کر دیجئے"۔ اب تو ان والنٹیروں نے بغلیں جھانکیں کیونکہ یہ بالکل میدان میں تھے اور بدحواسی سے پوچھنے لگے کہ "یہاں کوئی آڑ نہیں ہے جسکے پیچھے کھڑے ہو کر ہم کام کریں" وہ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ گولوں کی ایک باڑ سنسناتی ہوئی اُنکے سروں پر سے نکل گئی۔ اب تو انکو معلوم ہوا اور آنکھیں کھلیں کہ جس کام کا وہ ٹھیکہ لیکر چلے تھے مذاق اور

خالہ جی کا گہر نہ تہا۔ اور پہر بدرا ایسے بدحواس ہوکر بہاگے کہ پیچہے لوٹکر نہ دیکہا۔ نپولین خاموش
گہوڑے پر بیٹہا رہا اور ان تکلیف دہ معاونوں کی فراری پر اُسکے مستقل پرخیال چہرہ کو ایک
تبسم نے بہی حرکت نہ دی۔

ایک دوسرے موقع پر جبکہ غنیم مورچہ بندیوں پر جنکو نپولین قایم کر رہا تہا گولے برسا رہا تہا
نپولین کو اپنی خندقوں پر ایک تحریر بہیجنے کی ضرورت ہوئی اور اُسنے ایک کاتب مانگا کہ ہدایتیں
لکہوادے صف سے ایک نوجوان سپاہی آگے بڑہا اور مورچہ کے چبوترہ پر کاغذ رکہکر
جیسا نپولین بولتا گیا لکہنا شروع کیا وہ لکہ رہا تہا کہ اُسکے قریب غنیم کا ایک گولا اس
زور سے آکر گرا کہ اُسکی خاک سے یہ نوجوان اور اُسکا کاغذ اور خود نپولین دہول میں اَٹ گئے
اسپر یہ جوان مسکراکر بڑی مسرت سے بولا کہ "خوب ہوا ہمکو اس صفحہ پر اب مٹی ڈالکر خشک
کرنیکی حاجت نہ رہی" اس جبلی نڈری اور مستعدی پر نپولین کا خیال اُس کی طرف متوجہ
ہوگیا اور وہ اُسکا منہ تکنے لگا گویا اُسکے قلب و بشرہ کی اصلی حالت پرتالتا تہا۔ پہر کہنے
لگا کہ "اے مرد جوانمرد میں تیرے ساتہ کیا سلوک کرسکتا ہوں" شرم سے جوان کے چہرہ
پر ایک رنگ پہر گیا لیکن وہ فوراً ہی کہنے لگا کہ آپ سب کچہ کرسکتے ہیں اور پہر اپنے بائیں
شانہ کو چہوکر بولا کہ ان موٹلے اون کے بٹے ہوئے تاگونکو آپ افسر کے آہنی جہبوں میں
تبدیل کرسکتے ہیں" چندروز بعد نپولین نے پہر اسی جوان کو بلایا اور ایک خاص مقام
کی تاک گہات دیکہنے کو کہا اور اشارۃً کہا کہ وہ اپنی وردی تبدیل کرڈالے اسلئے اسکو
دشمن سے بڑا خطرہ ہوگا۔ جوان نے جواب دیا "نہیں میں وردی ہرگز نہیں تبدیل کرونگا اسلئے
کہ کیا آپ مجہے جاسوس خیال فرماتے ہیں۔ میں وردی پہنے ہی جاؤنگا گو میں جیتا واپس
نہ آؤں" اور وہ فوراً چلدیا۔ اور خوش قسمتی سے کام انجام دیکر صحیح سلامت واپس آگیا۔
ان دو واقعات سے اس جوان کا چال چلن ظاہر ہوگیا اور نپولین نے فوراً اُس کی ترقی کی
رپورٹ کی۔ اس جوان کا نام جونو Junot تہا اور یہی بعد کو ڈیوک آف ابرانٹیز
D.a Abrantes ہوا نپولین کا یہ پورا دوست تہا بعد کو اسنے کہا کہ نپولین سے میں بڑی
پرمعصیت دوستی اور محبت رکہتا تہا یعنی وہ میرا خدا تہا۔ میں جو کچہ ہوں اُسی کا طفیل ہے میں اُسی کا

مشکور ہوں۔

آخر کار وہ وقت آپہونچا جبکہ عام ہلہ کے لئے حملہ تیاری ہوگئی۔ ۱۷ستمبر ۱۷۹۳ء کی آدہی رات کا وقت تہا اور عام حملہ کا اشارہ کیا گیا۔ باد سرد اور بارش کا طوفان قتل عام۔ بربادی۔ اور اندوہ وغم سے جواب واقع ہونیوالے تہے مل کر زہرانہ غم گاتا تہا۔ نپولین کی دوراندیشی نے ہربات کا پہلے سے انتظام کرلیا تہا اور اس بیباک پرخطر مہم میں جوش کی روح پہونک دی تہی اس جنگ کے خطرات کے بیان میں زبان قلم عاجز ہے۔ فریقین نے اس معرکہ میں ہمت ومردانگی کا کوئی دقیقہ اٹہا نہیں رکہا۔ فوج کا خیال بانٹنے کو فصیلوں پر جابجا حملے شروع ہوگئے اور محصور شہر پر بم کے گولوں کا علی الاتصال مینہہ برسایا گیا جس سے جابجا موت وپریشانی شروع ہوگئی۔ دو تین ہی گھنٹوں میں نپولین کے کافی توپخانوں نے لٹل جبرالٹر پر آٹہہ ہزار گولے برسا دیے۔ یہانتک کہ مستحکم سے مستحکم فصیلیں منہدم ہوکر ڈہیر ہوگئیں تاریخی طوفان ہوا۔ موسلا دہار مینہہ۔ توپخانوں کی گرج۔ بم کے گولوں کی دمک میں فرانسیسی۔ انگریزی توپوں کے مُنہہ تک چڑہ چڑہ جاتے تہے اور گراپ گولیوں کی باڑہوں سے اسطرح صاف ہوجاتے تہے جسطرح ہنسیئے کے سامنے گہانس ہوجاتی ہے خندق لاشوں اور مجروحوں سے پٹ گئے تہے۔ باربار فرانسیسی پس پا ہوتے تہے لیکن پہر حملہ کرتے تہے۔ نپولین جہاں دیکہئے موجود تہا اور حملہ کا جوش دلاتا تہا اور سپاہیونکی جانوں سے اپنی جان کا بہت کم لحاظ وخیال تہا۔ بہت عرصہ تک نتیجہ جنگ مشتبہ رہا۔ لیکن نپولین کی تجویزیں ایسی نہ تہیں کہ انکو ناکامی ہوسکتی اُسکے مجروح خون آلودہ سپاہی فصیلوںکے شگافوں میں گہس گئے اور چند لمحے میں محصورین کو موت کی خواب گراں میں خوابیدہ کردیا اور سناٹا ہوگیا۔

نپولین نے جسوقت قلعہ کی گرتی ہوئی فصیلوںکے درمیان اپنا جہنڈا کہڑا کیا تو ڈوگومیر سے بولا "جنرل۔ تم اب جاؤ آرام کرو اور چین سے سوؤ۔ ٹولون ہمنے فتح کرلیا"۔

مسٹر اسکاٹ Mr. Scott لکہتے ہیں "اسی خطرہ آتش زدگی اشک وخون کی شب میں نپولین کا کوکب اقبال پہلی مرتبہ اُفق سے طلوع ہوا اور اپنے غروب سے قبل اگرچہ بہت سے پُرخطر منظروں پر بڑی آب وتاب سے چمکا۔ الا اسمیں شک ہے کہ ٹولون

سکے معرکہ سے بڑھکر بھی کسی پرخطر معرکہ سے اسکی ضمو مخلوط ہوئی یا نہیں "
لٹل جبرالٹر تو اسطرح فتح ہوگیا لیکن شہر کے چاروں طرف معرکہ جدال وقتال گرم رہا
صبح تک سیل کے گولے پھٹتے رہے اور آدمیوں سے بھرے گھروں میں گولے گرتے رہے اور
ان خوفناک حربوں سے اطفال کے تو انکے گھواروں میں اور دوشیزہ لڑکیوں کے انکے
خلوتخانوں میں اعضاے تن - بدن سے ٹوٹ ٹوٹ کر اوڑ رہے تھے - شہر میں جابجا آگ
لگ رہی تھی اور مقتول و مجروح جل جل کر خاکستر ہو رہے تھے اور آہ و فریاد کی شور و شین
نے توپخانوں کی گرج مات کردی تھی - اس مہیب واقع کی حالت میں بادِ سرد کی جھونکے
چل رہے تھے اور موسلا دھا بینھہ سے شہر کی سڑکوں پرنالے بہ رہے تھے - اس جنگ کا
تصور کرتے وقت حیرت ہوتی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو رحمن و رحیم ہے اپنے بندو نکے
اس خوبصورت مخلوقات کے ایسی ملعون و مردود خیالات کے ساتھ غارت کرنیکو کیونکر
روا رکھا اور اُس آفت و ستم کی جوابدہی جو مصیبت زدہ النانوں پر آجکی رات برپا ہوئے
کسی نہ کسی کے ذمہ ضرور پڑیگی - انگریزی گورمننٹ نے تو خیال کرلیا کہ حالات موجودہ
میں ہمارا فوجیں بھیجنا اور ٹولون کو لے لینا حق بجانب ہے اور اُدھر نپولین نے سوچ لیا
کہ سرزمین فرانس سے حملہ آور دنکو نکالدینے کی کوشش بلیغ میں وہ اپنا فرض ادا کر ہاہے
اپنے محدود علم کی ہستی پر آدمی کے لئے حق و ناحق میں امتیاز کرلینا کوئی آسان کام نہیں ہے
لیکن اس میں شک نہیں گناہ ضرور بہت بڑا ہوا - یعنی قتل - غارت - آتش زنی - ظلم اور
احکام خدا کا توڑنا - یوم حساب آرہا ہے اور پوری جچی تلی تجویز سے اسکا بدلہ دیا جائیگا -
مگر یہ پراندوہ واقعہ ہنوز ختم نہیں ہوا تھا - جسدم آفتاب صبح نے ابرسیاہ سے آغاز طلوع
کیا تو آنکھونکو عجب ہیبت خیز منظر نظر آیا - سڑکیں خون سے سُرخ تھیں - مکانوں گلی کوچوں
میں طرح طرح کے مقتول و مجروحونکی لاشیں بچھی پڑی تھیں - بہت سے مقامات پر شہر میں
خوفناک آگ لگی ہوئی تھی اور گرتے ہوے کھنڈروں اور مسمار مکانوں سے النسان کے فساد
کی شہادت ملتی تھی جو شب میں واقع ہوا تھا - توپیں ابھی کام کر رہی تھیں اور خائف و لرزاں
باشندوں میں گولے برابر آرہے تھے -

ٹولون فتح کر لینے پر نپولین نے نہ آرام کیا نہ کوئی خوشی ظاہر کی بلکہ اب فوراً اُسنے انگریزی جہازوں پر توپخانے پھیر دئے اور نہر غیر محفوظ موقع پر جہازونکو پریشان کردیا۔ لارڈ ہاوی سمتھ ~~سمتھ~~ نے جسوقت دیکھا کہ قلعہ جبرالٹر پر فرانسیسی سہ رنگا جھنڈا اڑا رہا ہے تو اُسکو یقین ہوگیا کہ شہر اب قبضہ میں نہیں رہ سکتا لہذا اُسنے فوراً حکم دیا کہ جہاز تیار کئے جاویں اور شہر خالی کردیا جاوے۔ فرانسیسی میگزین سے دن بہر انگریز اپنے جہاز لادتے رہے اور جسقدر سامانِ حرب وہ ہمراہ نہ لیجا سکے اسکو برباد کردینے کا ارادہ کرلیا۔ فاتح فرانسیسی نئے نئے توپخانے جمانے میں بدل و جان مصروف تھے کہ بھاگتے ہوئے دشمن کو نیچا دکھاویں یا اگر ممکن ہو تو قطعی غارت کردیں۔ اسطرح دن تو رخصت ہوا لیکن ایک اور دوسری اندوہ و غم کی شب تار محصور و مجبور شہر پر نازل ہوئی۔ شاہی فریق کے طرفدارونکا خطرہ بے اندازہ تہا۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ انگریزی بیمار و مجروح جہازوں پر سوار کئے جا رہے ہیں اور شہر خالی کردیا جاویگا تو اُنکو یقین ہوگیا کہ شہر تو خالی ہوجاوے گا اور ہم اپنی تقدیر پر چھوڑے جائینگے اور اُن کو خوب معلوم تہا کہ اُس زمانہ کا جمہوری بے لگام غصہ اُنکے زن و بچہ اور خود اُنکے ساتھہ جو سلوک کریگا۔

انگریزوں نے فرانسیسی جہاز جو اُسوقت اُنکے ہاتھہ پڑ گئے اپنی فرار میں اپنے ساتھہ لے لئے اور باقی پندرہ بڑے چھوٹے جہاز جمع کرکے اُنکو جلا دینے کا قصد کرلیا ایک جہاز جس میں جملہ اشیاء آتش گیر تہیں اُنکے بیچ میں باندہا اور دس بجے اُس میں آگ لگادی۔ بندر کے مرکز سے جلتے ہوئے جہازونکا شعلہ مثل کوہ آتش فشاں کے شعلہ کے بلند ہوا اور سارا منظر مثل دوپہر کے روشن ہوگیا۔ کشتیوں نے جنپر فراری سوار تھے اور مایوسانہ بدحواسی سے اسپین یا انگلستان کے جہازونکی طرف جا رہے تھے سمندر چھپ گیا تہا اور شاہی فریق کے عالی رتبہ طرفدار مرد عورت بچے لب سمندر گھاٹ پر بیس ہزار سے زیادہ۔ ایسے سراسیمہ اور پریشان خاطر جمع تھے کہ بیان نہیں ہوسکتا اور خشم آلود فوج سے امان مانگ رہے تھے۔ یہ فوج شہر پناہ پر اپنے شکار تک پہونچنے کے لئے بھیڑیوں کی طرح بپہری ہوئی پہر رہی تہی۔

اس منظر کو زیادہ پرخطر بنانے کی غرض سے ہر جہاز اور ہر مورچہ سے توپیں دم نہ لیتی تھیں
توپ کے گولے بھرے پڑے خاندانوں میں گرتے تھے اور جہازوں کے پراڑو بام عرشوں
اور آدمیوں سے بھری ہوئی کشتیوں پر بم کے گولے پھٹتے تھے۔ بہت سی کشتیاں اس
طرح غرق ہوگئیں لیکن ڈوبتے ہوئے بچوں اور عورتوں کی چیخیں باوجود توپخانوں کی گرج
کے اچھی طرح سنائی دیتی تھیں۔ خاوند سے بیوی۔ بچوں سے ماں باپ۔ بھائیوں سے بہنیں
جدا ہوگئی تھیں۔ ایک عجب نفسی نفسی پڑی تھی اور یہ سب سمندر کے ساحل پر دیوانوں کی طرح
دوڑے دوڑے پھر رہے تھے بیٹی تو پامال اور نیم جاں کنارہ پر رہ گئی تھی اور باپ ریلے کے
ساتھ کشتی پر ڈھکل گیا تھا۔ بیوی کسی دوسری کشتی میں تھی۔ کسیکو خبر نہ تھی کہ کون جیتا ہے
اور کس پر خدا نے رحم کیا کہ وہ مرگیا ہے۔ جہاز۔ میگزین۔ سلح خانہ اب سب جل رہے تھے۔
ٹولون کے باشندے جو جمہوری سلطنت کے طرفدار تھے اب تہ خانوں اور بالاخانوں
سے اندھیری رات کے آسیبوں کی طرح باہر نکل پڑے۔ ہاتھوں میں مشعلیں اور تلواریں
تھیں اور شاہی فریق کے بھاگتے ہوئے طرفداروں پر حملہ کیا اُنکے کپڑے بزور اُتار لئے
اور جوان بوڑھی عورتوں کے ساتھ وہ وہ سلوک کئے جو نگفتنی تھے آدھی رات کے قریب دو
جہاز جن میں کئی کئی ہزار بارود کے پیپے تھے اڑے اور زلزلہ کے مانند مستحکم پہاڑوں تک
کو ہلا دیا آخرکار انگریزی فوج کے پچھلے حصہ نے فصلیں چھوڑ دیں اور سراسیمہ کشتیوں
پر سوار ہوگئی۔ اب فتحمند جمہوری فوج شہر میں ہر طرف پھیل پڑی۔ متحدہ بیڑہ نے بادموافق
کے ساتھ اپنے بادبان کھولے اور ساکت سمندر کی اُفق میں نظروں سے غائب ہوگیا۔
اور بیس ہزار آدمی۔ بیوطنی۔ افلاس اور تمام عمر کی مصیبت میں ڈالنے کے لئے اپنے ہمراہ لے گیا

لہ یہ یادگار واقعہ اسطرح انجام کو پہنچا تو مگر تاریخ فرانس بلکہ شاید دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ نادر واقعہ ہے۔ عدیم النظیر خطرہ سے
اور دشمن کے ایسے حملہ سے کہ اگرچہ لوئی چہاردہم Louis 14 (لوئی چہاردہم فرانس کا نڈر بادشاہ
گذرا ہے سترھویں صدی کے آخر اور اٹھارہویں صدی کے شروع میں ولیم سوم شاہ انگلستان اور این ملکہ انگلستان سے اسکی
معرکہ آرائیاں مشہور ہیں یوٹرک کے صلحنامہ سے ۱۷۱۳ء میں جنگ کا خاتمہ ہوا۔ مترجم) پر بھی باوجود اُسکے جاہ و حشم کے کیا جاتا تو اسکو
برباد کردیتا اور باہمی نزاعات سے جو سلطنت فرانس کو پارہ پارہ کردیتے سلطنت جمہوری Republic
کوری باہر نکل آئی تاہم گرشتن رو رزادل کا یہ ایسا اچھا موقع تھا کہ پھر ولیسا ہاتھ نہیں آسکتا۔ اگر اسوقت تیس ہزار انگریزی فوج
ٹولون پر بھیجدیجاتی تو اُمراے سلطنت جنوبی ساحل فرانس پر یک قلم قایم ہو جاتی۔ ایلی سن Alison ۱۲

باوجود اپنی کوششہاے بلیغ کے جمہوری فوجوں کا سپہ سالار ڈیوگومیر۔ فتحمند فوج کے جوشش کو روک نہ سکا اور کئی دن تک آفت زدہ شہر میں ظلم و ستم دست و گریبان رہے ٹولون میں شاہی جھنڈہ کا پہر سے کھڑا کر دینا اور شہر کا مع جملہ سامانوں کے دشمن کو حوالہ کر دینا قابل معافی جرم نہ تھے۔ جمہوری گورنمنٹ نے شاہی فریق کے خلاف خونریز اور شدید انتقام لینے کے احکام جاری کر دیئے تاکہ اس فریق کے اچھی طرح کان ہو جائیں اور آیندہ پہر دشمن سے سازش نکریں۔ جہانتک ممکن ہوا شہر کے باشندوں کو مصیبت سے بچانے میں نپولین نے حتی المقدور کوشش کی اور ایسے شدائد کے دیکھنے سے جسکا وہ کوئی علاج نکر سکتا تہا اُسے افسوس ہوتا تہا۔

چوراسی برس کا ایک بوڑھا سوداگر جو آنکھوں کانوں دونوں سے قریب قریب معذور تہا اسوقت ٹولون میں تہا۔ اس غریب کی صرف یہ تقصیر ثابت ہوئی کہ اسکے پاس پچاس لاکھ ڈولر[1] یعنی ایک کروڑ بارہ لاکھ پچاس ہزار روپے تھے گورنمنٹ نے اسکی دولت کو طمع کی نگاہ سے دیکھا اور پھانسی کا حکم دیدیا نپولین کہتا ہے کہ جسوقت سے منے اس پیر ضعیف کا قتل دیکھا تو بس میںنے جانا کہ دنیا کا خاتمہ قریب آگیا۔

جمہور کا غصہ روکنے میں نپولین نے اکثر اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیا ایکدن اسپین کا جہاز گرفتار ہو کر بندر میں آیا۔ اسپر شاہی طرفداروں کا مشہور و معروف خاندان کیبری لانٹ تہا۔ یہ لوگ فرانس سے بہاگے جارہے تھے۔ انبوہ بے تمیزی نے خیال کیا کہ یہ لوگ متحدہ فوجوں اور تارکان وطن سے بلجانیکو جاتے تھے کہ اُنکے ساتھ پیرس پر خروج کریں اور بس جھپٹ کر انکو پکڑ لیا اور سب سے قریب والی لالٹین کی تہونی میں لٹکا کر پھانسی دیدینے کو لیچلے۔ انکے بچانیکو گارڈ آیا لیکن پرجوش انبوہ نے اُسکو بھگا دیا۔ اتفاق سے ان بلوائیوں میں نپولین نے چند ایسے گولنداز بہی دیکھے جنہوں نے ایام محاصرہ میں اُسکی ماتحتی میں کام کیا تہا اور بس ایک اونچے چبوترہ پر چڑہ گیا۔ چونکہ وہ جنرل تہا ان لوگو نے اسکی بات پر توجہ کی اور اُسنے انکو اُسی تقریر سے جسکا وہ بادشاہ تہا سمجھا لیا کہ یہ خاندان

[1] ڈولر۔ اسپین اور امریکہ کا چاندی کا سکہ ہے اور قیمت میں دو روپیہ چار آنہ کا ہے۔ ۱۲ مترجم

اُسکے حوالہ کردیا جاے معاملہ کی تحقیق ہوکر دوسرے دن انکو سزا دیجاے۔ نپولین نے آدہی رات کو انہیں توپخانے کی گاڑی میں سوار کیا اور سامان حرب کے پیپوں کے ساتھ پوشیدہ کرکے شہر کے باہر بہیجا اور سمندر کے کنارہ اُنکے لئے ایک کشتی کا بہی انتظام کردیا اور اس طرح اُنکی جانیں بچگئیں۔

اگرچہ کونسل منتظمان نے اپنی رپورٹ میں نپولین کی نسبت کوئی اشارہ نہیں کیا۔ تاہم افسران فوج میں اُسکے ہنر اور استقلال سے اُسکی شہرت ہوگئی مگر ڈپٹیوں میں سے ایک ڈپٹی نے کارنٹ کو لکہا کہ میں تمہارے پاس ایک جوان بہیجتا ہوں جسنے ٹولون کے محاصرہ میں بڑا کارنمایاں کیا ہے اور اُسکی فوراً ترقی کی میں سفارش کرتا ہوں۔ اگر تم ترقی نکروگے تو یقیناً اپنی ترقی وہ آپ کرلیگا۔

ٹولون کی فتح کے چند ہی ایام بعد نپولین جنرل ڈیوگومیر کے ہمراہ مارسلیس گیا اور وہاں اُسکے ساتھ رہا۔ ایک شخص نے نپولین کی نازک وضع دیکہکر پوچھا "جنرل ڈیوگومیر تم نے اس افسر کے چہوٹے ریزے کو کہاں سے چنا۔؟ اُسکا کیا نام ہے۔

جنرل ڈیوگومیر نے سنجیدگی سے جواب دیا کہ مینے اسے ٹولون کے محاصرہ سے چُنا اور اسکا نام نپولین بوناپارٹ ہے۔ محاصرہ اسی کی بدولت کامیاب انجام کو پہنچا اور غالباً ایک دن تم اس افسر کے ریزے کو دیکہوگے کہ وہ تمسے بڑہ گیا ہے۔

صفحہ ۲۳

باب سیوم

آسٹریا کی فوج کی شکست اور بغاوت کا فرو کیا جانا

نپولین کی چستی۔ ترقی۔ نیس کی روانگی۔ آسٹریا والوں پر حملہ۔ نپولین کی گرفتاری اور عہدے سے معزول ہونا۔ اغوائے نفس اور اُس سے نجات۔ نوج کی شکست۔ بوناپارٹ کی مستقل وضع۔ اُسکی رحم دلی۔ فرانس کی بیوفائی۔ جدید کانونش۔ کانونش کا خطرہ۔ نپولین کا کانونش کے روبرو پیش ہونا۔ تیاریاں۔ نتیجے۔ نئی گورنمنٹ۔ اپنی ماں کی طرف نپولین کی توجہ۔ پر مغز اسپیچ۔

نپولین اب جنوبی ساحل فرانس کے مستحکم کرنے پر متعین ہوا تاکہ باشندے دشمنان حملہ آور سے محفوظ رہیں۔ اسی شبانہ روز محنت شاقہ سے جسنے اُسے ٹولون میں ممتاز کیا تہا اُسنے اس نئے کام کو شروع کیا۔ ہر ایک راس پر وہ چڑہا۔ اور ہر خلیج میں وہ گیا اور ہر مقام پر سمندر کا عمق ناپا۔ تفریح و آرام سے اُسے کوئی سروکار نہ تہا۔ جاڑوں کے دن تہے۔ مینہ اور ٹھنڈی ہوا کے جہونکے سرد پہاڑیوں پر طوفان برپا کر رہے تہے۔ لیکن دلی عزم و ہمت نے جس سے بڑھکر کسی دوسرے انسان کو عطا نہیں ہوے۔ اس حیرت انگیز بست و چہار سالہ جوان کو آرام و آسایش جسمانی سے قطعی بیخبر اور بے پروا کر دیا تہا۔ مینہ میں شرابور۔ موٹے جہوٹے کہانے پر جو ماہیگیروں یا کاشتکاروں کے جہونپڑی

ہیں میسر آجاتا قانع رکھا اور فقط اپنا لبادہ ہی اوڑھکر کسی منڈیا میں گھنٹہ دو گھنٹہ رات کو آرام کرکے وہ اس دماغی اور جسمانی محنت سے کام کرتا کہ معمولی مزاج کا آدمی جسکا کسیطرح متحمل نہیں ہوسکتا اور معمولی سرگرمی جس جوش کو پیدا نہیں کرسکتی۔

ہفتوں ہی میں اُسنے وہ کام انجام کو پہونچا دیا جسکے کرنے میں دوسروں کو اگر محنت سے کرتے تو برسیں لگ جاتیں۔ باور نہیں آتا کہ اتنے قلیل عرصہ میں ایک اکیلا آدمی ایسی محیط تجویزیں جنمیں ذرا ذرا بات کا لحاظ کر لیا گیا ہو پوری کرلے اور ایسے بڑے بڑے نتیجے نکال لے اُسکے ہمسن دوسرے افسر مچھلیاں پکڑنیکی بنسیاں۔ یا بندوقیں لئے کوہستانکے دامن میں ندی کنارے پھرتے تھے یا مکانوں میں عیاشانہ رقص و سرود میں شریک ہوکر اپنی قسمت کا لکھا پورا کرتے تھے۔ لیکن نپولین محنت شدید سے جس سے کوئی سبقت نہ لیجا سکا رات دن کام میں مصروف تہا۔ ساحل کے دمدمونکو اُسنے تین درجوں پر تقسیم کیا۔ ایک تو وہ جنسے نامی بندرگاہوں کی حفاظت ہو اور جنگی جہاز امن میں رہیں دوسرے وہ جہازہاے تجارتی کی حفاظت کریں۔ تیسرے یہ دمدمے اونچی چٹانوں پر تھے جن کی توپوں سے ساحل کی تجارت محفوظ ہو۔

جاڑونکے دو ماہ یعنی جنوری اور فروری میں اس کار عظیم سے نبٹ کر شروع مارچ ۱۷۹۴ء میں وہ فوج کے صدر مقام پر شہر نیس ملک اٹلی میں جا پہونچا اب وہ ترقی پاکر توپخانہ کا برگیڈیر جنرل ہوگیا تہا۔ اس زمانہ میں نپولین کوئی قد آور جوان نہ تہا۔ بلکہ دُبلا پتلا حد درجہ کا نحیف الجثہ تہا۔ خط و خال سے تیزی اور چستی مترشح تہی۔ رنگ سنہرا تہا۔ بال خلاف رواج وقت سیدھے پیشانی پر کنگھی کئے ہوے رہتے تھے ہاتھ اپنے تناسب میں قطعی نازک تھے لباس و پوشاک کی بھڑک سے اُسے کوئی تعلق نہ تہا۔ دستانے کم پہنتا تہا اور کہا کرتا تہا دستانے بیکار نمائش ہیں۔ سادی گول ٹوپی پہنتا۔ اور لمبے بوٹ اسکے پاؤں میں بے کینڈے معلوم ہوتے تھے لمبا بھورا کوٹ جو بعد کو ہنری رابع کے سفید پر کی طرح مشہور ہوا پہنا کرتا تہا۔ آنکھہ اور تبسم مخصوص دلربا تھے[۱]

صفحہ ۲۴

سلہ نوٹ بصفحہ آئندہ۔

نیس پہونچنے پر نپولین نے دیکھا کہ فرانسیسی فوج بحری آلپس کے قریب پڑی تضیع
اوقات کر رہی ہے اور آسٹریا اور ساڈینیا کی کثیر فوجیں اُسے گھیرے پڑی ہیں۔ جنرل
ڈیومرٹن جو اس فرانسیسی فوج کا سپہ سالار تھا جری اور نڈر سپاہی تھا لیکن بوڑھا
اور کمزور تھا اور گٹھیا میں مبتلا تھا موسم بہار کی آمد آمد سے کوہستان میں لطف آ رہے
تھے۔ جنوبی باد بہاری شگوفوں اور کونپلوں پر چل رہی تھی اور گلہا سے معطر کی خوشبوئیں
اور طائروں کے ترانے طبیعتوں کو بیساختہ عیش و آرام کی طرف لبھا رہے تھے۔ ٹولون
اور ساحل کی شاقہ محنتوں سے نپولین نحیف و زار ہو رہا تھا۔ اب اُسے آرام کرنے اور
دم لینے کا خوب موقع تھا کہ جسم زار میں جان آجاتی۔ لیکن اُسنے ایکدن بھی آرام نہ لیا
جوں ہی وہ یہاں پہونچا وہ دونوں فوجوں کی تعداد۔ مورچہ بندیوں۔ ترتیب اور امداد
کے ممکن ذرائع کی تحقیقات میں مصروف ہو گیا اُسنے فرانسیسی فوج کی بیرونی مورچہ
بندیوں کو بڑی احتیاط سے جانچا اور اچھی طرح غنیم کی لشکر آرائی کا نار گھاٹ لیا۔ ملک کے
نقشہ کو خوب دیکھا۔ جب تب پشت اسپ پر سوار خیز اخیز۔ پہاڑیوں۔ کھاریوں اور
کوہستان میں جاتا کہ اُنسے کماحقہٗ آگاہی حاصل کرے۔ دن بھر تو یوں محنت کرنا اور
رات میں نقشے کھولکر جنمیں پیچ چشمے دریا اور وادیاں صحیح صحیح درج ہوتیں مطالعہ کرنا۔

نوٹ متعلق صفحہ ۴۶۔ لفٹنٹ بوناپارٹ۔ اپنے زمانہ کا قابل مثال جوان آدمی تھا۔ نوعمر افسروں کی سی بدچلنیاں اور بُرائیاں اسمیں نہ تھیں۔ جوئے دنگے فساد۔ مجادلہ یا کسی قسم کی آوارگی نے اُسکی فوجی زندگی کے شروع سالوں میں کبھی دھبہ نہیں لگایا۔ اُسکے اخلاق اسیطرح پاکیزہ تھے جسطرح اُسکی لیاقتیں فایق اور مزاج پسندیدہ تھا۔ ایسے بےنظیر چال چلن کا نوجوان اور پھر ایسا بدچلن ہو جائے جسکا اس کثرت سے اُسپر بہتان لگایا گیا ہی قطعی قانون قدرت کے خلاف ہے طالب علمی کے زمانہ میں وہ سکول کے ساتھیوں کا عزیز رہا ہے۔ کھیلوں یا دوسرے موقعوں پر جب طلبا نے اپنا افسر مقرر کیا ہی تو اکثر نپولین ہی کو منتخب کیا ہے۔ فوج میں اُسکی عام عزت تھی اور افسری کے اعتبار سے سپاہیوں میں اُسکی ہر دلعزیزی محتاج بیان نہیں ہی سپاہیوں کو محبت اور شفقت کی ایک آنکھ سے دیکھتا اور دوسرے افسروں کی حوائج و ضروریات پورا کرنے میں سپاہیوں کی حوائج و ضروریات کو وہ ہمیشہ مقدم رکھتا تھا باینہمہ کیا اسکول اور کیا فوجی ملازمت کے جملہ مدارج قواعد و ضوابط کا وہ بڑا پابند رہا ہے۔ غیر مردانہ اور غیر مستحق عنایت کی اُسنے کبھی جستجو نہیں کی۔ بلکہ تمام عمر حاکمانہ بلا توسط۔ سادہ۔ باقاعدہ۔ مہربان۔ اور محتاط رہا ہے۔ اِنگر سال جنگ دوئیم ۱۲۔ مصنف۔

اور آلپینین جہو کر بعض کے سر سرخ لاکھ سے اور بعض کے نیلی لاکھ سے رنگتا۔ سرخ کو فرانسیسی
فوج قرار دیتا اور نیلی کو غنیم اور وہ وہ ممکن صورتیں قایم کرتا جنمیں دشمن سے مٹ بھیڑ ہوسکتی تہی
اور اسطرح ہر ہر مقام کا نفع نقصان دیکھتا جو فرانسیسی فوج اختیار کرتی۔ پہر دو ایک گھنٹہ ادہی
میں آرام کرنے کو لیٹ رہتا پہر تڑکے اُٹھکر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوجاتا اور کوہ الپس کی پیچیدہ
اور خوفناک گڑھیاں لکھوتا پہرتا۔

آسٹریا والونکی ایک بڑی فوج دریائے روضہ Roaa کے شاداب کناروں پر
ساورجیا کے قریب چین سے رسد کے انباروں سمیت پڑی تہی۔ ایسا اطمینان تہا کہ کسی
خطرہ کا خواب وخیال نہ تہا۔ سب پہلوؤں پر غور کر لینے کے بعد نپولین نے ایک تجویز نکالی
یہ تو وہ پہلے ہی دیکھ چکا تہا کہ جہاں جہاں مقابلہ ہوسکتا تہا اور ہر خطرہ کا جو پیش آسکتا تہا انتظام
کرچکا تہا۔ جنگی کونسل جمع ہوئی اور نپولین نے ایسی مدلل صاف صاف اپنی تجویز پیش کی
کہ فوراً اُسکا اختیار کرنا ضروری سمجھا گیا وہ تجویز یہ تہی کہ مسینا[1] Massena
معہ پندرہ ہزار فوج کے خفیہ بہ سرعت تمام دریائے اوریگلیا کے کنارہ کنارہ جو دریای روضہ
کے متوازی بہتی ہے اُسکے مخرج کی طرف چڑہ جاوے یہانتک کہ دونوں ندیونکے ماخذوں
تک پہونچ جاوے اور پہر روضہ کو عبور کرکے وادی میں نیچے بڑہے اور آسٹریا کی فوج پر
اچانک عقب سے آپڑے اور سپہ سالار جنرل ڈوپرٹن دس ہزار فوج سے غنیم پر سامنے
سے جاآئے اور دس ہزار فوج کے ساتھ نپولین بحر روم کے ساحل ساحل جاوے

[1] اینڈری مسینا ایک معمولی سپاہی تہا ترقی پاکر جنرل ہوا اور پہر ڈیوک آف رایوولی
D. of Rivoli ہوا اور فرانس کا مارشل ہوا۔ نپولین کہتا ہے کہ مسینا بڑی لیاقتوں کا آدمی تہا۔ آغاز
جنگ سے قبل اُسکا مزاج کچھ بگڑا بگڑا رہتا تہا اور جب میدان میں لاشیں گرنا شروع ہوجاتی تہیں تو پہر رای صائب
سے وہ کام شروع کرتا جیسا اُسکو قبل سے کام کرنا چاہئے تہا۔ کشتوں اور نیم جانونکے درمیان سے اور اُس
حالت خوف میں جبکہ گولیوں گولیونکی اُسکے گرد بوچھار ہوتی تہی اور لوگ اڑتے چلے جاتے تہے وہ احکام
جاری کرتا اور اپنی تجویزوں اور رای صائب میں مستقل رہتا اور اسکی بابت یہ بہت ٹہیک کہا گیا ہے
کہ وہ رائے صائب سے اسوقت تک کام شروع نکرتا جب تک کہ لڑائی کا رنگ اُسکے خلاف نہو جاتا۔ لیکن بہادر جو

اور مضبوط مضبوط مقامات پر قابض ہوجاے اور غنیم کو جنوبی میدان میں بھاگ جانیکا موقع نہ رہے پس نپولین کے پہونچنے کے تین ہی ہفتہ بعد کل فرانسیسی فوج متحرک نظر آنے لگی۔

نپولین کی تجویز سے سب فوج کو آگاہی دیدی گئی اور سخت سنگین معرکے شروع ہوگئے۔ نپولین کی تجویزوں میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہوئی۔ پیڈمانٹ Piedmont کی بیس ہزار فوج اپنے اوپر چاروں طرف سے آفت برپا دیکھکر بھاگی یسا ورجیبا متحدہ فوجوں کا صدر مقام جو سامان حرب وجنگ سے بھرا پڑا تھا فرانسیسی فوج نے چھین لیا۔ مئی ختم ہونے سے قبل بحری آلپس کے جملہ دروں کے فرانسیسی مالک ہوگئے اور کوہ سیس کوہ ٹنڈی Tendi کوہ فلسٹر Finistre پر انکے پھریرے اڑنے لگے اس غیر متوقع اور اچانک فتح کی خبر بجلی کی طرح سارے فرانس میں منتشر ہوگئی قوم میں جنرل ڈیومرٹن کی دہوم ہوگئی۔ لیکن خود فوج میں سب جانتے تھے کہ یہ فتح کس کی لیاقت اور محنت سے منسوب ہونا چاہئے۔ اگرچہ عام میں نپولین کا نام کسی کے منہہ پر نہ آتا تھا۔ مگر فوج کے سپاہی اور افسر روز افزوں لطف کے ساتھ اسکی بڑہتی ہوئی ناموری پر نگاہیں ڈال رہے تھے اور جنرل ڈیومرٹن پر اسکے برگیڈیر جنرل نپولین کی ذہانت اور علوم حربی کی آگاہی کا ایسا اثر پڑا تھا کہ جملہ کام وہ نپولین کے مشورہ سے کرتا تھا۔

تعلیقہ نوٹ متعلق صفحہ ۴۹۔ کسربٹ والوں اور ٹھیکہ داروں سے آدہا وہ پہلے ہی ٹھیر الیتا بینے اکثر اُس سے کہا کہ اگر وہ اپنی خیانت چھوڑ دے تو میں اُسکو ڈیڑہ ولاکہ ڈوکرنذر کرونگا۔ لیکن اُسکی عادت ایسی خراب پڑ گئی تھی کہ بھلا وہ کب سننے والا تھا۔ اسیوجہ سے سپاہی اُس سے نفرت کرتے تھے اور تین چار مرتبہ اُنھوں نے اُسکے مقابلہ میں بغاوت کی۔ مگر حالات وقت پر نظر کرنیسے وہ بڑا قیمتی آدمی تھا۔ اگر اُسکے عہدہ او صاف میں طمع کا داغ نہ لگا ہوا ہوتا تو وہ بڑا آدمی تھا۔ جملہ نپولین کی جنگوں میں وہ موجود رہا ہے اور جب اُسکا آقا نپولین جس سے بدرجہ پرستش اُسکو محبت تھی جلا وطن ہوکر سینٹ ہلینا گیا تو مسینا دائمی صدمے سے مرگیا۔ ۱۲ مصنف

صفحہ ۲۵

موسم گرما جلد ختم ہوگیا۔ آسٹریا اور پیڈمانٹ کی متحدہ فوجوں کے مقابلہ کو فرانسیسی فوج پہاڑ
کی چوٹیوں پر اپنے پڑاو مستحکم کر رہی تھی۔ غنیم کوشاں تھا کہ فرانسیسیوں کو وہاں سے
نکالدے۔ ملک کی طبیعی حالت دریافت کرنے اور نقل وحرکت کے ذریعوں پر غور کرنے
اور فوج کی رسد رسانی کے طریقوں پر نپولین اب بھی اسی توجہ سے غور کر رہا تھا اور ان موقعوں
پر بڑی ہوس سے نگاہ کرتا رہتا جنسے وہ اپنی تقدیر کی لکھی ہوئی شہرت کو پورا کرے اور جس کی بابت
اب اسکو یقین ہوگیا تھا کہ وہ خلق کیا گیا ہے۔

لیکن حسب ذیل الزام پر وہ یکایک گرفتار کرلیا گیا اور اسکا سر قلم ہونے سے بال
بال بچگیا۔ جسوقت وہ جنوبی ساحل کے استحکام پر متعین ہوا تھا تو اسنے تجویز کیا تھا کہ مارسیلز
کا شاہی جیل مستحکم کیا جاوے اور اسمیں بارود کا ذخیرہ رہے نپولین کے جانشین نے اس
مناسب کام کو شروع کیا۔ چند ناراض شخصوں نے پبلک سیفٹی کی کمیٹی میں رپورٹ
کی یہ افسر ایک دوسرا ابیسٹایل بنا رہا ہے جس میں محبان وطن قید کئے جائینگے۔ بس یہ
افسر فوراً گرفتار کرلیا گیا اور جمہوری عدالت کے سامنے پیش ہوا۔ یہاں اسنے صاف
ثابت کردیا کہ یہ تجویز میری نہیں ہے بلکہ نپولین کی ہے اسپر وہ تو رہا ہوگیا مگر نپولین کی
گرفتاری کا حکم جاری ہوگیا اور وہ گرفتار ہوکر پندرہ دن حراست میں رہا۔ لیکن پیرس
سے اس کی رہائی کا حکم آگیا اور دو بجے رات کو ایک افسر نپولین کو اس کی اطلاع دینے
پہنچا۔ یہ دیکھنے سے اسکو سخت حیرت ہوئی کہ نپولین بیٹھا ہے اور میز پر سامنے نقشے
اور کتابیں کھلی ہوئی ہیں۔

اس افسر نے پوچھا "نپولین۔ ارے تم ابتک سوئے نہیں ؟"۔

نپولین نے جواب دیا "نہیں میں سوچکا۔ اور اب اٹھا ہوں"

افسر "اتنے تڑکے سے"

نپولین "ہاں اتنے تڑکے سے۔ آدمی کو دو تین گھنٹہ سونا کافی ہے"

اگرچہ ممبران گورنمنٹ نے جنکو نپولین کی حسن کارگزاری سے پوری آگاہی تھی۔
کانونشن کو اس کی فوراً رہائی کے بارہ میں بہت زور سے لکھا لیکن سخن پروری کی خاطر

اپنے غیر فیاض ارادہ میں یہ مناسب سمجھا کہ نپولین توپخانہ کی عہدۂ جنرلی سے محروم کر دیا جاوے اور بجائے اسکے پیدل پلٹن میں اُسے جگہ دیجاوے اس تبادلہ کو نپولین نے توہین خیال کیا اور فوراً استعفا دیکر اپنی والدہ کے پاس مارسیلس چلا گیا جہاں اُسکے دوسرے خاندان کے لوگ رہتے تھے۔ یہ واقعہ ۱۷۹۵ء کے موسم خزاں میں پیش آیا۔ یہ موسم سرما نپولین کا بمقابلہ سابق کے بیکاری میں کٹا لیکن وہ موجودہ و رہی برہمی اور گذشتہ بغاوت اور فن حکمرانی پر غور کرتا رہا۔

اب بیکاری سے اکتا کر نپولین جس کی ۲۵ سال کی عمر تھی تلاش ملازمت میں پیرس چلا گیا۔ لیکن کامیاب نہ ہوا گورنمنٹ کے خود منہہ لگے لوگ کیا تھوڑے تھے جنکو اب وہ انعام و ترقیاں دے رہی تھی۔ جب نپولین کی جملہ درخواستیں حصول ملازمت کے بارہ میں نامنظور ہوئیں تو وہ جھنجھلا گیا۔ توپخانہ کا ایک پرانا افسر جسنے معرکہائے کارزار بہت ہی شاذ دیکھے تھے فوجی کمیٹی کا اب پریسیڈنٹ تھا۔ یہ نپولین کی نازک وضع دیکھکر جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بھلا افسری کرنے سے اوسے کیا تعلق ہے۔ بڑے گھمنڈ سے بولا کہ "میاں تمھاری اتنی عمر نہیں معلوم ہوتی کہ تم ان عہدوں پر کام کر سکو جو تم مانگتے ہو۔ اسپر خلاف دور اندیشی نپولین نے جھٹ سے جواب دیا کہ پیر و مرشد۔ میدان جنگ میں جو اسو نکو دعوی معمری پر ترجیح ہونا چاہیئے چونکہ یہ بڑی چلتی ہوئی۔ یہ پریسیڈنٹ بجائے اسکے کہ حصول ملازمت میں نپولین کی مدد کرتا اسکا دشمن ہو گیا۔ نپولین کی حالت اب دن بدن نازک ہوتی جاتی تھی اسلئے کہ اسکا اندوختہ قریب ختم کے آچلا تھا۔ اسنے ارادہ کیا کہ سلطان روم ہی کے حضور جاکر ٹرکی میں ملازمت کی درخواست دے۔ اُسنے ایک رفیق سے کہا سے یار ہوتا تو بڑا تماشہ اگر کورسیکا کا نحیف الجثہ افسر بیت المقدس کا بادشاہ ہو جاتا"

صفحہ ۲۲

اندھیری راتیں تھیں اور ایک رات سینٹ ہلینا میں نپولین کو نیند نہ آتی تھی اور وہ اندوہ و ملال کی گھڑیاں باتیں کرکے بہلا رہا تھا انہیں باتوں میں اسنے اپنا ان ایام عسرت کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا۔

"اس زمانہ میں میرا جی اسدرجہ اُداس ہو گیا تھا جس سے قوائے دماغی معطل

ہو جاتے ہیں اور زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ یہی حالت تھی کہ اتنے میں میرے پاس ماں کا خط پہونچا جس میں لکھا تھا کہ اُسکی تنگدستی کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ میری ماں اُس لڑائی کے سبب جسنے کورسیکا کو اجاڑ دیا تھا کورسیکا سے بھاگ آئی تھی اور اب پارس میں رہتی تھی۔ کوئی ذریعۂ معاش نہ تھا اور سوائے اپنی دلیرنیکوکاری کے اُسکے پاس کچھ نہ تھا جس سے اپنی لڑکیوں کی آبرو اُس زمانہ کی ذلت ورسوائی سے جو اُسوقت کے اطوار جلسہ کے ہیولی میں موجود تھی بچاتی چونکہ مجھے تنخواہ نہ ملتی تھی اور سرمایہ ختم ہو چکا تھا۔ دیکھتا ہوں تو جیب میں فقط ایک ڈولر ہے۔ بس حیوانی ونفسانی تحریک طبعی کا تازیانہ ہوا کہ ایسی مایوسی سے رہائی پاتا اور ایسے غیر قابلِ برداشت غم سے نجات حاصل کرنا ہی بھلا ہے۔ میں دریا کے کنارہ کنارہ سرگرداں وپریشاں روانہ ہوا۔ اگرچہ جی میں آتا تھا کہ خودکشی بڑی نامردی ہے تاہم خودکشی کا ارادہ مجھپر ایسا غالب تھا کہ میں اُسے روک نہ سکتا تھا ذراسی دیر میں پانی میں پھاندہی پڑتا اگر میں ایک حرفت پیشہ وضع سادہ لباس شخص سے دوچار نہ ہو جاتا۔ اسنے مجھے پہچانکر میرے گلے میں باہیں ڈالدیں اور بیساختہ بولا اخاہ۔ یار۔ نپولین تم ہو تمہیں دیکھکر اسوقت بڑی مسرت ہوئی۔ یہ شخص میرا تو پخانے کے رسالہ کا پُرانا یار تھا اسکا نام ڈی ماسنس Demasuis تھا فرانس سے یہ چلا گیا تھا اور اب اپنی بوڑھی ماں کو دیکھنے ہمبیٔ لکر واپس آیا تھا۔

وہ مجھسے رخصت ہونے ہی کو تھا کہ پھر ٹھہر گیا اور کہنے لگا "نپولین خیر تو ہے۔ ذرا میری طرف تو دیکھو مجھسے ملکر تمہیں ذرا بھی خوشی نہوئی۔ کس مصیبت کا سامنا ہے۔ تم مجھے اسوقت دیوانہ معلوم ہوتے ہو جو اپنی جان پر کھیل جانیکو پھرتا ہے۔ دل تو میرا اُمنڈا ہوا تھا ہی۔ ڈی ماسنس کی باتیں اور بھی غضب ہو گئیں۔ یہ باتیں براہ راست میرے بھرے سے مشفقانہ تھیں میںنے بلا پس وپیش اُس سے کچا چٹھا کہہ سنایا۔ اسپروہ بولا کہ بس اتنی سی بات ہے! "لاحول ولاقوت" اور اپنی کمند مرزئی کے بوتام کھولکر ایک ہیمیٔ نکالی اور میرے ہاتھ میں دیکر بولا" لو یہ چھ ہزار طلائی ڈولر ہیں اپنی ماں کو بھیجدو" آجتک یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی کہ اس رقم کو قبول کرلینے پر میں کیوں راضی ہو گیا۔ یہ زرِ نقد

اقدام خودکشی

مینے لے لیا قلب کی کچھہ عجب حالت تہی میں بدحواس سا ہوگیا تہا اور اپنی حاجتمند ماں کو یہ روپیہ روانہ کرنیکو میں جھپٹا۔

جب روپیہ میرے ہاتہہ سے نکل گیا اور مارسیلس کے راستہ میں تہا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مینے کیا کیا۔ میں جلد اُسی مقام کو بھاگا ہوا گیا جہاں ڈیماسس کو مینے چھوڑا تہا۔ لیکن وہ وہاں نہ تہا کئی روز متواتر میں اُسکی تلاش میں برابر صبح سے شام تک پہرا اور پیرس کی گلیاں چھان ڈالیں لیکن ڈیماسس مجھکو نہ ملا۔ تمام اُس زمانہ کی اور نیز اُسوقت کی جب میں شاہنشاہ ہوگیا میری جستجو بیکار گئی اور اُسکا کہیں سراغ نہ لگا۔ ڈیماسس مجھے اُسوقت ملا جبکہ سلطنت زوال پذیر ہو چلی تہی۔ مینے اُس سے پوچھا کہ تمنے میری عجیب و غریب حالت کی بابت کیا خیال کیا تہا اور پہر پندرہ برس سے تمہارا نام تک مینے کیوں نہ سنا؟ اسنے جواب دیا کہ روپیہ کی مجھے حاجت نہوئی اسلئے مینے اپنا قرضہ طلب نکیا اگرچہ میں خوب جانتا تہا کہ ادائے قرضہ میں آپ کو کوئی دشواری نہوگی۔ علاوہ بریں ایک یہ ڈر لگا ہوا تہا کہ اگر میں آپ کے سامنے آتا تو آپ میری خانہ نشینی کی راحت کو جو گمنامی میں مجھے ملتی تہی چھوڑوا دینگے"۔

مینے ہزار دقت و اصرار ساٹھہ ہزار ڈولر چھہ ہزار ڈولر کی امداد کے معاوضہ میں اُسے قبول کرنیکو راضی کیا۔ اور زبردستی شاہی باغات کا ڈائرکٹر جنرل بنادیا اور چھہ ہزار ڈولر سالانہ تنخواہ مقرر کردی۔ خطاب دیا اور اُس کے بھائی کو معقول عہدہ دیا۔

مدرسہ حربیہ کے میرے دو رفیقوں نے جن دونوں سے بوجہ قدیم دوستی میرا قلبی تعلق تہا خدا کی حکمت سے جو اکثر ہم دیکھتے ہیں میری تقدیر میں بڑا بھاری اثر کیا۔ ایک تو ڈیماسس جسنے عین خودکشی کیوقت مجھے بچا لیا اور دوسرا فلپو۔ جسنے ایکر[1] کی فتح سے مجھے باز رکھا اگر فلپو حائل نہوتا تو میں اس مشرقی کلید کا مالک ہو جاتا۔ پہر قسطنطنیہ پر یورش کرتا اور ایشیا

[1] یعنی عکہ جو الیشیاے کوچک میں ایک بندرگاہ ہے جہاں نپولین کے معرکے ہم مصر کے متعلق ملاحظہ ہوں آئندہ پرچے (مترجم)

میں ایک سلطنت قایم کرتا"

لیکن اب تو فرانسیسی فوج کو شکستوں پر شکستیں ہونا شروع ہوگئیں آسٹریا کی فوج نے اسکو اُن مقامات سے نکالدیا جنپر نپولین نے اُسکو قابض کردیا تہا اور فرانسیسی فوج اب پیچھے ہٹنا شروع ہوگئی۔ پبلک سیفٹی کی کمیٹی اب کانپنے لگی اور بوجہ اپنی لاعلمی کے نہ جانتی تہی کہ کیا احکام جاری کرے۔ ایک شخص نے جو نپولین کی کارگذاریوں سے اچہی طرح واقف تہا کمیٹی کے سامنے نپولین کا نام لیا کمیٹی نے اُسے طلب کیا اور مشورہ چاہا۔ اُسکی مقامی اور اصطلاحی اور علوم حرب کی واقفیت اور اُسکے آراستہ دماغ کے ذریعوں نے فوراً اُسکو کمیٹی کا افسر بنادیا۔

اگرچہ نپولین نوعمر تہا اور بشرہ سے اور بہی نوعمر معلوم ہوتا تہا تاہم اُسکی متانت اور غور و فکر نے اُسکی رائے کو وقعت دی اور بلا وسواس اُسکی تجویزوں پر عمل کیا گیا۔ بحری الپس کی ایک ایک انچہ زمین سے وہ واقف تہا کیونکہ بڑی محنت سے اُسنے اُسکو دیکہا تہا اور ہر ہر چشمہ کے پیچ اور ہر ہر کوہ کے خم سے کماحقہٗ آگاہ تہا اور گہاریوں اور نالوں کے نفع و نقصان سے ماہر تہا اب اُسنے فرانسیسی فوج کو بڑی دور اندیشی سے جابجا تقسیم کیا اور آسٹریا کی فوج کا مد و جزر ایک دم رک گیا اور باوجود غنیم کی کثیر التعداد فوج کے فرانسیسی فوج نے اُن مقامات کو بچالیا جنکے بچانے کی اُسکو ہدایت کی گئی۔

صفحہ ۲۷

مگر اس زمانہ میں جبکہ وہ پیرس کی کمیٹی گہر میں بیٹہا اٹلی کی فوجونکو لڑا رہا تہا وہ مہلت کے اوقات میں سرکاری کتب خانہ میں اس محنت سے کتابونکا مطالعہ کرتا رہا کہ کوئی شخص اُس سے زیادہ محنت نکرسکتا اگرچہ اُسکو علمی ناموری کا حد سے زیادہ شوق کیوں نہوتا۔ جب کبہی وہ بعد شام کے تفریح کو جاتا تو پیرس کے زنانہ جوانونکو عیش و عشرت میں غرق دیکہتا۔ یہ کسی تماشہ کے مطرب کے ترانے یا کسی رقاصہ کی لوچ لچک پر دلدادہ ہوکر رائے زنی کرتے ہوتے نپولین کو اس سے سخت بیزاری ہوتی۔ اسیطرح ایک شب وہ پیرس کی گرد آلود گلیوں میں پہر رہا تہا کہ اُسنے پہر اسی قسم کا تماشا دیکہا اور کہنے لگا۔

"یہ کیونکر ہوا کہ ایسے بدکردار اور ذلیل لوگوں پر دولت نے اپنی مہربانی کا اسطرح اسراف کیا

فطرت انسان ہی کیا ہی خوار شے ہے"۔ اگرچہ نپولین عیش و عشرت کے کوچوں اور آوارگی کے منظروں اور اُن اوباش راستوں سے جن میں اُس زمانہ کے جوان بیہوشی سے غرق تھے قطعی علحدہ رہتا تھا لیکن ایسا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس رویہ کو اُسنے ایمان سے رہنما ہو کر کہ وہ خدا کی نظر میں پسندیدہ ہے منتخب کیا ہو۔ نہیں بلکہ اُس چیز نے اُس سے یہ رویہ اختیار کرایا تھا جسکو" نئے جذبہ کی قوت و دفع" کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ حوصلہ مندی نے جملہ جذبات کو اُس سے دفع کر دیا تھا۔ بڑے بڑے کام کرکے مشہور ہونیکی تمنا۔ بنی نوع انسان پر مشہور احسان کرنیوالوں کی طرح اپنا نام لازوال کرنیکی آرزو اس شدت سے اُس کی تمام فطرت میں پیوست ہو گئی تھی کہ جذبہ شہوانی بھی تو دب گیا تھا اور دنیا کی خوشیونکی معمولی پیروی اُسکی نظر میں ہیچ و حقیر ہو گئی تھی۔

ڈچز ابرانٹیز حسب ذیل واقعہ بیان کرتی ہی جس سے نپولین کی ہمدردمزاجی اور مہربانی کی بڑی خوشنما مثال ملتی ہے۔ ڈچز کا باپ بیمار تھا اور پرآشوب پیرس میں طوائف الملوکی تھی۔

میرے بھائی نے نپولین کو اطلاع دی اور وہ فوراً ہمارے یہاں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے باپ کی حالت سے اُسپر اثر تھا میرے باپ نے اگرچہ اُس کی طبیعت بہت خراب تھی نپولین سے ملنے پر اصرار کیا۔ پس نپولین ہر روز آتا اور صبح کو ہمیشہ یا تو دریافت کر بھیجتا کہ رات طبیعت کا کیا حال رہا۔ یا خود ہی آتا۔ جب مجھے اُسکا اُس زمانہ کا برتاؤ یاد ہو جاتا ہے تو میرا دل اُسکی سپاس گذاری سے بھر جاتا ہے۔

نپولین نے ہمکو خبر دی کہ پیرس کی حالت ایسی خراب ہو رہی ہی کہ ضرور کچھ نہ کچھ فساد برپا ہوگا۔ کانونشن نے رعایا سے بار بار کہا ہے کہ وہ اُنکی حاکم ہے۔ اس بات نے رعایا کو بھی خوب جتا دیا۔ سکھا دیا اور محلوں میں اگرچہ علانیہ تو نہیں لیکن کم از کم اظہار بغاوت ہو چلا ہے۔

لے پے لیٹیر کا محلہ جس میں ہم رہتے تھے بہت مخدوش تھا اور درحقیقت اُس سے بہت خطرہ تھا۔ اُسکے مقرروں نے بڑی پُر فساد اسپیچیں دینے میں ذرا بھی پس و پیش نکیا تھا وہ کہتے سنئے کہ مجمع رعایا کے اختیارات قانون سے بالاتر ہیں۔ نپولین نے کہا کہ معاملات

کی صورت بدتر ہو چلی ہے اور ریوولیوشن کے مقابلہ میں بغاوت ہوا چاہتی ہے۔
یہ تو میں اوپر کہہ چکی ہوں کہ نپولین ہمارے یہاں روز آیا کرتا تھا۔ شام کو یہ ملاقات کے کمرہ میں رہتا تھا اور میری ماں کی کرسی کے قریب اپنی کرسی ڈالکر آہستہ آہستہ باتیں کرتا۔ میری ماں کی اسلئے کہ وہ میرے باپ کے سرہانے سے ذرا دیر کو بھی نہ ہٹتی تھی شدت تکان سے آنکھ جھپک جاتی۔ مجھے یاد ہے کہ ایکدن میرے باپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی اور میری ماں شدت غم سے رو رہی تھی اسوقت رات کے دس بجگئے تھے اور زمانہ کا وہ خراب حال تھا کہ نو بجے شب کے بعد ہوٹل کے ملازمونکو اگر مار بھی ڈالو تو باہر نہیں نکلتے تھے نپولین نے کچھ نہ کہا اور چپکے سے زینہ سے نیچے اتر گیا اور ڈاکٹر ڈیوکے ناس کے پاس جا یا وجود اسکے حیلہ حوالے کے اسکو اپنے ہمراہ لے آیا۔ موسم بھی بہت خوفناک تھا یعنی مینہ کہتا تھا کہ آج برسکے پھر کبھی نہ برسونگا۔ نپولین کو کرایہ کی گاڑی ملی نہ تھی اور مینہ میں وہ شرابور ہوگیا تھا۔ ہاں بیشک نپولین کا دل اس زمانہ میں محبت کو اپنی طرف کھینچ لینے کے قابل تھا"
یہ تو کہا جا ہی نہیں سکتا کہ فرانس میں اسوقت کوئی مذہب تھا۔ مسیحی مذہب سے ایک عام نفرت تھی۔ پادری لوگ ملک بدر کر دیے گئے تھے گرجا یا تو منہدم کر دیئے گئے تھے یا دار العلوم اور عشرتخانے بنگئے تھے۔ روح کی بقا سے انکار تھا۔ قبرستانوں کے دروازوں پر لکھا ہوا تھا کہ موت خواب ابدی ہے اسلئے چال چلن کی ساخت میں نپولین مذہبی اثر سے محروم تھا۔ تاہم اسکا دل اگر یہ کہنا نامناسب نہو تو زاہدانہ تھا۔ اسکی سرشت سنجیدہ۔ پُرخیال اور غماز تھی۔ عظیم الشان اور پُر راز امور ایکدم اسکو اپنی طرف کھینچ لیتے اور اسپر رعب طاری کر دیتے حتیٰ کہ اسکی حوصلہ مندی خود۔ پرفخر اور خوشی سے اترائی ہوئی نہ تھی۔ بلکہ اداس اداس پرشکوہ اور عالی تھی۔ نہایت ہی شاقہ اور بیخواب محنتوں اور رستمانہ کاموں کا اسے دھیان رہتا تھا۔ تن آسانی۔ عیش و نشاط کی اسے کوئی خواہش نہ تھی بلکہ یہی آرزو تھی کہ وہ وہ کام کرکے جو کسی سے نہوے ہوں وہ دنیا کا سب سے بڑا آدمی بنجائے شباب زندگی میں بھی تو اسے کوئی لطفِ دنیا نہ تھا بلکہ انسان کی اس دنیوی مسافرت

پر دہ مغموم نظر ڈالتا تہا اور جب پیمانہ عمر لبریز ہوا تو اسوقت یہی کہا ہے کہ "اس زندگی میں
ہمکو تو وہی ایک خوشی کے لمحے نصیب ہوسے اور وہ بہی جوزیفائن Josephine
کے صدقہ میں"۔

نیشنل کانونشن نے فرانس کی پسندیدگی کیلئے ایک اور کمیٹی قایم کرنا چاہی اور بجاے
اسکے کہ عاملانہ اختیارات ایک بادشاہ یا ایک پریسیڈنٹ کے اختیار میں دئے جائیں وہ
اختیارات پانچ سرداروں کو تفویض ہوسے جو ڈائرکٹر کہلاسے۔ قانونی اختیارات دو
گروہوں کو عطا ہوسے جسطرح ممالک متحدہ امریکہ میں ہیں اور پہلے گروہ کا نام مثل ممالک متحدہ
امریکہ کے سینٹ Senate کے کونسل آف اینشنٹ Council of
Ancient ہوا اسمیں دو سو پچاس ممبر تہے کم سے کم جن میں سے ہر ایک ممبر کی عمر ۴۰
سال کی ہونا ضروری تہی اور وہ بیاہا یا رنڈوا ہو اور دوسرے گروہ کا نام کونسل آف
فیو ہنڈرڈ Council of five hundred رکہا گیا کیونکہ اس میں پانچ
ممبر سے تہے یہ مثل ممالک متحدہ امریکہ کے ہوس آف ریپریزنٹیٹوز house of
representatives کے تہا اور اس میں ممبران کی عمر کم از کم ۳۰ سال کی ہونا شرط تہی۔

یہ کانونشن ان سب سے جو ابتک قایم ہوئیں نہیں افضل تہی اسکو اوسط خیال
جمہوریوں نے مرتب کیا تہا اور یہ منشا رکہی تہی کہ سلطنت جمہوری قایم کریں اور ادہر تو
شاہی فریق کے طرفداروں سے جو بوربوں Bourbon خاندان کو پہر تخت پر
بٹہانا چاہتے تہے فرانس کی حفاظت کریں اور ادہر جیکوبن بلوائیوں سے جو ملک میں اپنی لیا
عذر قایم رکہنا چاہتے تہے فرانس کو بچائیں۔ یہ کانونشن پہلے ابتدائی مدارج کی رعایا کے
سامنے پیش کی گئی کہ دیکہا جاسے وہ اسے منظور کرتی ہی یا نہیں۔ جملہ زراعت پیشہ
لوگوں۔ چہوٹے قصبوں کے باشندوں اور سپاہ نے اسے بڑے اظہار مسرت سے
قبول و منظور کر لیا۔

صفحہ ۲۸

شہر پیرس ۹۶ محلوں میں تقسیم تہا اور ہر ایک محلہ میں جیسا ہمارے یہاں ہوتا ہے
لوگ راسے دینے کو جمع ہوسے اور جب کانونشن پیش کی گئی تو ۴۸ محلوں نے تو اتفاق

رائے کیا اور اُسکو منظور کیا لیکن ۲۶ محلوں نے بالاتفاق نامنظور کیا۔ شاہی فریق کے طرفدار اور بغاوت پسند لوگ مقابلہ کو آمادہ ہوگئے۔ یہ دونوں شدت میں حد سے متجاوز تھے اور انمیں سے دونوں کو توقع تھی کہ کانونشن کو رد کردینے سے ہمارا مطلب نکل آئیگا کانونشن کی طرف سے عذر پیش ہوا کہ قوم کی جماعت کثیر نے تو کانونشن ہر جگہ منظور کرلیا ہے اور پس اُنھوں نے کانونشن کی شرائط کی تکمیل میں ہاتھ لگا دیا۔

اسپر مخالفین قطعی برہم ہوگئے اور مسلح ہونا شروع ہوے اور سخت مقابلہ کرنیکا مستقل ارادہ کرلیا۔ پیرس کا طوفان بدتمیزی تو بلوہ کرنیکو اوہار کہائے پہرتا ہی تہا انکا بہ دل وجان شریک ہوگیا اور معلوم ہوتا تہا کہ کانونشن پر ساری پیرس کا طوفان چڑہا آتا ہے۔ بغاوت کی توپ کو نشانہ دیکہا دیا گیا اور، عملان خطرہ کے گھنٹے بجنے لگے اور ٹڈی دل پُرخطر انبوہ کے انبوہ لایق لایق افسروں کی ماتحتی میں۔ پیرس کی سڑکوں پر پل پڑے۔

ابتو کانونشن کو حد درجہ کا خطرہ ہوگیا۔ کیونکہ اُس طوائف الملوکی میں خون پانی کی طرح بہتا تہا اور جان کی کوئی وقعت نہ تہی یہ کچہہ چند لونڈے لکا اور آوارہ گردوں کا تو بلوہ تہا ہی نہیں جو غُل مچا مچاکر کانونشن کا محل گہیر لیتے اور فقط اُس کی کہڑکیاں توڑ ڈالتے یہ تو پوری چالیس ہزار سپاہیوں کی فوج تہی۔ صف جنگ آراستہ کئے توپوں بندوقوں سے مسلح تہے اور اُنکے سردار بوڑہے کارآزمودہ جنرل تہے جو سابق بادشاہت کے زمانہ میں بڑے بڑے معرکے دیکہہ چکے تہے۔ جھنڈے جگمگا رہے تہے اور بگل بج رہے تہے اور ہر چار جانب شہر سے ٹوئی لرزیر پر چڑہے چلے آرہے تہے۔ کانونشن کے پاس اس طوفان کا مقابلہ کرنیکو صرف پانچہزار باقاعدہ فوج تہی۔ پہر اُسپر یہ خطرہ تہا کہ مقابلہ کے وقت کہیں یہ دشمن سے مل نہ جائیں۔ کانونشن نے جنرل مینو Menou کو بغاوت فرو کرنے کے واسطے مقرر کیا اور دشمنوں سے مقابلہ کرنیکو وہ چلا۔ ان واقعات میں جو پیش آرہے تہے نپولین بڑا لطف لے رہا تہا اور جنرل مینو کے ٹہوس کالموں کے پیچہے پیچہے چلا آرہا تہا۔ لیکن یہ جنرل جو حلیم المزاج اور ایک ناقابل آدمی تہا اور ایسے

نازک وقت کا مقابلہ کرنیکی ہمت نہ رکھتا تھا فریق مخالف کی تعداد اور غلبہ دیکھکر ڈر گیا اور انکے سامنے سے ہٹ گیا۔ بس پھر کیا پوچھنا تھا پیرس کی کوچوں میں نیشنل گارڈ کی فتح کی دھوم ہوگئی اور اس کامیابی سے باغیوں کے دل ہاتھوں بڑھ گئے اور یقین ہوگیا کہ باقاعدہ فوج ہم پر کبھی ہتیار اُٹھانیکی جرأت نہ کریگی۔

اب اس متحیر شہر پر شام کی اندہیری چھا رہی تھی۔ مینو Menou کی ناکام رسالت دیکھکر گلیوں میں ہوتا ہوا نپولین ٹولی ریز پہونچا اور چھجے پر کھڑے ہوکر کھڑے کانونشن کے بے انداز خطرہ کا مستقل غیر مضطرب بشرہ سے جسپر کوئی ہراس نہ تھا نظارہ کرنے لگا اتنے میں گیارہ بجے۔ مینو کو تو نہایت ہی بدحواسی سے کانونشن نے برخاست کیا اور پورے اختیارات دیکر بیرس کو فوج کا افسر بنایا۔ یہ عہدہ خطرات سے پر تھا کامیابی تو ناممکن تھی اور ناکامی میں موت یقینی تھی۔ بیرس پس وپیش کرنے لگا اور اسوقت اسکو نپولین یاد آیا اور جس سے ٹولون کے معرکہ سے اس کی شناسائی تھی اور علم حرب وجنگ سے اس کی واقفیت اور دلیری اور اپنی اور دوسرے کی جان کی پروا نکرنا اُسے خوب یاد تھا اور۔ فوراً اُسنے باآواز بلند کہا کہ اگر دنیا میں ہمکو کوئی شخص بچا سکتا ہے تو وہ ایک شخص ہے۔ یعنی کورسیکا کا ایک نوعمر افسر ہے اور نپولین بونا پارٹ اُسکا نام ہے ٹولون میں اُسکی حربی لیاقتیں میں دیکھ چکا ہوں۔ یہ آدمی البتہ ایسا ہے کہ بس کچھہ کسی بات کا لحاظ نہ کریگا۔ نپولین سامنے چھجے پر تو موجود تھا ہی ممکن ہے کہ بیرس Barras کی نگاہ اُسپر پڑی ہو اور اُسے یہ خیال دلایا ہو۔

نپولین فوراً کانونشن کے سامنے پیش ہوا۔ اُنکو توقع تھی کہ وہ ایک دیو ہیکل بڑے کلہ جبڑہ کا سپاہیانہ وضع آدمی دیکھینگے۔ لیکن وہ حیرت میں ڈوب گئے جب اُنکے سامنے دُبلا پتلا نحیف الجثہ پیلے چہرہ کا۔ سُتے ہوے رخساروں کا ظاہر میں کوئی اٹھارہ برس کا لڑکا پیش ہوا۔ پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ کانونشن کی حفاظت کا کام صاحبزادہ تم اپنے ذمہ لیتے ہو؟ نپولین نے مختصر اور پُرمعنی جواب دیا "جی ہاں" ذرا تامل کے بعد پریسیڈنٹ نے پھر سوال کیا "تمکو معلوم ہے کہ وہ کام ہے کتنا اہم؟" نپولین نے

پریسیڈنٹ کو اُس تیز نگاہ سے دیکھا کہ ایک ہی دو نے جسکو برداشت کیا ہوگا اور جواب دیا
" بہت اچھی طرح سے " اور میری تو عادت ہے کہ جو کام ہاتھ میں لیتا ہوں پورا ہی کرکے
چھوڑتا ہوں' اس حیرت انگیز شخص کے لہجہ اور وضع میں ایک ایسی انوکھی بات تھی کہ کانوینشن
کے جملہ ممبروں نے بالاتفاق یہ کام اُسکے ہاتھ میں دیدیا اور ایسے خطرہ کی حالت میں اُسکی
مستقل اور غیر مضطرب ہمت دیکھکر اُنکو ثابت ہوگیا کہ ہم اسوقت کسی معمولی قوی کے آدمی
کے سامنے نہیں ہیں ۔ دو ایک اور باتوں کے بعد نپولین نے کہا مگر ایک شرط ہے کہ مجھکو
اختیار کامل دیدیا جاوے اور پھر کانونشن اُس میں اپنی طرف سے کوئی دخل ندے ۔ بحث
کا تو موقع تھا ہی نہیں یہ درخواست بھی فوراً منظور ہوگئی ۔

جفاکشی ۔ اوسانوں اور خطا نکرنیوالی تدبیروں کا اس موقع پر جیسا نپولین نے اظہار
کیا کم کسی موقع پر کیا ہوگا ۔ پیرس سے پانچ میل کے فاصلہ پر سیبلن Sablon کے
میں پچاس بھاری توپیں موجود تھیں ۔ مُرات کو معہ سواروں کے ایکدم یہ توپیں لا نیکو
اُدہر روانہ کیا اور حکم دیا کہ فوراً یہ توپیں ٹولی لریز میں حاضر کیجاویں ۔ مُرات اور اُسکے سواروں
نے ان توپوں پر قبضہ کیا ہی تہا کہ مختلف محلوں سے بلوائیوں کی ایک جماعت انہیں
لینے پہونچی یہ تعداد میں اگرچہ زیادہ تھے لیکن مُرات Murat کے سواروں کا مقابلہ
نہ کرسکے اور بحفاظت تمام توپیں نپولین کے پاس پہونچگئیں ۔ اُسنے انکو اچھی طرح بہرکر
اس قرینہ سے لگا دیا کہ جتنے راستہ کانونشن کو آتے تھے انکی زد اور مار میں تھے ۔

اس حیثیت جوان نے ذرا بھی دم نہ لیا ۔ جہاں دیکھئے موجود تہا ۔ تمام رات ہدایتیں
دیتا رہا اور محنت کا جوش دلوں میں پہونکتا رہا اور ہمتیں بڑہاتا رہا ۔ اُسے خوب معلوم تہا
کہ جس ٹڈی دل سے اُسے مقابلہ کرنا تہا یعنی چالیس ہزار کے مقابلہ میں اُسکے پاس صرف
پانچہزار آدمی تھے ۔ پہر دشمن بڑے قواعد داں پورے مسلح اور تجربہ کار افسروں کی ماتحتی
میں تھے اگر وہ چاہتے تو بہ آسانی اسکا محاصرہ کرلیتے اور اتنے دنوں تک بھوکا مارتے
کہ مجبوراً اطاعت کرنا پڑتی ۔ یا آڑ دیکر مکانوں کی چھتوں اور کھڑکیوں سے اسقدر اُس کی
جمعیت کم کردیتے کہ مقابلہ محال ہوجاتا ۔ لیکن نیشنل گارڈ National Guard

کو یہ بسنت کی خبر نہ تھی کہ اُنکا کیسے مستقل۔ نڈر اور مضبوط شخص سے سامنا ہے۔ وہ اسی لاابالی میں تھے کہ پیرس کے شرفا پر بھلا حربہ کرنیکی کون ہمت کر سکتا ہے۔ انبو کا نونشن کے طوطے اُڑ گئے جب اُنہوں نے دیکھا کہ اُس اندہیری رات میں نپولین کے حکم سے آٹھ سو بندوقیں مع بیشمار کارتوسوں کے حاضر لائی گئیں اور خود ان ممبر صاحبان کو ہدایت ہوئی کہ ان بندوقوں سے مسلح ہو کر فوج کا چند اول بنیں[1]۔ اس احتیاط پر تو اب کانونشن کے کان کھڑے ہوے کہ آجکی رات ہے بڑی ٹیڑہی کھیر۔ اور وہ شخص تو اپنے ارادہ میں کچھہ اور ہی معلوم ہوتا ہے جسکے سپرد ہمنے اپنی حفاظت کی ہے۔ لوزے کے نزڈکے لوٹی لریز Tuileries اچھا خاصہ مورچہ بندیوں کا لشکرگاہ معلوم ہو رہا تہا۔ نپولین کی توپیں ایسی ڈٹی ہوئی قایم تہیں کہ سب پلوں۔ سڑکوں کا صفایا بول رہتیں جنسے دشمن کانونشن۔ Convention. کی سمت قدم رکھتا اب دیکھئے کہ خود نپولین کا سا ہمت و استقلال اُسکے سپاہیوں میں بھی بھر گیا تہا اُسنے اسکے بعد اُنکو ایک مختصر اسپیچ دی جسکے اثر سے وہ سب مرنے جینے میں اُسکے شریک ہو گئے۔

اُدہر شہر کا یہ حال تہا کہ بجا گھنٹے بج رہے تھے اور ڈہول پٹ رہے تھے اور چاروں طرف سے لوگ مقام معززہ پر جمع ہو رہے تہے کہ کانونشن پر دَل کے دَل ملکر حملہ کریں۔ کانونشن کے ممبر اوہر اپنی جگہ ساکت بیٹھے آنیوالے خوفناک لمحہ کے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے جسپر اُنکی زلیست و موت موقوف تہی۔ خاموش۔ مستقل۔ سنجیدہ۔ نپولین اپنی سب کارروائیاں پختہ کر چکا تہا اور منتظر تہا کہ پہلے حملہ کی جوابدہی اُسکے مخالفین کے ذمہ رہے اور دوسرے حملہ کی خود اُسکے۔

اب ہر چہار سمت سے دشمن انبوہ کے انبوہ آتے ہوے نظر آنے لگے اور شہر کے تنگ کوچوں میں تل دہرنے کا ٹھکانا نہ رہا۔ فرط مسرت سے باجے بج رہے تہے اور پہریرے ہوا میں لہرا رہے تہے اور محصور کانونشن پر غرور سے بڑہتے چلے آتے تھے اور اپنی کثیر تعداد سے باغ باغ فتح کو بائیں ہاتھہ کا کھیل سمجھہ رہا تہا۔ اُنہیں کیا معلوم تہا کہ کانونشن

[1] پچھلا حصہ۔ ۱۲ مترجم۔

کی چھوٹی سی جماعت اُنسے مقابلہ کریگی بلکہ یہی خام خیالی تھی کہ ہماری دو ایک باڑھوں پر فریق مخالف فرار ہو جائیگی - اس طرح بلا پس و پیش وہ گراب کی خاصی زد میں جو نپولین نے اپنی توپوں میں منہہ تک ٹھونس رکھی تھی آ پہونچے -

لیکن یہ دیکھکر کہ کانونشن کی فوج مستقل کھڑی ہے اور اُنکے آنیکا انتظار کر رہی ہے - سب سے آگے والی صف نے اپنی بندوقیں چھتیائیں اور ایک باڑھ ماری - بس پھر کیا پوچھنا تھا - ایکدم نپولین کے توپخانوں سے براہ راست - بے رحم - خونریز آگ کا طوفان برپا ہو گیا اور پُر اژدہام کوچوں میں قیامت برپا ہو گئی - یہ گراب کا مینہہ تھا جو اولوں کی طرح برس رہا تھا - ایک آن واحد میں کوچے اور سڑکیں مقتولوں اور مجروحوں سے پٹ گئیں - اس انبوہ میں تلاطم مچا - گراب اُسی طرح پڑ رہا تھا - اس انبوہ نے پیٹھ پھیری - گراب میں کوئی کمی نہ تھی - یہ انبوہ بھاگا - گراب نے اسیطرح تواضع کی - اب نپولین نے اپنی چھوٹی فوج کو حکم دیا کہ دشمن کا بڑی شدت سے پیچھا کرے مگر خالی کارتوس فیر کئے جائیں - بھاری بھاری توپوں کی گرج شہر میں گونج رہی تھی اور بلوائے بدحواس جس کوچہ میں مُنہ پڑا گھس گئے اور ایک گھنٹہ کے اندر ایک کا بھی پتہ نہ رہا اب نپولین نے اپنی فوج محلہ در محلہ بھیجدی کہ سب کے ہتھیار چھین لے تاکہ پھر جمع نہو سکیں پھر مردوں کے دفن کا حکم دیا اور مجروحوں کو اسپتالوں میں بھجوا دیا - اور اُسکے بعد چپ چاپ مستقل - جیسے آج کوئی واقعہ پیش ہی نہیں آیا وہ اپنے صدر مقام ٹوئی لریز کو چلا گیا -

نپولین سے ایک لیڈی نے پوچھا کہ کس دل سے اُسنے اپنے ملک والوں کا اس طرح ستیاناس کر دیا؟ اُسنے جوابدیا "سپاہی فرمانبرداری کی ایک کل ہے اور یہ میری مہر تھی تو آج مینے پیرس پر نصب کر دی"

اسطرح نپولین نے فرانس کی نئی گورنمنٹ قایم کی جسکا نام ڈائرکٹری Directory ہوا - اسلئے کہ پانچ ڈائرکٹر اس میں کام کرتے تھے اور چند ہی ماہ کے بعد اُسنے پیرا سس کمیٹی کو خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر صرف اپنے زور دماغ سے نیست و نابود کر دیا جسکے اسوقت قایم کرنیمیں اُسے توپوں سے کام لینا پڑا تھا جسوقت تمام محلے مغلوب ہو گئے - کانونشن نے

نے نپولین کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور سب نے یکزباں ہوکر اعتراف کیا کہ فقط نپولین کے طفیل سے ریپبلک بچی۔ اب اسکا دوست برس بھی ایک ڈائرکٹر کیا گیا۔ اور افواجِ اندرونی کا نپولین کمانڈر انچیف مقرر ہوا اور پایہ تخت پیرس کا انتظام و حکومت اُسسے تفویض ہوئی۔

بلوائیوں نے کیا نیچا دیکھا فریق شاہی کے طرفداروں کی کمریں ٹوٹ گئیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ریپبلک کی مستقل بنیاد اسی فتح نے ڈالی اس کامیابی اور سرخروئی کے موقع پر نپولین نے بڑی رحمدلی ظاہر کی جسوقت کانونشن نے چاہا کہ نمکحرامی کی جرم پر مینو کو قتل کرادیں تو نپولین آڑے آگیا اور اُسکو رہا کرا دیا۔ نپولین نے بکامیابی یہ دلیل پیش کی کہ مفسدہ پردازوں سے کوئی اندیشہ باقی نہیں اور اب مینو کو سزا دینا عبث ہے بلکہ مفسدین کے فعل پر نقاب فراموشی ڈالنا اولی ہے۔ اب کانونشن نے جسپر نپولین کی تدابیر کا کچھ کم اثر نہ تھا بعزت تمام اپنے کو کام سے علیحدہ کرلیا اور اشتہار عام دیکر کہ جملہ گزشتہ جرایم معاف کردئے گئے اور خلق کو اب امن بخشی گئی عنانِ حکومت ڈائرکٹروں کے ہاتھ میں دیدی۔

صفحہ ۳

اب نپولین کا عہدہ چشم بددور بڑے جاہ و جلال کا تھا ۲۵ برس کا صرف سن تھا۔ اپنی بڑی بڑی خدمات اعلی عہدہ اور معقول آمدنی سے خلق کی نگاہ میں اُسکی بڑی آبرو تھی۔ نپولین کی یہ برتری کوئی ایسی نہ تھی جو ایکدم اتفاقیہ واقع ہو جایا کرتی ہے۔ یہ سالہاے گذشتہ کی محنتونکا صلہ تھا اور اب وہ اس نہال کا ثمر کہا رہا تھا جو مدرسہ حربیہ کی شاقہ محنتوں حصول ملازمت کے بعد مطالعوں اور علم کی پیروی۔ ٹولون کی جانکاہیوں اور بحری آلپس کی مہم کی عرق ریزیوں سے اُسنے پرورش کیا تھا۔ اگر نپولین میں حیرت انگیز عزم و ہمت تھی۔ جو اسمیں یقیناً تھی۔ تو اسیطرح اُس میں حیرت افزا محنتوں کا بھی مادہ تھا۔

یہ رتبۂ عالی حاصل کرلینے پر جسکے ساتھ روپیہ کی جانب سے بھی فارغ البالی تھی نپولین فوراً اپنی ماں کے پاس پہنچا اور اُسکے آرام و آسایش کے جملہ سامان مہیا کئے۔ اُسنے ہمیشہ اپنی ماں کو فرزندانہ محبت کی نگاہ سے دیکھا اور ثابت کردیا کہ وہ فرزند سعادت مند ہے۔ اسوقت سے اپنے جملہ خاندان ماں بہن بھائیوں کی کفالت اسنے اپنے ذمہ لی اور اُنکے جملہ اغراض کو اپنے اغراض سے متعلق کرلیا۔

یہ عہدہ نپولین کا بڑی جوابدہی کا تھا جس میں ہر لمحہ جرأت اخلاقی - ہوشیاری اور سلیقہ شعاری کی حاجت تھی - فریق شاہی کے طرفدار اور جنکو بنی حد درجہ غصہ تھے گورنمنٹ مستحکم نہ تھی اور خلقت عام کے خیالات پرو باؤ نہ تھا - پیرس - فساد و ہنگاموں سے پریشان تھا - ریوولیوشن کی غارتگری نے لاکھوں کو بے معاش کردیا تھا اور کوئی ذریعہ حصول زر کا باقی نہ تھا - مخلوق بھوکوں مررہی تھی اور گورنمنٹ کو ضروری ہوا اگرچہ اسکی کوئی ساکھ اور کوئی ذریعہ نہ تھا کہ لوگوں کو رزق پہونچاے - نپولین نے اس درہمی برہمی کے وقعیہ میں بھی مردانگی - انسانیت اور نہ جھکنے والی ہمت کے خوب جوہر دکھائے -

اکثر بے قانون ہنگاموں کے فرد کرنیمیں فوج کے مضبوط بازو سے امداد لیجاتی تھی مگر کبھی فقط نپولین کی پُرتاثیر اور پُرمعنی تقریر ہی سے غول منتشر ہوجاتے تھے اور مزاجوں میں صلاحیت پیدا ہوجایا کرتی تھی - ایک مرتبہ ایک بڑی موٹی گدگدی بھٹیاری ایک مجمع کو بڑی لسانی سے تاکید کررہی تھی کہ "ہرگز نہ منتشر ہوں" اور کہتی تھی کہ "ان حرام خوروں خودنماؤں کی ہرگز ہرگز مت پروا کرو جنکے شانو پر افسری کے جھبے پڑے ہیں - جب تک انکو اپنی توندیں بھرنے کو ملتی ہیں ہم فاقہ زدوں اور نیچا نوکو کب پوچھتے ہیں - نپولین وہاں پاس تو تھا ہی اس بھٹیاری کی طرف مخاطب ہوکر بولا " بوا ذرا میری طرف تو دیکھو اور انصاف کرکہ تو موٹی ہے یا میں موٹا ہوں " بھٹیاری تو اس فقرہ پر شرما گئی اور غول یہ لطیفہ سنکر ہنستا ہوا اپنے اپنے راستہ ہوگیا -

---

لے یعنی طوائف الملوکی کا حامی انبوہ - ۱۲ - مترجم -

نپولین کی وضع اور چال چلن اُسکی رحمدلی جوزیفائن بوہرنے یوجین۔ نپولین اور جوزیفائن کی شادی۔ افواج اٹلی کی سپہ سالاری۔ پیرس سے کوچ۔ انگلستان میں خیالات کی حالت۔ نیس کی فوج نپولین کی جنرلوں اور سپاہیوں پر فضیلت۔ لٹیشیا کا اثر۔ نپولین کی تجویزیں۔ اُسکے اشتہار و اعلان۔ فوج کی مشقت اور مصیبت۔ اٹلی والونکو باربنانیکی کوششیں۔ سیرا کی لڑائی۔ سارڈینیا کے کمشنرونکا مغرورانہ برتاؤ۔ اشتہار و اعلانِ عام۔

پیرس کے محلوں میں مفسدونکی شکست اور اُسکی عزم و ہمت اور اُس رحمدلی سے جو اُسنے پیرس کے انتظام میں ظاہر کی ساری شہر میں بچہ بچہ کی زبان پر نپولین کا نام تھا۔ اُسکی دُبلی پتلی صورت اپنے تناسب میں ایسی نازک نازک اور خوبصورت اُسکے چھوٹے چھوٹے بلورین نرم ہاتھ کہ جنپر مہ جبینونکی رال ٹپک پڑے اُسکے پُر شباب بھولی بھولی صورت اور ان سب نے بڑے تعجب کی بات ہے ایسے شجاع اور نڈر عزم و ہمت اور متکبر ارادہ سے ملکر اُسے وہ فوق العادت دلفریبی عطا کی تھی جو سمجھہ سے باہر ہے۔

پیرس کے کوچوں میں قحط کا بازار گرم تھا۔ محنت مشقت کے راستے مسدود تھے اور غریب و بیکار لوگ فاقوں سے مر رہے تھے۔ امرا اپنی لٹی ہوئی دولت کا بچا کھچا سمیٹ کر فرانس سے فرار ہو رہے تھے۔ کوئی قانون سوا اُسکے جو نپولین کے توپخانو نسے

گرجتا تھا نہ تھا نپولین نے نیشنل گارڈ کو فوراً از سر نو ترتیب دیا اور جلد کافی انتظام ہو گیا۔ تمام شہر
کے حصوں میں نپولین ہر وقت پہرا رہتا اور اُسنے فوجی قواعد کے ناشنوا بازو سے بہ تحمل ہمدردی
اور تسلی کے الفاظ آمیز کر رکھے تھے طوجز ایبرانٹیز کہتی ہے کہ سو سے زیادہ خاندان تو فقط نپولین
کی ذاتی کوشش نے مرنے سے بچائے ہیں افلاس کے بالاخانوں اور حاجتمندی اور مصیبت
کے تہخانوں میں نپولین خود پہنچتا اور وہ روناک منظر و نیز جو پیرس میں قدم قدم پر نظر آتے تھے
رویا کرتا۔ محتاجوں کو ایندہن اور خوراک بٹواتا اور مصیبت زدوں کی مصیبت کم کرنے میں
ایسا بدل وجان غرق ہو گیا تھا کہ اسکو اپنے آرام و آسایش کا ہوش نہ تھا۔

نپولین ایک دن اپنی گاڑی سے میڈم برین کے یہاں دعوت کھانیکو اتر رہا تھا کہ
ایک عورت نے جس کی گود میں مرا ہوا ایک بچہ تھا اُس سے کہا کہ بہوک اور غم نے میری چھاتی
میں حیات کے چشمہ کو سکھا دیا اور دیکھئے یہ بالک بہونک سے بلک بلک کر مر گیا۔ میرا گہر والا بہی
مر گیا اور پانچ بچے گہر پر بہونک سے پڑے تڑپ رہے ہیں۔ پہر یہ فاقہ زدہ عورت کہنے لگی اگر مجھے
کوئی فوراً امداد نہیں مل سکتی ہے تو بس اب جاتی ہوں اُن پانچوں کو لیکر پانی میں پہاندی پڑتی ہوں
نپولین نے اُس سے خوب اچھی طرح ذرا ذرا حال دریافت کیا اور اُسکے مکان کا پتہ پوچھکر
سر دست اُسکی رفع ضروریات کو زر نقد دیکر مکان میں چلا گیا اور مہمانوں کے ساتہہ اُس
پر تکلف دعوت میں جا تو بیٹھا لیکن اس نظارۂ رنج و مصیبت نے جو اُسنے ابھی دیکھا تھا اُسپر
ایسا گہرا اثر ڈالا تہا کہ وہ اُسے اپنے دل سے محو نہ کر سکتا تھا اُسے اسطرح اُداس اور مغموم دیکھکر
جملہ مہمانوں کو بہی حیرت تہی۔ جوں توں کہانا کہا کر پہلا کام اُسنے یہی کیا کہ فوراً اُسنے اس بات
کی تحقیقات کی کہ جو کچھ اُس سے بیان کیا گیا ہے وہ سچ ہے کہ نہیں اور جب ثابت ہو گیا
کہ یہ واقعہ سچا ہے تو اُسنے اس خاندان کو براہ راست اپنے سایۂ حمایت و حفاظت
میں لے لیا اور لڑکیوں کو اپنے احباب کے یہاں سوزن کاری کے کام میں ملازم کرا دیا
اور یہ خاندان عمر بہر نپولین کو ہاتہ اٹھا اٹھا کر دعائیں دیتا رہا۔ انہیں باتوں نے تو جو نپولین
سے ہمیشہ ظہور میں آتی رہتی تہیں فرانس کے باشندوں کے دلوں کو موہ لیا تھا۔

اسوقت پیرس میں ایک لیڈی اپنے رتبۂ عالی حسن و جمال اور سلیقہ سے بڑی نامور

صفحہ ۳۱

تہی - عمر اس کی اٹھائیس برس کی تہی اور بیوہ ہوگئی تہی اُسکا شوہر ویکونٹ بوہرنے تہوڑا ہی زمانہ
ہوا تہا کہ قتل ہوا تہا اور ہنگامہ بغاوت کا بڑا نامور مظلوم شکار تہا جوزفائن ٹیشر بوہرنے
Tascher Beauharnais جو بعد کو نپولین کی دنیا کی مشہور بیوی ہوئی
جزیرہ مارٹی نیکو *Martinico* میں جزائر ویسٹ انڈیز *West Indies*
کے قریب پیدا ہوئی تہی - وائکونٹ بوہرنے جو بزمرۂ تاجران اس جزیرہ میں گیا تہا اس حسین جوزفائن
پر فریفتہ ہوگیا اور اگرچہ وہ ہنوز نوعمری تہی اُس سے شادی کرکے اُسے پیرس میں لے گیا
اور یہاں میری انٹونیٹ *Mary Antoinette* کے پُرشان و شوکت دربار
میں جوزفائن داخل کی گئی - لیکن طوفان بغاوت اسکے مکان پر بے رحمی سے نازل ہوا اور
جوزفائن کو نہایت شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا یعنی نہ توکوئی دوست ہی رہا نہ شوہر باقی
رہا - نہ وہ دولت رہی مگر طوفان جلد اتر گیا اور دو بچوں کی ماں جوزفائن ایک بیوہ رہگئی
ان بچوں میں سے ایک کا نام یوجین *Eugene* تہا اور ایک کا ہورٹنس
لیکن باوجود اسکے جوزفائن کے پاس اسقدر دولت باقی تہی کہ نامور نامور لوگ اُسکے مداح
اُسکے چاروں طرف جمع تہے -

کانونشن کے حکم کی تعمیل میں نپولین پیرس کے باشندوں کے ہتہیار ضبط کر رہا تہا
کہ پہر بلوہ نہو سکے اسمیں ماسٹیور بوہرنے کی بہی تلوار ضبط ہوئی - چند روز بعد یوجین جو
دوازدہ سالہ ہونہار لڑکا تہا نپولین کے پاس گیا اور بڑے بہولے پن سے بہ منت کہا
کہ میرے باپ کی تلوار مجھے واپس دیدیجئے" ایسی درخواست رد کرنیکا دل تو خدا نے
نپولین کو بخشا ہی نہ تہا - اُسنے فوراً تلوار منگائی اور اپنے ہاتہ سے یوجین کے سامنے
پیش کی اور بڑی شاباشی دی - اسپر یہ شکرگذار لڑکا پہوٹ کے رونے لگا اور مُنہہ
سے توکچہ نکلا نہیں تلوار کو کلیجہ سے لگا لیا - پہر با ادب جہک کر سلام کیا اور خاموش چلا آیا -
یہ محبت فرزندانہ دیکہکر نپولین پر بڑا اثر ہوا اور اُسکے خیالات فوراً اُس ماں کی طرف پہونچے
جسنے اس سلیقہ سے اپنے بچہ کو تربیت کیا تہا - جوزفائن جس کی زندگی انہیں بچوں پر منحصر تہی
نوجوان نامور جنرل کی بڑی ممنون ہوئی جسنے اُسکے یتیم بچہ پر ایسی مہربانی کی تہی اور

جوزفائن *Hortense*

یوجین

نپولین اور جوزفائن کی پہلی ملاقات

دوسرے دن گاڑی تیار کرا دہ یوجین کی طرف سے مادرانہ شکریہ ادا کرنیکو نپولین کے پاس پہنچی اُسنے سیاہ ماتمی لباس پہنا تہا اور اُسکی سریلی آواز میں فرط جوش سے لغزش تہی۔ محبت مادری کی سرگرمی اور نزاکت اور سلیقہ دلفریبتر نے جس سے جوزفائن نے اپنی رسالت کو پورا کیا نپولین پر جادو کر دیا پہر جلد نپولین خود جوزفائن کے مکان پر گیا اور یہ شناسائی پختہ ہو کر غیر معمولی مضبوط اور پُرجوش الفت سے جلد مبدل ہوگئی۔

جوزفائن نپولین سے دو برس بڑی تو تہی لیکن اُسکی شکل و شمائل خط و خال پر زمانہ کی دست درازی نہ چلی تہی اور اُسکی خندہ روئی اور شگفتگی سے نیا شباب کا عالم معلوم ہوتا تہا۔ بیرس جو اب ڈائرکٹر تہا اور نپولین کی توپونکی بدولت اس رتبہ کو پہونچا تہا جوزفائن کا بڑا دوست تہا۔ نپولین اور جوزفائن کی شادی کے بارہ میں جسکا ابہی صرف خیال ہی خیال تہا بیرس نے بڑی وکالت کی کیونکہ اس شادی کو وہ طرفین کے مفید سمجہتا تہا۔ ایسی عورت سے شادی کرنے سے جو سوسائٹی میں اسقدر عالی رتبہ رکہتی تہی اور ایسے بڑے بڑے جسکے خیرخواہ تہے نپولین کے خود نام و نمود میں بڑا اثر ہوتا۔ بیرس پیش بینی کر چکا تہا کہ نپولین جیسا ہونہار جنرل نام پیدا کئے اور بڑا آدمی ہوئے بغیر نہ رہیگا۔ جوزفائن اس شادی کے متعلق ایک خط میں لکہتی ہے:۔

جوزفائن کا شادی کے متعلق ایک خط

"مجہپر زور ڈالا جارہا ہے کہ میں پہر شادی کروں۔ میرے دوستونکی بہی اس معاملہ میں یہی رائے ہے میری چچی بہی اسیطرح مجہے ہدایت کرتی ہے اور میرے بچے بہی منت کرتے ہیں کہ میں راضی ہو جاؤں۔ جنرل بونا پارٹ سے تو تم میرے مکان پر ملے ہو یہی وہ شخص ہے جو اسکندر بوہرنے کے یتیموں کے باپ اور اُسکی بیوہ کے شوہر کا قایم مقام ہوگا۔ جنرل کی شجاعت اور اُسکی وسعت علم پر کیونکہ جملہ مضامین پر وہ یکساں خوش اسلوبی سے گفتگو کرتا ہے اور اُسکی تیزی ادراک پر کہ بات کہنے سے قبل وہ جی کا حال جان لیتا ہے میں حیران ہوں لیکن ایک بات کا مجہے اقرار کرنا چاہیئے کہ وہ ہر شخص پر جو اُسکے قریب جاتا ہے ایک حکومت کرنا چاہتا ہے اور اسی سے میرا جی ہچکچاتا ہے۔ اُس کی متجسس نظر میں ایک ایسی انوکہی اور غیر قابل تصریح بات ہے کہ ہمارے ڈائرکٹر تک تو رعب میں آجاتے ہیں

اب تم ہی اندازہ کرو کہ اُسکے سامنے مجھہ عورت ذات کی کیا بساط ہے۔ پیرس یقین دلاتا ہی
کہ اگر میں اس جنرل سی شادی کرلوں تو وہ اٹلی کی فوجوں کا سپہ سالار ہوجائیگا اس ترقی
کا ذکر کرتے وقت جنرل بوناپارٹ مجھسے بولا کہ شاید ان ڈائرکٹرونکو ابھی تک یہی گھمنڈ ہے
کہ مراتب اعلی پر پہونچنے میں میں اُنکی حمایت کا محتاج ہوں۔ استغفر اللہ بڑی سخت فحش غلطی
ہے۔ وہ دن قریب ہیں کہ میں اُنکو اپنے دامن حمایت اور حفاظت میں ازراہ مہربانی لونگا اور
یہ حد سے زیادہ اسکو غنیمت سمجھینگے۔ ایسی خود اعتمادی پر تمہاری کیا رائے ہی۔ کیا یہ از حد متجاوز
تکبر کا ثبوت نہیں ہے ایک برگیڈ کا جنرل اور سلطنت کے فرمانرواؤنکی حفاظت کا دعوے کرے۔
لیکن ایک معنی کرکے یہ بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہی میری تو یہ سمجھہ میں آتا نہیں کہ کیوں لیکن
بعض وقت اُسکی خودپسندی مجھپر ایسی محیط ہوجاتی ہے کہ مجھے یقین ہوجاتا ہے کہ اس انوکھے
آدمی کے سر میں جو کچھہ سما جائیگا یہ سب کچھہ کرہی کے چھوڑے گا اور اُسکے خیال پر غور کرنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ کون شخص اسبات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ کیا کیا کچھہ نہ کرگذریگا"

اگرچہ نپولین پر جوزیفائن کے عشق و محبت کا بڑا قوی اثر ہوگیا تہا لیکن وہ اُسکے
بلند حوصلہ مندی میں ذرا بھی مخل نہوا۔ دن بھر تو وہ کار منصبی اور مستقل کتب بینی میں صرف کرتا
اور شام کو جوزیفائن کے محل میں جاتا اور اپنی فطانت اور سلیقہ تقریر سے پیرس کے لایق سے
لایق لوگونکو دنگ کردیتا۔ ان باہمی جلسہ واریوں سے جوزیفائن کو تصدیق ہوگئی کہ نپولین
میں فریفتہ کرلینے کا مادہ جہاں کہیں وہ اُس سے کام لینا چاہے حد سے زیادہ موجود ہے اب
اُن لوگوں میں جو نپولین کی تجاویزیں ترقی دینے کے لئے سب سے زیادہ کار آمد تہے
نپولین کی شناسائی اور وقار زیادہ ہوگیا۔

صفحہ ۳

۶۔ مارچ ۱۷۹۶ء کو نپولین اور جوزیفائن کی شادی ہوئی۔ نپولین ۲۶ برس کا تہا دونوں
طرف سے محبت صادق تہی۔ اسمیں شک نہیں کہ اپنی حوصلہ مندی کے بعد اگر نپولین کو
دنیا میں کوئی شئے سب سے زیادہ محبوب تہی تو وہ جوزیفائن ہی تہی۔ لہذا فرانس میں شادی
امر مذہبی شمار ہونا موقوف ہوگئی تہی۔ شادی ایک باہمی آشنائی تہی جو اپنی مرضی کے موافق
قایم کیجاسکتی اور توڑ ہی جاسکتی تہی۔ شادی کے وقت میاں بی بی پیرس کے سرکاری رجسٹر

پر دستخط کر دیتے تھے اور دو ایک یار آشنا اسپر گواہی لکھہ دیتے تھے۔ اسی سادی رسم سے
نپولین اور جوزیفائن کی بھی شادی ہوئی۔ لیکن نپولین اور جوزیفائن دونوں ایسے نہ تھے
کہ شادی جیسی پاک اور مذہبی بات کو بازار کا سودا سمجھہ لیتے یہ دونوں اپنے خیالات کے اعتبار
سے سنجیدہ اور غور میں ڈوبے ہوئے تھے اور اُس ہادی کی طرف مائل تھے جس کی ہدایت
انسان کی طاقت سے بالا ہے۔ الحاد اور اُس برائی سے جو الحاد کے ہمرکاب ہوتی ہے
محصور ہونیکے باوجود یہ دونوں فطرتی طور سے مذہب مسیحی کی عظیم الشان اور پُر راز وحیوں
کی تعظیم کرتے تھے۔

نپولین کا مقولہ تھا کہ جب اس زندگی کے سمندر میں آدمی کی ناؤ چھوڑی جاتی ہے تو
وہ یہ سوال کرتا ہے" میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کہاں جاؤنگا؟ یہ سوال بھید
سے بھرے ہوئے ہیں اور آدمی کو مذہب کی طرف کھینچتے ہیں۔ ہمارے دل مذہبی عقیدہ
اور سہارے کے متمنی رہتے ہیں خدا کے وجود کے ہم قایل ہوجاتے ہیں کیونکہ جس طرف
جس چیز کو ہم دیکھتے ہیں وہ پکار پکار کر خدا کے وجود کا اعلان کرتی ہے۔ اس بات کا
بڑے بڑے آدمی اقرار کرچکے ہیں۔ بوسوے[1] Bossuet نیوٹن[2] Newton
لیبنٹز[3] Leibnitz کو دیکھو۔ دل کو ایمان کی اسی طرح حاجت ہے جسطرح جسم کو
غذا کی اور جب ہی ہم چون وچرا کرتے ہیں ایمان لغزش کھاتا ہے لیکن اندر ہی اندر جب ہی
ہمارا دل کہتا ہے کہ شاید میں پیر از خود ایمان لے آؤں۔ خدا میری مدد کرے یہ ہمکو محسوس
ہوتا ہے کہ حافظ حقیقی پر بھروسہ کرنے میں کسقدر اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ مصیبت میں
بڑا بھاری سہارا ہے اور اقدام معصیت کے وقت بڑا زبردست بچاؤ ہے۔ نیکوکار آدمی
خدا کے وجود سے کبھی انکار ہی نہیں کرتا اور اگر اُسکی عقل اُسکا احاطہ کرنیکے قابل نہیں

---

[1] اصل تلفظ بُوسُوے۔ یہ بڑا فرانسیسی واعظ تھا ۱۶۲۷ء میں بمقام ڈیجن پیدا ہوا اور ۱۷۰۴ء میں بمقام پیرس انتقال کیا۔ (مترجم)

[2] سب سے بڑا انگریزی حکیم کشش زمین کا مسئلہ اسی نے دریافت کیا ۱۶۴۲ء میں بمقام وولستھروپ پیدا ہوا اور ۱۷۲۷ء میں بمقام کنسنگٹن انتقال کیا۔ ۱۲ مترجم

[3] اصل نام گاڈفرے ولیم لیبنٹز جرمن کا مشہور حکیم تھا۔ لیپزگ میں ۱۶۴۶ء میں پیدا ہوا اور ہینوور میں ۱۷۱۴ء میں انتقال کیا۔ یکتائے زمانہ ہونیکے باوجود مغرور اور طامع تھا۔ ۱۲ مترجم۔

ہوتی تو اُس کی روح خود بخود اس عقیدہ کو مان لیتی ہی ہر ایک اندرونی حس روح خیالات مذہب کی مدد سے۔

یہ بڑے گہرے خیالات ہیں اور انکا ایسے شخص کے دلمیں پیدا ہونا بڑے اچنبے کی بات ہے جو جنگ کے شور و فساد و معصیت اور ظلمونکے درمیان تعلیم پایا ہوا اور اپنے چار طرف ہر وقت دیکھے کہ مذہب کا یہ " مضحکہ اڑایا جاتا ہے کہ یہ تو بُودوں اور باطل پرستونکی ضعیف الاعتقادی ہے۔

ایک شب سینٹ ہلینا میں نپولین نے انجیل منگائی اور اپنے دوستونکے سامنے حضرت مسیح کا وہ وعظ پڑہا جو حضرت نے اپنی امت کے سامنے پہاڑ پر فرمایا تہا۔ اس وعظ کی متانت پاکیزگی اور خوبی اخلاق پر اسوقت نپولین کو ہمیشہ کیطرح وجد آرہا تہا۔ اُن خرابیوں کا بہی تو جو مذہب میں داخل ہوگئی تہیں نپولین بے ادبی سے ذکر نکرتا تہا۔ بلکہ مسیحی مذہب کو اُسنے ہمیشہ بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکہا۔

جب نپولین نے تاج شاہنشاہی پہنا تو کارڈنیل فیش نے اُن مراسم مذہب کے موافق جو نپولین نے ازسر نو قایم کیا تہا نپولین کی شادی کے رسوم دوبارہ ادا کیئے۔

نپولین کہتا ہے کہ "بیشک و شبہہ جوزیفائن بڑی شائستہ اور دلربا و لفریب عورت تہی وضع لباس کی تو وہ حاکم تہی۔ جملہ سج دہج کا اختراع اُسی سے ہوتا تہا۔ جو کچہہ وہ پہنتی بس اڑ چلتا۔ وہ بڑی نیک مزاج۔ مروت والی اور پسندیدہ خصلت بیوی تہی اور فرانس کی سب عورتوں سے افضل تہی۔ جبتک جوزیفائن کا اور میرا ساتہہ رہا مجہے یاد نہیں کہ وہ کبہی بد اسلوبی کو کام میں لائی ہو۔ میری عادت۔ خو خصلت کے ہر ہر پہلو سے وہ ذرا ذرا واقف تہی اور اس واقفیت سے اُسنے بڑی نادر سلیقہ شعاری کے ساتہہ مفید کام لیا مثلاً اُسنے مجہسے کبہی یوجین پر کوئی عنایت کرنیکی درخواست نہیں کی۔ اور اگر میں یوجین پر کوئی مہربانی کرتا تو کبہی وہ اُسکا شکریہ ادا نکرتی۔ جب میں یوجین پر بڑی بڑی عزتوں کا مینہہ برسا رہا تہا تو جوزیفائن نے کبہی اپنی طرف سے فضول سوگھڑ پہلائی اور تن ہی کا اظہار نہ کیا۔ اُسکا خاص مقصد یہ ادعا تہا کہ جو کچہہ میں یوجین کے ساتہہ کر رہا ہوں وہ میرا کام تہا اور نیز

ہم دونوں کا بیٹا ہوتا نہ کہ فقط جوزیفائن کا۔

اس سے زیادہ بڑھکر نادر نزاکت و احتیاط کے حسن اظہار کی مثال زوجہ کی طرف سے اور اُسکی پوری قدر دانی شوہر کی طرف سے تاریخ میں کہیں تحریر نہیں ہے۔

پھر جوزیفائن کے تذکرہ میں نپولین کہتا ہے " اپنے باہمی تعلقات میں ہم دونوں بمانند شہریوں کی طرح یکجا رہتے تھے اور ۱۸۰۵ء تک اکٹھا خواب استراحت کو رات ملیں اُٹھکر جاتے پھر وہ زمانہ آگیا کہ معاملات ملکی کی ضرورتوں نے دن کی محنت کے ساتھ راتوں میں بھی محنت کرنیکو مجھے مجبور کر دیا۔ یہ قاعدہ کی پابندی اچھی گرستی کا بڑا ثبوت ہے اور عورت کے عزت دار ہونے اور مرد کا اُسپر بھروسہ کرنیکی بڑی دلیل ہے اور یہی وہ بات ہے جو طرفین کے خیالات کو شیر و شکر رکھتی ہے اور ملاپ قایم رکھتی ہے اگر یہ نہو تو ایک ذرا سی بات ایک سے دوسرے کو فراموش کرا دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر جوزیفائن کے ایک لڑکا ہو جاتا تو میرا اطمینان خاطر ہو جاتا اور میری اولاد میں سلطنت مستقل ہو جاتی اور فرانسیسی میری لوئی کے بیٹے سے اتنی محبت ہرگز نکرتے جتنی اس لڑکے سے کرتے اور میں اس پھولوں سے ڈھکے ہوئے خندق پر جو میری تباہی کا باعث ہوا ہرگز قدم نہ رکھتا۔ آج کے بعد انسانی اختلاط کی عقل پر خبردار کوئی اعتماد نہ کرے۔ اور جبتک اس زندگی کا خاتمہ نہو جائے اسکے عیش و مصیبت پر حکم لگانیکی کوئی زینہار جرأت نکرے۔ جب جوزیفائن کو یہ اندیشہ ہوا کہ مجھسے اُسکے اولاد نہوگی تو آیندہ کی بابت اُسے قدرتی طور سے کھٹکا ہو گیا۔ وہ خوب جانتی تھی کہ شادی اصلی شادی جب ہی ہے کہ اولاد پیدا ہو اور جسقدر ہماری اقبالمندی بڑہتی گئی جوزیفائن کا تردد زیادہ ہوتا گیا۔ وہ مجھسے از حد محبت کرتی تھی۔ اگر میں کبھی ملنے سفر پر آدہی رات کو بھی گاڑی میں سوار ہونیکو جاتا تو کیا دیکھا کرتا کہ جوزیفائن اُس میں بھی میرا راستہ دیکھ رہی ہے اور اگر میں اُسے اپنے ساتھ چلنے سے کے ارادہ سے باز رہنے کی ترغیب دیتا تو وہ ایسی معقول اور عمدہ وجوہ پیش کرتی کہ میں ناچار اُسکو ہمراہ لیجاتا۔ المختصر جوزیفائن میری بڑی محبت کرنیوالی اور مبارک بیوی ثابت ہوئی وہ مجھے بہت یاد آتی ہے۔

صفحہ ۳۳

بوجہ معاملات ملکی کے میں جوزیفائن کو جسے میں جان کے برابر عزیز رکھتا تھا طلاق دینے پر مجبور ہوگیا۔ لیکن خوش تقدیری سے اُسکا ایسے وقت انتقال ہوچکا تھا کہ اُسنے میری آخری مصائب کو نہ دیکھا اُس زمانہ میں بھی جبکہ وہ مجھسے جبر یہ علیحدہ کردی گئی تھی وہ بڑی ہمدردی سے میری جلاوطنی میں شریک ہونیکی خواہش ظاہر کرتی تھی اور زار زار روتی تھی اور اس سے میری اور میرے برتاؤ کی بڑی تعریف نکلتی ہے۔ انگریز مجھے ظلم و تعدی کا شیطان کہتے ہیں بھلا تم ہی انصاف کرو کہ اگر میں جابر اور ظالم ہوتا تو کیا میرے چالچلن کے بھی نتیجے ہوتے؟ اگر آدمی پہچانتا ہو تو فقط اتنی بات دیکھہ لو کہ اُسکی بیوی خاندان اور ماتحتوں سے اُسکا کیسا برتاؤ ہے ''

سلہ۔ نپولین کے بھائی جوزیف کے نام چھہ سو کے قریب غیر مطبوع اور مخفی خطوط حال دل کی فوٹو جنسے نپولین کے اصلی چال چلن۔ خیالات اور مقاصد کا سب سے سچا پتہ تو معلوم ہوسکتا ہے اور بدظنی کے ابر اڑجاتے ہیں اور جنکو جوزیف نے بدقت تمام یوروپ میں پوشیدہ رکھا تھا اور جو امریکہ میں بغرض حفاظت لائے گئے ہیں جوزیف کی وفات کے بعد میری وساطت سے سلطنت متحدہ امریکہ کی ٹکسال میں بمقام فلے ڈلفیا کیونکہ یہ بہت محفوظ جگہ تھی امانت کئے گئے اور چار برس حفاظت سے رکھے جانے کے بعد ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء کو میرے سامنے جوزیف کے وصی نے جوزیف کے نواسہ کے جسکی عمر اُسوقت ۲۵ برس کی تھی موافق اُسکے جد کی وصیت کے سپرد کردئے جس سے اُسکو بہ قیمتی عقدہ کشائیاں معہ دوسری غیر مطبوع قلمی نوشتوں کے جن میں جوزیف کی خود سوانح عمری کا حصہ تھا جسکو اُسنے آپ قلمبند کرایا تھا اور مارشل جورڈن کا تذکرہ۔ جسے جوزیف نے خود اپنے قلم سے لکھا تھا مورث سے ترکہ میں پہونچیں یہ بے تکلف اور برادرانہ رازدارہی کے خطوط جس میں سے کئی سو تو خود نپولین کے اپنے قلم سے لکھے ہوے ہیں اور اُسوقت کے لکھے ہوے ہیں کہ وہ بڑا آدمی نہوا تھا۔ نپولین کے اُس زمانہ کے جبکہ اُسکی اتنی عمر نہ تھی کہ ریاکاری کو کام میں لاتا اور مکتوب الیہ کے ساتھہ محض بے تکلف تھا سچے چالچلن اور خیالات کا حال ظاہر کرتے ہیں۔ جوزیف ہمیشہ کہا کرتا تھا اور اکثر اُسنے مجھسے بھی کہا کہ نپولین بڑا صاحب محبت اور رقیق القلب اور نیک نیت شخص تھا اور اس دعوے کے ثبوت میں وہ انہیں خطوط پر حصر کرتا تھا ۱۲۔ انگرسال جنگ دویم۔

(یہ خطوط حال میں چھپے ہیں)

شادی سے تھوڑے دنوں قبل نپولین کو افواج اٹلی کی سپہ سالاری دیدی گئی تھی یہ عہدہ بڑا مسرت بخش تھا اس سے پہلا اٹلی کا سپہ سالار اسلئے کہ وہ کثرت سے شراب پیتا تھا برخاست کردیا گیا تھا جسوقت یہ بڑی ذمہ داری کا عہدہ نپولین کو دیا گیا تو اُسکی ۲۶ برس کی عمر تھی۔ ڈائرکٹروں میں سے ایک ڈائرکٹر نے نپولین سے کہا کہ "اس عہدہ کی جوابدہی کو دیکھتے تمہاری عمر کچھ بھی نہیں ہے اور پھر بوڑھے کار آزمودہ جنرلوں پر تمہیں حکومت کرنا ہے" نپولین نے جواب دیا کہ ایک برس میں یا تو میں بوڑھا ہو جاؤنگا یا مر جاؤنگا" کارنٹ نے کہا کہ "ہم تمکو صرف سپاہیوں پر افسر کرتے ہیں کیونکہ سپاہیوں کے پاس کوئی سامان نہیں اور نہ سامان ہم مہیا کر سکتے ہیں" نپولین نے جواب دیا کہ آپ بس مجھے کافی سپاہی دیدیں اس سے زیادہ میں کچھ نہیں چاہتا اور نتیجہ کا میں ذمہ دار ہوں"

شادی کے چند روز بعد نپولین نے اپنی بیوی کو پیرس میں چھوڑا اور افواج اٹلی کے صدر مقام نائیس کو روانہ ہوا اور مارسلیس ہوتا گیا کہ اپنی ماں سے بھی کھڑے کھڑے مل لے کیونکہ اُس سے نپولین کو بڑی محبت تھی۔ ۲۷ مارچ کو وہ سرا اور اُواس کیمپ میں پہونچا جہاں شکستہ دل فوج بڑی طرح طرح کی مصیبتیں جھیل رہی تھی دشمنوں کے دل اسکو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے جنہوں نے اس فرانسیسی فوج کو اٹلی کے سرسبز میدانوں سے کوہ آلپس کے کھاڑوں میں بھگا دیا تھا۔ آسٹریا کی فوجیں مالدار شہروں اور نورانی دامان کوہ کے انگورستانوں میں حفاظت اور رسد کے سامانوں سے مالامال ہو رہی تھیں اور جمہوری سپاہ حواس باختہ۔ اصل تو یہ ہے کہ جاڑے اور بھوک سے بڑی مر رہی تھی۔ اسکو تو اب یہیں چھوڑیئے اور اس بات پر غور کیجیے کہ اس جنگ کی وجہ کیا تھی جسنے افواج جنگجو کو برانگیختہ کیا تھا۔

ممالک متحدہ امریکہ کے مثل اور اُنکی نظیر سے جوش میں آکر فرانس نے ایک ایسے حق کا نفاذ چاہا جسپر کسیکو اعتراض نہیں ہو سکتا ہے اور پُرانی شاہی حکومت کو ڈھا بنائی اور جمہوری سلطنت قایم کی۔ صدہا بلکہ ہزارہا برس سے عشرت پسند بادشاہوں اور عیاش اُمرا نے کروڑوں مظلوم مخلوق کو پامال کر کے خاک میں ملا دیا تھا لیکن

ان کروڑ [illegible] نے بڑے زور شور سے سر اٹھایا اور بادشاہ کو تخت سے اتار دیا اور اُمرا کو اُن کی ریاستوں سے نکالدیا
ور اپنے حقوق کو خود اپنے ہاتھ میں لیلیا۔ لیکن چونکہ فن سلطنت رانی میں نا تجربہ کار تھے
اور پورے شائستہ نہ تھے ان سے بہت سی قابل افسوس غلطیاں ہوئیں۔ بادشاہان
یورپ کے ایکے سے جو انکو اپنی حملہ آور فوجوں سے مغلوب کرنیکو آمادہ تھے یہ ڈر گئے
اور اسی حالت خوف میں جبکہ ان متحدہ بادشاہوں کا طوفان بحر الثلج کی طرح انکے سر و نپر آرہا
تہا یہ بہت سے ظلم و تعدی کے کام کر بیٹھے۔ انکا صرف یہی دعوی تہا کہ اپنی حکومت ہم آپ
کرینگے اور جب انپر چاروں طرف سے اسطرح یورپ کے تاجداروں کا نرغہ ہوا تو یہ بہی پہر اندہا
دہند بیرحم غصہ سے سر ہو گئے۔
اس ہیبت ناک تبدیلی کو شاہان یورپ نے اس نگاہ پریشانی سے دیکہا کہ جسکا
بیان نہیں ہوسکتا۔ رعایائے فرانس کی برانگیختگی پر اُنہوں نے بڑی حواس باختہ
نظریں ڈالیں اور اپنے برادر بادشاہ کو اُسکے محل سے کشاں کشاں نکالے جاتے اور
قتل ہوتے مشاہدہ کیا۔ اگر فرانس کی یہ جمہوری سلطنت بہ کامیابی قایم ہو جاتی تو کل کو یہی
دن اُنکے لئے بہی رکہا ہوا تہا۔ انگلستان[1] کی کونٹی کونٹی میں ہل چل مچگئی۔ آئرلینڈ کے
کچے جہونپڑوں۔ تاریک نم کالوں شہروں کی پُر اژدہام سڑکوں اور تمام سلطنت کی دوکانات
صنعت و حرفت سے ہمسری اور آزادی کی صدا بلند تہی اور سلطنت جمہوری کا جوش جسکا چشمہ
صنوبرس میں تہا یوروپ کے ہر تخت پر لورش کر رہا تہا پس ان بادشاہونکو کوئی چارہ کار نہتا
سوائے اسکے کہ یا تو اس نئی طاقت کو پامال کر ڈالیں یا اُسکے سامنے خود فنا ہو جائیں۔
شاہی فریق کا طرفدار ایک شخص بہی ایسا نہ تہا کہ اس خطرناک فساد میں جو برپا ہوا متحدہ
بادشاہوں کا بدل و جان شریک نہو اور ہر دوسری طرف کوئی جمہوری ایسا نہ تہا جو فرانسیسی
جہنڈے کی سرخروئی کی دعائیں نہ مانگتا ہو۔ فریقین کو یقین تہا کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے
لڑ رہے ہیں۔ بادشاہوں پر تو اُن اصولوں نے حملہ کیا تہا جو فرانس میں فاتح و فیروز تھے
اور فرانسیسیوں پر توپخانوں نے یورش کی تہی اور سنگینوں نے نرغہ کیا تہا یعنی متحدہ فوجوں کے

صفحہ ۴۳

[1] انگلستان میں تو کونٹی کہتے ہیں اور ہمارے یہاں ضلع کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

ٹڈی دل اُنکے صوبجات پر چڑہے چلے آرہے تہے۔ اُنکے شہرونکو اڑا رہے تھے اور بزور شمشیر کروڑوں متکبر و مغرور آدمیونکو مجبور کر رہے تھے کہ ان غیر بادشاہونکے فرمانے سے وہ مردود بوربون خاندان کو فرانس کے تخت پر پہر متمکن کریں۔ متحدہ بادشاہوں نے شاہی فریق کے جانب داروں کو جہان فرانس میں وہ ملے مسلح ہونے اور اپنے حامیوں کے جہنڈونکے نیچے آنیکی جو اُنکی خلاصی کو آرہے تہے ہدایت کی اور اپنے ملک کو خانہ جنگی کے لہو میں نہیڑنے کی ترغیب دی۔ اسکے خلاف فرانسیسیوں نے بھی سب سلطنتوں کی رعایا کو مطلع کیا کہ فرانس کے سہ رنگی جہنڈے کا خیر مقدم کریں کیونکہ زمانہائے دراز کی غلامی سے وہ اُنکی رہائی کا ہراول ہے۔

جس شہر میں نپولین اپنی فاتح افواج کے ساتھ پہنچتا شاہی فریق کے جنبہ دار بہاگ گئے اور جمہوری اُسکا اس جوش مسرت سے استقبال کرتے کہ وہ جوش جوشِ مذہبی سے کچھ کم نہوتا اور جس جگہ متحدہ فوجیں پہونچتیں شاہی طرفدار فرط مسرت سے رو رو کر اُنکی آؤ بہگت کرتے اور مشکور ہوتے۔ الغرض اس جنگ میں سلطنت جمہوری کا جوش ایک جانب تہا اور بادشاہی اور کلیسائی جوشش دوسری طرف تہے۔

انگلستان کے لافتح بیڑے فرانس کے ساحلوں پر منڈلا رہے پہر رہے تہے اور ہر ایک غیر محفوظ مقام پر حملہ کرتے اور ساحل پر فوجیں اُتار دیتے تہے اور شاہی فریق کو آمادہ جنگ کرتے تہے۔ اُدہر رولا کہ فوج آسٹریا نے دریائے رہین[1] کے کنارے بہیجدی تہی کہ فرانس پر شمال سے حملہ کرے اور اپنے ماتحت اٹلی کے صوبوں کو حکم دیدیا تہا اور ان صوبوں نے بشرکت انگلستانی بیڑہ اور شاہ سارڈینیا کی فوجوں اور نیپلس اور سسلی کے مذہبی جوش سے بہری ہوئی ملیٹونکے اسی ہزار سپاہ جمع کر دی تہی۔ یہ فوجیں تجربہ کار افسرونکی ماتحتی میں سامان حرب و جنگ سے اچہی طرح آراستہ تہیں یہ یورش کرنیوالی فوجیں تہیں جنسے نپولین کو میدان خون میں مقابلہ کرنا تہا۔

فرانسیسیوں کی طرف سے یہ جنگ خاص اپنی حفاظت کی نیت سے تہی اور یہ شاہی یورپ

Rhine.

[1] رین جرمنی میں ایک بڑا دریا ہے۔ ۱۲ مترجم۔

کی گولیوں اور سنگینوں نکے مقابلہ میں جنگی فرانس پر ہر چہار طرف سے چڑھائی تھی جنگ کر رہے تھی متحدہ بادشاہوں کو بھی یہی خیال تھا کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں یعنی وہ اُن اصولوں سے لڑ رہے ہیں جو اُنکے تخت کی بیخکنی کر رہے تھے بعض لوگونکو یہ دعاوی ہر دو فریق کی جانب سے تعجب خیز معلوم ہونگے۔ لیکن ایماندار اور غیر طرفدار آدمی کے لئے ایک فریق پر بھی نکتہ چینی کرنا دشوار بات ہے۔ جب انسان کی کمزور فطرت پر جیسی کمزور وہ واقعی ہے غور کیا جاتا ہے تو یہ دعوے کچھ تعجب خیز نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ بادشاہان یورپ نے جو شاہی ترکہ پاینکو خلق ہوے ہیں اپنے تخت شاہی کے بچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور جمہوری اصولوں پر یورش کرنے سے اپنی سلطنت کو بچایا۔ یہ بات بھی تعجب کی نہیں ہے کہ جمہوری فرانس نے غیر قابل برداشت ظلم کی بیڑیاں توڑ ڈالنے کے بعد مستقل ارادہ کر لیا ہو کہ وہ خطرناک سے خطرناک جنگ کا مقابلہ کرینگے لیکن اُس وضع حکومت کو جو اُنہوں نے قایم کی ہے نہ چھوڑینگے۔ سلطنت متحدہ امریکہ اسی قسم کی یورشوں سے اسلئے محفوظ رہی کہ بڑا بحر اعظم ایٹلانٹک بیچ میں حائل تھا اور اگر شاہی یورپ کی متحدہ فوجیں اس بحر اعظم کو عبور کر کے امریکہ میں پہونچ جاتیں اور امریکہ کے باشندونکو مجبور کرتیں کہ جارج سیوم کو امریکہ کے تخت پر بٹھالیں تو یہ امریکہ والے بھی ایک نپولین کو دعائیں دیتے جو اُنکے درمیان سے پیدا ہو کر اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑتا اور ان متحدہ فوجوں کو سمندر میں ڈھکیل دیتا۔ جب نپولین نیس پہونچا تو اُسنے دیکھا کہ صرف تیس ہزار فوج ہے جس سے اُسے اسّی ہزار فوج کا مقابلہ کرنا ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ مفلس تھی اور فوج کی تنخواہ بھی نہ دے سکتی تھی۔ سپاہی بیدل اور شکستہ خاطر تھے۔ کپڑے بدن پر چیتھڑے ہو گئے تھے پہاڑونکی ننگی سڑ پر چوٹیوں پر رسالونکے گھوڑے مر گئے تھے اور نہ فوج کے پاس توپخانہ ہی تھا اس نوجوان سپہ سالار نے پہونچتے ہی جرنلونکو اپنے سامنے طلب کیا۔ ان جرنلوں میں سے بہت سے پرانے کار آزمودہ سپاہی تھے اور یہ دیکھنے سے کہ ایک بے ریش لونڈا اُنپر سپہ سالار مقرر کیا گیا وہ جھلا گئے لیکن پہلی ہی ملاقات میں ان جرنلوں پر اُسکی فضیلت کے سکّے بیٹھ گئے اور اُسکی پوری لاکلام فوقیت اُنپر قایم ہو گئی۔ بر تنیر مسینا

اگرو سر ور یر - لاکنس - یہاں موجود تھے اور یہ لوگ جوہر شناسی کی لیاقت رکھتے تھے - ان میں سے ایک بولا کہ ہاں یہ سروار ہے جو بالیقین ہمکو منزل نام آوری و اقبال پر پہنچائیگا فرانسیسی سپاہ کی سر چوٹیوں پر تھے - متحدہ سپاہ گرم شاداب وادیوں میں جو اٹلی کے میدانوں کی طرف کھلی ہوئی تھیں خیمہ زن تھی - اس نوجوان جنرل کے نہ تھکنے والی دماغ شاہانہ خیال اور نہ پس و پیش کرنیوالے دماغی ذریعوں پر اعتماد - اور تماشہ گاہ جنگ سے ذرا ذرا واقفیت (جو اسکی سابق دریا فتوں کا نتیجہ تھی -) اور سنجیدگی - محتاط روئیہ اور بیداغ نیک چلنی نے جو لشکرگاہ کی بداطواریوں کے درمیان ایسی انوکھی تھی - جملہ عیاش اور بداطوار جنرلوں میں گو وہ بہادر سپاہی تھے اسکو سرتاج بنادیا - اسکے اطوار میں کچھ ایسی غیر قابل تصریح بات تھی کہ فوراً اُس کی عزت اور رعب قایم ہو جاتے تھے اور کوئی بے تکلفی پاس نہ پھٹکنے پاتی -

ڈیکریز کی نپولین سے پیرس میں بڑی گاڑھی ملاقات تھی اور بڑا بے تکلفی کا برتاؤ رہتا تھا - ڈیکریز اسوقت ٹولون میں تھا جب اُسنے سنا کہ نپولین افواج اٹلی کا سپہ سالار ہوا وہ کہتا ہے کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ نیا جنرل ٹولون میں ہو کر جائیگا تو میں نے چاہا کہ اپنے چند دوستوں کی اُس سے تقرب کردوں اور اپنی قدیم شناسائی سے فائدہ اٹھاؤں میں جھٹ اُس سے ملنے پہونچا اور شوق و مسرت سے بھرا ہوا تھا کمرہ کا دروازہ کھولا اور میں اپنی معمولی بے تکلفی سے چاہتا تھا کہ اُس سے ملنے کو دوڑ پڑوں لیکن اُس کی وضع بشرہ - اور لہجہ نے مجھے بالکل ڈرادیا - اُسکے طریقہ اور وضع میں کوئی متکبر یا رنج رساں بات نہ تھی - لیکن اسکا اثر اتنا کافی تھا کہ میں اسی فاصلہ رک گیا جہاں میں تھا اور آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑی[1] -

صفحہ ۳۵

[1] بعد کو نپولین نے اسی ڈیکریز کو ڈیوک بنایا اور وزیر صیغہ بحری کیا - ڈیکریز کو اپنے محسن سے بڑی الفت تھی - نپولین کے زوال کے وقت یہ دیکھنے کو کہ ڈیکریز نپولین کے خلاف سازش میں شریک ہوگا کہ نہیں بڑی عیاری سے اُسکے جی کا حال لیا گیا - ڈیکریز ایک دن ایک بڑے سربرآوردہ شخص سے ملنے کو گیا - اور وہ ڈیکریز کو علحدہ آتشدان کے پاس لیگیا اور ایک کتاب ہاتھ میں اٹھا کر بولا کہ میں نے اسمیں

باوجود اپنے منحنی قد و قامت اور وضع کی نہایت ہی نو عمری کے جملہ سپاہیوں اور جنرلوں پر نپولین نے اس قسم کی فضیلت حاصل کی تھی کہ جو شخص اُسکے سامنے جاتا اُسکے شاہانہ دبدبہ سے رعب میں آجاتا کوئی شخص فضیلت و برتری کا اُس سے دعویدار ہو ہی نہ سکتا تھا۔

عیاشی اوباشی سے جس سے لشکرگاہ بدنام ہوتے ہیں وہ ہمیشہ متنفر رہا اور اپنی پرلے سرے کی پارسائی سے جو پُرانے زمانہ کے بزرگونکو ہی شرف بخشتی اُسنے وہ آبرو حاصل کی تھی جو نیکوکاری ہمیشہ حاصل کیا کرتی ہے۔

نیس میں بہت سی مہ پارہ اوباش بدوضع کسبیاں اور تماشوں میں ناچنے گانے والی گل اندام طوالفیں تھیں جو اپنے ناز و کرشمے کی گرم بازاری سے گلچھرے اڑا رہی تھیں اُنھوں نے اپنے دلربائی انداز و ادا کا کوئی دقیقہ اس نوجوان جنرل کو اپنے دام فریب میں لانیکا باقی نہ رکھا لیکن اُنکی دلفریبیاں بیکار تھیں نپولین وہ سیمسن Samson نہ تھا جو ڈلیلا کے دام میں آجاتا۔ اس سے اور بھی اچنبھا ہوتا ہے کہ فطرتی طور سے نپولین مزاج کا بڑا تند و تیز واقع ہوا تھا اور ان عیش پرستیوں میں پڑنے سے کوئی مذہبی خیال بھی اُسکا مانع نہ تھا

نوٹ بقیہ صفحہ ۹۹۔ ابھی ایک بات ایسی پڑھی ہے کہ میرے دلپر چبھ گئی اور کتاب کھولکر کہنے لگا کہ مان ٹسکیو لکھتا ہے کہ بادشاہ جب قانون سے متجاوز ہو جاتا ہے اور اُسکا ظلم غیر قابل برداشت ہو جاتا ہے تو رعایا کو کوئی چارہ کار نہیں رہتا۔ سوائے اسکے کہ .... "بس جناب بس" ڈیکریز نے پڑھنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھکر کہا معاف فرمائے میں اور زیادہ سننا نہیں چاہتا ہوں" کتاب بند کیجئے" بس اُسنے چپکے سے کتاب بند کردی اور قطعی دوسرے مضمون پر گفتگو کرنے لگا گویا کوئی خاص بات پیش ہی نہ آئی تھی۔

نوٹ ۲ سیمسن ولد منواہ قوم ڈان سے فلسطین میں تھا اسمیں حیرت انگیز زور رہتا چند موقعوں پر اُسنے فلسطین کے باشندوں کو نیچا دکھایا تھا۔ انجام مکار سیمسن کی آشنا ڈلیلا نے ازراہ فریب اُسے دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار کرادیا۔ اُنھوں نے اُسکی آنکھیں پھوڑیں اور چکی کا کام کرایا۔ ایک تیوہار میں فلسطین کے امرا جمع تھے ڈیگن کے مندر میں سیمسن کا تماشہ دیکھنے کی غرض سے اُسے طلب کیا وہ مندر میں آیا اور دوستونکو یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ سہارا چاہتا ہے پکڑا اور زور کرکے تمام عمارت کو منہدم کردیا آپ بھی دب گیا اور فلسطین کے تین ہزار آدمی اور دب گئے یہ واقعہ حضرت مسیح سے ۱۱۱۷ برس قبل کا ہے۔ مترجم۔ از سٹینس ڈکشنری۔ صفحہ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ (۱۲)

بہت دنوں بعد نپولین نے کہا کہ جسوقت افواج اٹلی کا میں سپہ سالار ہوا تو میں نہایت نوجوان تہا اور اسلئے مجہے حد درجہ ضروری آپڑا تہا کہ میں ناآشنا مزاجی اور پارسائی سے کام لوں اور یہ اسلئے لازمی تہا کہ اُن جنرلوں اور افسروں پر جو عمر و تجربہ میں مجہسے زیادہ تہے اسکے بغیر میں حکومت قایم رکہہ نہ سکتا تہا۔ پس مینے بڑا غیر قابل اعتراض اور قابل مثال چال چلن اختیار کیا تہا۔ بے داغ پارسائی میں میں کیٹو تہا اور یقیناً میں سب کو ایساہی معلوم بہی ہوتا ہونگا۔ میں فلسفی تہا۔ میں حکیم تہا۔ اور میری فضیلت جب ہی تک قایم رہ سکتی تہی جب تک فوج کے سب آدمیوں سے میں بہتر رہتا۔ اگر میں بشریت کے ضعف کا مطیع فرمان ہوجاتا تو میری طاقت و اقتدار کا خاتمہ بہی ہوجاتا"۔

نپولین بڑا پرہیزگار تہا۔ شاید کبہی ایک گلاس شراب کا پی لیتا ہو لیکن یہ تو ممکن ہی نہوا کہ اُسکے روبرو کبہی مے نوشی کی عیش و عشرت کا جلسہ ہوا ہو۔ رہی قمار بازی تو یہ کسی قسم کی کیوں نہوتی اُس زمانہ میں بہی اور نیز تمام عمر نپولین کو اُس سے پرلے سرے کی نفرت رہی۔ اور جواری پر اُسنے کبہی اعتماد نہیں کیا۔ سینٹ ہلینا میں لیس کیس سے باتیں کرتے کرتے اُس نے پوچہا کہ "تم بہی کبہی جوا کہیلے ہو"؟

لیس کیس نے جواب دیا۔ میں با فسوس کہتا ہوں کہ ہاں کبہی کبہی میں بہی کہیل لیا کرتا تہا

نپولین کہنے لگا "خوب ہوا کہ مجہے اس کی اُس زمانہ میں خبر نہوئی نہیں تو تمہاری آبرو میری نظر میں دو کوڑی کی ہوجاتی کیونکہ جواری کی عزت میری نگاہ میں کبہی رتی بہر نہوئی۔ اور جسوقت سے مینے یہ سن پایا کہ فلاں شخص جوا کہیلا کرتا ہے بس اسی دم سے میں اُسپر اعتماد کرنا موقوف کردیتا تہا"۔

نہ معلوم اس نوجوان نے یہ اصول کہاں سے چوس لئے تہے؟ عیاشی۔ لامذہبی قمار بازی تو باغی فرانس کی تثلیث مقدس تہی کہ بجاے رحیم باپ۔ شفیع نجات دہندہ۔ اور روح القدس۔ کے بیجیا الحاد نے قایم کی تہی۔ نپولین نے انہیں ناپارسا صحبتوں میں نشو و نما پایا تہا اور پہر بہی جب ہم اُسکے چال چلن کو ہم سکے میدان جنگ وا ورنگ کے رفیقوں سے مقابلہ کرتے ہیں تو زمین و آسمان کی نسبت پاتے ہیں۔ نپولین نے ہمیں خبر دی ہے

کہ جو کچھہ پاک اور فیاض خیال اُسکے سینہ میں القا کرتے ہیں سب اُسکی ماں کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

پولین کی والدہ لیٹیشیا بھی بڑی وہبی لیاقتوں کی بی بی تہی اُسنے خود لڑکپن کا زمانہ طے نہ کیا تہا یعنی اُس کی صرف ۱۹ ہی برس کی عمر تہی کہ اُسنے اپنے منجھلے بیٹے پولین کی پہلی رونی کی آواز سنی اور اس بچے کو دعاؤں اور شکرگذاریوں کے ساتھہ اپنی چھاتی سے لگا لیا ایسے بچہ کو اُس کی نامعلوم لیکن بڑی اعلی تقدیر کے لئے تربیت و تعلیم کرنیکو یہ ماں ابہی ایک کم سن ماں تہی اُسنے اس طفل شیرخوار کو محبت بہرے ہاتہوں میں لیا اور وہ اپنے ننہے ننہے ہاتہوں سے اُس کی چھاتی میں چپٹا ہوا تہا۔ یہی وہ ہاتہہ تہے جنسے اُسنے شاہی عصے پکڑے۔ تخت قایم کئے۔ اور شمشیر صاعقہ صفت سے فوجوں کی فوجیں نیست و نابود کردیں اسی ماں نے اس بچہ کی پہوٹتی ہوئی زبان کو ابّا اور اماں کہنا سکہایا۔ یہی وہ زبان تہی جسکے احکام پر یورپ میں ہل چل پڑ جاتی تہی۔ اور جس کی پرجوش سوزاں و دماں لفظیں برق کی مانند دنیا میں سنی جاتی تہیں اور قوموں کی قومیں کشت و خون میں تہہ و بالا ہو جاتی تہیں۔ اسی ماں نے فرش پر اُسے پہلا قدم اُٹھانا تعلیم کیا تہا اور اس بچہ کے ایک کامیاب قدم پر وہ اُسکو جہٹ اٹہا لیتی اور منہ چوم کر چھاتی سے لگا لیتی۔ یہ وہی پاؤں تہے جو ریگستان میں دوستے ہوے چلے تہے اور خون سے لال روسی برف پر شپاشپ پہرے تہے اور سینٹ ہلینا کے طوفانی۔ ویران۔ غبار آلود تیروں پر بیماری اور مرگ کے ضعف میں ڈگمگائے تہے۔ اسی ماں نے عزت و غیرت کے وہ ارفع اصول اپنے بیٹے کے دل پر نقش کر دیئے تہے کہ جنہوں نے اُس حالت میں بہی کہ وہ ایسی ایسی دلفریبیوں سے جو اس دنیا میں میسر ہو سکتی ہیں محصور رہتا اُسکو بے ناموش۔ عیاش۔ قمارباز کی ذلیل قسمت سے محفوظ رکہا۔ اور جنہوں نے پولین کے دربار کو جبکہ وہ دنیا میں سب درباروں سے بڑہکر زیادہ شاندار رہتا ہی اُسکو پاکیزگی اخلاق شائستگی عمل کے اعتبار سے بہی سب سے زیادہ نامور بنا دیا۔

لیٹیشیا کی سچی بے ریا پارسائی کو ذلیل اور اوباش مذہب سے کوئی نسبت نہ تہی اسی لئے باوجود زمانہ کے عالمگیر الحاد کے اُسکا بیٹا ایسے مذہب کی تعظیم کرنے پر مجبور رہتا جس نے اُسکی

صفحہ ۳

ماں کی زندگی کو زینت بخشی تہی - پس نپولین کو زمانہ شاہنشاہی میں تحریک ہوئی کہ تین کروڑ آدمیوں کی آوارہ قوم کو بے تسلی بے رونق - متوحش بدمذہبی سے تسلی بخش سرافراز اور شائستہ کرنیوالے مسیحی مذہب کی طرف پہیر کر لائے - جب نپولین کے حکم سے ہر ایک وادی کوہ اور فرانس کی وادی میں وقت عبادت سے مطلع کرنیکو گرجا کے گہنٹے بجنا شروع ہوئے اور یوم السبت کی فجر پُر اثر و ہام شہر اور خاموش میدان کے خرسند باشندوں کو ہدایت کرکے گرجا لیچلے اور جوانونکو اُنکے نکاح کے وقت اور بوڑہونکو انکی موت کے وقت قرات انجیل نے تشفی اور برکت دی ہے تو یہ ایک ماں ہی کا اثر تہا جسنے ایک سعادت مند بیٹے کو طلسمی تبدیلی کرنیکی ترغیب دی تہی جسنے آن کی آن میں کافر فرانس کو برائے نام مسیحی ملک بنا دیا - یہ لیٹیشیا ہی کی مستقل نرم ترغیب دینے والی آواز تہی جو شاہی فرمانوں میں مجتمع تہی - **نپولین کی ماں لیٹیشیا پر آفرین ہے -**

اس میں شک نہیں کہ اس نوجوان بے ریش سپہ سالار اور اُسکے ماتحت بوڑہے خرانٹ جبرلون کی پہلی ملاقات میں آیا تو بڑا مزہ ہوگا یہ کار آزمودہ جنرل معرکوں میں زخم کہائے ہوئے ڈائرکٹروں کی حماقت پر دریائے تحیر میں ڈوب گئے کہ اُنہوں نے ایک نوعمر لڑکا سپہ سالار ایسے نازک وقت میں فوج کی افسری کے لئے بہیجدیا - جنرل ریمپین نے سپہ سالار کو کچہہ نصیحت کرنیکے لئے مُنہہ بنایا ہی تہا کہ نپولین نے جسے دعوے اطاعت تہا نہ حاجت نصیحت یہ کہکر اُسے جہاڑ دیا کہ" اے صاحبان فن حرب حالت شیرخوارگی میں ہے وہ زمانے لدگئے کہ مخالفین باہمی تصفیہ سے میدان جنگ منتخب کیا کرتے تہے اور ٹوپیاں ہاتہوں میں لیکر باوب کہتے کہ کیا ازراہ مہربانی آپ فیر کرینگے ؟ ہمکو لازم ہے کہ غنیم کو کاٹ کر پارہ پارہ کردیں اور اُنکی پلٹنوں پر سیلاب کی طرح ٹوٹ کر اُنکو ملیا میٹ کر ڈالیں بڑے تجربہ کار پرانے جنرل ہمارے مقابل فوجیں لارہے ہیں یہی خوب ہے یہی بہتر ہے اُنکے تجربہ کی ہمارے سامنے دال نہ گلیگی - میرے ان لفظونکو یاد رکہنا - اپنی فن حرب کی کتابیں وہ چولہے میں جہونک دینگے اور کچہہ بن نہ پڑے گی کہ کیا کریں - صاحبو! ہاں یاد رہے کہ اٹلی کی فوج کا پہلا حملہ معاملات جنگ کی کایا پلٹ کردیگا ہمکو مناسب ہے کہ ساعقہ وشت

دشمن پر گریں اور دشمن کو خاک سیاہ کردیں۔ ہمارے فن حرب سے حواس باختہ ہوکر اور اس فن حرب کو خود کام میں لانیکی جرات نہ کرکے وہ ہمارے سامنے سے اسطرح بھاگیں گے جسطرح طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کے سامنے سے ظلمت شب کافور ہوجاتی ہے ‘‘
اس حاکمانہ اور خود اعتماد لہجہ نے جس سے نپولین نے یہ پُرجوش فقرے کہے جملہ جنرلونکو خاموش اور ہکّا بکّا کردیا اور اُنکے دلوں نے گواہی دی کہ ہاں اُنکو ایک افسر ملا ہے۔
جب یہ جنرل کونسل کرکے رخصت ہوئے تو آگرو نے خاصکر مسینا کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ’’میری راے میں بیشک یہ آدمی ہے جو گورنمنٹ کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ تراشیگا‘‘
نپولین نے کہا کہ ’’مجھے ذرا روکھا بننے کی ضرورت اسلئے تھی کہ کہیں میرے جنرل مجھے لونڈا سمجھ کے دھپیا نہ لیں‘‘
اس مہم میں نپولین کے خاص مقاصد یہ تھے کہ اول تو بادشاہ سارڈینیا کو مجبور کردے کہ وہ آسٹریا کی شرکت سے دست برداری کرلے۔ دوسرے خود آسٹریا پر اس شدو سے حملہ ہو کہ وہ مجبور ہوکر اپنی کمک کو دریاے رین والی فوج واپس بلالے اور اس طرح ریپلک پر یورش کرنیوالی فوج کا زور گھٹ جاے۔ تیسرے پوپ کو نیچا دکھایا جاے کیونکہ اپنی روحانی مددمیں پوپ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا کہ بوربون خاندان لوٹکر تخت فرانس پر حاصل کرلے۔
پوپ نے ریپلک کی غیر قابل معافی توہین کی تھی یعنی فرانسیسی سفیر پر جو روم[1] بھیجا گیا تھا سڑکوں پر حملہ ہوا اور اُسے کھدیڑ کر اُسکے مکان میں بھگادیا گیا۔ انبوہ کا انبوہ پھر زبردستی اُسکے مکان میں گھس پڑا اور درحالیکہ وہ نہتّا تھا اور مقابلہ نہ کرسکتا تھا اُسکو بیرحمی سے قتل کرڈالا اور سپر نہ تو قاتلونکو سزا ہی دی گئی اور نہ اس فعل کی کوئی تلافی ہوئی لیکن صرف تیس ہزار بے تنخواہ شکستہ دل۔ فاقہ زدہ اور سامان حرب سے غیر آراستہ فوج سے کونسا ایسا آدمی کا بچہ ہوگا جو پورے اسی ہزار سامانوں سے مالامال اور فتح سے خرسند فوج کے مقابلہ میں ایسے بڑے بڑے نتائج نکال سکتا تھا۔

---

[1] روم واو مجہول۔ اٹلی کا دارالسلطنت۔ پوپ مسیحی مذہب کا بڑا امام ہوپ بھی کہتا ہے۔ ۱۲ مترجم

پنولین نے اپنا پہلا اعلان بھیجا اور یہ اعلان فوج کے ہر رسالے کے سامنے پڑھا گیا اور ہر ہر پیدل سپاہی کے کانوں میں الہامی طور سے گونجا جوانمردو۔ تم بھوکے ہو۔ تم برہنہ ہو۔ گورنمنٹ پر تمہارا بہت کچھ آتا ہے۔ لیکن وہ تمکو ادا ہی نہیں دیسکتی۔ ان پہاڑوں میں تمہارے صبر اور تمہاری ہمتوں پر صد آفرین ہے لیکن یاد رکھو کہ تمہارے صبر اور تمہاری ہمتوں نے ابھی تمہارے ہتیار ونکو کوئی آبرو نہیں بخشی ہے۔ میں اسلئے آیا ہوں کہ تمکو دنیا کے سب سے زیادہ شاداب میدانوں میں لیچلوں اور بس یہ زرخیز صوبے اور مالدار شہر تمہارے ہی تمہارے ہیں جہاں تمکو کثرت سے تیار فصلیں۔ عزت اور شان و شوکت ملیگی۔ اے اٹلی کے رستمو تم او ہمت میں کوتاہی کروگے؟

کیا تعجب ہے کہ اس نوجوان نڈر سردار کے ان لفظوں نے جوش کی روح پھونک دی اور مایوس دل امید و بھروسہ سے ہاتھوں بڑھ گئے ہوں۔ پنولین نے صرف یہ سادی تجویز اختیار کی تہی کہ اپنی کل فوج سے آسٹریا کی منتشر فوج پر علیحدہ علیحدہ حملے کرے اور اسطرح اپنی تعداد فوج کی برتری سے ہر موقع پر جہاں وہ حملہ آور ہو انکو ٹکڑے ٹکڑے کردے اس جوان مرد کا قول تہا کہ جنگ وحشیوں کا علم ہے جسکی زیادہ فوج ہوگی اُسی کی نصرت ہے"

فوراً جملہ فوج متحرک ہوگئی۔ دوسرے جنرلوں نے اپنے نڈر سردار کی عقل و جرأت دیکھکر اسیکا سا جوش اختیار کیا اور سرگرمی میں اُس سے ہمسری کرنے لگے۔ شب و روز پنولین گھوڑے کی پیٹھ پر چڑھا رہتا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کہانے اور سونے کی بہی اُسے فرصت نہ تہی۔ پنولین اور آسٹریا کی فوج کے درمیان سرد پہاڑ اور بحرالثلج حایل تہے۔ اس پردہ کے پیچھے اُسنے اپنی فوج جمع کی۔ چونکہ اس مہم میں سپاہ کو بڑی پہرتی سے جا بجا جانا پڑا۔ لہذا بڑے بڑے نقصان اٹھانا پڑے۔ کسی روک یا کسی ہرج کو پنولین نے نہ مانا

صفحہ ۳

ایک وقت مقرر پر مختلف دستونکو جدا جدا راستوں سے ایک مقام مقررہ پر پہنچنا تہا۔ اس کام کی انجام دہی میں نہ جان کا خیال کیا گیا نہ آرام کا۔ اس مقصد کے پورا کرنے میں اگر ضرورت ہوئی تو اسباب آوارہ گردوں اور گہری لیکھوں میں توپوں تک کو چھوڑ دیا۔ لیکن وقت مقررہ پر فوجوں کا مقام مقرر پر پہونچنا حد درجہ ضروری تہا۔ نتیجہ میں

پا ؤں میں۔ پہاڑ ونپر۔ میدان میں۔ رات دن۔ بھوکے پیاسے۔ بیخواب شرابور ٹھہرے ہوئے سپاہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ یقین نہیں آتا کہ اس نوجوان نپولین نے آن کی آن میں اپنی جیسی فوق العادت محنت تمام فوج میں پیوست کردی ہو نہ تو اُسکے پاس خچر تھے کہ پہاڑ ونپر جاتا نہ روپیہ ہی تہا کہ سامان ضروری بہم پہنچاتا۔ پس اُسنے یہ ارادہ کرلیا کہ پہاڑ کا چکر کاٹکر بحر روم کے کنارے کنارے جہاں اونچے پہاڑ نیچے ہوکر میدان کی برابر ہوگئے ہیں جا پڑے۔

بیولو کی فوج کے تین دستے تہے جن میں سے قلب پورے دس ہزار ایک موضع میں جسکا نام مانٹیناٹ تہا پڑا ہوا تہا۔ ۱۱ اپریل ۱۷۹۶ء کی شب تاریک و طوفانی تھی۔ موسلا دہار مینہ پڑ رہا تہا۔ رستو نپر اسقدر کیچڑ تھی کہ گذر محال تہا مگر اس طوفانی شب کے دراز گھنٹوں میں جبکہ آسٹریا کی فوج گرم گرم خیموں میں آرام کررہی تھی نپولین اور اُس کے سپاہی تر بتر پہاڑ کے کیچڑ دار گڈھوں اور پُر از سیلاب نالوں میں شپا شپ کر رہے تھے اور پہلو کی چٹانوں پر چڑہ رہے تھے۔ جسوقت پھٹتے ہوے بادلوں سے آغاز طلوع ہوا تو نپولین مانٹیناٹ کے عقب پہاڑونپر کھڑا تہا اور غنیم کو جس سے اب پہلی قطعی لڑائی لڑنا تھی دیکھ رہا تہا۔ نپولین نے اسطرح چال اختیار کی تھی کہ بےخبر دشمن کو اُسنے ہر طرف سے گھیر لیا تہا۔

نپولین نے اپنی تھکی ہوئی فوج کو ایک گھڑی بھی آرام کی فرصت نہ دی اور آسٹریا اور سارڈ ینیا کی متحدہ فوجوں پر بگولہ کی طرح ٹوٹ پڑا اور تین طرف یعنی سامنے سے پیچھے سے اور پہلو سے اُنکو لے لیا بہت دیر تک ایسے خونریز جدال و قتال کا ہنگامہ گرم رہا جسکے بیان کو دفتر درکار ہے۔ حملہ کا شور۔ جانکنی کی چیخیں۔ نوجوانوں اور امیرزادوں کی لاشیں۔ جن کا گھوڑونکے آہنی سموں سے کچومر نکل گیا تہا۔ مجروح۔ جنپر بہاری بہاری توپوں کے پہیے نکل گئے تھے اور جسم کیچڑ میں خمیرہ ہوگئے تھے اور ہڈیاں پسکر چورن ہو گئی تھیں بیوؤں اور بیٹیوں کا دور دراز وطنوں میں شور ماتم۔ یہ سب باتیں میدان کشت و خون کو انسانیت و رحمدلی کی نگاہ میں نفرت خیز منظر بناتی ہیں۔ آخر کار آسٹریا کی فوج

کے پیر اُکھڑ گئے اور ہزیمت فاش نصیب ہوئی اور بدحواس ہو کر بھاگ نکلی۔ تین ہزار مقتول و مجروح میدان میں چھوڑ گئی اور توپیں اور جھنڈے فرانسیسیوں کے ہاتھ لگے۔ یہ پہلی لڑائی تھی جس میں نپولین فرمانروا تھا اور پہلی فتح تھی جس کی ناموری اُسکے ہاتھ رہی شاہ آسٹریا سے اُسنے بعد کو فخریہ کہا کہ "میرا خطاب امیری جنگ مانٹیناٹ سے شروع ہوا ہے"

آسٹریا کی فوج ڈیگو کی طرف بھاگی کہ ایک فوج سے جو اُسکی مدد کو آرہی تھی کمک حاصل کرے اور شہر ملان کی حفاظت کرے۔ اور سارڈینیا کی فوج دوسری طرف فرار ہوئی کہ اپنے پایہ تخت ٹیورن کی پشت پناہ بنے۔ پس نپولین کی منشاء کے موافق دونوں فوجیں الگ ہوگئیں۔ اب اس نہ تھکنے والے جنرل نے اپنی ماندہ و مجروح فوج کو ذرا دم لینے کا موقع دیا لیکن خود ذرا بھی نہ ستایا اور جسوقت اُس کی فوج اپنی فتحمندی پر شاد و خرم تھی اور دشمن اپنی ہزیمت پر بیدل ہو رہے تھے اُسنے ان دونوں فوجوں پر ایکدم حملہ کرنیکا مستقل ارادہ کر لیا۔ ۱۳۔ اور ۱۴۔ اپریل کو متواتر جنگ ہوا کی۔ اسوقت آسٹریا اور سارڈینیا کی فوجیں مضبوط گڑھیوں اور پہاڑی کناروں پر مورچہ بند تھیں اور اُنکی کمک کو برابر فوجیں آرہی تھیں۔ یہ فرانسیسی حملہ آور و نپر پتھروں کی مار کر رہے تھے اور اوپر سے چٹانیں کی چٹانیں اُنپر لڑھکاتے تھے جنسے ایکدم کمپنیاں کی کمپنیاں صاف ہو جاتی تھیں۔ نپولین ہرجگہ موجود تھا محنت میں سب کے ساتھ شریک اور خطرہ میں سب کے ساتھ تھا اور اپنی سی ہمت و استقلال اپنے سپاہیونکو دلاتا تھا دونوں لڑائیوں میں فرانسیسیوں نے فتح پائی۔ ڈیگو میں آسٹریا کی فوج توپخانہ اور سامان چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئی اور جوں توں کرکے پہاڑوں میں اپنی جانیں لیکر بھاگی اور نپولین کے ہاتھوں میں تین ہزار قیدی چھوڑ گئی اور ملے سیمو میں ڈیڑہ ہزار سارڈینیا کی فوج نے ہتھیار ڈالدیئے۔ اسطرح برق کے مانند نپولین نے مہم کا آغاز کردیا۔ تین دن میں تین سنگین لڑائیاں لڑیں اور دشمن کو تین فاش شکستیں دیں۔

اب بھی نپولین حد درجے معرض خطر میں تھا۔ کثیر التعداد فوجیں اُسے چاروں طرف

سے گھیرے ہوئے تھیں اور اُسپر بڑہی چلی آرہی تھیں اس جسارت پر آسٹریاوالونکو حیرت تہی اور اس فعل کو کہ ایک شخص نہتا مسلح فوجونکے بیچ میں گھس پڑے وہ جنون کا دورہ تصور کرتے تھے۔ نپولین کی بربادی میں سوائے اسکے کہ فوق العادت تیز کوچ سے وہ ان دشمنوں کو یکجا ہونے دے کلام نہ تہا اور زیادہ بڑی تعداد فوج سے ان منتشر فوجوں پر حملہ آور ہو۔ ایک دن بیکار رہنا یا ایک گھنٹہ پس وپیش میں ضائع کرنا زہر تہا۔ ڈیگو کی جنگ میں نپولین ایک نوجوان افسر کی دلیری سے خاص طور پر متاثر ہوا۔ نپولین کی زیرکی کسی اور بات میں اتنی زیادہ ظاہر نہیں ہوتی تہی جتنی اس بات میں کہ بس ایک نگاہ میں وہ انسان کا جوہر پہچان لیتا تہا۔ لانس بعد کو ڈیوک آف مانٹی بیلو ہوا اور سلطنت کا ایک میر تورک بنایا گیا[1]

اس کوچ ومراجعت میں یہ نہوسکا کہ سپاہیونکو باقاعدہ خوراک تقسیم کیجاتی۔ چونکہ سپاہیوں کے پاس کچھہ نہ تہا اُنہوں نے لوٹ کھسوٹ شروع کردی۔ نپولین کا یہ منشا تہا کہ باشندگان اٹلی کا خیال اُس کی طرف سے اچھا ہو اور وہ اُسکو ظالموں کے ہاتھ سے خلاصی دینے والا جانیں پس ان مجرموں کے ساتہ وہ بڑی سختی سے پیش آیا اور فوج میں قواعد کی سخت پابندی پھر شروع ہوگئی۔

صفحہ ۳۳

اب وہ کوہ زیموسیمی Zemosie کی چوٹی تک پہونچ گیا تہا۔ اس بلندی سے فوج کو اٹلی کے سبز لہلہاتے میدان جو شیش محل کی طرح اُنکے نیچے کہلے ہوئے تھے نظر آرہے تھے اس خوشنما منظر سے نپولین کے خیالات شاعرانہ کو تحریک ہوئی۔ باغات۔ انگورستان۔ سبز کشت زار۔ پرصلح مواضعات ساتہنے۔ وادی میں طلسمات کا ساحال۔ بڑے بڑے دریا جن میں شعاع آفتاب کا معکوس ہونا سیمیں مقیش کا عالم دکہاتا تہا پہر ان کا دشت

---

[1] نپولین نے کہا لانس کی تعلیم میں غفلت ہوئی تہی لیکن جیسی اسمیں شجاعت تہی اسیقدر اُسکا دماغ بہی ترقی پکڑگیا تہا۔ وہ دیو تہا اور اپنا محافظ اپنا خدا اپنا کارساز سمجھکر وہ میری پرستش کرتا تہا اپنی تندی مزاج کے سبب کبہی کبہی اول اول میرے خلاف وہ بک اُٹہتا تہا لیکن اگر کوئی دوسرا میری نسبت ایسی باتیں کرتا تو یقیناً وہ اُسکا کہوپڑا توڑ دیتا۔ جب مرا ہی تو چون تو جمی ہوئی لڑائیوں میں اور تین سو دوسرے معرکوں میں وہ شریک ہوچکا تہا۔ ۱۲ مصنف

وسبزہ پرپیچ درپیچ بہنا اور زمرّدین دامانِ کوہ کا حلقہ کرنا اور مالدار شہروں کے راستوں کا
ترک کرنا پہر زیادہ فاصلہ پر بلند بلند پہاڑوں کا دائمی برف سے پوشیدہ حد باندہے کہڑا ہونا
اور اپنی باہیں اس زرریز خطہ کی حفاظت کے لئے پہیلانا۔ نپولین خاموش و مسرور اپنے
گہوڑے پر بیٹہا اس منظر کو حیرت کی نظر سے دیکہہ رہا تہا۔ اور پہر بیساختہ کہنے لگا۔"
ہینی بال[1] Hannibal تو ان پہاڑوں کو عبور کرکے آیا تہا لیکن ہم اُن کا چکر لگا کر
آئے ہیں۔"

لیکن یہ موقع ایسا نہ تہا کہ منصوبہ باآرام میں وقت ضائع کیا جاتا۔ آسٹریا اور سارڈینیا
کی فوجیں ہر طرف سے اپنی مقررہ جگہ پر چلی آرہی تہیں کہ اس گستاخ جماعت کو جو اسطرح
یکایک اُنکے درمیان در آئی تہی نیست و نابود کردیں۔ فرانسیسی فوج پہاڑ کے اتار پر
جہپٹی اور دریائے تنارو Tanaro کو عبور کرلیا اور یہ دیکہکر کہ وہ اٹلی کے
زرخیز میدان میں پہونچگئے مارے خوشی کے اُسکے بدن میں رعشہ ہوگیا۔ آگرو Augereau
کو نپولین نے آسٹریا کی فوج کے تعاقب میں کہ سارڈینیا کی فوج سے اب وہ قطعی جدا
ہوگئی تہی بہیجا اور خود بڑے استقلال سے سارڈینیا کی فوج کے تعاقب میں ٹیورن
Turin کی جانب روانہ ہوا۔ ۱۸۔ اپریل کو اُسنے سارڈینیا کی فوج کو بمقام سیوا
Ceva جا لیا۔ جہاں انکی پوری آٹہہ ہزار فوج مورچہ بند تہی۔

نپولین نے اُنکے مورچوں پر فوراً حملہ کیا اور تمام دن خونریز لڑائی ہوتی رہی لیکن کوئی
قطعی نتیجہ نہ نکلا۔ بندوقوں توپوں کی گرج چمک اُسوقت تک موقوف نہوئی جبتک کہ خوب

---

[1] ہینی بال۔ کارتہیج کا بڑا مشہور جنرل تہا اُسکے باپ کا نام ہملکر تہا۔ ہینی بال نے اپنے باپ کے لشکر میں تعلیم و تربیت
پائی تہی اپنے باپ کی درخواست پر اُسنے قسم کہائی تہی کہ رومیوں سے کبہی صلح نہ کریگا۔ چنانچہ اٹلی میں اسکا عہد فتوحات بینظیر
عہد مانا جاتا ہے۔ رومیوں کو اسنے بڑی شکستیں دیں آخر کار کیپوا کے مقام پر ہینی بال کی فوج نشہ فتوحات سے سرخوش پہنچی اور یہاں
بدقسمتی سے ایسی عیش و عشرت میں پڑگئی کہ بہادری اور سپہ گری سے گویا نابلد ہوگئی۔ یہانسے نکلکر ایک بڑے رومی جنرل۔
سپیو سے ہینی بال کا ۲۰۲ سنہ قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے زاما کے قریب مقابلہ ہوا جسمیں ہینی بال کو شکست ہوئی
آخر بہت سی فراریوں اور پناہ گیریوں کے بعد اُسنے زہر کہایا ۲۴۷ سنہ قبل مسیح پیدائش اور ۱۸۳ سنہ قبل مسیح انتقال۔ دنیا کے بڑے جنرلوں
میں سے ایک مانا جاتا ہے ۱۲ مترجم۔

اچھی طرح اندھیرا نہوگیا اور پہر دوست و دشمن میں تمیز نہ رہی - فرانسیسی مع اسلحہ اس نیت سے
لیٹ رہے کہ فجر ہوتے ہی پہر دشمن سے جھٹ جائیں - رات میں سارڈینیا کی فوج بھاگی اور
دریائے کورسیگلیا Corauglia کے پرلے پار ایک مستحکم مقام پر مورچے باندہے
دوسرے دن شام کو نپولین پہر اُنکے سر پر جا پہونچا - اس دریا پر صرف ایک پل تہا اور سارڈینیا
کی فوج ایسی مضبوط جگہ قایم تہی کہ وہانسے اُسکا ہٹانا ذرا منہہ رکہاتا تہا - بڑے بڑے
فوج کے دستے اُسکی کمک کو دوڑے مارے چلے آرہے تہے اور نپولین کے عقب
میں غنیم کی بڑی فوج جمع ہو رہی تہی اور باوجود اپنی فتوحات کے فرانسیسیوں کی
حالت نازک ہو رہی تہی - رات میں جنگی مشورہ کیا گیا اور فوج کی حد درجہ کی ماندگی پر لحاظ
نکر کے یہی قرار پایا کہ علی الصباح پل پر دہاوا کر دیا جاے - ابہی وہ توپ کی کیل نہ ہوئی
تہی کہ صفیں باندہے فرانسیسی پل پر نظر آنے لگے اور خیال تہا کہ نہایت سخت مقابلہ ہوگا
لیکن سارڈینیا کی فوج کی تو کچہہ ایسی چوکڑی بہول گئی تہی کہ رات میں وہ پہر کافور ہو گئی اور
اس خوش قسمتی پر خوش و خرم نپولین بہ آسانی پل کے پار ہو گیا - یہ نہ تہکنے والا فاتح تعاقب
میں بڑہا چلا گیا اور رات ہونے سے قبل فراریوں کو پہر جا لیا - جنہوں نے اب مونڈوی
Mondovi کے قریب بے گذر پہاڑوں پر مورچے قایم کئے تہے -
فرانسیسیوں نے فوراً حملہ کیا - اسوقت سارڈینیا کی فوج بہی خوب دل توڑ کر لڑی لیکن
میدان نپولین کے ہاتہہ رہا اور سارڈینیا کی فوج بہاگی اور دو ہزار قیدی ۸ توپیں اور گیارہ
جہنڈے نپولین کے قبضہ میں چہوڑ گئی اور اکہزار مقتول میدان جنگ میں پڑے نظر آتے
تہے نپولین نے کرسکو Cherasco تک اُس فوج کا پیچہا کیا اور اس مقام کو
بہی لیلیا - ٹیورن سلطنت سارڈینیا کا پایۂ تخت اب نپولین سے بیس میل سے کم تہا
اب تو ٹیورن میں ہل چل پڑ گئی - شہر میں ہزارہا باشندے تو ایسے تہے کہ جنکے جمہوری
خیالات تہے اور نپولین کا اسطرح استقبال کرنے کو جسطرح کوئی اپنے خلاصی دینے والے
کا خیر مقدم کرتا ہے اور یہ استدعا کر سکے کہ اُنکے یہاں بہی جمہوری سلطنت قایم کر دیجا وے
تیار بیٹہے تہے - بادشاہ اور امرا کے اوسان خطا ہو گئے تہے - انگلستان اور آسٹریا

کے وزرا نے بادشاہ کی سماجت کی کہ وہ اپنے دارالسلطنت کو چھوڑ دے اور اُنکے ساتھ جتھے میں شریک رہے اور برابر لڑتا رہے اور اُنہوں نے بادشاہ کو یقین دلایا کہ نا سمجھ نوجوان فاتح ایسی ایسی وقتوں میں اپنے آپ کو ڈال رہا ہے کہ جن سے نکلنا محال ہے۔ لیکن بادشاہ کو تو اُسکے تخت و تاج کی فکر نے سراسیمہ کر رکھا تھا اُسکو یقین ہو گیا تھا کہ ایسے تیز فاتح کا مقابلہ کرنا غیر ممکن ہے اور پھر اگر اس سے جنگ جاری رکھی جاوے تو کہیں ایسا نہو کہ وہ جھنجھلا کر رعایا میں آزادی کا اعلان کر دے اور ملک میں غدر ہو جاوے۔
پس اُسنے فرانسیسیوں کی اطاعت قبول کر لینے اور رحم کی استدعا کرنیکا پکا ارادہ کر لیا۔ کیونکہ اُسنے فرانسیسیوں کے حق پر غیر قابل معافی حملہ کیا تھا۔ قانونِ بشری کی رُو سے تو اس بادشاہ کو جو سزا دیجاتی کم تھی۔ اسلئے کہ انگلستان اور آسٹریا جیسی دو طاقتور سلطنتوں کا وہ شریک ہوا تھا کہ فرانسیسیوں کو اس تقصیر پر کہ اُنہوں نے بادشاہت پر جمہوری حکومت کو کیوں ترجیح دی گوشمالی دے اور ایک حملہ آور فوج فرانس کے شہروں کو توپوں سے اُڑا دینے کو چنانچہ اُسنے بھیجی اور فریق شاہی کو برانگیختہ کیا کہ جمہوری سلطنت کے مقابلہ میں تمام ملک میں خانہ جنگیاں کرے۔
بادشاہِ سارڈینیا کے پیاموں کو نپولین نے بڑی مسرت کی نگاہ سے دیکھا کیونکہ نپولین اُن خطرات سے جنمیں وہ محصور تھا پورا آگاہ تھا۔ متحدہ فوجیں اُسکی فوج سے کہیں زیادہ تھیں نہ اُسکے پاس بھاری قلعہ شکن توپیں تھیں نہ کوئی سامان محاصرہ تھا کہ ٹیورن یا دوسرے مضبوط قلعوں کو سر کرتا وطن سے دور تھا اور اسلئے فوراً اُسکو کوئی کمک نہیں پہونچسکتی تھی اور اگر واقعی طور سے دیکھو تو اُسکی فوج کے پاس تھا ہی کیا۔ نری محتاج تھی کپڑے تک تو بدن پر چیتھڑے ہو گئے تھے۔ اسکے برخلاف متحدہ فوجیں سامانوں سے مالا مال تھیں اور جسوقت چاہتیں اپنی طاقت بڑھا سکتی تھیں اور اُنکے سامان بظاہر نہ ختم ہونیوالے سامان تھے۔
نپولین نے کہاہے کہ "شاہ سارڈینیا کے پاس ہنوز بہت سے قلعے باقی تھے اور باوجود اُن فتوحات کے جو ابتک ہمکو حاصل ہو چکی تھیں اگر ذرا بھی قسمت پلٹا کھاتی تو بس کیا کرایا

صفحہ ۳۹

سب خاک میں ملجاتا"۔ مگر نپولین نے اُن کمشنروں کے سامنے جو پیغام صلح لائے تھے بڑی مطلق اور غیور وضع اختیار کی اور اُسنے کہا کہ صلح کی تمہید میں پہلے تو آپ کونی Coni لوڑ ٹونا Tortona الگزنڈریا Alexandria کے قلعے میرے حوالے کیجئے۔ اسکی تعمیل میں کمشنروں نے کچھہ پس وپیش کرنا چاہا کیونکہ ان قلعوں کے دیدینے سے ساری سارڈینیا کی حکومت نپولین کے قبضہ میں آنی جاتی تھی اور اسمیں کچھہ ترمیم چاہی۔

نپولین نے روکھے منہہ سے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی خام خیالیاں ہیں شرائط صلح قایم کرنا میرا کام ہے اور آپ کو وہ باتیں جو میں اپنی گورنمنٹ کی طرف سے پیش کروں تسلیم کرنا اور اُنکی تعمیل کرنا ہوگی نہیں تو صبح میرے توپخانے ہیں اور ٹیورن ہے اس گفتگو سے کمشنر ڈر گئے اور صلح کرلی جس کی رو سے بادشاہ سارڈینیا نے دوسری سلطنتونکی شرکت سے دست برداری کرلی اور تینوں قلعے جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے مع سامان حرب وتوپونکے جو اُسمیں تھیں نپولین کے حوالے کردے اور باضابطہ انصرام صلح کی خاطر ایک ایلچی پرس روانہ کیا اور جملہ مقامات جو ابتک نپولین نے فتح کئے تھے اُسی کی قبضہ میں چھوڑے۔ فوج ملیشیا[1] کو منتشر کیا اور باقاعدہ فوج کو برخاست کیا اور آسٹریا سے کارروائی جنگ جاری رکھنے کو فرانسیسیوں کے لئے جنگی سڑکیں بلامزاحمت کھولدیں۔ اب نپولین نے اپنی فوج میں ایک اور محرک جوش اعلان بھیجا"

جوانمردو۔ پندرہ دن کے عرصہ میں تم نے چھہ لڑائیاں ماریں۔ ایک اوپر بیس جھنڈے پچپن توپیں اور بہت سے عسیر الفتح مقامات چھین لئے پیڈمانٹ کا سب سے زیادہ زرخیز خطہ تم فتح کرچکے۔ ڈیڑہ ہزار سپاہ غنیم تمنے زندہ گرفتار کی۔ اور دس ہزار تمہارے ہاتہوں سے مقتول ومجروح ہوے۔ ابتک تو تم ننگی چٹانوں پر لڑتے ہو تمہاری دلیری سے جنکا نام یادگار رہیگا۔ لیکن عبث۔ اپنی کارگزاریوں سے تم

[1] ملیشیا وہ فوج ہے کہ جنگ کے وقت تو مسلح ہو کر جنگ کرے اور جنگ ختم ہوجانیکے بعد اپنے پیشوں اور کاروبار میں مصروف ہوجاے۔ ۱۲ مترجم۔

ہالینڈ اور رین Rhine کی فوجوں کے حریف ہو رہے ہو۔ دیکھو تمہارے پاس کیا تھا کچھہ نہ تھا لیکن تم نے سب کچھہ بہم پہونچا لیا بغیر توپوں کے تم نے معرکے سر کئے بغیر پلوں کے تم نے دریا پار کئے اور بڑی کڑی کڑی منزلیں تم نے ننگے پاؤں طے کیں۔ راتوں میں تم فاقہ سے لیٹ لیٹ رہے ہو لیکن اے شیر مردو اگر کچھہ کرنیکو باقی رہ گیا تو بس جان لو کہ تم نے کچھہ نکیا۔ نہ تمہارے قبضہ میں ملان ہے نہ ٹیورن ہے۔ میرے کانوں تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض بے دل ہو گئے ہیں اور کوہ الپس اور کوہ اپی نائینس کی چوٹیوں پر واپس جانا چاہتے ہیں ایسی بات کا مجھے یقین نہیں آسکتا۔ مانٹناٹے Montenotte ملیسیمو Millesimo ڈیگو Dego مانڈووی کے فاتح تو فرانسیسی نام و نمود کو بڑہانے کی آتش شوق سے جل رہے ہیں۔ لیکن قبل اسکے کہ میں تمکو نصرت و فتح کے میدان میں لیچلوں تم مجھسے ایک وعدہ کرلو کہ تم اُس قوم کو جسے تم مصیبت سے خلاصی دوگے نہ ستاؤگے اور اُن افعال سے جن کی قانون اجازت نہیں دیتا اجتناب کروگے اگر یہ نکیا تو خلاصی دینے والے نہ کہلاؤگے ستانیوالے کہلاؤگے چونکہ مجھے قوم کی طرف سے اختیار و منصب حاصل ہے جو ازروے انصاف و قانون بڑا قوی ہے پس میں غیرت و انسانیت کی ضروری باتیں عمل میں لانے سے پس و پیش نہ کرونگا۔ تمہاری نصرت و فیروزمندی کے تاجوں میں غارتگری کے دہبے مجھسے نہ دیکھے جائینگے۔ غارتگر بیدریغ گولی سے مار دیا جاویگا۔

"اے باشندگان اٹلی فرانسیسی فوج تمہاری بیڑیاں کاٹنے آرہی ہے۔ فرانسیسی سب قوموں کے خیرخواہ ہیں۔ انکی طرف سے تم خاطر جمع رکھیو۔ تمہارے مال۔ مذہب۔ مراسم۔ کی توقیر کیجائیگی۔ میری لڑائی اُسی قسم کی لڑائی ہے جیسی مہربان دشمن کی ہوتی ہے ہمیں تو فقط اُن ظالموں کو سمجھنا ہے جنہوں نے تمکو غلام بنا رکھا ہے"۔

صفحہ ۳۹

نپولین کا امتحان نفس۔ اٹلی کی بابت اسکی خواہشیں۔ پیرس میں جوش۔ جوزیفاین کی یاد۔ ڈیوک آف پارما سے شرائط۔ بیولو سے نپولین کا سبقت لیجانا۔ لودی کا پل اسکا پرخطر راستہ۔ ملان میں داخلہ۔ فوج کی امداد۔ قاصد۔ اوریانی کو خط۔ کلرمن کی تقرری۔ ملان میں بلوہ۔ بناسکو۔ پیویا۔ وینس والوں کا رشوت دینا۔ بلند حوصلہ مندی۔ امپیریل گارڈ کی ابتدا۔ پوپ سے شرائط صلح۔

نپولین کی فوج کے سپاہیوں اور افسروں کی ایک بڑی جماعت نے ایسی ریاست سے جسکا حاکم بادشاہ ہو صلح کر لینے پر بڑا شور و غوغا مچایا اور شدت سے اسبات پر مصر تھے کہ سارڈینیا کے بادشاہ کو تخت سے اتار کر ریپبلک قایم کردیجاے۔ رعایا بھی کثرت سے فراہم تھی اور ملتجی تھی کہ نپولین ذرا اشارہ دے اور وہ ملک میں غدر برپا کردیں اور اصرار تھا کہ بادشاہ اور امرا کو ملک بدر کردینے کے بعد وہ آسانی سے آزاد گورنمنٹ قایم کرلینگی اور پھر یہ نئی جمہوری سلطنت فرانس کی قدرتی طور سے مددگار ہوجایگی۔ نپولین کو صرف زبان ہلادینی تھی اور کام پورا تھا اور بلاشبہ ہاں کردینے کو بہت کچھ جی چاہتا ہوگا لیکن ایسا لفظ منہہ سے نکال لینے کے میلان کو روکنے کے لئے معمولی سے بہت زیادہ عقلی دور اندیشی درکار تھی۔

لیکن طوائف الملوکی سے نپولین بہت ڈرا ہوا تہا اور پیرس کی پُرخون گلیوں میں طوائف الملوکی کے حامیوں کی بدنظمیاں دیکہہ چُکا تہا اُنکو یقین تہا کہ اٹلی کے جاہل گنواروں میں سمجہہ یا اصول اخلاقی جو اچہی ریپلک کے لئے درکار ہیں موجود نہیں ہیں پس باوجود اسکے کہ ڈائرکٹری کا کہلا منشا اُسے معلوم تہا اور فوج کی ضد دیکہہ رہا تہا اور رعایا کی التجائیں سُن رہا تہا اُسنے بڑی دلیرانہ مضبوطی سے کہدیا کہ سارڈینیا کی سلطنت درہم برہم نہیں ہوگی اور اپنی سپاہ کو زیادہ محنت طلب مہمات میں مبتلا کرکی اور اُنکی زیادہ نامور فتوحات کی طرف رہنمائی کرکے اُسنے اُنکے خیال کو اس جانب سے پہیر دیا۔

نپولین کی یہ خواہش نہتی کہ فرانس جیسا دُورِ جبر و ستم وہ اٹلی کے شہروں میں بہی دیکہے وہ تو اصلاح کا حامی تہا نہ کہ غدر کا۔ بادشاہوں اور امیروں سے عزت۔ دولت اور تمامی پُرمنفعت حقوق زندگی کا اجارہ کر رکہا تہا اور رعایا گویا لکڑہاری اور پنہیاری تہی۔ نپولین نے یہ اجارہ توڑنیکی خواہش کی اور زمانہائے دراز کی غلامی سے مخلوق کو رہا کرنا چاہا۔ یہ اصلاح اُسنے اس طرح نہ کی کہ اورنگ ہائے شاہی کو یک لخت اولٹ دے اور غیر تربیت یافتہ ناتجربہ کار عوام کے ہاتہہ میں عنان اختیار دیدے بلکہ سریر شاہی کے گرد جمہوری افادہ گاہیں قایم کرکے اور تمامی رعایا کو مضبوط اور باقاعدہ طرز حکومت عنایت کرکے جس میں حسب ضابطہ آزادی شامل ہو وہ یہ اصلاح عمل میں لایا اور اور اُسنے کس فصاحت سے کہا ہے کہ ”لوئی شانزدہم کے قتل پر اگر انگلستان صرف نہالیش ہی پر آسودہ ہو جاتا جس سے خلق اللہ کے اخلاق کو نفع پہنچتا اور خلق دوست حکمت عملی کے مشورہ پر توجہ کرکے پُرانقلاب فرانس کو اپنی دوستی میں قبول کرلیتا تو اس اندازہ کا میدان تصور کہ فرانس اور یورپ کے کیا کیا بہاگ ہوے ہوتے بڑا عظیم الشان ہوتا اور پہر نہ سارے ملک میں پہانسی دینے کے گرگچ قایم ہوتے نہ بادشاہ اپنے تخت و تاج پر لرزہ براندام ہوتے بلکہ اُنکی ریاستیں تہوڑی بہت امتحان انقلاب میں گذرتیں اور بلا تشنج تمام یورپ حسب ضابطہ آزاد ہو جاتا۔

صفحہ ۴

سارڈینیا کی بادشاہت میں تھیں۔ پیڈمانٹ۔ سیوائے۔ اور مانٹ فرات۔ کے صوبے شامل تھے بادشاہ نے اہم کوششوں اور انگلستان سے امداد زرلیکر ساٹھ ہزار سپاہ کھڑی کرلی تھی جو بہت دنوں تک میدانِ جنگ میں کام دینے کے لئے تربیت و تعلیم کی گئی تھی اُسکے بیشمار قلعوں نے جو سامانِ حرب و رسد سے مالامال پہاڑوں میں واقع تھے اُسکی سرحد کو ایسی حالت میں کردیا تھا کہ وہ بے گذ خیال کیجاتی تھی اور وہ لوئی شانزدہم مقتول کے دونوں بھائیوں کا خسر تھا۔ یہ دونوں بھائی لوئی ہیجدہم اور چارلس دہم کے نام سے بعد کو تختِ فرانس پر بیٹھے۔ اُسنے ان دونوں کو اُنکی حالت فراری میں اپنے دربار ٹیورن میں بڑے عزت و احترام سے لیا اور اپنے دربار کو فرانس کے بھاگے ہوئے امراء کا جائے پناہ بنایا تھا۔ جہاں اس خیال میں کہ وہ محفوظ ہیں وہ بیٹھے فرانس پر لشمول دیگر افواجِ متحدہ کے حملہ کرنیکے ذریعے اُنکو پختہ کیا کرتے تھے۔ باایںہمہ ۱۵ دن کے عرصہ میں نپولین نے اپنی نیم فاقہ زدہ فوج سے جو تعداد میں صرف تیس ہزار تھی اُس کی افواج کو پراگندہ کردیا اور آسٹریا کی فوج کو اُس کی سلطنت سے نکالدیا اور مرکز سلطنت میں گھس گیا اور اب ٹیورن کو توپوں سے اُڑا دینے کی دھمکی دے رہا تھا اور بادشاہ اس بست و شش سالہ گمنام نوجوان کے قدموں پر پڑا صلح کی التجائیں ذلت سے کررہا تھا لیکن اپنی گردشِ تقدیر اور اپنے دامادوں کی تختِ فرانس پر پہونچنے کی کوئی توقع باقی نہ رہنے سے اُسے ایسا دھکا لگ گیا کہ کرسکو کے صلحنامہ پر دستخط کرنیکے بعد جلد شکستہ دل ہوکر مرگیا۔

نپولین نے اپنے مصاحب اول مرات کو مع نقل صلحنامہ اور اکیس جھنڈے جو دشمن سے چھینے تھے فوراً پیرس کو روانہ کیا۔ ان پے درپے کامیابیوں اور حیرت انگیز فتوحات سے فرانس میں عام جوش ہورہا تھا۔ اس نوجوان فاتح کے اعلانوں نیز فصاحت دیرینہ کا جوش جس سے اول اعلانوں پر گاڑھا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اُسکے مراسلات میں جو اُسنے ڈائرکٹری کو بھیجے تھے اُسکا انکسار۔ اپنی کارگزاریوں کا قطعی ذکر نہ کرنا۔ اور اپنے جنرلوں اور سپاہیوں کی شجاعت کا پرآب و تاب بیان ان سب باتوں سے سب کو حیرت ہوگئی تھی۔ نپولین بوناپارٹ ایک غیر ملک یعنی اٹلی کا نام تھا اور فرانس میں معدودے چند

آدمیوں نے یہ نام سنا تہا اور آسانی سے وہ ادا بہی نہوتا تہا وہ کرخت اور پُر زمزمہ تہا۔ ہر شخص پوچہتا تہا کہ یہ نوجوان جنرل جس کی لیاقتوں کی آب و تاب آن کی آن میں شہابِ ثاقب کے نور کی طرح تمام یورپ میں درخشاں ہوگئی ہے کون ہے۔ اُسکا نام اور اُس کی واہ واہ ہر زبان پر تہی اور تمام یورپ کی نگاہیں اُسپر لگی ہوئی تہیں۔ پندرہ روز میں کونسل آف سینیٹ اور کونسل آف فیو ہنڈرڈ Council of Five Hundred نے باضابطہ تین مرتبہ اعتراف کیا کہ اٹلی کی فوج نے فرانس کا نام کر دیا اور اُسکی فتوحات کی یادگار میں جشن مقرر کئے۔ مُرات نے بڑے کر و فر سے مفتوحہ جہنڈے ڈائرکٹری کے حضور میں پیش کئے اسموقع پر دوسرے ملکوں کے کئی ایلچی موجود تہے۔ اس نصرت پر ریپبلک Republic کو نیا اعزاز حاصل ہوا اور نوجوان جنرل کی فتمندی سے اُسکا اسقدر افتخار ہوا جیسا پیشتر کبہی نہوا تہا۔

جب یہ معاملات ہو رہے تہے نپولین نے اپنی دولہن کو فراموش نہیں کیا جسے وہ پیرس چہوڑ آیا تہا۔ اگرچہ سات روز متواتر اُسنے خود نہ اطمینان سے کہانا کہایا نہ آرام کیا تہا۔ یہانتک کہ کوٹ و بوٹ بہی نہ اُتارے تہے تاہم اُسنے محبت آمیز خطوط جوزفاین کو بہیجنے کا اگرچہ وہ مختصر ہی تہے وقت نکال لیا۔ یہ محبت نپولین نے جوزفائن کیطرف حتیٰ کہ نامبارک طلاق کے بعد اور اُسکی وفات تک ہمیشہ ظاہر کی ہے۔

سارڈینیا کی مفیدِ مطلب صلح سے نپولین کی فوج کا عقب بالکل محفوظ ہوگیا اور بہر ایک دن کا توقف نکر کے اُسنے آسٹریا کی باقیماندہ پریشان فوج کا تعاقب شروع کیا۔ یہ آسٹریا کی فوج اپنے جنرل بیولو کی ماتحتی میں دریائے پو کے پار ہوگئی تہی اور یہاں بڑے بڑے مضبوط مورچے باندہ رکہے تہے اور کمک کی جو دہاوے مارے چلی آرہی تہی منتظر تہی۔

سلطنت سارڈینیا چہوڑنیکے بعد نپولین ریاستِ پارما میں داخل ہوا۔ ڈیوک آف پارما جو فرانس کے خلاف اپنے قوی ہمسایوں کا شریک ہوا پانچ لاکھ رعایا کا حاکم تہا اور متحدہ فوج کے ہمراہ صرف تین ہزار سپاہ فراہم کرسکا تہا۔ لیکن فی نفسہ وہ کمزور تہا اور پس اُسنے فاتح

نپولین کے پاس رحم کی التجا میں پیغامبر بھیجے۔ اُسنے اپنی فوج آسٹریا کی فوج کے ہمراہ فرانس پر حملہ کرنیکے لئے شریک کر دی تھی۔ پس اگر اُس سے خرچہ جنگ جو فرانس پر حملہ آوروں کو دفع کرنے میں پڑا تھا لیا جاتا تو انصاف تھا۔ نپولین نے اُس سے اس شرط پر صلح منظور کی کہ وہ پانچ لاکھ سیمیں ڈولر۔ سولہ سو توپخانے کے گھوڑے اور بہت سا غلہ اور رسد دے۔

اس موقع پر نوجوان جنرل کے بہت سے قابل تعریف کاموں میں سے ایک کام ظاہر ہوا جس کی بعضوں نے تو بڑی تعریف کی ہے اور بعض نے اُسپر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ نپولین نے۔ کہ فنونِ لطیفہ کا عاشق اور بڑا مبصر تھا اور جانتا تھا کہ اُنکے اضافہ سے سلطنت کی شان بڑھتی ہے اور لوگونکے دلوںپر اُسنے کیا اثر ہوتے ہیں ڈیوک کے تصویرخانہ کی بیس چیدہ سے چیدہ تصویریں طلب کیں کہ پیرس کے عجائبخانہ میں بھیجدے۔ ان تصویروں میں سے ایک مشہور سینٹ جیروم کی تصویر بچانیکے عوض سے ڈیوک نے دولاکھ ڈولر نذر پکڑے۔ نپولین نے اس رقم سے انکار کیا اور فوج کے سامنے کہا یہ رقم جو اسطرح ہم لینگے بہت جلد خرچ ہو جائیگی لیکن ایسی نادر تصویر کا پیرس میں رہنا دارالسلطنت کو صدیوں تک زینت دیگا اور اسی قسم کی کوششوں کا ذوق پیدا ہوگا۔"

یہ خوب بات ہے کہ قانونِ جنگ کے موافق روپیہ۔ گھوڑے۔ غلہ۔ اور سامانِ رسد لینے پر تو کوئی اعتراض نہیں کرتا لیکن اس تصویروں کے لینے کے فعل کو غارتگری کا غیرقابلِ معافی جرم بتایا جاتا ہے۔ اگر فتحمندی دیگر اقسامِ جائداد کے لینے کو جائز کرتی ہے تو تصویروں میں ایسا کونسا سرخاب کا پر ہے کہ فروخت بھی ہوا کریں اور تبادلہ بھی ہوتا ہو اور پھر مستثنیٰ سمجھی جاویں۔ اگر نگاہِ حقیقت سے دیکھو تو سامانِ عشرت و عیش کا لینا ضروریات کی چیزونکے لے لینے پر معقولیت رکھتا ہے۔ روپیہ کا لینا رعایا کے سرپر ٹیکس کا بار ڈالتا ہے اور یہ رعایا نپولین کی دوست اور اُسکے معاملہ کی حامی تھی۔ تصویرونکے لینے سے رعایا اپنے رزق سے محروم نہیں ہوتی بلکہ اسکا اثر اُنہیں امرا پر پڑتا ہے جو جنگ کا باعث ہوتے ہیں۔ نپولین کی یہ طلب ایوان سے تھی کسان کے جھونپڑے سے نہ تھی۔ اصل تو یہ ہے کہ جنگ وجدال جنکے ہمرکاب استحصال۔ غارتگری۔ ظلم اور خونریزی سے ہماری فکر کو

صفحہ ۱۴۱

جو اخلاق کے متعلق ہم کرنا چاہتے ہیں پراگندہ کر دیتے ہیں۔ آئندہ نسلوں کے فیصلے اسمعد میں کہ نشانات فتح میں ذہنی صنعتیں بھی شامل ہیں یا نہیں جو ہوں سو ہوں لیکن اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ یہ واقعہ نپولین کے بلند و شائستہ مذاق کا شاہد ہے۔ غرض ذاتی کو بالائے طاق رکھکر نپولین نے فرانس کی عظمت چاہی ہے اور کم از کم اُس نیت میں تو شکوہ موجود ہی ہے جسنے اس فعل کا خیال اُسکے جی میں ڈالا ہے۔

اس نئی کمک سے آسٹریا کی فوج کی چالیس ہزار تعداد ہو گئی تھی اور یہ فوج دریائے پو[1] کے دوسرے کنارہ پر مورچہ بند تھی اور یہ بڑا دریا فرانسیسیوں اور آسٹریا والوں کے درمیان موجزن تھا۔ غنیم کی فوج کے سامنے دریا کو عبور کرجانا جنگ کا ایک دشوار مرحلہ ہے اور یہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ نپولین نے کسطرح دریا عبور کیا ہوگا۔ مگر بڑے استقلال سے وہ ولنیزا کی طرف بڑھا چلا گیا اور اپنے حرکات و سکنات سے بھی ظاہر کرتا رہا کہ باوجود غنیم کے مقابلہ کے وہ دریا اسی مقام سے پار کریگا۔ اگرچہ بڑی بھاری جمعیت سے وہ اس مقام پر لڑنے کو موجود تھے۔ اور اب آسٹریا کی فوج ایک مرکز پر جمع ہوئی کہ نپولین کی خوب ہی تواضع کرے۔ رات میں یکایک نپولین نے اپنی فوج کا رُخ دریا کے دہانے کی طرف پھیر دیا اور حیرت انگیز رفتار سے اسّی میل کی منزل ۳۶ گھنٹہ میں طے کر گیا اور راستہ میں جو کشتی ملی پکڑ لی اور مختلف فوج کے دستوں کا کوچ اس دانائی سے ترتیب دیا تھا کہ یہ سب ایک مقام پر دو ایک گھنٹوں کے فصل سے جا پہونچے۔ نپولین نے ان کشتیوں میں دریا عبور کیا ایک سپاہی کی جانکا بھی نقصان نہوا اور وہ لمبارڈی کے میدان میں پہونچگیا۔

اس خوبصورت زرخیز خطہ کو آسٹریا نے فتح کر لیا تھا اور ایک آرچ ڈیوک اسپر گورنر تھا لمبارڈی میں بارہ لاکھ باشندے تھے اور یہ دنیا کے سب سے زیادہ زرخیز خطوں میں سے ایک خطہ ہے۔ اسکے باشندے اپنے نئے حاکموں سے ناخوش تھے اور جماعت کثیر وضع حکومت کی تبدیلی چاہتی تھی اور فرانس کی فوج کا خیر مقدم کرنیکو طیار تھی۔ بیو لوئے جو ولنیزا Valanza میں مورچوں کی درستی کر رہا تھا جسوقت یہ سنا کہ نپولین نے دریا

[1] دریائے پو اٹلی کا سب سے بڑا دریا ہے ۱۲ مترجم۔

عبور کرلیا اور فن سپہ سالاری میں اُس سے بازی لیگیا تو فوراً اپنی فوج جمع کرکے اُسکے مقابلہ کو بڑہا - دونوں فوجونکے ہراولوں کا لومبیو میں مقابلہ ہوگیا آسٹریا والے برجوں ورمکانوں کی چہتوں پر اور دریچوں میں چڑہ گئے اور فرانسیسیوں پر جو کوچوں اور سڑکوں پر تھے مہلک آتش باری شروع کردی اور اُنکو توقع تہی کہ اسطرح وہ فرانسیسیوں کے آگے بڑہنے کو روک لینگے اور پہر آسٹریا کی اصل فوج آپہونچے گی لیکن فرانسیسی اس شدت سے اُنپر حملہ آور ہوے کہ تاب مقاومت نہ لاکروہ بہاگے - زمین تو لاشوں سے چہپ گئی تہی اور دو ہزار قیدی نپولین کے قبضے میں تہے -

فرانسیسی آسٹریا والونکے تعاقب میں لگے چلے گئے اور ہر بلندی سے اُنکے بہاگتے ہوے کالمونکو لوٹنے پہاڑتے تہے اور ہر ممکن موقع سے جہاں سے حملہ ہوسکتا تہا اُنپر سخت برباد کرنیوالی آگ برساتے تہے - اُسی شام تہکے ماندے مجروح دشمن کے کالم لودی میں پہونچے - یہ دریاے اَدّا پر ایک چہوٹی سی بستی تہی - عین بستی سے ہوکر یہ فوج ایک پل کے ذریعہ سے دریا کے پار ہوگئی - یہ دریا کوئی دوسو گز عریض تہا اور دس گز چوڑا اُسپر چوبی پل بندہا ہوا تہا اور یہ بہاگی ہوئی فوج اب بیولو کی اصل فوج سے ملگئی اور خوب مضبوط مورچہ بندیاں کرلیں اور اب فرانسیسی فوج بہی مکانوں اور دیوارونکی آڑ دیتی ہوئی کیونکہ آسٹریا کی فوج برابر گولے ماررہی تہی بستی میں درآئی اور اپنے نوجوان سپہ سالار کے حکم کی جسکو اب وہ لافتح خیال کرنے لگی تہی منتظر تہی -

نپولین کو تقدیر پر اسقدر بہروسہ تہا کہ جسمانی خطرہ کی اُسے کچہہ پروا نہ تہی - فوراً وہ شہر کے باہر نکلا اور دریا کے کناروں کی دیکہہ بہال کرنے لگا - مگر اسوقت غنیم کی جانب سے گولوں گولیونکی بوچہار تہی اسمیں کیا شبہہ ہوسکتا ہے کہ نپولین کے سامنے بڑاہی خوفناک اور حواس باختہ کرنیوالا نقشہ تہا - اسوقت آسٹریا کی ۱۶ ہزار فوج تہی جس میں چار ہزار سوار تہے اور بارہ ہزار پیدل سپاہی رہے - تیس ضرب توپیں تہیں اور صفِ جنگ آراستہ کئے دریا کے دوسرے کنارے یہ فوج تلی کہڑی تہی - توپیں اس قرینے سے قایم رہتیں کہ پل صاف زد میں تہا اور اسیطرح نیچے اوپر توپخانے اسطرح لگا رہے تہے کہ پل پر ترچہی مارتی

اور تیر دست بندوقچی تعداد میں ہزاروں بہت قریب صف بستہ تھے اگر دشمن پل کے قریب آ جائے تو گولیونکا طوفان برپا کر دیں۔

بیولینے اپنے مقام کو ایسا بے گزر خیال کر رکھا تھا کہ اُسنے پُل کا توڑنا کچھ ضرور نہ سمجھا اگرچہ وہ پل بہت آسانی سے توڑ سکتا تھا اور سب سے زیادہ اُسے اُسی کی تمنا تھی کہ کہیں یہ فرانسیسی پُل پر قدم رکھیں کہ اُنکی ہزیمت فاش اور خطرناک ہو۔ فوراً نپولین نے اسٹریا کی توپونکے مقابل عین طوفان آتش کے درمیان اتنی توپیں جتنی ممکن تھیں اپنے ہاتھوں سے قایم کیں اور کچھ توپیں اس قرینہ سے لگائیں کہ اسٹریا والے پل کی مجرا بارود سے اُڑا دینے کے لئے قریب نہ آ سکیں۔ پھر بستی میں جا کر اپنے افسرونکو جمع کیا اور کہا کہ "میرا ارادہ ہے کہ پل پر اسیوقت حملہ کر دوں"۔ ان افسروں میں سے بڑے بڑے سورما افسرونکے اسپر رُخ پھر گئے اور یک زبان ہو کر اُنھوں نے اس تجویز کو نامنظور کیا کہ یہ غیر ممکن العمل ہے اور ایک ان میں سے بولا۔ "ایسے برباد کرنیوا لے گولوں کے طوفان میں جسکا بالیقین سامنا ہے آدمی کا پل پر بزور راستہ بنا لینا اور پار چلا جانا **غیر ممکن** ہے" نپولین نے کہا۔ نہیں کیا کہا۔ غیر ممکن!۔ **غیر ممکن** تو فرانسیسی زبان کا لفظ ہی نہیں ہے اس نوجوان فاتح کے جو ذاتی اعتماد ول پر دوسرے کی رائے سے کبھی اثر ہوتا ہی نہ تھا پس اپنے جنیرلون کی رائے کی کچھ پروا نہ کر کے اُسنے چھ ہزار چیدہ سپاہی جمع کئے اور ان سے اُسی جنگجو فصیح لہجہ میں جو ہر وقت اُسکے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا تھا چند فقرے کہے اور بس اُن میں ہر ایک یہ تمنا ظاہر کرنے لگا کہ پل پر دہی لیجایا جاوے اُسنے ان سپاہیوں سے صاف کھولکر کہدیا تھا کہ اس مہم میں یہ یہ خطرے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی جتلا دیا تھا کہ فتح کی حالت میں اُسی پلہ کی ناموری بھی ہے۔ یہ وہ خوب جانتا تھا کہ ہزاروں مارے جائینگے لیکن جب اُسکو خود اپنی ہی جان کی کچھ پروا نہ تھی تو دوسرے کی جان کی کیا قدر ہو سکتی تھی اور اسوقت حصول مدعا کو وہ اسیقدر قیمتی سمجھتا تھا جتنی کہ اُسکی قیمت دیجا ئینگی تھی۔ دونوں فوجوں میں شاید نپولین کے سوا ایک فرد واحد بھی ایسا نہ تھا جو ایسی مہم کی جوابدہی جسمیں بظاہر کوئی صورت کامیابی کی نہ تھی اپنے ذمہ لینے کی جرأت

کرتا۔

اب اُسنے سواروں کی ایک بڑی جمعیت خفیہ روانہ کی کہ بستی سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک دشوار گذار پایاب مقام سے دریا عبور کرجائیں اور دریا کے کنارہ آکر عقب سے دشمن پر نہایت تند و تیز حملہ کریں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آسٹریا والوں نے اس گہاٹ کی حفاظت میں کیوں اسقدر غفلت کی تہی۔ پہر ایک کوچہ کی آڑ میں اُسنے سپاہیوں کی ایک قطار بنائی۔ یہ کوچہ حملہ کرنیکے مقام سے بہت قریب تہا۔ ۱۰ مئی ۱۷۹۶ء کی شام تہی۔ ٹیرول کے پہاڑوں کے پیچہے آفتاب غروب ہورہا تہا اور وہی امن چین اور خوبصورتی اور انسان کی زبونیت دہیمی شفق میں مُنہ چہپا رہی تہی اور پانی کی چکنی ہموار سطح یا آغاز بہار کی پہوٹتی ہوئی کوپلوں کو ہوا کی ایک سنک بہی جنبش نہ دیتی تہی۔

جسوقت نپولین نے دیکہا کہ آسٹریا کی فوج میں تلاطم ہوا اور اُسکے سواروں نے دریا عبور کرلیا۔ اُسنے حکم دیا کہ ہلہ کا بگل دیا جاے۔ بس یہ قطار گہنے اور ٹہوس کالم میں گہومی اور کوچہ میں اُسکے ہجوم سے جگہ باقی نہ رہی اور بہ سرعت اپنی جاے پناہ سے نکل اپنے نعروں سے ہوا کو پہاڑتی ہوئی پُل پر پل پڑی۔ بس اس فوج پر مہلک گولے گراب گولی کا طوفان نازل ہوگیا۔ یہ طوفان پُل پر بگولہ باد کی طرح سن سن چل رہا تہا۔ کالم کا پہلا حصہ تو فوراً صاف ہوگیا اور کشتوں کے پشتوں سے پچہلے آنیوالوں کا راستہ مسدود ہوگیا لیکن پچہلا حصہ لوہے اور سیسہ کے طوفان سے بے پروا اب بہی بڑہا چلا آرہا تہا حتی کہ وہ اب بیچ پُل پر آپہونچا۔ یہاں اُسنے تامل کیا اور متزلزل ہوا اور اس آتش فشانی بارش آتش کے سامنے جسکو برداشت کرنا انسان کی ہستی سے باہر ہے قریب تہا کہ ہٹ جاے کہ نپولین نے ہاتہ میں ایک جہنڈا لیا۔ لانس۔ سینا۔ اور برتہیر اُسکے پیچہے تہے اور دہوئیں کے بادل میں جسنے پُل کو مثل شب تار کے اندہیرا گُپ کردیا تہا گہس گیا اور سپاہیوں سے آگے نکلکر باواز بلند کہا۔ "خبردار اپنے جنرل کے پیچہے پیچہے آؤ"۔ اس مثال سے مجروح۔ پامال۔ کالم کا کچہہ رنگ ہی اور ہوگیا اور اپنی سنگینیں سیدہی کرکے آسٹریا کے گولندازوں پر جہپٹا اتنے میں فرانسیسی رسالہ توپخانوں پر عقب سے آٹوٹا اور پل فتح ہوگیا اور اس

لودی کا پل

نپولین کی جانبازی

تنگ راستے سے فرانسیسی اہلہ کی طرح اُمنڈ پڑے اور میدان میں پہیل گئے۔ لڑائی کی شدت میں سر مو فرق نہوا تہا۔ آسٹریا کی فوج باپوسانہ ولیری سے فرانسیسی فوج پر آپڑی لیکن نپولین کے سپاہی اپنی حیرت افزا فتح کے نشہ سے چور ہہلا خطرہ کو اب کیا سمجھتے تہے گولیوں اور سیل کے گولوں کی اُنکے سامنے اتنی حقیقت بہی نہ تہی جتنی بچوں کے ہاتھوں میں برف کی گیندوں کی۔

اسی خطرناک توپوں کی گرج میں آسٹریا کا ایک مخصوص توپخانہ فرانسیسیوں کا سخت نقصان کر رہا تہا اور اُسپر بار بار حملے کئے گئے تہے لیکن کچہ نتیجہ نہوا تہا۔ اسی جنگ کی گڑبڑ اور خطرہ کی حالت میں ایک افسر نپولین کے قریب گہوڑا مارے ہوے آیا اور کہا کہ "اُس مُہلک توپخانہ کو خاموش کرنیکا ایک اور ارادہ کرنا بڑا ضروری امر ہے"۔

نپولین نے جسے بڑے عالیشان کام کرنیکا ویسا ہی شوق تہا جیسا میٹہے بول بولنے کا جواب دیا "بہت اچہا لیجئے ابہی خاموش کیا جاتا ہے" اور اپنے قریب ایک رسالہ سے پلٹ کر کہا "ذرا اپنے جنرل کے پیچہے تو چلے آنا"۔ یہ رسالہ ایسا شاد و خرم جیسا کہ ایام الغطیل میں کہیلوں سے خوشی ہوتی ہے۔ نپولین کے پیچہے چلدیا اور باوجودیکہ آسٹریا کے توپخانہ کے گراب سے اُسکی قطاروں میں چاروں طرف اجل ہی اجل نظر آتی تہی اُسنے جاتے ہی گولندازوں کو تہ تیغ کردیا اور یہ توپیں دشمن پر پہیر دیں۔

دوسری بہادری

سب سے پہلے جسنے پل کے پار قدم رکہا وہ لانس تہا اور اُسکے بعد نپولین۔ لانس پرلے درجے کی بے پروائی اور تہور کے ساتہ دشمن کی صفوں میں اپنا مست گہوڑا دہسا لیگیا اور جاکر ایک جہنڈا چہین لیا۔ اسوقت اُسکے نیچے اُسکا گہوڑا مارا گیا اور چہ سات تلواریں اُسکے سر پر جہلملانے لگیں۔ لانس بڑے زور اور پہرتی سے اپنے گہوڑے سے علیحدہ ہوا اور آسٹریا کے ایک سردار کے پیچہے اسکے گہوڑے پر چڑہ بیٹہا اور اپنی تلوار اُسکے بہونک دی اور گہوڑے سے نیچے گرا کر اُسکی جگہ چہین لی اور لڑتا بڑہتا پہر اپنی فوج میں آملا۔ اس ہنگامہ میں چہ آسٹریاوالے اُسنے اپنے ہاتہ سے مارے۔ یہ رستمانہ کام نپولین نے خود اپنی آنکہوں سے دیکہا اور اُسی جگہ پر لانس کو ترقی دی۔

لانس کی بہادری

اب آسٹریا کی فوج دو ہزار قیدی اور بیس ضرب توپیں فاتح کے ہاتھوں میں اور ڈہائی ہزار مقتول اور چار سو مردہ گھوڑے میدان میں چھوڑ کر بھاگی۔ غالباً فرانسیسیونکی جانب بھی مجروح اور مقتولونکی یہی تعداد ہوگی۔ اگرچہ نپولین سنے اس جنگ کی باضابطہ رپورٹ میں صرف چار سو کا نقصان لکھا ہے۔ آسٹریا والوں کا دعویٰ تھا کہ فرانسیسیونکے اس جنگ میں چار ہزار آدمی کام آئے ہیں جب یہ لڑائی اُنکے ہاتھ آئی ہی۔ لیکن فاتح کی حکمت عملی اسی میں تھی کہ عام طور پر یہی سمجھا جاوے کہ اُسکی فوج قاتل تھی نہ کہ مقتول۔ یہ توضرب المثل ہوگئی ہے ''ایسی جھوٹی جیسی رپورٹ جنگ'' تمام مختلف صورتوں میں جھوٹ بولنے کی ضرورت اور دہوکا دیدینا جنگ کی ہزاروں بدکرداریوں میں سے ایک ادنیٰ سی بدکرداری ہے قدیم الایام سے یہ بات علانیہ چلی آرہی ہے کہ سپاہی کو شجاعت وفریب دونوں کے اسلحہ مباح ہیں۔ اگر جھوٹی رپورٹ جنگ سے دشمن فریب کہاسکے تو ایسے ایماندار جنرل جو اس مکر سے چارہ جوئی نہ کریں شاذ ہونگے اور اس میں شک نہیں کہ نپولین نے ایسے حیلوں سے فائدہ اُٹھانیمیں کبھی پس وپیش نہیں کیا جو فن جنگ میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں کہ دشمنونکے دل اُن سے پریشان ہو جائیں۔ سچائی وہ نیکوکاری نہیں لشکر میں جسکی دال گلے۔

ایک پُرانا آزمودہ کار سپاہی جو اس جنگ میں خود موجود تھا کہتا ہے ''اُسدن پُل آرکولہ جہنم کے درمیان نپولین کو ہمارے قدآور سپاہیوں میں پیدل ملا ہوا دیکھنا ایک انوکھا تماشہ تھا۔ نپولین چھوٹے بچہ کی طرح معلوم ہوتا تھا'' آسٹریا کے جنرل نے حالت غیظ میں کہا کہ اس بے ریشے لونڈے کی تو خوب ہی گوشمالی ہونا چاہئے تھی۔ بھلا غضب خدا کا یہ فن جنگ کہاں کا ہے؟ تواعد جنگ سے اس کندۂ ناتراش کو مس تک نہیں۔ آج دیکھو تو ہمارے پیچھے ہے اور کل ہمارے داہنے ہے اور پرسوں ہمارے سامنے ہے۔ مقررہ اصول جنگ سے ایسے علانیہ انحراف کون روا رکہہ سکتا ہے''

جب نپولین سینٹ ہلینا میں جلاوطن تھا تو اُسکے سامنے لودی کی جنگ کا تذکرہ کسی نے پڑہا جس میں لکھا تھا کہ نپولین سنے اُسدن بڑی بہادری دکہائی پل کے پار اول وہی آترا ہے

صفحہ ۴۳

اور اُسکے بعد لالس تھا۔ اسپر نپولین نے بے اختیار کہا۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ مجھسے پہلے لالس اول تھا۔ میں صرف اُسکے پیچھے تھا۔ اس غلطی کو ابھی صحیح کرو۔ چنانچہ حاشیہ پر وہ غلطی اسیوقت درست کی گئی۔ اس فتح نے فرانسیسی فوج پر ایک عجیب وغریب اثر کیا اور فوج کو اپنے جنرل پر بیحد بھروسہ ہوگیا۔

جنگ ختم ہوجانے پر تھوڑے سے بوڑھے کارآزمودہ فوجیوں نے ملکر باہم ایک کمیٹی کی اور اپنے سپہ سالار کو جسکا عین عالم جوانی تھا اور اس لڑائی میں اسقدر بہادری ظاہر کی تھی خوش طبعی سے ترقی دیکر **کارپورل**[له] کا عہدہ دیا۔ اسکے بعد جب نپولین میدان میں اُنکے سامنے آیا تو تمام فوج سے یہی پُرجوش نعرے سنے جاتے تھے کہ ہمارا چھوٹا کارپول عرصہ دراز تک جئے"۔ اسکے بعد سے نپولین تمام فوج کا محبوب ہوگیا تھا اور پھر تمام عمر حتی کہ وہ کانسل ہوا۔ شاہنشاہ ہوا۔ یہ لڑکپن کا پیارا اور محبوب نام **کارپول** Carporal فراموش نہوا۔ نپولین نے کہا کہ فرانس کے محلّونکو مطیع کرنیکے بعد۔ یا مانٹاٹ کی لڑائی فتح کرلینے پر بیننے اپنے کو کوئی افضل شخص تصور نہیں کیا تھا۔ لیکن ہاں لودی کے پُرخطر راستہ کے بعد میرے دل میں یہ خیال معاً گذرا کہ معاملات ملکی کے تماشہ گاہ میں میں کامل ایکٹر ہوسکتا ہوں اور اسیوقت بڑی جاہ طلبی کی پہلی چنگاری میرے سینہ میں پیدا ہوئی"۔

لمبارڈی پر اب نپولین کا قبضہ تھا اور شکست خوردہ آسٹریا والے ٹیرول میں بھاگ گئے تھے اور آرچ ڈیوک فرڈیننڈ اور اُسکی ڈچز نے اپنے خوبصورت محل کو فاتح کے لئے گریہ وبکا کے ساتھ چھوڑا اور فرار ہوکر اپنے بھاگے ہوئے ساتھیوں سے جاملے۔

جسوقت ڈیوک اور ڈچز کی گاڑی اور اُنکے ہمراہی دارالامارت کی سڑکوں سے مغموم

له کارپورل انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ ایک کمپنی کے نایک کو کہتے ہیں۔ معمولی سپاہی کے اوپر یہ پہلا سب سے ادنی درجہ افسری ہے۔ نپولین باوجودیکہ سپہ سالار تھا لیکن چونکہ نوعمر تھا اور اکثر فوجی میں آدمی پہلے سپاہی ہوتا ہے پھر ترقی پاتا ہے تو اس موقع پر نپولین کی عمر پچاملکر کے بوجہ اُسکی بینظیر شجاعت کے اُسکے چند کارآزمودہ فوجیوں نے محض خوش طبعی سے اُسے کارپول کے عہدہ پر ترقی دی۔ گویا وہ پہلے ایک معمولی سپاہی تھا یہ بڑی محبت وپیار کی بات ہے۔ ۱۲ (مترجم)

روانہ ہوئے تو لوگ خاموش دیکھتے رہے اور توہین یا ہمدردی کا ایک کلمہ بھی مُنہ سے نکلا اور جب وہ رخصت ہو گئے تو جمہوری جوش ایکدم بے روک ظاہر ہو گیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عوام کی ٹوپیوں پر سہ رنگا طرّہ جادو کے زور سے یکایک قایم ہو گیا۔ اور بڑے اظہار شادمانی سے انبوہ کا انبوہ فرانسیسی جمہوریوں کا خیر مقدم کرنے کو تیار رہا۔ ڈیوک کے محل کے دروازہ پر ایک تختۂ اعلان اس کتبہ سے لگا دیا کہ یہ مکان کرایہ کے واسطے خالی ہے اور اس کی کنجیوں کی فرانسیسی کمشنر سے درخواست کرو۔

۱۵ مئی ۱۷۹۶ء کو جنگ مانٹنا ٹ کے ٹھیک ایک مہینہ بعد نپولین ملان میں بفتح وفیروزی داخل ہوا اور ساکنانِ شہر نے ایک بڑی جماعت کے ساتھ اُسکا اسطرح استقبال کیا جسطرح کہ خلاصی دینے والے کا کیا کرتے ہیں۔ تمام اٹلی کے وطن دوست ملان کو وہاں چلے آتے تھے اور اُنکو قوی امید تھی کہ اُنکو آزادی دیکر نپولین اٹلی میں جمہوری سلطنت قایم کر دیگا اور اُنکو فرانس کی رفاقت میں قبول کر لیگا۔ بہت سی ملیشیا فوج فوراً ترتیب دی گئی اور اسکا نام نیشنل گارڈ رکھا اور سہ رنگے جھنڈے کی تعظیم میں وردی بھی تین ہی رنگوں یعنی نیلے۔ سرخ۔ اور سفید کی تیار کی۔ اور فاتح کے لئے ایک محراب فتح بنائی۔ اور تمام شہر کے باشندے اُسکے استقبال کو شہر سے باہر نکلے۔ اُسکے راستہ میں فرشِ گُل تھا۔ دریچوں میں ہزارہا لیڈیاں اپنے تبسم اور ہلتے ہوئے رومالوں سے اُسکا خیر مقدم کر رہی تھیں۔ گلدستوں کا اسپر مینہ برس رہا تھا۔ مختصر آنکہ پُرجوش فوجی باجوں کی آوازوں لہراتے ہوئے پھریروں۔ گھنٹوں کی جھنکاروں۔ سلامی کی توپوں کے دناکوں اور ہشیار تماشائیوں کے نعروں کے شور میں نپولین نے ڈیوک کے محل پر جہاں سے یہ ڈیوک فرار ہو گیا تھا قبضہ کیا۔

ملان کے باشندوں سے نپولین نے کہا کہ "اگر تمہیں آزادی کی تمنا ہے تو تم اپنے ہاتھوں سے اٹلی کو ہمیشہ کے لئے آزاد کر کے اپنے کو مستحق بناؤ۔ موڈینا کے طامع اور مالدار ڈیوک نے جس کی ریاست پارما سے ملی ہوئی تھی صلح کی التجا میں وکلا بھیجے۔ نپولین نے اسے اس شرط پر مہلتِ جنگ دی کہ وہ ۲۰ لاکھ ڈالر بیس چیدہ چیدہ تصویریں اور بہت سے

گھوڑے اور سامان رسد نذر پڑے۔ جبکہ موڈینا کے ڈیوک سے صلح کی بات چیت ہو رہی تھی تو فرانسیسی فوج کا وار وغیرہ بہم رسانی نپولین کے پاس آیا اور بولا کہ ڈیوک کا بھائی چار صندوقوں میں اٹھارہ لاکھ طلائی ڈولر لئے حاضر ہے اور وہ ڈیوک کی طرف سے آیا ہے اور ملتجی ہے کہ یہ رقم آپ قبول فرمالیں۔ یہ رقم خاص آپ کی ہے۔ اسے آپ بلا وسواس لے لیں اور ڈیوک کی جانب سے رسدی رقم مطلوبہ میں تخفیف فرما دیجئے گا۔ اور ڈیوک کو اپنا حامی بنانے سے اسطرح بڑا اطمینان ہو جائیگا" نپولین نے بے پروائی سے جواب دیا "میں آپ کا مشکور ہوا۔ لیکن معاف فرمائیگا میں نہیں چاہتا کہ اس رقم کے عوض میں ڈیوک مجھپر قابض ہو جائے"، چنانچہ زرمطلوبہ آیا اور فوج کے صندوقوں میں رکھدیا گیا۔ نپولین نے خود ایک ڈولر بھی نہ لیا۔

اب نپولین نے پھر جوش دلانیوالا اعلان دیا۔ فوج میں تو جسنے بلا کا جوش پیدا کردیا اور اٹلی والوں کے خیالات کو بڑی زبردست قوت کہربائی سے جنبش دیدی " اے دلیرو کوہ ایپی نائنس Apinnines سے تم سیلاب کی طرح اُترے۔ تمنے ہر شے کو جسنے تمہارے آگے بڑھنے کو روکا پست کردیا ہے۔ پیڈمانٹ آسٹریا کے چنگل سے رہا ہو گیا۔ ملان Milan تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سارے لمبارڈی Lomburdy پر جمہوری پھریرا لہرا رہا ہے۔ پارما اور موڈینا Modena کے ڈیوک تمہاری فیاضی کی بدولت جی رہے ہیں۔ اب اُس فوج کو جو بڑے گھمنڈ سے تمہیں دھمکاتی تھی تمہارے ہاتھ سے بچنے کو مفر نہیں۔ دریائے پو Po ٹیکنو Ticino اور اڈّا Adda تم کو ایک دن بھی نہ روک سکے اٹلی کی یہ بنائیں جنپر ناز تھا اور کوہ آلپس دونوں برابر ہیچ ثابت ہوئے۔ اس دور فتحمندی سے فرانس میں گھر گھر عید ہو رہی ہے۔ ریپبلک کے تمام اضلاع میں تیوہار مقرر ہوئے ہیں یہ سب تمہاری فتوحات کی یادگار میں ہوا ہے جہاں تمہارے والدین۔ تمہارے بھائی۔ تمہاری بہنیں۔ تمہاری بیویاں اور تمہارے احباب تمہارے کارہائے نمایاں پر شادان و فرحاں ہیں اور کس فخر سے کہتے ہیں کہ تم اُنسے علاقہ رکھتے ہو۔ شاباش بہ شیر مردو۔ تم نے بہت کچھ کیا لیکن تم کو بہت کچھ کرنا ہے،

حاشیہ ۴۴

کیا تم آنیوالی نسلونکے لئے یہ بات کہنے کو چھوڑ جاؤ گے کہ اٹلی کی فوج فتح کرنا تو جانتی تھی لیکن فتح کی وقعت بڑہانا نہ جانتی تھی۔ اب کیا ہم لمبارڈی ہی میں کیپوا[1] پائینگے (پڑے چین کرتے رہینگے) ؟ نہیں ہم کو تو بڑے بڑے دہاوے کرنا ہیں۔ دشمنونکو نیچا دکھانا ہے۔ فتوحات کے تاج حاصل کرنا ہیں اور ظلم کے بدلے لینا ہیں۔ آؤ اُن شخصوں کو جنہوں نے فرانس میں خانہ جنگی کے خنجروں پر باڑہیں رکھی ہیں۔ اور جنہوں نے ہمارے وکلا کو قتل کیا ہے اور ٹولون میں ہمارے جہاز غرق کئے ہیں ذرا لرزہ براندام تو کر دیں۔ بدلہ لینے کی گھنٹی بجگئی لیکن ہاں رعایا پریشان نہونے پاوے۔ رعایا کے ہم ہر مقام پر دوست ہیں۔ حاکم بروٹس[2] Brutus اور سیپیو[3] Scipio جیسے لوگوں اور بڑے آدمیوں کے جنکو ہمنے اپنا نمونہ بنایا ہے۔ ہماری فتوحات کے یہ نتیجے ہونگے کہ کیپی ٹول[4] کو ہم پھر سے قایم کرینگے اور سورماؤں کی سنگین مورتیں جنسے کیپی ٹول Capitol کو زینت تھی ہم ازسر نو نصب کرینگے اور رومیونکو جو صدیونکی غلامی سے کُند ہو گئے ہیں جگا دینگے۔ یہ زمانہ بھی آنیوالی نسلوں میں یادگار رہیگا۔ یورپ کے بہترین حصہ کی روکا بدل دینے کی عزت تمہاری نام رہیگی۔ آزاد۔ معزز۔ فرانسیسیوں کے طفیل میں یورپ کو پرشوکت صلح نصیب ہوگی۔ اسوقت تم اپنے وطن کو مراجعت کرو گے۔ اور پھر تمہارے شہر والے انگلیاں اٹھا اٹھا کر تمہاری طرف اشارہ کرینگے کہ "اٹلی کی فوج میں یہ تھا۔"

---

[1] یہ کیپوا وہ مقام ہے جہاں ہینی بال کی فوج عیش و آرام میں پڑگئی تھی اور سپہ گری فراموش کردی تھی اور ۲۰۲ قبل مسیح سیپیو رومی جنرل سے شکست فاش کھائی اور برباد ہوئی۔ نپولین اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ای سپاہیو ہینی بال کا سا حال نہ ہوجائے تم ہوشیار رہو ۱۲ مترجم [2] بروٹس قیصر روم کے قاتلوں میں سے ایک تھا بعد کو انٹینی کے ہاتھوں یہ دیدیا گیا اور ۴۲ قبل حضرت مسیح کے قتل ہوا۔ ۱۲ مترجم [3] یہ بڑا زبردست رومی جنرل تھا ہینی بال کو ۲۰۲ قبل مسیح کے اسی نے زاما کے قریب شکست دی تھی ہینی بال سے یہ نمبر ۲ کا جنرل تھا ۲۳۵ قبل حضرت مسیح پیدائش اور ۱۸۳ قبل مسیح انتقال ہینی بال اور سیپیو ایک سال میں مرے ۱۲ مترجم [4] شہر روم دار السلطنت ملک اٹلی میں کیپی ٹول ایک قلعہ مع گرجا کے ہے۔ تارپین پہاڑی پر واقع ہے۔ مارکوئس ٹرکس نے اسکا نقشہ تیار کیا تھا۔ سرولیس نے یہ عمارت آغاز کی تھی۔ اور ٹارکوئن سپربس نے اسے ختم کیا تھا اور کانسل ہورشیس نے اسکا افتتاح کیا تھا جبوقت روم سے ٹارکوئن خاندان نکالا گیا۔ ہورشیس کی بڑی انگریزی دلچسپ نظم مکالے نے لکھی ہے ۱۲ مترجم۔

جنگ کے شور وغل - افکار اور خطرہ کی حالت میں نپولین ایسے ایسے اعلان خارج از فہم سرعت
کیساتھہ بھیجا کرتا تھا - انکی تحریر کے ۲۰ برس بعد نپولین نے سینٹ ہلینا میں ان پُرآب وتاب فقرونکو
پڑہکر کہا کہ "پہر بہی احمق کہتے تہے کہ مجھے لکھنا نہ آتا تھا" بعضوں نے نپولین کو کہا ہے کہ جاہل تہا اور
الف کے نام سے نہ جانتا تہا - برخلاف اسکے نپولین ایک عالم جید اور فاضل کامل تہا اُسکے قوای
ادراکی اور اکتسابِ عقلی بیحد بڑے درجے کے تہے - شدید و طویل مطالعہ کتب کی نہایت
سخت تربیت سے اُسکے دماغ نے تعلیم پائی تہی - سینٹ ہلینا میں ایک دن وہ اپنے کاتب
سے بولا کہ کیا تم رسمِ املا کا لحاظ و پابندی کرکے لکھتے ہو؟ معاملات ملکی میں مُبتلا شخص کو
اتنی کہاں فرصت ہے کہ ہجے کا خیال رکہے - یقیناً اُسکے خیالات اُسکے ہاتہہ کی روانی سے
تیز تر پیدا ہوتے ہیں اور اُسکو صرف اسیقدر مہلت ہوسکتی ہے کہ وہ کچہہ اشارات قایم کرلے
لفظونکو حرفوں میں اور فقرونکو لفظوں میں اُسکو مختصر کرنا ضروری ہے - پہر بعد کو کاتب پڑہے
اُسکو سمجھتے رہیں گے" ایسی تیزی تہی جس سے نپولین لکہتا تہا - اُس کی تحریر میں قدیم مصریوں
کے سے نہایت ہی غیر قابل فہم نشانات وغیرہ ہوا کرتے - اور لبسا اوقات بعد کو اُسکی
تحریر خود اُس سے پڑہی نہ جاتی تہی -

لمبارڈی کو بوستانِ اٹلی تصور کرنا چاہئے اور یہ خطہ کوہ آلپس Alps
سے لیکر اپی نائنس Apennines پہاڑ تک اعلیٰ درجہ کا مزروعہ ہے - اُسکے انگورستان
باغات - اناج کے ہرے بہرے کہیت - بہیڑ - بکری - اور مویشی کے گلوں نے اُسے دنیا
کے نہایت ہی دلکش خطوں میں سے ایک خطّہ بنا رکہا ہے - اُسکے دار السلطنت ملان
میں جو دولت اور سامانِ عیش وعشرت سے مالا مال تہا ایک لاکہہ بیس ہزار باشندے
تہے - یہاں نپولین نے اپنی فوج کو عدیم النظیر محنتوں اور ماندگیوں کے بعد چہہ دن آرام
کرنیکی اجازت دی - خود نپولین کا باشندگان شہر نے بڑی مسرت اور بڑے جوش سے
استقبال کیا - یہ نوجوان سورما اٹلی کا رہائی دینے والا خیال کیا گیا تہا جو قوا سے فوق العادہ
سے اٹلی میں قدیم رومی عظمت اور نیکوکاری کا عہد قایم کرنے آیا تہا اُسکی پُرآب وتاب
تقطیں نمایاں کارگذاریاں اُسکے اسقدر پاکیزہ اور بیدانغ اعلیٰ اخلاق - اُسکے دہان پان بدن

کا حسن و نزاکت چٹکی بجاتے ہیں معاملات کا فیصل کرنا اُسکا عزم خسروانہ اور قدیم زمانہ کے
سانچے کے اُسکے خیالات جو مختصر اور پر مغز عبارت میں ادا کئے جاتے تھے اور جو ہر شخص
کے وِردِ زبان ہو رہے تھے۔ ان سب نے ملکر ایک جادو پہیلا دیا تہا۔ اٹلی کے تمام حصول
سے نوجوان اور پرجوش آدمیوں کے غول کے غول لمبارڈی کے دارالسلطنت کو چلے
آ رہے تھے۔ اٹلی کی بولی نپولین کی زبانِ مادری تہی اور اُسکی اصل اور اُسکا نام دونوں اٹلی
کے تھے اور باشندگان اٹلی اسکو اپنا ہموطن خیال کرتے تھے۔ پاکیزگیِ اخلاق میں وہ کیٹو
تہا۔ حفاظت ملک میں وہ سیپو تہا۔ اور حملہ آوری میں وہ ہینی بال تہا۔ لیڈیاں مخصوص طور
سے اُسکی خوشامد میں لگی ہوئی تہیں۔

لیکن نپولین مجبور تہا کہ اپنی فوج کی پرورش مفتوح کی غنیمت سے کرے۔ فرانسیسی
ریپلک کے خالی خزانہ سے اُسکو ایک کوڑی نہ ملسکتی تہی۔ اسنے کہا ہی کہ رعایا کی دولت کو لوٹنا اور
پھر اُسکو یہ یقین بہی دلا دینا کہ ہم اُنکے دوست اور محسن میں بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم
نپولین یہ دونوں باتیں کرنیمیں کامیاب ہوا روپیہ بہی لیا اور رعایا کو راضی بہی رکہا۔ بہ
ناچاریِ بسیار اُسنے ملان کے باشندونکو چالیس لاکھ ڈولر ادا کرنیکا حکم دیا اور امبراسیو
Ambrosian کے تصویر خانہ سے بہیں چیدہ چیدہ تصویریں نشانِ فتح کے طور پر پیرس
بہیجنے کو منتخب کیں۔ یہ روپیہ نپولین نے بڑے افسوس کے ساتہہ وصول کیا وہ جانتا تہا
کہ لوگوں کی سرگرمی میں جس سے وہ ریپلک کے جہنڈے کے گرد جمع ہو رہے تھے
کمی ہو جائیگی۔ لیکن اس روپیہ کے لئے بغیر نپولین کے مقاصد کا خون ہوا جاتا تہا شکست
اور قطعی بربادی سے بچنے کا یہی ایک علاج تہا۔ ملان کے وطن دوستوں نے بہی
خیال کیا کہ انہیں کی گورنمنٹ کو اُس جنگ کا صرفہ دینا جو اُنہوں نے خود چہیڑی تہی کوئی
ناانصافی کی بات نہیں تہی۔ اور چونکہ یورپ کی مالدار اور طاقتور سلطنتوں نکے ساتہہ فرانس
پر اُسکی کمزوری اور مفلسی کی حالت میں حملہ کرنیکو لمبارڈی نے شرکت کی تہی تو نپولین اپنی
فوج کو غذا اور پوشاک اُنہیں دشمنوں نکے مال سے دینے میں جنکو اُسنے بس پا کیا تہا بالکل
حق بجانب تہا۔ روپیہ ادا ہو گیا اور فاتح رعایا میں اسطرح محبوب کا محبوب بنا رہا۔

اب اُس کی فوج کے گوشت۔ شراب اور روٹی کی کثرت سے پوبارہ تھے لیکن بدن پر فوج کے ابھی وہ ہی چیتھڑے تھے جنہیں پہنے ہوے وہ کوہ آلپس سے اتری تھی۔

اس زر سے جواب نپولین کے ہاتھ میں تھا اُسنے فوج کی اچھی طرح دریاں بنوائیں اور فوج کے صندوق زر نقد سے بھر لئے اسپتال اور سلحخانے قایم کئے اور بڑے فخر سے دس لاکھ ڈولر پیرس میں ڈائرکٹروں کو جسطرح ایک غیر حاضر باپ اپنے بال بچوں کو بھیجا کرتا ہے بھیجے اور دو لاکھ پچاس ہزار ڈولر موریو Moreau کو جو مفلس فوج کے ساتھ دریائے رین Rhine پر آسٹریا سے مقابلہ کر رہا تھا ارسال کئے اور میلان میں اُسنے کافی اور مستعد مینونسپل گورنمنٹ مقرر کی اور لمبارڈی کے تمام حصوں میں فوجِ ملیشیا کی ترتیب اور اسکے فوجی قواعد کی پابندی کا فوراً انتظام کیا۔

یہ جملہ کام نپولین نے پانچ دن میں کردیے اور یہ پانچ دن اُس دماغی اور جسمانی محنت کے بعد اسے پانچ دن تھے جو کسی آدمی سے اسکے قبل برداشت نہیں ہوئی تھی۔ اگر نپولین مخصوص ساخت مزاج کا شخص نہوتا جس کی وجہ سے اسکو اپنے دماغ پر پورا قابو تھا تو ممکن نہ تھا کہ ان شاقہ محنتوں کے کام ہوسکتے۔

نپولین کا قول تھا کہ میز کی درازوں کی طرح میرے دماغ میں بھی مختلف معاملات ترتیب دئے ہوے ہیں اور جب میں چاہتا ہوں کہ ایک سلسلہ خیالات کو روک دوں بس وہی سی دراز بند کردیتا ہوں جسمیں وہ مضمون تھا اور دوسری کھولدیتا ہوں جسمیں دوسرا مضمون ہوتا ہے۔ نہ خیالات ایک دوسرے سے آمیز ہوتے ہیں نہ مجھکو ستاتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دماغ کی مصروفیت نے جو بے اختیار پہلے سے ہو مجھے سونے نہ دیا ہو اگر آرام کرنیکو میرا جی چاہتا ہے میں سب درازیں بند کردیتا ہوں اور سو رہتا ہوں اور جب کبھی آرام کی حاجت ہوئی ہے میں سو گیا ہوں اور ہمیشہ اپنی مرضی کے موافق"

نپولین کی بابت معلوم ہوا ہے کہ قطعی جنگ کی تیاریوں میں کئی کئی رات دن متواتر جاگنے کے بعد میدانِ جنگ کے ڈنڈ لکار اور خطرات میں درحالیکہ غنیم کے گولے اس بلندی پر جسپر نپولین ہوتا تھا سن سن جاتے ہوتے تھے وہ بار بار سو سو جاتا تھا۔ اُسکا قول تھا

کہ فطرت کے بھی حقوق ہیں اور اگر اُسکے حقوق سے اُسے دغا دینا چاہو تو ممکن نہیں کہ سزا نہو"
اور جب ایک جھپکی کے بعد میں جاگتا ہوں تو بڑے استقلال سے جنگ کی رپورٹوں کو جو میری
سامنے پیش ہوتی ہیں سنتا ہوں"۔
ملان Millan میں نپولین ایکدن اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ہی تھا کہ ایک سوار
اُسکے پاس آیا اور چند ضروری تحریریں لایا۔ نپولین نے گھوڑے پر سوار اُنکو پڑھا اور زبانی جواب
دیکر سوار سے کہا کہ حتی الامکان پھرتی سے اُنھیں واپس لیجائے۔
سوار نے کہا کہ میرے پاس گھوڑا نہیں ہے اور وہ گھوڑا جسپر میں آیا تھا شدت تکان
سے آپ کے پھاٹک کے قریب گر کر مرگیا ہے"۔
نپولین فوراً اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا" تو اچھا لو یہ میرا گھوڑا لیجاؤ"۔
سوار نے اس اسپ زیبا پر جو سپہ سالار کا تھا چڑھنے سے کچھ تامل کیا۔
نپولین نے کہا کہ تم اسے حد سے زیادہ شاندار اور آراستہ تصور کرتے ہو لیکن
اے رفیق کچھ پروا نہیں۔ فرانسیسی سپاہی سے بڑھکر دنیا میں کوئی شئے نہیں ہے"۔
ایسے ایسے واقعات جو آئے دن پیش آتے رہتے تھے لشکر میں شام کو بڑے
آب و تاب سے بیان ہوتے تھے اور اس نوجوان جنرل کی ہر دلعزیزی بمنزلہ پرستش کے
روز افزوں ہوتی چلی جاتی تھی۔
انہیں فکروں۔ پریشانیوں اور خطرناک جنگ کی حالتوں میں نپولین کی بلند ذہنی اور
اور اک کے متعلق چال چلن کی مثال ملتی ہے۔ یہ مثال ایک خط سے جو اُسنے مشہور معروف
ریاضی داں اوریانی Oriani کو لکھا ہے معلوم ہوتی ہے۔ نپولین لکھتا ہے کہ
اٹلی میں علما کی ابتک وہ قدر نہوئی جسکے وہ مستحق تھے۔ اپنے کتب خانوں میں وہ گوشہ نشین
رہے اور اُنکو پرلے سرے کی مسرت ہوتی رہی اگر بادشاہوں اور قسیسوں کے ظلم سے
وہ بچے رہے۔ لیکن مذہبی باز پرس اور خود سر طاقتوں کا خاتمہ ہوگیا۔ اٹلی میں خیالات کو آزادی
ہے۔ میں علما اور دیگر فنون کے ماہرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ باہم مشورہ
کریں اور اپنے خیالات میرے سامنے پیش کریں کہ علوم و فنونِ عقلی کے تازہ کرنے اور

اُن میں جان ڈالنے کی کیا تجویزیں ہیں۔ جملہ علما اور ارباب فن وکمال جو فرانس میں تشریف لائینگے گورمنٹ اُنکی پوری توقیر کریگی۔ فرانس کو اپنی قلمرو میں ایک دولتمند شہر کے اضافہ کرنیسے اتنا فخر نہوگا۔ جتنا کہ ایک عمدہ ریاضی داں یا نامور مصور۔ یا کسی صیغۂ علم وفن کے ماہر شخص کو اپنے شہریونکی فہرست میں داخل کرنیسے فخر ہوگا"

اس طرح لمبارڈی میں انتظام گورمنٹ کرکے اور امن خلایق کے سلئے فوج تعینات کرکے نپولین نے آسٹریا کی فوج کی طرف پھر عنان توجہ منعطف کی۔ لیکن اسی اثنا میں نپولین کے حیرت انگیز اثر اور اُسکی نیکنامی سے جو اٹلی میں اُسے حاصل ہوئی تھی پیرس میں ڈائرکٹرونکو سخت پریشانی ہورہی تھی۔ نپولین نے ایک ماہ کی مختصر مدت میں تمام یورپ کو اپنی شہرت سے بھر دیا تھا۔ ڈائرکٹروں نے اُسکی ترقی کو روکنا چاہا۔ پس اُنہوں نے ایک پرانے کارآزمودہ جنرل کلرمن کو نپولین کا ساجھی سپہ سالار مقرر کیا کہ فوج کے ایک حصہ سے وہ آسٹریا والونکا پیچھا کرے اور خود نپولین فوج کے دوسرے حصہ سے پوپ کی ریاستوں پر یورش لیجاے۔ اس تقسیم سے فوج کی بربادی میں کوئی شک نہ تھا۔ پس نپولین نے باادب ڈائرکٹری کو فوراً اپنا استعفا بھیجدیا اور لکھا کہ "دو اچھے جنرلون سے ایک بُرا بھلا ہوا کرتا ہے جنگ کا بھی گورمنٹ ہی کی مثل حال ہے کہ سلیقہ شعاری سے طے ہوتی ہے"۔ نپولین کے اس دوٹوک چال چلن سے ڈائرکٹر فوراً آشتی کی راہ پرآگئے۔ نپولین اتنا قوی ہوچکا تھا کہ اب بھلا کسی کے ہٹاے کیا ہٹ سکتا تھا اور پس غیر منقسم سپہ سالاری اُسکے نام بحال کردی گئی۔

اسوقت ڈائرکٹری کو اُسنے ایک چٹھی لکھی ہے اور یہ سرعت جنال کی مثل بالضرور لکھی گئی ہوگی۔ وہ بڑے زور زبال اور قوی براہین کے ساتھ لکھتا ہے "افواج اٹلی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا حد درجہ کی ناعاقبت اندیشی ہے اور ہر دو مختلف جنرلون کا اسپر سپہ سالار مقرر کرنا اسیقدر بڑی سوء تدبیری ہے۔ پوپ کی ریاستوں پر یورش کرنا نہایت ہی چھوٹا کام ہے اور یہ یورش فوج کے دستوں سے جو اسطرح آگے پیچھے ہوں کہ پھر گھوم کر ہر وقت آسٹریا کی فوج کا مقابلہ کرسکیں عمل میں لائی جاسکتی ہے اور اس یورش کو بکامیابی عمل میں لانے کے سلئے

حد درجہ لازمی ہے کہ سپہ سالار ایک ہی ہو میں نے اب تک بلا کسی دوسرے کے مشورہ کے
جنگ کی کارروائیاں جاری رکھی ہیں اور اگر میں اپنی رائے دوسرے شخص کے مشورہ
سے موافق کرنے پر مجبور ہوتا تو یہ نتیجے جو ظہور میں آئے ہیں ہرگز نہوئے ہوتے۔ اگر صاحبان
ڈائرکٹر پریشانیوں پر پریشانیاں میرے سر کیا چاہتے ہیں اور اگر مجھے اپنی کارروائی میں
ارکان گورنمنٹ سے مشورہ لینا پڑا۔ اور اگر اُنکو میری حرکات افواج میں دخل دینے کا
اسطرح مجاز ہوا کہ اپنے اختیار سے جہاں چاہیں فوج کو بھیجدیں تو کامیابی کی طرف سے
ہاتھ دھو رکھنا چاہیئے۔ اگر فوج کو تقسیم کر کے آپ اپنے ذریعوں کو کمزور کر دینگے اور اگر
آپ اٹلی میں خیالات فوج کے اتحاد کو پریشان کرینگے تو میں بڑے افسوس کیساتھ
گزارش کرتا ہوں کہ اس خوبصورت جزیرہ نما کو قانون دینے کا سب سے اچھا موقع
جیسا کبھی پیشتر ہاتھ نہیں آیا ہے آپ اپنے ہاتھ سے کھو دینگے۔ ریپلک کے حالات
موجودہ پر نظر کرنے سے لازمی ہے کہ اُسکا جنرل ایسا ہو کہ آپ کو اُسپر پورا بھروسہ
ہو۔ اگر میں اس بھروسہ کے قابل نہیں ہوں تو مجھے کوئی شکایت نہیں۔ ہر شخص کا طرز
جنگ جدا ہوا کرتا ہے۔ کلرمن کو بہتر تجربہ ہے اور ممکن ہے کہ مجھسے بہتر کام کرے۔ اگر ہم
دونوں ملکر کام کرینگے تو سوا اسے بگاڑ کے اور کوئی نتیجہ نہوگا۔ اسبارہ میں آپ کا تصفیہ
شاہنشاہ آسٹریا کے اپنے جنرل بیولو کو پندرہ ہزار فوج کی کمک بھیجنے سے زیادہ اہم ہے۔

۲۲- مئی ۱۷۹۶ء کو نپولین نے آسٹریا کی فوج کے تعاقب میں ملان سے کوچ کیا۔
بیولو فرار ہو کر ٹیرول کے پہاڑوں میں چلا گیا تھا اور مانٹوا کے عسیر الفتح قلعہ میں تعاقب
کرنیوالوں کو روکنے کے لئے پندرہ ہزار فوج چھوڑ تا گیا تھا وہ جانتا تھا کہ نپولین ایسے مضبوط
قلعہ کو غنیم کے ہاتھ میں اپنے پیچھے چھوڑکر اُسکا کبھی تعاقب نہ کریگا۔ آسٹریا کا بادشاہ زبردست
زبردست فوجیں فراہم کر رہا تھا اور شکست خوردہ بیولو کو توقع تھی کہ بہت جلد کثیر التعداد
فوج کے ساتھ وہ واپس آئیگا اور دشمن کو زیر کرلیگا۔ نپولین۔ ملان سے ایک منزل نہ گیا ہوگا
کہ سخت بلوہ برپا ہو گیا۔ پوپ کی تحریک سے فتسیسون نے دہقانوں کو جنہپر انکا بڑا دباؤ تھا
اُبھار دیا کہ بلوہ کر کے فرانسیسیوں کا استیصال کردیں اور اُنہوں نے مذہبی جوش سے

جو پوپ کے مذہب کے بائیں ہاتھ کا کرنب ہے وہقانونکے جوشِ شجاعت کو تحریک دینے میں چارہ جوئی کی۔ ان گنواروںکو نینبسونے یقین یاد دلایا کہ آسٹریا کی ٹڈی دل فوجیں حملہ آور ونکو پامال کرنیکے لئے پہاڑوں سے اتر رہی ہیں اور اُنکے ساتھ اٹلی بھی مسلح ہو رہی ہے اور انگلستان کے زبردست جہازونکے بیڑے سارڈینیا کے ساحل پر اپنی خارج از شمار فوجیں اُتار رہے ہیں اور خداوند تعالیٰ مع اپنے جملہ ملائک کے آسمانونکے جھروکوں سے تمہاری داد شجاعت دینے کو جھانک رہا ہے جو تم سچے مذہب کے دشمنوں سے ملک کو پاک کرنے میں دکھلاؤ گے اور نپولین کی بربادی یقینی ہے۔ یہ جوش شعلہ آتش کے مانند مزرعہ سے مزرعہ میں پھیل گیا۔ رپبلک کے طرفدار زیادہ تر شہروں میں تھے اور گنوار جنکو مذہب سے الفت تھی امراء کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اب ہر گاؤں میں اعلانی گھنٹہ بجنے لگا۔ اور ایک دن میں تیس ہزار دہقانی جنکو بمنزلہ جنون کے جوش دلایا گیا تھا مسلح ہو گئے اور خوف سر پر آ پہونچا۔

نپولین نے جان لیا کہ ایک لمحہ دیر نہ ہونا چاہیئے۔ اُسنے اپنے ہمراہ بارہ سو سپاہی اور چھہ توپیں لیں اور الٹے پاؤں پھرا اور جلد آٹھہ سو بلوائیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی جنھوں نے ایک چھوٹے سے گاؤں بناسکو Banasco نامی میں مورچہ بندی کی تھی۔ کچھہ کہنے سننے کی تو حاجت تھی ہی نہیں۔ نہ کوئی آؤ تاؤ دیکھا گیا۔ فریاد رحم و امان کی طرف سے کانوں میں روئی دے لی گئی اور کارآزمودہ سپاہی اپنے کام میں طاق۔ تلواریں اور سنگینیں لے لیکر غیر جنگجو اٹلی کے دہقانوں پر جا پڑے اور چند لمحے میں سب کو کاٹ کر بچھا دیا۔ عورتیں اور بچے جدھر مُنہہ اُٹھہ گیا بھاگ گئے اور اس قتل عام کی خبریں اپنے ہمراہ لے گئے۔ گاؤں میں لوکا لگا دیا گیا اور قربان گاہِ انتقام کے گھنے دھوئیں کے بادل نے جو صاف ساکت آسمان تک چڑھ گیا تھا دور دور اٹلی کے میدانوں میں اعلان کر دیا کہ فاتح کے غیظ کو عائد حال کرنا کیسی خوفناک بات ہے۔

نپولین اور اُسکے سپاہی جن کی خون سے ابھی تلواریں چھوا رہی تھیں یہاں نہ ٹھیرے بلکہ بگولہ کی طرح جھپٹ کر پیویا کے پھاٹک پر پہونچے۔ بلوائیونکا صدر مقام یہی شہر تھا اور تیس

بیس ہزار آدمی رہتے تھے۔ یہاں نپولین تین سو سپاہی چھوڑ گیا تھا۔ آٹھ ہزار پورے بلوائی شہر میں گھس آئے تھے اور شاہی طرفداروں سے قوت پاکر انہوں نے مقابلہ کا پورا سامان کر لیا تھا۔ نپولین نے میلان کے بڑے قسیس کو صلح کا جھنڈا دیکر یہ کہلا بھیجا کہ جو شخص ہتیار ڈالدے گا امان پائیگا۔

اُسنے کہا کہ بناسکو Banasco کی مثال سے تنبیہ حاصل کرو اور اس شہر کا بھی اگر اسنے بغاوت کی وہی حال ہوگا جو بناسکو کا ہوا۔"

بلوائیوں نے بڑی ہیکڑی سے جواب دیا کہ جبتک پیویا کی شہر پناہ میں سلامت ہے ہم اطاعت نہ کرینگے۔"

اسکا جواب معاً نپولین کے توپخانہ کی گرج سے دیا گیا۔ فصیلوں پر اُسکے گراب نے جھڑا ٹے اوڑا دیئے اور اُسکے سپاہیوں نے تبروں سے پھاٹک پاش پاش کر دیا۔ اہلے کی طرح سپاہی شہر میں گھس پڑے اور مکانوں کی چھتوں اور دریچوں سے بلوائی بھی خوب جی کھولکر لڑے اور فرانسیسیوں پر مہلک گولی گراب کی خوب بوچھار کی لیکن نپولین کے قواعد داں سپاہیوں کے سامنے بلوائیوں کی کچھ پیش نہ چلی اور ہزیمت نصیب ہوئی۔ پھر تو بد نصیب دہقانوں کا میدان میں تعاقب کیا گیا اور برچھی سے قتل کئے گئے۔ شہر کے مجسٹریٹ گولی سے مار دیئے گئے اور شہر کے لوٹ لینے کا حکم دیدیا گیا۔

نپولین کہتا ہے کہ "شہر پھونک دینے کا حکم میرے مُنھ سے نکلا ہی چاہتا تھا کہ وہ تین سو سپاہی جو میں شہر میں چھوڑ گیا تھا خوشی کے نعرے مارتے ہوے اپنے رہائی دینے والوں سے ملنے کو جلدی سے آئے یہ سپاہی نام بنام پکارے گئے اور سب حاضر نکلے اگر ایک فرانسیسی کا بھی خون ہوا ہوتا تو میرا ارادہ تھا کہ پیویا کو خاک سیاہ کرکے اُسپر ایک ستون تعمیر کردوں اور اُسپر یہ عبارت کندہ کرادوں "یہ شہر پیویا یہاں تھا"

پھر نپولین ان سپاہیوں پر اسوجہ سے کہ وہ بلوائیوں کے ہاتھ میں کیوں اسیر ہوئے سخت ناراض ہوا اور بولا" اے نامردو۔ میں تمہارے سپرد وہ مقام کر گیا تھا جو میری فوج کی حفاظت کے لئے حد درجہ ضروری تھا اور تم نے عام ذلیل معدودے چند

گنواروں کے اسکو حوالہ کردیا اور ذرا بھی مقابلہ نکیا" پیران سپاہیوں کے کپتان کو اُسنے جنگی کونسل کے حوالہ کردیا اور وہ گولی سے ماردیا گیا۔

اس سخت مثال سے تمام لمبارڈی میں بلوائیوں کی میا مرگئی۔ جنگ کے نہ ٹلنے والے ایسے ایسے خطرات ہوتے ہیں۔ نپولین کوئی ظلم پسند آدمی نہ تہا۔ لیکن ایسے خطرناک کاموں میں وہ اُنہیں اصولوں پر عمل کررہا تہا جنپر طبیب کیا کرتے ہیں یعنی نہ جھجکنے والے ہاتھ سے تدابیر انسانی کے موافق جان بچانے کو وہ رگیں اور پٹھے کاٹ ڈالتے ہیں۔

نپولین کی فوج کی عافیت کے لئے ایسے ہی خونریز انتقام کی حاجت تہی اُسے آسٹریا کی فوج کا ٹیرول کے پہاڑوں میں دور تک تعاقب کرنا تہا اور اُس کی کامیابی کے لئے حد درجہ ضروری تہا کہ ایک سخت مثال سے اُن لوگوں کے جنکو اُسنے پیچھے چھوڑا تہا کان کہولدے کہ بغاوت کرنے پر بغیر سزا کے وہ بچ نہیں سکتے ہیں۔ ضرورتاً جنگ خونریزی اور ظلم کا طریقہ ہے۔ نپولین جوانمرد سپاہی تہا۔ ڈیوک آف ویلنگٹن کا قول ہے کہ نرم دل اور رقیق القلب آدمی کو پیشہ سپہگری سے مخلوط ہونیکا استحقاق نہیں ہے نپولین نے کہا ہے "کہ صرف پیویا ایک ایسا مقام تہا جسکو لوٹ لینے کا مینے تمام عمر میں حکم دیا ہے۔ مینے وعدہ کرلیا تہا کہ سپاہی اسکو آٹھ پہر لوٹیں لیکن پہر بہر بعد ہی یہ جور و تعدی مجھسے نہ دیکھے گئے اور مینے لوٹ موقوف ہونیکا فوراً حکم دیدیا۔ غارتگری سے حکمت عملی اور اخلاق دونوں یکساں مغائر ہیں اور اس سے بڑہکر فوج میں پوری بدنظمی پیدا کرنے اور اسکو قطعی ستیاناس کردینے والی کوئی اور چیز نہیں ہے"

اس حیرت انگیز آدمی کا ایک اور مثال سے انوکہا چال چلن ثابت ہوتا ہے۔ یعنی منظر تو ایسے خوفناک اور رواردی کی وہ حالت لیکن پہر بھی ایک مدرسہ کے معائنہ کرنے کا وقت اُسنے نکال لیا اور اسطرف اُسکا میلان خاطر ہوا۔ تمام پیویا میں تو لے دے ہو رہی تہی لیکن نپولین معہ اپنے فوجی ہمراہیوں کے مدرسہ اعظم میں گیا اور بڑی تیزی سے درجہ بدرجہ پہرنے لگا اور اس صفائی سے سوال پوچھنا شروع کئے کہ جواب دینے کو سانس لینے کی بھی مہلت نہ تہی۔ ایک کمرہ میں پہونچکر اُسنے پوچھا کہ "یہ کون دفعہ ہے" جواب ملا کہ "الیاٹ

کی تھی۔ نپولین نے جس کی نگاہ میں عقلی فلسفی کے غیر یقینی نتائج کی وقعت نہ تھی ایک چٹکی ناس سونگھکر
جواب دیا "ہشت! اور پھر ایک طالب علم کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ موت اور خواب میں
کیا فرق ہے؟ اس گھبرائے ہوئے طالبعلم نے امداد کے لئے پروفیسر کی طرف دیکھا۔ پروفیسر
نے موت پر ایک عالمانہ بحث شروع کی اور اسکے فقرے ہنوز اسکے مُنھ ہی میں تھے کہ یہ
کج خلق ممتحن اسے چھوڑ دوسرے درجہ میں جا کھڑا ہوا اور پوچھا "یہ کاہے کی دفعہ ہے"؟ جواب
ملا "ریاضی کی" یہ تو نپولین کا محبوب علم تھا اور مسرت سے اسکا چہرہ چمکنے لگا۔ اور ایک لڑکے
سے ایک کتاب لیکر اسنے لپ جھپ ورق الٹ ایک مشکل سا سوال بول دیا۔ اتفاق کہ
نپولین نے جس لڑکے کو سوال دیا وہ بڑا ہی تیز لڑکا تھا اور اُسنے جھٹ سوال نکالکر رکھ دیا۔
نپولین نے عمل پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا غلط۔ لڑکے نے اصرار کیا کہ "نہیں صحیح ہے"۔ پس نپولین
نے سلیٹ لی اور خود سوال نکالنے کو بیٹھ گیا۔ اور اپنی غلطی معلوم کرکے جھینپ کر بولا "ہاں
صحیح ہے" اور پھر دوسرے درجہ میں گیا۔ یہاں قوت کہربائی کے دریافت کرنیوالے مشہور
وولٹا سے ملاقات ہوئی ایسے نامور عالم کو دیکھکر نپولین کو بڑی مسرت ہوئی اور دوڑکر
اُسکے گلے میں ہاتھ ڈالدئے اور درخواست کی کہ اپنا درجہ جمع کرے۔ یونیورسٹی (مدرسہ
اعظم) کے پریسیڈنٹ نے بڑے مداحی کے کلمات میں کہا کہ "چارلس اعظم نے اس یونیورسٹی
کی بنیاد ڈالی اور خدا کرے نپولین اعظم اسکے جاہ و جلال کی تکمیل کرے"۔

شعلہائے آتش اور خونریزی سے اس بلوہ کو فرو کرکے جسکو فرو کرنا اس صورت
میں ممکن تھا نپولین بڑے فخر سے واپس گیا کہ اپنی چھوٹی سی جمعیت سے سلطنت
آسٹریا کی مجموعی طاقت کا مقابلہ کرے جو اُسکی پامالی کو اب بڑے زور شور سے اٹھی تھی
وینس کی ریاست میں تیس لاکھ آدمی رہتے تھے اور اُسکے بیڑوں کی بحر ایڈریاٹک Adriatic
تک حکومت تھی اور پچاس ہزار فوج کی طاقت تھی۔ اگرچہ وینس والے فرانس
سے مخاصمت رکھتے تھے تاہم اُنہوں نے جنگجو فریقین سے علحدگی رکھی۔ بیولو انہیں
کے ملک میں سے بھاگ کر گیا تھا۔ اور مانٹوا میں فوج چھوڑ گیا تھا اور نپولین نے اسکا
تعاقب کیا تھا۔

وینس کے عرض حال پر نپولین نے جواب دیا کہ" یا تو وینس نے آسٹریا کی فوج کو پناہ دی اور ایسی حالت میں وہ فرانس کی دشمن ہے اور یا وینس اس قابل نہ تھی کہ اس یورش کو اپنے ملک میں روک سکتی اور پس اتنی کمزور ہے کہ حقوق علیحدگی کی مستحق نہیں ہے" اسپر وینس کی گورنمنٹ کو بڑی پریشانی ہوئی کہ اب کیا کرنا چاہئے آیا فرانس سے دوستی کرلینا چاہئے یا آسٹریا سے آخرکار یہی نتیجہ نکالا کہ درصورت امکان دونوں سے کنارہ کش رہنا چاہئے۔ لہذا وینس کے بطور رشوت کے نپولین کو ۱۲ لاکھ ڈالر بھیجے تاکہ اُسکی دوستی حاصل ہو۔ یہ رقم نپولین نے قطعی نہ لی اور صاف انکار کردیا۔ نپولین کے بعض حجاب نے کہا کہ یہ رقم قبول کرلینا مناسب ہے۔ نپولین نے اُنکو جواب دیا کہ اگر یہ بات میرا داروغہ بہرسانی سن پائیگا تو نہ معلوم وہ کہاں تک زیادتی کریگا وینس کے وکلار نپولین کی ذکاوت پر دنگ ہوکر واپس گئے۔ اُنکو توقع تھی کہ وہ ایک ترش جنگجو سپہ سالار دیکھیں گے لیکن یہ دیکھنے سے اُنہیں بڑی حیرت ہوئی کہ نپولین بڑا عمیق خیال فصیح البیان واقف کار اور قطعی فیصلہ کرنیوالا مدبر تھا۔ یہ وکلار بڑے معزز تھے اور اُنکی عادت پڑی ہوئی تھی کہ سب اُنکا پاس ادب اور عزت کیا کرتے تھے لیکن نپولین کے پر رعب اور حاکمانہ قواے سے اُنپر رعب چھا گیا تھا۔ ان وکلار نے سینٹ Senate کو لکھا کہ "یہ انوکھا آدمی ایک دن اپنے ملک پر بڑا دباؤ ڈالیگا"

نہ تو نپولین سے بڑھکر دولت کسی شخص کے اختیار میں ہوئی اور نہ اُس سے بڑھکر کسی نے اُسکو اپنے صرف میں لانے سے پس و پیش ہی کیا۔ دو برس تک تو اُسنے اپنی فوج کو اٹلی میں رکھا اور گورنمنٹ سے کچھہ امداد نہ لی اور پھر تیس لاکھ ڈولر اُسنے اُسلئے ڈائرکٹری کو بھیجے کہ اُسکو پریشانیوں سے نجات ہو۔ اپنے لئے لاکھوں ڈولر جمع کرلینے میں اُسے ذرا بھی دقت نہوتی اور اُسکے دوست اسبارہ میں اُس سے اصرار بھی کرتے تھے اور یقین دلاتے تھے کہ ڈائرکٹری اُسکے نام و نمود سے حسد ہوگا اور بجاے صلہ دینے کی وہ اُسکو پامال کرینگے لیکن ایسی باتوں کی طرف سے اُسنے کان بند کرلئے تھے اور اپنی اس سب سے زیادہ کامیاب مہم سے جب وہ وطن کو لوٹا ہے تو اتنا امیر نہ لوٹا

صفحہ ۲۴

جتنا کہ لوٹنا چاہئے تہا۔

فرانس کی فوج کو اُسنے پوشاک دی۔ ریپبلک کے خالی خزانے بہر دیئے اور پیرس کے عجائب خانہ کو تصویروں اور مورتوں سے پُر کردیا۔ لیکن یہ سب فرانس ہی کیواسطے تہا اُسنے اپنے پاس نہ ٹولرہی رکہے نہ تصویریں رکہیں۔ بعد کو اسنے کہا ہر شخص کے خیالات جدا جدا ہوتے ہیں مجھے تو بنیاد ڈالنے میں مزہ آتا ہے اپنے پاس رکہنے میں مزہ نہیں آتا۔ فرانس والوں اور نیز غیروں کی نگاہ میں سمپلن اور لوووری سے میرے مال و دولت۔ شان وشکوہ اور نام آوری کی جسقدر وہوم ہے میرے اور کسی مال سے میری شہرت نہیں ہی" سچ تو یوں ہے کہ یہ حوصلہ بڑا بلند اور بڑا فیاض حوصلہ تہا۔

نپولین نے آسٹریا والونکو جلد جالیا اور اُسنے دریائے من سیبو کے کنارہ پر فوج کے ایک بڑے حصہ کو جو اُسکے روکنے کو تیار تہی مورچہ بند پایا۔ باوجودیکہ آسٹریا والے قریب پندرہ ہزار کے تہے اور اُنہوں نے نپولین کو روکنے کی غرض سے جزوی پل کو توڑ بہی ڈالا تہا تاہم وہ نپولین کے بڑہنے کو ایک گہنٹہ بہی روک نہ سکے اُسدن نپولین بہت بیمار تہا اور سر میں شدت سے درد تہا۔ دریا عبور کرنے کے بعد فراریوں کے تعاقب کا پورا انتظام کر کے وہ ایک پُرانے قلعہ میں حمام کرنے گیا کہ شاید مرض کو کچہہ افاقہ ہو۔ چونکہ آسٹریا کی فوج کے تعاقب میں اُسکی سپاہ منتشر تہی اُسکے ہمراہ ایک قلیل جماعت تہی۔ نپولین نے گرم پانی میں قدم رکہا ہی تہا کہ اُسنے گہوڑوں کی ٹاپوں کی آواز جیسے ہی کہ آسٹریا کے سوار صحن میں داخل ہوئے سنی اور اتنے میں دروازے سے سنتری نے بہی آواز دی کہ آسٹریا کے سوار آپہونچے۔ ہوشیار ہوجانا" نپولین نے فوراً حمام سے نکل ایک بوٹ تو جلدی سے پاؤں میں چڑہا لیا اور دوسرا ہاتہ میں لئے باغ کے پچہواڑی کہڑکی سے کود اپنا راستہ لیا اور سپنا کی فوج میں جو کہانا پکانے میں مصروف تہی جاملا۔ فرانسیسیوں نے اپنے جنرل کو اس حالت میں دیکہکر تو ہانڈی تو چہوڑ دیا اور آسٹریا کی سواروں پر جہپٹے اور وہ اب اپنی باری میں فرار ہوکر جان سلامت لے گئے۔ اس ذاتی خطرہ کے بعد نپولین نے باڈی گارڈ مقرر کیا جس میں پانسو آزمودہ کار سپاہی جنگی

ملازمت کم سے کم دس برس کی ہتی شامل تھے۔ امپیریل گارڈ کی یہی بنا تہی جس کی بعد کو چار دانگ عالم میں شہرت ہوئی۔

نپولین نے مانٹوا کے عسیر الفتح قلعہ کے سامنے اپنی فوج ڈالی۔ مانٹوا میں غنیم کی بیس ہزار فوج موجود تہی چونکہ اُس کی زبردست فصیلونکو ہلّہ کرکے فتح کرنا غیر ممکن تہا نپولین نے مجبوری محاصرہ کے معمولی وقت طلب عمل شروع کئے۔

گورنمنٹ آسٹریا نے بیولو کی ناکامیوں پر ناخوش ہوکر اُسکو خدمات سے جدا کرلیا اور جنرل ورم سر Wurmser کو بجائے اُسکے سپہ سالار مقرر کیا اور ساٹہ ہزار فوج کمک میں اضافہ کی۔ نپولین کو بہی اب کمک مِل چکی تہی اور اُسکے پاس تیس ہزار فوج تہی جس سے اُسے بحالت یکجائیت آسٹریا کی اسّی ہزار فوج سے مچہیٹا لینا تہا۔ لیکن مانٹوا کے پہاٹکوں تک ورم سر کو پہونچنے میں ابہی ایک ماہ کی دیر تہی پس نپولین نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ لاؤ اس فرصت میں اٹلی کے جنوبی دشمنوں کے ہتیار چہین لو۔

نیپلس کی ریاست جو جنوبی اٹلی میں تہی جملہ ریاستوں سے قوی تہی اور بوربون خاندان کا ایک نالایق زنانہ بادشاہ اُسپر سلطنت کرتا تہا۔ ٹولون کے معرکہ میں اُسکے بیڑہ نے انگریزی بیڑہ کی بڑی شد و مد سے شرکت کی تہی اور اب فرانس کے ساتہہ جنگ میں اُس کی فوج آسٹریا کی فوج سے ملی ہوئی تہی۔ نیپلس کے بادشاہ نے یہ دیکہکر کہ اُس کی اور آسٹریا کی فوج کو شکست دیکر فرانسیسیوں نے تمام اٹلی سے سوا مانٹوا کے نکال دیا ہے۔ نپولین سے صلح کی التجا کی چونکہ اُسکی ریاست میں فوج بہیجکر نپولین روپیہ وغیرہ وصول نکرسکتا تہا اور تاہم اُسکو بڑی فکر تہی کہ یہ نیپلس کی ساٹہ ہزار فوج آسٹریا کی فوج سے علحدہ ہو جائے اسلئے کہ ساٹہ ہزار فوج نیپلس کا بادشاہ میدان میں لاسکتا تہا اُسنے بڑی آسان شرائط پر اس ریاست سے صلح کرلی۔ اسپر پیرس میں ڈائرکٹروں کو بہت بُرا معلوم ہوا لیکن نپولین تو بر سر رسیدہ خطرہ کو خوب سمجہے ہوئے تہا اور اُسنے بڑی دانشمندی کا کام کیا۔

اب چونکہ اس صلح سے نیپلس پوپ سے جدا ہوگئی لہذا پوپ کو اپنی عافیت کی فکر

ہوئی - جمہوری فرانس کے خلاف تو وہ الحاد کا فتویٰ دے ہی چکا تھا اور جہاد کا حکم لگا دیا تھا اور فرانس کے ایلچی کو روم[ل] Rome کی سڑکوں پر قتل کرا چکا تھا پس اسکو یقین تھا کہ گوشمالی ضرور ہوگی اور یہ بھی خوب معلوم تھا جیسی نرم گوشمالی یہ نوجوان فاتح دیا کرتا تھا نپولین چھ ہزار فوج لیکر پوپ کی ریاست میں داخل ہوا - پوپ کی دنیاوی ریاست میں ۱۵ لاکھ آدمی رہتے تھے اور جن میں سے بہت سے ذلیل اور وحشی تھے اور پوپ کے پاس چار ہزار ناقابل فوج تھی - مختصر اینکہ پوپ کی دنیوی طاقت کچھ یوں ہی سی تھی لیکن ہاں مذہبی طاقت پوپ کی البتہ ایسی تھی جسنے اُسکو بہت قوی بنا رکھا تھا -

پوپ نے بلونا Bologna میں اپنے وکیل بھیجے اور امان کی التجا کی نپولین نے مستقل شرائط صلح کے بارہ میں تو پیرس میں ڈائرکٹروں کا حوالہ دیا لیکن اپنی جانب سے ان شرائط پر مہلت عطا کی کہ پوپ - انکونا - بلونا - اور فرارا حوالہ کرے کہ انمیں فرانسیسی فوج رکھی جاوے اور چالیس لاکھ نقرئی اور طلائی ڈولر دے اور سو سنگین مورتیں اور تصویریں دے اور پانسو قدیم قلمی کتابیں دے کہ پیرس کے عجائب خانہ میں رکھی جائیں " پوپ اس خیال سے کہ کہیں اسکی دنیوی ریاست کا خاتمہ نہو جاوے ان آسان شرائط پر بہت خوش ہوا ان ریاستوں کے سب شائستہ آدمیوں نے جن پر نہایت ذلیل و خوار حکومت ہو رہی تھی فرانسیسیوں کا بڑے جوش سے استقبال کیا اُنکو اس مذہبی حکومت سے بہت نفرت تھی اور نپولین سے اُنہوں نے التجا کی کہ اُنکو آزادی عنایت کرے لیکن اُسکا منشا اٹلی کی ریاستوں میں غدر برپا کرنے سے نہ تھا اور اگرچہ ملکی آزادی کی ہمدردی میں ہاں کرنیکے سوا اُسکو کوئی چارہ نہ تھا تاہم بادشاہی حکومت کے قطعی درہم برہم کرنے پر وہ راضی نہ تھا اور اُسکی جنگ صرف صلح کی خاطر تھی -

ٹسکنی Tuscany نے فرانسیسی ریپبلک کو تسلیم کر لیا تھا اور وہ جنگ میں کسی فریق کی شریک نہوئی تھی بلکہ علیحدہ رہی تھی - انگلستان نے اس کی بندرگاہ لیگہارن Leghorn پر قبضہ کر کے اُسکے گورنر کو جو فرانسیسیوں کی طرف مائل تھا اپنی حفاظت میں لے لیا تھا - انگلستان

صفحہ ۹۴

[ل] روم ملک اٹلی کا دار السلطنت دریاے ٹیبر Tiber پر واقع ہے ۱۲ مترجم

کے جہاز توہین کرتے ہوئے اس بندر میں لنگر انداز تھے اور فرانس کی تجارت کو دشمنی کی نظر
سے دیکھ رہے تھے۔ نپولین کوہ ایپی نائنس کو عبور کرکے دباوے کرتا ہوا لیگھارن پہنچا اور
انگریزی مال جو قیمت میں قریب تیس لاکھ ڈالر کا ہوگا چھین لیا۔ باوجودیکہ انگریزی جہاز نپولین
کے پہونچتے ہی فوراً دریا میں فرار ہوگئے تھے۔ انگلستان سمندر کا مالک تھا اور اپنی آبی
سلطنت میں کسی کے مال کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھتا تھا اور جہاں کوئی تجارتی جہاز نظر پڑتا تھا
جائز مال غنیمت متصور ہوتا تھا۔ اسلئے خشکی میں نپولین اپنے کو حاکم خیال کرتا تھا اور ارادہ
کرلیا تھا کہ جہاں کہیں انگریزی مال پاوے چھین کر انتقام لے۔ دونوں کے یہ فعل غاصبانہ
کے تھے اور دونوں کے لئے جائز نہ تھے تاہم جنگ کی مجرمانہ ضرورتیں یہاں تک
ہوتی ہیں۔

Florence

نپولین نے گورنر کو گرفتار کرکے بذریعہ ڈاک گاڑی کے ڈیوک کے پاس فلورنس میں بھیجکر
کہلا بھیجا کہ اس گورنر نے تمام اُن قاعدوں سے جو فریقین سے علیحدہ رہنے کے متعلق ہیں
انحراف کیا ہے۔ فرانس کی تجارت پر ظلم کیا ہے اور فرانس کے فراریوں اور فرانس کے جملہ
دشمنوں کو پناہ دی ہے۔ تمہارا خیال کرکے اس نکمے ملازم کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں کہ تم اپنی
مرضی کے موافق اسکو سزا دو"۔ پس اس شد و مد سے نپولین نے اُن ریاستوں کو جنہوں نے
علیحدگی اختیار کر رکھی تھی۔ قواعد علیحدگی کی پابندی کرنا تعلیم کیا۔ لیگھارن میں کچھ فوج چھوڑکر
بپردہ ٹسکنی کے دار السلطنت فلورنس میں گیا۔ یہاں کے ڈیوک نے جو شاہنشاہ آسٹریا کا بھائی
۔۔ نپولین کی بڑی دہوم سے دعوت کی۔ نپولین اب پورے بیس روز غیر حاضر رہکر مانٹوا کو
واپس گیا اور اس عرصہ میں صرف ایک جزو فوج سے تمام اٹلی کی جنوبی ریاستوں پر دہونس بٹھال
آیا اور اُس زمانہ کے لئے کہ وہ آسٹریا سے جنگ کرے وہ ان ریاستوں کے فساد سے
بے کھٹکے ہوگیا۔ ان خطرناک اور خونریز لڑائیوں میں نپولین اپنے ملک کی اُن حملہ آور فوجوں سے
حفاظت کرنیکو جو فرانس پر بوربون خاندان کو ازسرنو خودسر بادشاہ بنانا چاہتی تھیں لڑ رہا تھا
نپولین نے بڑے اعلان کے ساتھ کہا تھا کہ وہ صرف صلح کی خاطر متردد ہے اور اُن حالتوں
میں بھی جبکہ استحقاقِ فتح سے تمام ریاستیں اُسکے قبضۂ اقتدار میں تھیں اُسنے ہر ریاست

سے بڑی نرم شرائط پر کہ آیندہ وہ فرانس کے خلاف جنگ نکرینگے صلح کر لی لیس کیس [illegible]
[illegible] نے نپولین سے سینٹ ہلینا میں ایک دن پوچھا کہ "ایسے نام و نمود کی فتوحات پر جنسے
تمام یورپ میں آپ کی دھوم مچگئی تھی آپکو بڑی مسرت ہوا کرتی ہوگی"، نپولین نے جواب دیا
"نہ۔ ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ مجھکو مسرت ہوا کرتی ہوگی میری خطرناک
حالت سے قطعی واقف نہیں۔ آجکی فتح کل ہونیوالی جنگ کی تیاری میں فراموش ہوجاتی
تھی۔ خوف کی صورت ہر وقت میرے سامنے کھڑی رہتی تھی اور مجھے تو ایکدم بھی آرام
نہ ملا"

مانٹوا۔ ٹرنٹ۔ مانٹوا سے محاصرہ اٹھالینا۔ لونیٹ۔ کیس ٹگلین۔ لمبارڈی کی رعایا کے نام خط
آسٹریا والوں کی جانب سے صلح کا جھنڈا۔ وفادار سنتری۔ ورم سر کی نقل و حرکت سینٹ جارج
کی جنگ۔ حکایات۔ سپاہیوں کی اپنے جنرل سے محبت۔ انگلستان کا دباو۔ آسٹریا کی فوج
جدید کا جمع ہونا۔ ڈائرکٹری سے فریاد۔ شدید محنت۔ سس پڈن کی ریپبلک۔ نپولین کی کورسیکا
سے الفت۔

شروع جولائی ۱۷۹۶ء میں تمام یورپ کی آنکھیں مانٹوا کی طرف پڑی ہوئی تھیں کیونکہ اسی
مانٹوا کی شہرپناہوں کے گرد وہ قطعی لڑائیاں ہوئیں جو اٹلی کی قسمت کا فیصلہ کرنیکو تھیں۔
لمبارڈی کا یہ مرحلہ غیر قابل گذر متصور ہوتا تھا۔ یہ مانٹوا کا قلعہ ایک ٹاپو پر جو جھیلوں اور دریا
من سیو Mincio کے پھیلجانے سے بنگیا تھا واقع تھا۔ پانچ طولانی اور تنگ پختہ راستوں
سے جنپر مہیب توپخانے لگے ہوئے تھے اس قلعہ کو راستہ تھا۔ حملہ کر کے مانٹوا کو فتح
کرنا غیر ممکن تھا۔ اسکے سر ہونیکی صرف یہی صورت تھی کہ زر خطیر صرف کیا جائے اور محاصرہ
کی سست اور اکتا دینے والی کارروائیوں سے چارہ جوئی کیجائے۔

نپولین نے تیز دباون کی وجہ سے فوج کو خیمے وغیرہ ساتھ رکھنے نہ دئے تھے
اور دن بھر کی محنتوں کے بعد شرابور وہ گیلی زمین پر راتوں میں پڑ رہا کرتی تھی اور بیرحم
آسمانی طوفانوں سے جو انکے سر و پر چلا کرتے تھے انکی بچانیوالی کوئی شے نہوتی تھی۔
نپولین نے سینٹ ہلینا میں کہا کہ خیموں سے صحت میں فرق آجاتا ہے۔ سپاہی کے لئے

یہی بہتر ہے کہ وہ میدان ہی میں شب باشش ہو کیونکہ اس حالت میں وہ الاؤ لگا سکتا ہے
اور پاؤں گرم کر کے سو رہتا ہے خیمے تو فقط جرنیلوں کے لئے ضروری ہیں کیونکہ وہ پڑھنے
اور نقشے دیکھنے کو مجبور ہوتے ہیں۔ یورپ کی اب تمام قوموں نے نپولین کی مثال کی پیروی
میں خیموں کا استعمال قطعی ترک کر دیا ہے۔

بیمار مجروح اور لسپت لوگوں سے جو تعداد میں قریب پندرہ ہزار کے ہونگے ہسپتال
بھرے پڑے تھے۔ اسی قسم کی تکالیف اور غنیم کی گولی اور تلوار نے نپولین کی فوج میں خوفناک
بربادی پھیلا رکھی تھی۔ اگرچہ نپولین کو گاہے گاہے کمک بھی ملتی تھی تاہم اُسکے نقصان
اور کمک کی تعداد برابر خیال کرنا چاہیے۔ اور اب اُسکے پاس صرف تیس ہزار فوج تھی
جس سے اسکو وسیع حصۂ ملک پر جسپر وہ تاخت کر چکا تھا اور امرا کو جو ہر وقت بغاوت کو تُلے
ہوئے تھے زیر رکھنا تھا اور آسٹریا کی خوفناک زبردست فوجوں کا جو اُسکے مقابلہ کے لیئے
بھیجی جا رہی تھیں مقابلہ کرنا تھا جنوبِ اٹلی سے لوٹتے ہی اُسکو مانٹوا کا محاصرہ جس کی کارروائیاں
بڑے شد و مد سے ہو رہی تھیں ایک دم چھوڑ دینا پڑا اور پُر خطر ابرِ سیاہ کی جانب جو شمال میں
جمع ہو رہا تھا نظرِ توجہ اُٹھانا پڑی۔ یہ ساٹھ ہزار کارآزمودہ سپاہیوں کی فوج تھی جو نامور
جنرل ورمسر Wurmser کی ماتحتی میں شمالی کوہ آلپس کے گرہوں کے درمیان
اکٹھا ہو رہی تھی کہ بگولہ باد کیطرح فرانس کی فوج پر ٹوٹ کر اُسپر ٹیرول کے تنگ دروں میں
حملہ کرے۔

مانٹوا سے Mantua ۰ ہ میل شمال گارڈا Garda جھیل کے شمالی حد پر
ٹیرول Tyrol کے اندر شہر ٹرنٹ Trent مع اپنی شہر پناہوں کے واقع ہے
ورمسر Wurmser نے اسی مقام پر ساٹھ ہزار فوج سامانِ حرب سے مالا مال جمع
کی تھی کہ مانٹوا کی طرف کوچ کرے اور اُسکی بیس ہزار قلعہ بند فوج سے ملکر گستاخ غنیم کا
کام تمام کر دے۔ اب نپولین کی بربادی میں کوئی شبہ نہ تھا۔ اٹلی کے جمہوری سخت
ہی پریشان ہو رہے تھے اور کہتے سنتے کہ بھلا کیونکر ممکن ہے کہ صرف تیس ہزار فوج
سے نپولین اسی ہزار متحدہ فوجِ کارآزمودہ کا حملہ روک سکیگا۔ اُدھر فریق امرا کی بیاں

عہد تہی اور نپولین پر درصورت ذرا سی شکست کے بہی وہ حملہ کرنیکو آستینیں چڑہا رہے
تہے۔ روم Rome وینس Vonice اور نیپلس Naplea
نے بغاوت کا اغوا اور آسٹریا والوں کی خفیہ امداد بہی شروع کردی اور پوپ Pope
نے عہد شکنی کرکے شرائط صلح کے عملدرآمد سے قطعی گریز کیا اور کارڈنیل میٹی Mattei
کو دشمن سے ساز کرنیکو روانہ کردیا۔ اس اظہارِ عہد شکنی نے جسکا نام خوب ہی چوکس
نپولین نے وحی بکہا تہا اس نوجوان فاتح کو اپنی خوفناک حالت کا پورا یقین دلادیا۔
مانٹوا Mantua اور ٹرنٹ Trent کے درمیان پہاڑوں میں خوبصورت
گارڈا Garda جہیل واقع ہے۔ یہ چادرِ آب جسکا پانی مثل بلور کے شفاف ہے
اور عمق کا کوئی ٹہکانا نہیں تیس میل لمبی اور چار سے بارہ میل تک چوڑی ہے۔ اس جہیل کے
سرے کے قریب بارہ میل شمال کے طرف ورمسر ٹرنٹ Trent میں تہا اور اسی جہیل سے
پندرہ میل جنوب نپولین مانٹوا میں تہا یہ ہشتاد سالہ آسٹریا کا بہادر اور فیاض جنرل جسوقت
اپنی بیشمار فوج کا تصور کرتا تہا تو بڑے لطف سے ہاتہ ملکر کہتا تہا کہ "یہ لونڈا بہلا اب کہاں
جاتا ہے"۔ ساتہ ہی اسکے ورمسر کو یہ خدشہ بہی تہا کہ چونکہ نپولین کو علم تہا کہ اتنی بڑی فوج کا
مقابلہ کرنا غیر ممکن ہے تو کہیں وہ بے تحاشا بہاگ کر میرے ہاتہوں سے بچ نجاے۔
پس یہ بات روکنے کے لئے اُسنے ٹرنٹ کی فوج کے تین حصے کئے اور بیس ہزار کا
ایک حصہ تو جنرل کواس ڈینووک Quasdanovich کی ماتحتی میں دیا اور
حکم دیا کہ وہ جہیل کے مغرب کنارہ کنارہ جاوے تاکہ میلان Milan کے راستہ سے
فرانسیسی بہاگ نہ سکیں اور دوسرے بیس ہزار کے حصہ کو خود ورمسر لیکر مانٹوا کی امداد کو جہیل
کے پورب کنارہ کنارہ چلا اور تیسرا بیس ہزار کا حصہ بماتحتی جنرل میلاس Mélas
ایڈیج Adige کی وادی میں روانہ ہوا یہ وادی جہیل کے پورب جہیل سے متوازی ہے
اور اس وادی اور جہیل کے درمیان صرف ایک دیوارِ کوہ واقع ہے۔ یہ وادی قریب دو میل
کے عریض ہے یہ زبردست فوج جو اسوقت برائے نام جدا جدا ہو گئی تہی ایک دن سے
کچہ زیادہ کوچ کرنیکے بعد پہر ملکر ایک ہوسکتی تہی اور اسطرح نپولین کی فراری کا راستہ مسدود

گروہ بننے کے بعد جسکو وہ اپنا شکار تصور کر چکے تھے یہ آسٹریا والے فرانسیسیوں پر بے روک حملہ کے ساتھ تاخت کر سکتے تھے۔

نپولین کی بیخواب نگرانی اور تیز نظر نے اس موقع کو جو یوں اُسکے ہاتھ آیا بھانپ لیا۔ ۳۱ر جولائی کی شام کو اُسکے مخبروں نے غنیم کے کوچ کی اُسکو خبر دی۔ بس نپولین نے اپنی تجویزیں قایم کرلیں اور ایک گھنٹہ نہ گذرنے پایا تھا کہ تمام فوج میں گڑبڑ مچگئی۔ اُسنے حکم دیا کہ مانٹوا کا محاصرہ فوراً چھوڑ دیا جاے اور تمام فوج کوچ کے لئے صف بند ہو جاے۔ محاصرہ چھوڑ دینا بڑے نقصان کی بات تھی کیونکہ دو ماہ کامل سے نپولین محاصرہ کی کارروائیوں میں بڑے شدومد سے مصروف تھا۔ بڑی جانفشانیوں اور زر خطیر کے صرف سے اُسنے زبردست قلعہ شکنی اور حرب کے سامان بہم پہونچائے تھے اور قریب تھا کہ شہر اطاعت قبول کرلے محاصرہ چھوڑ دینے سے سب کیا کرایا خاک میں ملا جاتا تھا کیونکہ محصورین شہر میں کھانے پینے کے جملہ سامان بھر لیتے اور محاصرہ کی کارروائی از سر نو کرنا ہوتی۔ اس سرعت سے جس سے نپولین نے اس مقصد کو قربان کیا اور اُس پس وپیش نہ کرنیوالی بیدردی سے جس سے اُسنے یہ راے قائم کی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مضبوط فعل کسی معمولی قالب کی ذکاوت کا نہ تھا۔

آفتاب غروب ہوگیا تھا اور منتحیر لشکر پر شب تار پھیل رہی تھی لیکن کیا مجال تھی کہ بھلا کوئی پلک سے پلک تو لگالیتا۔ اندھیری کے پردہ میں ہر شخص چوکنا ہو رہا تھا چوبی چبوترے اور توپوں کی گاڑیاں تو الاؤ کی نذر کردی گئیں اور صدہا من بارود جھیل میں ڈالدی گئی۔ توپوں میں کیلیں ماردی گئیں اور گولے خندقوں میں دفن کردیئے گئے اور آدھی رات سے قبل ساری فوج چل پڑی اور گارڈا Garda جھیل کے مغربی کنارے پر اُسنے جلد جلد قدم اٹھاے تاکہ کواس ڈینوک Quasdanovich کی فوج پر جسکو خطرہ کا خواب وخیال تک نہ تھا لوٹ پڑے۔ جسوقت مانٹوا کی دلدلوں پر آفتاب طلوع ہوا تو تمام جنگجو فوج کا جس کی جنگی صفوں میں غروب ہوتے ہوے آفتاب کی شعاعیں معکوس ہوا کرتی تھیں مانٹوا کے سامنے پتہ نہ تھا۔ نیم فاقہ زدہ محصورین نے جو قریب

تاکہ اطاعت کرلیں میناروں پر چڑہکر جو اس سولنسانی - ویرانگی اور کنارہ کشی کے منظر کو شاہدہ کیا تو اپنی آنکھوں پر انکو یقین نہوتا تہا۔

دس بجے صبح کو کواس ڈیبنووک جو باطمینان کوچ کئے چلا آرہا تہا اور کوئی خیال ہی نہ تہا کہ تیس میل کے اندر کوئی دشمن ہے کیا دیکہتا ہے کہ اُسکی حیرت زدہ فوج پر فرانسیسی بگولہ کی طرح ٹوٹ پڑے ۔ اگر آسٹریا والے اسوقت اپنی جگہ پر قایم رہیں تو لقیناً اُن میں سے ایک بہی جان سلامت نہ لیجاے لیکن مختصر ہی سی خونریز لڑائی کے بعد اُنکی صفیں درہم برہم ہوگئیں اور وہ بہاگے - بہت سے تو مارے گئے اور کچہہ فرانسیسیوں نے تقید کرلئے اور باقی یہ آسٹریا والے پہروں کے اُنہیں کہنڈوں میں گہس گئے جہاں سے نکلکر آئے تہے - نپولین نے انکے تعاقب میں ایک لمحہ بہی ضائع نہ کیا - ورم سر کے دونوں حصے جہیل کے پرے مشرقی کنارہ پر توپونکی گرج بادل کی متواتر کڑک کی طرح برابر سُن رہے تہے لیکن اپنے دوستوں کو کسی قسم کی مدد نہ دے سکتے تہے اور نہ اُنکو ہی معلوم ہوسکا کہ یہ دشمن کہاں سے آگیا جسکا کواس ڈیبنووک سے مقابلہ ہوگیا اور یہ بات تو کسی طرح وہم وگمان میں بہی نہ تہی کہ نپولین اپنے مجتمع ذخیروں اور قیمتی تعمیروں کو مانٹوا کے محاصرہ کے متعلق چہوڑکر آیا ہوگا وہ بڑی تیزی سے آگے بڑہے کہ اپنے دونوں حصوں کو جواب بہی ملکر پورے چالیس ہزار تہے پہاڑ کے سرے پر ملالیں - نپولین بہی جدہر سے آیا تہا اوہر ہی کو لوٹا اور اپنے سپاہیونکو تاکید کرتا تہا کہ دوڑیں - نپولین کی فوج کی نجات اسی میں تہی کہ وہ بڑی تیزی سے کوچ کرے اور آسٹریا کی فوجوں سے قبل اسکے کہ وہ پہاڑ کے سرے پر جو اُنکو علیحدہ کئے ہوے تہا ملیں مقابل ہوجاے - نپولین نے بڑی تیزی سے کہا "اسے جوانمردو ہمارا فتح پانا اسوقت تمہاری چال پر موقوف ہے - کسی بات سے مت ڈرنا تین دن میں ہم آسٹریا کی فوج برباد کردینگے اور تم میری عادت سے واقف ہو کہ نہیں کہ میں جو کہتا ہوں کرکے دکہا دیتا ہوں"

نیند - بہوک - تہکاوٹ سے بے پروا - اسباب وخوراک کے بوجہہ سے سبکبار ایسی تیزی سے جو آسٹریا والونکو اعجاز معلوم ہوئی نپولین مع اپنی تہکی ہوئی اور خون آلود

فوج کے تمام سر ہر اور مشب کے بڑے حصہ میں وہاں مارے چلا گیا اور بعد آدہی رات کے اپنے سپاہیوں کو ایک گھنٹہ لیٹ رہنے کی اجازت دی لیکن خود ایک دم کو بھی آرام نہ کیا۔

۳۔ اگست کو علی الصباح میلاس Melas جنے چند گھنٹہ قبل جھیل کے دوسرے کنارے نپولین کی توپوں کی گرج سنی تھی دیکھتا کیا ہے کہ نپولین کی فوج کے دل کے دل اُسپر بڑھے چلے آرہے ہیں۔ اسوقت ورمسر کے پانچہزار سپاہی اُس سے مل چکے تھے اور اُسنے پچیس ہزار تازہ دم فوج میدان میں آراستہ کی۔ خود ورمسر اس مقام سے چند گھنٹہ کے فاصلہ پر تھا اور پندرہ ہزار فوج سے بسرعت تمام کمک کو بڑھا چلا آتا تھا۔ نپولین کے پاس صرف بائیس ہزار فوج تھی جس سے وہ چالیس ہزار فوج کا مقابلہ کرنیکو تھا جو اب جمع ہونیکو تھی باوجودیکہ نپولین کے سپاہی شدید محنتوں سے جو اُنہوں نے اٹھائی تھیں تھک کر لشت ہو گئے تھے لیکن نپولین نے اُن کو ایکدم کی بھی مہلت نہ دی۔

یہ مقام لونیٹو تھا۔ بہت ہی مختصر لفظوں میں جو بڑی پُرآب و تاب تھیں نپولین نے وہ خطرات جو سامنے تھے فوج کے روبرو کھولکر رکھدئیے اور ایسے موقع پر جانفشانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنیکی ضرورت بیان کی لیکن یہ بھی یقین دلادیا کہ اُن کو فتح ضرور ہوگی۔ فوج تو اب اپنے جنرل کو لافتح سمجھنے ہی لگی تھی پس وہ جدہر اُسے لیجاتا تھا فوراً پیچھے ہو لیتی تھی۔ سر سام تناجوش سے یہ فوج عظیم پر جا پڑی آسٹریا والوں کے تکبر کو بھی اسوقت جوش تھا اور خوب ہی دل توڑ کر لڑے بہت عرصہ تک خونریز لڑائی رہی نپولین کے استقلال اور حواسوں میں سر مو فرق نہ آیا تھا اور اس جنگ میں وہ اسیطرح مصروف تھا جسطرح بازیِ شطرنج میں اطمینان سے چالیں چلتا ہو۔ لڑائی کے چڑھاؤ اُتار پر اُس کی نگاہ تھی کہ اُس کی تیز نظر نے آسٹریا کی فوج کا ایک غیر محفوظ اور کمزور مقام دیکھ لیا۔ بس پھر کیا تھا آسٹریا کی فوج کو فاش ہزیمت ہوئی اور وہ میدان میں بدحواس بھاگی۔ زمین لاشوں سے پٹی ہوئی تھی اور پانچہزار قیدی اور بیس توپیں نپولین کے قبضہ میں تھیں۔ ایک سالہ

کے ساتھ جو لو مغرور عول پر جا پڑا اور سیکڑوں بد نصیب آسٹریا والے تہ تیغ کر ڈالے یا گھوڑوں کے سموں سے روند کر ستیا ناس کر دئے۔

جب تک تیرول کے عقب آفتاب غروب ہوا برابر لڑائی ہوتی رہی دوسری شب تار آئی جہاں بلب اور مجروحوں کی کراہوں اور پامال اعضا شکستہ گھوڑوں کی چیخوں سے جو جانکنی کی حالت میں پڑے تڑپ رہے تھے میلوں آس پاس ہوا گونج رہی تھی۔ فرانسیسی جنگی ماندگی کی کوئی انتہا نہ تھی روندے ہوئے مردوں کے پاس لال زمین پر لیٹ رہے۔ یہ فاتح سپاہی۔ دشمن کی خون آلود لاشوں کے قریب لیٹے ہوئے تھے اور اب خواب گراں نے انکو انکی خونریزی بھلا دی تھی۔ مگر نپولین نہ سویا۔ وہ جانتا تھا کہ صبح ہوتے ہی ایک اور زبردست تر فوج اُسکے مقابل صف آرا ہوگی اور ممکن تھا کہ آج کی نصرت کے بعد کل کو ہزیمت نصیب ہو۔ یہ بھاگے ہوئے آسٹریا والے اب پیچھے ہٹ رہے تھے کہ ورم سر کی فوج سے جو انکی کمک کو آ رہی تھی مدد حاصل کریں۔ نپولین گھوڑے پر سوار تمام رات ہر ہر مقام پر خوفناک جنگ کا انتظام کرتا پھرا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صبح ہوتے ہی مقابلہ ہوگا لونیٹو Lonato سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر کیس ٹاگ لین Castiglione کا چھوٹا شہر معہ شہر پناہ کے واقع ہے۔ میلاس Melas کی پس پا فوج سے ورم سر یہاں آملا اور یہاں اُسنے ایک قطعی جنگ کے ارادہ سے فوج کو آراستہ کیا اور پورے تیس ہزار آسٹریا کی فوج سے اُسنے ان تھکنے والے دشمن کا انتظار کیا۔ صبح ہونے میں ہنوز دیر تھی کہ فرانسیسی فوج نے کوچ کیا۔ نپولین ہر مقام پر برابر تاکید کرتا ہوا کہ جلد قدم اٹھائیں دوڑا دوڑا پھر رہا تھا اسوقت ایسے خطرہ کا سامنا تھا کہ اشد ضروری احکام کی پوری تعمیل کیواسطے وہ کسی دوسرے پر اعتماد نہ کرتا تھا۔ یکے بعد دیگرے پانچ گھوڑے اُسکے نیچے تھک کر رہ گئے۔ وہ ہر جگہ موجود تھا۔ ہر چیز خود دیکھتا تھا اور سب باتوں کی خود ہدایت کرتا تھا۔ ہر ہر کام کا جوش دلاتا تھا۔ تمام لشکر میں بھی اپنے چند بہادر سردار کا سا جوش بھر گیا تھا اور کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ دونوں فوجوں کا سامنا ہو گیا۔ انسانوں کی زبونیت پر جو اب واقع ہونیوالی تھی آفتاب نے طلوع نہ کیا تھا۔ نہایت تڑکا تھا اور کہرہ گر رہا تھا۔

بڑی سخت خونریز لڑائی نے جسکو تاریخ میں کیس ٹگ لین کی جنگ سے منسوب کیا گیا ہے آسٹریا کی فوج کا قطعی فیصلہ کردیا یعنی بڑی خونریزی کے ساتھ ہٹریا وا لونکو شکست ہوئی اور انکی ہر جواس فراری کی حالت میں تمام دن فرانسیسیوں نے اُنکا تعاقب کیا اور اُنکو بیدردی سے قتل کیا اور جب رات کی تاریکی نے ان ہانپتے ہوئے فراریونکو نظر سے پوشیدہ کردیا تو انکا پیچھا چھوٹا ابھی ایک ہفتہ نہوا تہا کہ آسٹریا کی یہ ساٹھ ہزار متکبر فوج معہ اپنے چمکتے ہوئے جھنڈوں اور پُرجوش فوجی باجوں کے ٹرنٹ کی شہرپناہ سے باہر نکلی تھی اور پہلے سے اپنی فتح کا خیال کرچکی تھی۔ لیکن صرف چھ دن کے اندر منجملہ ان ساٹھ ہزار کے چالیس ہزار مقتول و مجروح و مقید ہو گئے اور یہ وہ تعداد تھی جو نپولین کی فوج سے بقدر دس ہزار کے زیادہ تھی اور صرف بیس ہزار لوٹے پھوٹے تھکے ماندے فراری جان سلامت لے گئے۔

ایسی فخدا اور فاش ہزیمت کی خودخبر دینے کو جب یہ سپاہی ٹرنٹ میں پہونچے تو انکی شکستہ دلی اور مایوسی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ان لڑائیوں میں نپولین کے صرف سات ہزار آدمی کام آئے یہ حیرت انگیز فتوحات صرف نپولین کی لیاقت کا نتیجہ تھیں۔ صفحات تاریخ میں ایسی فتوحات کبھی پیشتر دیکھنے میں نہیں آئیں۔ مظفر و منصور سپاہیوں نے اس جنگ کا نام مہم شش روزہ رکھا۔ سپاہیوں کی نگاہ میں اپنے لافتح سردار کی عزت کی اب کوئی انتہا نہ تھی۔ جن بوڑھے کارآزمودہ سپاہیوں نے لودی کے خوفناک راستہ والے واقعہ کے بعد نپولین کو کارپورل کا عہدہ دیا تھا انہیں نے اب بڑے جوش سے اُسکو ترقی دیکر سارجنٹ کے عہدہ پر ممتاز کیا اور نپولین کو ان فتوحات کے صلہ میں یہ انعام ملا۔

روم۔ وینس اور نیپلس کے فرمانرواؤں کا جنہوں نے ورمسر کے ٹرنٹ سے کوچ کرنے پر یہ خیال کرلیا تہا کہ اب نپولین کا کام تمام ہوگیا اور نپولین سے خلاف ہوکر عہد شکنی کی تھی نہایت شدید انتقام کے ڈر سے بُرا حال تہا۔ لیکن نپولین نے اُنسے بڑا رحمدلی کا برتاؤ کیا یعنی اُنکو صرف یہ اطلاع دیدی کہ انکی جملہ کارروائیوں سے وہ آگاہ ہے او

آیندہ اُنکو ہوشیاری کی نگاہ سے دیکھے گا۔ مگر کارڈنیل میٹی کو جو حلف دروغ پوپ کا سفیر تہا
اُسنے اپنے سامنے اپنے صدر مقام میں طلب کیا۔ میٹی خوب جانتا تہا کہ بریت میں ایک لفظ بہی
نہ کہا جاسکتا تہا لہذا اُسنے جوابدہی کی کوشش نکی اور یہ پیرکہن سال جو بڑا صاحب مرتبہ
اور معمر آدمی تہا بچوں کی طرح ادب سے نوجوان فاتح کو آداب بجالاکر عرض کرنے لگا کہ "میںنے
گناہ کیا میںنے گناہ کیا" اس اظہار ندامت پر نپولین کا غصہ فرو ہوگیا اور حقارت و مضحکہ سے
کہنے لگا "تو اچہا آپ اپنے گناہ کا کفارہ اسطرح ادا فرمایئں کہ ایک خانقاہ میں آپ
بیٹہہ جایئں اور برابر تین مہینے تک روزے رکہیں اور عبادت کریں"

ان ایام امتحان میں لمبارڈی کے باشندوں نے جادۂ وفاداری سے قدم
باہر نہ رکہا تہا اور مقاصد فرانس کے مخالف نہوئے تہے۔ نپولین نے ایک محبت آمیز
اور شریفانہ خط میں اُنکو لکہا "جسوقت فرانسیسی فوج مانٹوا کے محاصرہ سے کنارہ کش
ہوئی اور آسٹریا کے شرکانے سمجہ لیا کہ جمہوری آزادی کا خاتمہ ہوگیا تو تم لوگوں نے
باوجودیکہ تم نہ جانتے تہے کہ میری یہ کنارہ کشی محض ایک مصلحت سے تہی فرانس اور اپنی
آزادی کی الفت میں ثابت قدمی ظاہر کی ہے اس فعل سے تم فرانس کی عزت کے مستحق
ہوگئے ہو۔ روز بروز تمہاری قوم آزادی کا استحقاق حاصل کررہی ہے اور اب صبح شام
ہی جاتا ہے کہ اس تماشہ گاہ عالم میں تم بڑے فخر سے ظاہر ہوگے۔ میرے اظہار خوشنودی
کو یقین کیساتہ قبول کرو اور فرانسیسی قوم کی سچی خواہش ہے کہ تمکو خوش و خورم اور آزاد
دیکہے"

اس خوفناک متواتر جنگ میں غنیم کی فوج تتر بتر ہوگئی تہی اور ہرطرف ماری ماری
پہررہی تہی کہ نپولین کے ہاتہہ سے کہیں جان سلامت لیجائے۔ ایک دن ایسا اتفاق
ہوا کہ نپولین قید ہونے سے بال بال بچگیا اس موقع پر بہی نپولین نے اُسی خاطر جمعی
اور اُنہیں اوسانوں کی بدولت جن میں کبہی خطا نہ واقع ہوئی خلاصی پائی۔ تعاقب کی
کارروائیوں کی بابت ہدایتیں کرتا ہوا نپولین خیزاخیز ایک گاؤں میں پہنچا اور اُسکا
گارڈ اور اسٹاف (فوجی سررشتہ کے ملازم) صرف اُسکے ہمراہ تہے اسیوقت آسٹریا کی

مغرور فوج کا ایک جزو جو تعداد میں چار ہزار کا تھا اصل فوج سے علحدہ ہو کر اس گاؤں میں پہنچا یہ تمام دن پہاڑوں میں سرگرداں رہا تھا اسوقت نپولین سے جسکے ساتھ قریب ایکہزار کے آدمی ہونگے مڈہ بھیڑ ہوگئی۔ آسٹریا والوں نے صلح کا جھنڈہ دیکر اپنا افسر بھیجا اور کہا کہ فوراً اپنے ہتھیار رکھدو۔ نپولین نے بڑے اطمینان سے اپنے گارڈ اور اسٹاف کو حکم دیا کہ گھوڑوں پر سوار ہوں اور اسکے گرد جمع ہوجائیں اور آسٹریا کے افسر کو معہ صلح کے جھنڈے کے اُسکے حضور میں حاضر کریں۔ حسب قاعدہ آنکھوں پر پٹی باندھکر یہ افسر حاضر لایا گیا۔ پٹی کھلتے ہی جب اُسنے دیکھا کہ یہ تو فرانسیسی سپہ سالار ہے اور اُسکے گرد اُسکا جرار گارڈ اور اسٹاف ایستادہ ہے تو اُسکے اوسان خطا ہو گئے۔

نپولین نے بناوٹی غصہ کے لہجہ میں ڈپٹ کر کہا" ایں یہ کیا گستاخی ہے اور تمہاری یہ جرات کب سے ہوئی کہ فرانسیسی فوج کے سپہ سالار کے حضور میں درحالیکہ وہ اپنی فوج کے قلب میں کھڑا ہے ایسے احکام اطاعت بھیجو۔ بس خبردار اُنکے پاس جاؤ جنہوں نے تمکو بھیجا ہے اور میری جانب سے کہدو کہ اگر پانچ منٹ کے اندر ہتیار نہ رکھدیئے تو چن چن کر ایک ایک کی گردن ماردونگا" اس بدحواس افسر کی زبان عذرخواہی میں لغزش کرنے لگی نپولین نے ڈانٹا کہ بس ابھی جاؤ اور میرے حکم کے موافق اگر ہتیار رکھدینے میں ذرا بھی حجت ہوئی تو فوراً ایک ایک اڑا دیا جاویگا" آسٹریا والوں نے اس شان خود اعتمادی اور اپنی خستگی اور پریشانی سے بدحواس ہو کر ہتیار ڈالدیئے لیکن فوراً ہی اُنکو یہ معلوم ہو گیا کہ اُنہوں نے اپنی فوج سے ایک چوتھائی فوج کے سامنے ہتیار رکھدیئے تو دانتوں سے اپنی بوٹیاں نوچتے تھے اور اسباب پر کہ فرانسیسی فوج کا سپہ سالار جسکے ڈھ سے سلطنت آسٹریا تھرا رہی تھی اُنکے چنگل سے نکل گیا غم سے اُنکا بُرا حال تھا۔

اسی مہم میں ایک شب نپولین بھیس بدلے ہوئے یہ دیکھنے کو کہ اپنی اپنی خوفناک نوکریوں پر سنتری پورے ہوشیار ہیں کہ نہیں گشت میں پھر رہا تھا۔ دو سڑکوں کے اتصال پر ایک سنتری مامور تھا اور اُسکو حکم تھا کہ ان دونوں راستوں سے کسی کو

جانے ندے جسوقت نپولین اس سنتری کے سامنے پہونچا تو اس سے لاعلم کہ اس آنیوالی کا کیا مرتبہ ہے اس سنتری نے اپنی سنگین سامنے کرکے حکم دیا کہ "پیچھے لوٹ جاؤ" نپولین نے کہا "میں جنرل ہوں اور خیرو عافیت دیکھنے نکلا ہوں"۔ سنتری نے جواب دیا "باشد۔ لیکن مجھے حکم ہے کہ میں ادہر سے کسیکو جانے ندوں۔ آپ لٹل کارپورل (نپولین) ہی کیوں نہوں لیکن اسوقت ادہر سے جا نہیں سکتے"۔ پس بضرورت نپولین جدہر سے آیا تھا اُدہر ہی کو لوٹ گیا۔ دوسرے دن نپولین نے اس سپاہی کے چال چلن کی تحقیقات کی اور اُسکو نیک چلن پاکر اپنے حضور میں بلایا اور اُس کی نمک حلالی کی بڑی تعریف کی اور ترقی دیکر افسر بنا دیا۔

نپولین اور اُسکی مظفر و منصور فوج مانٹوا کو پھر واپس آئی نپولین کی غیر حاضری میں محصورین نے اُس کی تمام تعمیروں کا ستیاناس کر دیا اُس کی بھاری قلعہ شکن ایکسو چالیس توپیں شہر میں کھینچ لے گئے اور سامان رسد کثرت سے بھرلیا اور ساٹھ ہزار سے زیادہ گولے اٹھا لے گئے اور پندرہ ہزار آدمی کمک کو بھی بلا لئے۔ نپولین کے پاس اب مناسب سامانِ محاصرہ تو تھا ہی نہیں اور یہ بھی احتمال تھا کہ غنیم کی جنبش پر اُسکو فوراً مقابلہ کے لئے جانا پڑے کیونکہ آسٹریا کی سلطنت اُسکے مقابلہ کے واسطے زبردست سے زبردست فوج ہر وقت تیار کرسکتی تھی اسلئے نپولین نے صرف مانٹوا کا محاصرہ کرکے آمد رفت رسد رسانی وغیرہ کے سب راستے مسدود کردئے۔ اب ان خطرناک جنگوں کے بعد جن میں فوجوں نے متواتر کام کئے تھے تین ہفتہ تک دونوں فوجیں آرام کرتی رہیں لیکن آسٹریا والے اب بھی اپنے ارادہ میں مضبوط تھے اور صلح سے انکار تھا۔ بلکہ اپنے جھنڈوں پر یہ عبارت لکھدی تھی کہ "فرانسیسی جمہوری سلطنت کا قلع قمع کیا جائیگا"۔ اسوقت تک نپولین اُن کی دو فوجیں برباد کرچکا تھا جنمیں سے ہر ایک اُسکی فوج سے تعداد میں تگنی تھی۔

اب پھر سلطنت آسٹریا کی تکبر اور اُسکے عزم و ہمت نے جوش مارا کہ فرانسیسی جمہوری سلطنت کا استیصال کرنا چاہئے چنانچہ اُسنے ایک اور تیسری فوج کھڑی کرنا شروع کی اور تین ہفتے نہ گذرے تھے کہ ٹرنٹ میں ورمسر کے پاس پچپن ہزار فوج پھر پہنچگئی

بیس ہزار فوج مانٹوا میں موجود تھی اسلئے اُس کی فوج کی تعداد پچہتر ہزار ہو گئی نپولین کو بھی کمک پہونچی لیکن تعداد جس سے اُسکے نقصان کی تلافی ہو گئی اور میدان میں وہ صرف تیس ہزار فوج لا سکتا تھا وہ دشمنوں کی دوگنی تعداد سے گھرا ہوا تھا۔ شروع ستمبر میں آسٹریا کی فوج متحرک ہو گئی اور مانٹوا کی مدد کو ٹیرول عبور کرتی ہوئی آگے بڑھی۔

ورمسر نے ڈیوی ڈووک Davidovich کو رووردو Roveredo میں جو ٹرنٹ Trent کے جنوب نہایت ہی مستحکم مقام تھا پچیس ہزار فوج کیساتھ چھوڑا کہ فرانسیسی فوج ٹیرول میں تاخت نہ کر سکے اور تیس ہزار فوج سے پہاڑ عبور کر کے وہ خود برنٹا کی وادی میں پہنچا کہ اس تنگ گھاٹی میں ہو کر محصور قلعہ کی مدد کو پہونچے اور یہ تیس ہزار فوج قلعہ کی بیس ہزار سپاہ سے ملکر پوری پچاس ہزار نپولین پر آگے اور پیچھے سے کافی طور پر حملہ کر سکتی تھی۔

ورمسر کی فوج کا دوبارہ پھر تقسیم ہو جانا نپولین نے بڑی نگاہِ مسرت سے دیکھا اور چپکے چپکے اُسنے اپنے جملہ سامان مہیا کئے اور اُس جزو فوج پر جسکو ورمسر عقب میں چھوڑ آیا تھا مہلک حملہ کرنیکی تیاری کی۔ جوں ہی ورمسر برنٹا کی وادی سے لسبینو میں پہنچا اور رووردو سے قریب ساٹھ میل کے دور ہو گیا اور نپولین کے شکار کو کسی قسم کی مدد پہونچانیکا امکان نہ رہا جبھی نپولین اب ٹوٹ پڑنے کو تھا بس تمام فرانسیسی فوج متحرک نظر آنے لگی اور ایڈیج کی متوازی گھاٹی میں پو یہ جھپٹی۔ آرام وخورش سے کوئی سروکار نہ تھا ۴ ستمبر کی فجر کو کہ شعاع آفتاب کا مشرق میں آغاز تھا نپولین طوفانِ باد کی طرح بدحواس غنیم پر جا پڑا۔

مختصر ہی سی خونریز قطعی جنگ ہوئی اور آسٹریا والے بڑے نقصان جان کے ساتھ شکست کھا کر فرار ہوئے اور اس بدحواس بھاگڑ میں فرانسیسی رسالے خون میں ڈوبی ہوئی تلواریں لئے ہوئے انکی ہیڑ میں گھس پڑے اور فرسنگوں تک زمین پر لاشیں بچھا دیں۔ اب اس بدنصیب فوج کا بچا کھچا حصہ پہاڑ و نکے دروں میں گھس گیا۔ نپولین نے سات ہزار قید کر لئے اور بیس توپیں چھین لیں۔ یہ رووردو کی جنگ تھی جسکو

نپولین نے اپنی اعلیٰ فتوحات میں سے ایک فتح شمار کیا ہے۔ نپولین دوسرے دن بہ فتح و فیروزی ٹرنٹ میں داخل ہوا اور فوراً باشندگان ٹیرول کے نام ایک پُرآب و تاب اعلان بھیجا اور اُنکو یقین دلادیا کہ اُسکی جنگ فتح کی یا ملک گیری کی غرض سے نہیں ہے بلکہ صلح کی خاطر ہے اور کہ وہ باشندگان ٹیرول کا دشمن نہیں ہو بلکہ خود آسٹریا یا انگلستان کے زر اور ملک کی طمع سے فرانسیسی جمہوری سلطنت کے خلاف برسرِ جنگ کر رہا ہے اور اگر باشندگان ٹیرول فرانسیسیوں کے خلاف ہتیار نہ اُٹھائینگے تو اُنکی جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور اُنکے جملہ ملکی حقوق کی حمایت ہوگی اور اُسنے باشندگان کو ایسے اشد ضرورت کے وقت میں اپنے ملک کا اندرونی انتظام کرنیکو کہا اور اُنکے قوانین کا عملدرآمد خود اُنکے سپرد کیا۔

آینوالی شب کی ظلمت کافور ہو جانیکے بعد نپولین پہر اپنی فوج کے آگے ہولیا اور برنٹا کی وادی میں واپس ہوا کہ ورمسر پر اسکے آوارہ کوچ کی حالت میں اچانک حملہ آور ہو۔ اس آسٹریا کے جنرل کیساتہ تیس ہزار فوج موجود تہی۔ نپولین اپنے ساتہ صرف بیس ہزار فوج لے سکا تہا اور اسلئے ورمسر پر اچانک چھاپہ مارنے سے اُسنے فائدہ اٹہانا چاہا۔

یہ ساٹہ میل کا دھاوا اس سرعت سے عمل میں آیا کہ جیسا دوسرے شخص نے کبہی حوصلہ نہیں کیا ہے۔ ۷ ستمبر کو شام کے وقت ورمسر نے یہ حواس باختہ کر دینے والی خبر سنی کہ ڈیوی ڈوڈک کی فوج کا خاتمہ ہوگیا اور دوسری صبح کو اپنے پیچھے نپولین کے توپخانوں کی گرج سنکر خواب خرگوش سے اُسکی آنکھیں کہلیں اور یہ بہادر کارآزمودہ جنرل ایسے فن جنگ سے جو کبہی سننے میں نہ آیا تہا ششدر رہگیا۔ بسینو کے مقام پر بڑی پہرتی سے اُسنے اپنی فوج کو صفِ جنگ میں آراستہ کیا۔ نپولین نے اُسکو تیاری کی فرصت ندی۔ ہر دو افواج کے دلوں میں یہ یقین شروع ہوگیا تہا کہ نپولین پر فتح پانا ذرا منہہ رکہتا ہے۔ ادہر فرانسیسیوں کے دل تو متواتر فتوحات سے بڑہے ہوئے تہے اور اُدہر آسٹریا کی فوج پے در پے شکستوں سے ہمت ہاری ہوئی تہی لہذا بسینوں کی جنگ بہی رودرٹوو کی جنگ کا نمونہ تہی۔ آفتاب غروب ہوچکا تہا لیکن جنگ اختتام کو نہ پہونچی تہی حتیٰ کہ ظلمتِ شب

نے پھر اس خوفناک منظر کو انسان کی آنکھوں سے پوشیدہ کر دیا۔ گھوڑے۔ آدمی پامال و مقتول۔ جاں بلب گر بڑا ایک دوسرے پر انبار وں میں پڑے ہوئے تھے مجروحوں کی کراہوں سے ہوا گونج رہی تھی اور فاصلہ پر تعاقب کرنیوالوں اور بھاگنے والوں کی توپوں کی گرج پہاڑوں کے درمیان خفیف خفیف سننے میں آتی تھی رحم و مروت کا وقت نہ تھا مُردے غیر مدفون پڑے تھے اور کسی سپاہی کو اتنی بھی مہلت نہ تھی کہ گھایل یا جاں بلب ساتھی کو ایک پیالہ پانی دے سکے امداد کا کیا ذکر ہے اسوقت تو تمام مارا مار پڑی ہوئی تھی۔

اب ورم سر منجملہ پچپن ہزار معزور سپاہ کے جسکے ساتھہ وہ چند ہی روز قبل ٹرنٹ سے برآمد ہوا تھا سولہ ہزار باقیماندہ فوج لے کر مانٹوا کی شہرپناہوں میں پناہ لینے کو روانہ ہوا نپولین نے بڑی شدت سے اُسکا پیچھا کیا اور ہر ایک بلندی سے اسکی بھاگتی ہوئی صفوں میں توپ کے گولوں سے بربادی پھیلادی۔ جب ورم سر مانٹوا پہونچا تو محصور فوج اُس کی مدد کو باہر نکل آئی اور ورم سر کی فوج سے ملکر نپولین پر حملہ کیا۔ یہ جنگ جو سینٹ جارج کی جنگ کہلاتی ہے بڑی خونریز اور ہیبناک تھی ہر موقع پر آسٹریا کی فوج کو ہزیمت ہوئی اور بھاگ کر شہر پناہ میں جا گھسی نپولین نے پھر محاصرہ شروع کر دیا اور ورم سر کو۔ اُسکی مجروح فوج کے بڑی سختی سے شہر میں بند کر دیا اسطرح یہ مہم وہ روزہ ختم ہوئی یہ نپولین کے لئے تیسرا مرتبہ تھا کہ اتنے سے قلیل عرصہ میں اُسنے آسٹریا کی یہ تیسری فوج جو تعداد میں اُسکی فوج سے دوگنی تھی برباد کی اور اب دشمنوں سے میدان صاف ہوگیا اور مقابلہ کو کوئی آدمی نہ رہا۔ ایسی حیرت انگیز فتوحات نے یورپ کو دنگ کر دیا تھا۔ موجودہ اور گذشتہ زمانہ کی جنگوں میں یا اُنکے تذکروں میں ایسے نتیجے کہیں نہیں پائے جاتے۔

جسوقت نپولین روورڈو سے بڑی تیزی کے ساتھہ دھاوے مارے کوچ کر رہا تھا تو اُسیوقت کا ذکر ہے کہ ایک ناخوش سپاہی صف سے باہر نکلا اور اپنی پھٹی چیتھڑے وردی کی طرف اشارہ کر کے نپولین سے کہنے لگا "باوجود ہماری فتوحات کے ذرا ہم لوگوں کی وردیوں کا حال تو ملاحظہ فرمایئے کہ کس نوبت کو پہونچی ہیں" نپولین کو اندیشہ ہوا کہ یہ ناراضی کہیں ترقی نہ پکڑ جاسے اور بڑی برجستگی سے جسپر اُسکو ہمیشہ قابو تھا سپاہی کو نگاہ الفت سے دیکھکر بولا

"عزیز من تم بالکل بہول گئے۔ نئے کوٹ سے تمہارے یہ معزز زخموں کے نشان جو چہپ جائینگے"
نپولین کے اس فی البدیہ فقرہ سے تمام لشکر میں نعرونکی صدا بلند ہوگئی اور برقی تیزی سے
یہ خبر تمام فوج میں منتشر ہوگئی اور نپولین ہر ہر سپاہی کا اور بہی زیادہ محبوب ہوگیا۔
لسبینو کی جنگ سے ایک شب قبل نپولین دہاوے کی دہن میں اپنی اصلی فوج سے
آگے نکل گیا دن میں اُسے کچہہ کہانیکو نہ ملا تہا اور کئی رات سے متواتر وہ سویا بہی نہ تہا۔
ایک غریب سپاہی کے جہولے میں روٹی کا ایک ٹکڑا تہا۔ سپاہی نے اسکے دو ٹکڑے
کئے اور ایک اپنے فاقہ زدہ گرسنہ سپہ سالار کو دیا۔ اس قلیل غذا کے بعد یہ فرانسیسی
افواج کا سپہ سالار اپنا لبادہ اوڑہکر اسی سپاہی کے پاس گہڑی بہر آرام کرنے کو
لیٹ رہا۔ دس برس بعد حالت شاہنشاہی میں نپولین بڑے تزک و احتشام سے
بلجیم کا دورہ کر رہا تہا کہ ایک رجمنٹ کے ملاحظہ کا اتفاق ہوا۔ اسوقت صف سے ایک
سپاہی آگے بڑہکر نپولین سے بولا کہ "اے جہانگیر جنگ لسبینو سے ایک شب پہلے میں نے
اپنی ایک روٹی آپ کیساتہہ بانٹ کہائی تہی اُسوقت حضور بہت گرسنہ تہے آج میں
اپنے بوڑہے باپ کے واسطے روٹی مانگنے صف سے نکلا ہوں عسرت اور ضعف پیری
سے میرے باپ کا حال غیر ہو رہا ہے"۔ اسپر نپولین نے فوراً اُس سپاہی کے ضعیف
باپ کی پنشن مقرر کردی اور خود سپاہی کو عہدہ دیکر لفٹنٹ مقرر کیا۔
اسی جنگ لسبینو کے بعد نپولین اپنی تیزی میں ہمراہی چند سپاہیان اصل فوج سے
جدا ہوکر بہت آگے بڑہ گیا اور ایک مزرعہ میں جا پہنچا جہاں خود ورمسر معہ ایک حصۂ فوج
کے پڑا ہوا تہا۔ ایک گنواری نے ورمسر کو اطلاع دی کہ نپولین اُسکے گہر کے قریب سے
ابہی ہوکر گیا ہے۔ نپولین کی گرفتاری کے خیال سے ورمسر کو بڑی مسرت ہوئی کہ اگر یہ
سونے کی چڑیا ہاتہہ آگئی تو سب پچہلی کلفتیں دفع ہوجائینگی چنانچہ نپولین کی گرفتاری کے
لئے اُسنے سوار چہوڑے اور نپولین کے پکڑے جانیکا اُسے اسقدر یقین تہا کہ نپولین کو زندہ لانیکا
اُسنے حکم دیا۔ لیکن نپولین ایسے سمندِ بادپا پر سوار نہ تہا کہ ان سوارونکے ہاتہہ آجاتا۔
انہیں خطرناک معرکوں میں ایک موقع پر جبکہ جوش دلانے کی حد سے زیادہ ضرورت

تھی نپولین نے معمولی سپاہی کی مثل اپنی جان کو خطرہ میں جھونک دیا تھا اور ایسے ایسے موقعوں پر خود جانے لگا تھا جہاں سے جان سلامت لے آنا محالات سے تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر سفرمینا پلٹن کے ایک سپاہی نے جو بیلداری کا کام کیا کرتا تھا نپولین کو حد درجہ خطرناک حالت میں دیکھکر اپنے زبردست بازو سے اُسے دھکا دیکر علیحدہ کر دیا اور جھڑک کر کہا کہ " بھلا اگر تو ہی مارا گیا تو بتا تو سہی ہمیں اس خطرہ سے بچانیوالا کون ہوگا"۔ اور یہ کہکر آپ آگے ہوگیا اور نپولین کو اپنی آڑ میں لے لیا۔ نپولین نے اس گہری شجاعت کی دل ہی دل میں بہت داد دی اور کچھہ نہ کہا۔ جنگ ختم ہوتے ہی اُسنے اس سپاہی کو طلب کیا اور اُسکے کندھے پر پیار سے ہاتھ رکھکر بولا " اے مرد بہادر تیری شجاعت صلہ کی مستحق ہے اور اسکا عوض ضروری ہے۔ اور اسیوقت افسری کا آہنی جبہ بجاے اس پھاوڑے کے تیرے دوش کو زینت دیگا"۔ چنانچہ اُسیوقت اس سپاہی کو عہدہ افسری عنایت ہوا۔

فوج کے جملہ جنرلوں پر اب نپولین کی فراست وفیاضی سے رعب طاری ہوگیا تھا اُنکی فضیلت کی وہ قدر کرتے اور اگر اُسکے حضور میں جاتے تو احتیاط وادب سے جھک جاتے مگر معمولی سپاہیونکا یہ حال نہ تھا۔ وہ نپولین کو اپنا مہربان جانتے اور اُسکے سامنے بڑی بے تکلفی اور آزادی سے جاتے تھے۔ ان خونریز لڑائیوں میں سے ایک موقع کا ذکر ہے کہ نتیجہ جنگ میں بڑا عرصہ ہوگیا تھا اور یہی پس وپیش تھا کہ دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے لیکن اب نپولین نے غنیم کی فوجکا ایک غیر محفوظ موقعہ دیکھہ پایا اور قریب تھا کہ اس موقع سے بڑا فائدہ اُٹھائے کہ اتنے میں ایک ادنی سپاہی گرد اور دہوئیں میں اٹا ہوا صف میں سے نکلکر نپولین کے پاس آیا اور باواز بلند کہنے لگا۔ "جنرل۔ فوج کا ایک دستہ دیکھئے وہ اُس مقام پر ذرا بھیج تو دیجئے۔ جنگ میں بس فتح ہماری ہے"۔ نپولین نے جواب میں کہا "بل بے شریر۔ میرا بھید سمجھئے کسطرح معلوم ہوا"۔ اور چند ہی لمحہ میں فرانسیسیونکے شدید حملہ کی تاب نلاکر آسٹریا والے فرار ہوگئے جنگ ختم ہوتے ہی نپولین نے اس سپاہی کو جسنے فن جنگ میں یہ لیاقت دکھلائی تھی طلب کیا لیکن افسوس اُسکے دماغ سے گولی پار ہوچکی تھی اور میدان میں وہ مارا جاچکا تھا کاش یہ زندہ ہوتا تو منجملہ اُن کواکب کے جنکے

حلقہ میں نپولین کا اورنگ تہا ایک کوک ہوا ہوتا۔ کون جانتا ہے کہ فراموش قبروں میں بڑے بڑے ہونہار شعرا کے دل اور ایسے لوگونکے ہاتہہ جو ممکن تہا کہ زبردست بادشاہ ہوئے ہوتے یا پر اثر بربط کی آواز پر وجد میں لاتے خاک میں ملے پڑے ہیں"

لیینو کی جنگ کے بعد شب میں آسمان بادل سے صاف تہا اور ماہتاب بڑے آب وتاب سے چمک رہا تہا۔ نپولین جسنے حالت فتح میں بہی کبہی اظہار مسرت وانبساط نہیں کیا حسب عادت گہوڑے پر سوار میدان قتال میں جو مقتولوں اور جاں بلبوں سے پٹا ہوا تہا خاموش خیال میں ڈوبا ہوا پہر رہا تہا اسوقت ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ کسی دردناک منصوبہ میں غرق ہے۔

اسوقت ٹہیک آدہی رات تہی۔ جنگ کے دُندلکا شور وغل فرو ہو چکے تہے۔ چاندنی رات کے گہرے سناٹے میں اگر کچہہ سنائی پڑتا تہا تو وہ صرف جاں بلب اور مجروحوں کی کراہیں تہیں۔ اسوقت اپنے مقتول آقا کے کوٹ سے یکایک ایک کتا نکلکر دوڑتا ہوا نپولین کے پاس آیا گویا کہ طالب امداد تہا اور پہر دوڑکر اسی کہوندی ہوئی نعش کے پاس چلا گیا اور زمزمہ آواز نکالکر اُسکے چہرہ اور ہاتہوں سے خون چاٹنے لگا۔ یہ افسوسناک منظر نپولین کے دلپر اثر کر گیا اور وہ اپنے گہوڑے پر سوچ میں ڈوبا ہوا کہڑا رہگیا۔ نپولین نے اس واقعہ کو کئی برس بعد بیان کرتے وقت کہا کہ "یہ تو مجہے معلوم نہیں کہ کسطرح لیکن میدان قتال میں میرے دلپر جیسا اثر اس واقعہ سے ہوا ایسا کسی واقعہ سے کبہی نہیں ہوا۔ مینے اپنے دل میں خیال کیا کہ دیکہئے اس مقتول کے ضرور رفقا اور احباب ہونگے لیکن اسوقت سب نے اسکو فراموش کردیا ہے اگر کوئی رفیق وہمدرد ہے تو بہی سگ حق شناس ہے۔ صد افسوس آدمی بہی کیا عجب شے ہے اور اس کی سرشت بہی کیسی پُر راز سرشت ہے۔ مینے خود ایسی ایسی جنگوں کے حکم دئے ہیں جنہوں نے فوجوں کی فوجونکے فیصلے اورصفائی کردئے اور مینے اپنے احکام کی تعمیل میں اپنے ہزارہا ہموطنونکو مقتول ہوتے دیکہا اور میری آنکہہ سے ایک آنسو نہ نکلا۔ یا اس موقعہ پر میں کیا بیان کروں۔ میرے قلب

کیا حال ہوگیا تہا جسوقت میں اس غمزدہ کتے کی آواز سنتا تہا ہمدردی اور رحم سے میری غیر حالت ہوگئی تہی اور یقین جانو کہ اسوقت عاجز دشمن مجھسے کسی قسم کی درخواست کیوں نہ کرتا ممکن نہیں تہا کہ میں اُسے منظور نہ کرلیتا"۔

ابہی آسٹریا مطیع نہیں ہوا تہا ایسے استقلال سے کہ اگر وہ کسی بہتر معاملہ میں ظاہر کیا جاتا توحیرت کا باعث ہوتا اُسنے فرانسیسی جمہوری سلطنت سے صلح کرنے سے انکار کیا۔ تمام ممالک محروسہ میں جوش تازہ کے ساتہ چوتہی فوج تیار کرنیکے سامان ہونے لگے۔

انگلستان نے بہی کچہہ اٹہا نہ رکہا تہا۔ جہاں جہاں اُس کی فوجیں اور جنگی جہازوں کے بیڑے گہُس سکے فرانس کا مقابلہ کیا اور اس تمام جدال و قتال کی روح اُسی کو سمجہنا چاہئیے آسٹریا کے دار السلطنت واٴنا میں اوسنے مجلس وزرا کو اشتعال دیا اور افواج کی اپنی شکست اور اپنے زر سے امداد کی۔ لیکن انگلستان کی رعایا فرانس سے صلح کرلینے کو فریاد کررہی تہی کیونکہ خود اُسکا میلان طبع جمہوری سلطنت کی طرف ہورہا تہا اور شخصی سلطنت سے وہ بیزار تہی مگر انگلستان میں خاندان شاہی اور امرا ایسی قوم سے صلح کرنا نہ چاہتے تہے جس بیچاری کا صرف یہی گناہ تہا کہ اُسنے سلطنت شخصی کو ترک کردیا تہا۔

آسٹریا نے اس چوتہی جدید فوج کے قایم کرنے میں تمام اپنی ہمت صرف کردی۔ اور اُسنے ورم سر کی بچی کہچی فوج اور دریاے رین کی پلٹنوں اور ٹیرول سکے جنگجو دہقانوں سے ایک لاکہہ سپاہیوں کی سپاہ قایم کرلی۔ اس نئی فوج کی فراہمی کیوقت آسٹریا میں اس بلا کا جوش پہیلا ہوا تہا کہ چار پلٹنیں تو فقط ایک شہر واٴنا سے کہڑی ہوگئیں اور ملکہ آسٹریا نے خود اپنے ہاتہہ سے جہنڈوں پر کارچوبی کا کام کیا اور یہ جہنڈے فوج کو دئے اسیطرح دوسری اعلیٰ رتبہ کی لیڈیوں نے اپنے تشتم اور امداد سے مہم میں جوش پیدا کئے۔ پچہتر ہزار فوج کے قریب شمالی ٹیرول کے دروں میں آموجود ہوئی اور شمال سے نپولین پر حملہ کرنیکو آمادہ تہی۔ اور ہر پچیس ہزار فوج کے ساتہہ خود ورم سر مانٹوا میں قلعہ بند تہا اور ایک اشارہ پر قلعہ سے باہر نکلنے اور نپولین پر حملہ کرنیکو مستعد بیٹہا تہا۔ پس تین ہفتے کے اندر یہ ایک لاکہہ فوج نپولین پر ٹوٹ پڑنیکو آمادہ ہوگئی۔

اب نپولین کی حالت واقعی یاس انگیز تھی - فرانس سے کمک پہونچی وہ صرف اسقدر پہونچی کہ یہ وقت اُس نقصان کی تلافی کر سکے جو بیماری اور تلوار سے واقع ہوا تھا - نپولین کے پاس صرف تیس ہزار فوج تھی اور اُسکا سب روپیہ صرف ہو چکا تھا - باوجودیکہ اُسکی فوج ایسی ایسی نامی فتوحات حاصل کر چکی تھی تاہم اُسکو حادرجہ محنت کرنیکی ضرورت باقی تھی اور فوج میں ہر سنئے کی قلت ہو رہی تھی اور اب وہ لکار لکار کر شکایتیں کر رہی تھی اور کہتی تھی آخر اسکی وجہ کیا ہے کہ فرانس سے ہمکو مدد نہیں ملتی - یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمام یورپ کے مقابلہ میں ہم تنہا لڑیں - تین فوجیں ہم غارت کر چکے اور پیچھے چوتھی اُن سب سے بڑی اور تیار ہے آخر یہ جنگیں ختم کب ہونگی؟"

نپولین کو اپنی پُرخطر حالت سے کماحقہٗ آگاہی تھی لیکن اوہر تو اُسنے اپنی فوج کو چند ہفتے دم راست کر لینے کی اجازت دی اور اُدہر تمام اپنے عزم وہمت کو آنیوالی خطرناک جنگ کی تیاریوں میں سرتاپا مصروف کر دیا - دوست دشمن دونوں اب نپولین کی حالت کو نا امید حالت سمجھہ رہے تھے - اور اب آسٹریا والے یہ سبق بھی سیکھہ چکے تھے کہ ایسے ہوشیار کے سامنے فوج کو تقسیم کرنا محفوظ نہیں ہے اور جب یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چھہتر ہزار فوج کا ٹڈی دل تو شمال سے پچیس ہزار مانٹوا کے قلعہ بند سپاہی بہادر ورم سر کی ماتحتی میں نپولین پر پیچھے سے حملہ آور ہونگے تو فرانسیسی فوج کے غارت ہو جانے میں کون احتمال باقی تھا اپنی فوج کے سامنے نپولین کا اور حال تھا یعنی اُسکے دم خم وُہی تھے اور ذرا بھی تشویش یا فکر کے آثار اُسکے بُشرہ سے ظاہر نہ تھے - باوجودیکہ وہ خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ اس ایک لاکھہ غنیم کی فوج سے اُسکی فوج برباد ہو جائیگی -

ایسے حالات میں نپولین نے ڈائرکٹروں کو کمک کے واسطے ایک اپیل بھیجا اور یہ اپیل بڑا عالی شان اور فصیح تھا اسنے لکھا :-

"ہمارے جملہ افسران بالا - ہمارے جملہ بہترین جنرل یا تو مارے جا چکے یا مجروح ہو چکے ہیں - اٹلی کی فوج جو اب مٹھی بھر رہگئی ہے تھک کر پست ہو گئی - ملیسیمو - لودی - کیسٹگلین اور لسبینو کے سورما اپنے ملک پر اپنی جانیں نثار کر چکے ہیں یا اسپتالوں میں پڑے ہیں -

فوج کے پاس سوائے اُسکی شہرت اور ہمت کے اب کچھہ باقی نہیں۔ اٹلی کے اس کنارے
اب ہمکو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایسی متواتر تبدیلیوں اور ایسی کمتر فوج کی حالت میں اُن
بہادر ونکو جو اب میرے ساتھہ باقی ہیں سوائے مرجانیکی توقع کے اور کیا امید باقی ہے۔ شاید
شجاع اگرو اور بہادر مسینا کا وقت بھی اب قریب آلگا ہے۔ اس خیال سے میرے کان
کھڑے ہوتے ہیں مجھہ میں اسطرح سے مرنیکی ہمت نہیں ہے کہ میری موت ان سب کی
بربادی کا یقینی باعث ہو جو زمانہ دراز سے میرے رفیق وہمدم رہے ہیں فوج اپنا فرض
ادا کر چکی میں اپنا کرتا ہوں۔ میری قوتِ ایمانیہ چین سے ہے لیکن میری روح پاش پاش
ہوگئی ہے۔ وزراے جنگ نے اپنی تحریروں میں جتنی کمک کا اعلان کیا ہے اُسکی
چہارم کمک بھی مجھے نہ پہونچی۔ میری صحت خراب ہوگئی۔ بدقت گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں
ہماری فوج اتنی تھوڑی رہگئی ہے کہ دشمن اُسکی صفونکو شمار کرسکتا ہے میرے پاس
سوائے ہمت کے اب کچھہ باقی نہیں لیکن یہ بھی ایسے موقع کے واسطے جہاں میں ہوں
کافی نہیں ہے فوج بھیجی نہیں تو اٹلی ہاتھوں سے چلی۔"

لیکن اپنی فوج سے نپولین نے کچھہ اور ہی کہا اور اپنی پریشانیاں پوشیدہ رکھکر اُسکے
دل بڑہانے کی باتیں کیں اُسنے کہا بس ہمکو اب ایک کوشش کرنا اور باقی رہا ہے اور پھر اٹلی
ہماری ہی ہماری ہے۔ یہ سچ ہے کہ غنیم کی فوج ہمسے زیادہ ہے لیکن یہ بھی معلوم
ہے کہ نہیں کہ آدہے سے زیادہ اُسمیں نئی بھرتی کے غیر قواعد داں جوان ہیں جن کی کیا
ہستی ہوسکتی ہے کہ فرانس کے تجربہ کار سپاہیوں کے سامنے جم سکیں۔ جسوقت آلونزی
سنی Alvinzi کو ہمنے شکست دیدی ممکن نہیں کہ مانٹوا فتح نہو جائے اور اُسیوقت
ہماری محنتوں کا نتیجہ نکل آویگا۔ مانٹوا کی فتح سے صرف اٹلی ہی فتح نہ ہوجائیگی۔ بلکہ عام
صلح نصیب ہوگی۔"

صفحہ ٥٦

اُن تین ہفتوں کے زمانہ میں جبکہ اسٹیریا والے تو اپنی فوجونکو تیار کر رہے تھے
اور فرانسیسی فوج مانٹوا کی شہر پناہ کے گرد پڑی سستا رہی تھی نپولین نے اپنی حالت
کو اٹلی میں مستحکم کرنیکی سعی اور ان ریاستونکو جو اظہار عناد کر رہی تھیں زیر کرنے کی

کوشش میں پرلے سرے کی محنت کی۔ ان ایام میں اُسکی مصیبتیں جو اس انتظام ملکی میں اُسنے بطور ایک مدبر کے اُٹھایئں اُن محنتوں سے زیادہ کڑی تہیں جو بحیثیت ایک سپہ سالار کے وہ برداشت کرچکا تہا اُسکے کہانے اور آرام کا کوئی وقت مقرر نہ تہا۔ رات دن وہ کام میں مصروف تہا اُسکی سواری میں شدتِ تکان سے گھوڑوں پہ گھوڑے مر رہے تہے کیونکہ وہ جابجا آندہی کی مثل دوڑا دوڑا پہر رہا تہا۔ جینوا۔ وینس۔ نیپلس۔ اور روم کے ساتہ صلحناموں کے بارہ میں اُسنے ڈائرکٹری کو بیشمار مراسلات بہیجے۔ اس لوری ڈائرکٹری سے اُسے نفرت تہی کیونکہ اُسکی رائے صائب نہ تہی اور نپولین کو معلوم تہا کہ اگر رائے صائب سے اُسکی مدد نہ کیجاویگی تو ریپلک کا ستیاناس ہو جاویگا۔ اُسنے لکہا کہ "اٹلی میں جبتک تمہاری طاقتوں کا مرکز تمہارا جنرل نہوگا سب کام غلط پڑینگے۔ مجہپر ہوس کا الزام لگانا آسان ہوگا۔ لیکن ناموری سے تو میری پیاس بجہ گئی اور افکار نے مجہے تہکا دیا۔ نیپلس کے ساتہ صلح کئے بغیر چارہ نہیں۔ جینوا اور وینس کو دوستی کی راہ پر لانا چاہیئے۔ روم Rome کا بے انداز دباؤ ہے اور اس ریاست سے لگا لینے میں آپ نے غلطی کی یہ بات بڑی ضروری ہے کہ افواج اٹلی کے لئے ہم بادشاہ اور رعایا دونوں سے طرق دوستی پیدا کریں۔ اٹلی میں جنرل جملہ خط وکتابت اور کارروائی فوجی کا سرچشمہ ہونا چاہیئے۔" بست وہفت سالہ جوان سے لئے ایسے ایسے دعوے بڑے دلیرانہ دعوے تہے۔ لیکن نپولین اپنی طاقت سے آگاہ تہا۔ اب اُسنے پوپ صاحب کی بلونا اور فرارا کی ریاستوں اور موڈینا کی رعایا کی التجا پر توجہ کی اور موڈینا کے ڈیوک کی دغابازی کے سبب اُسنے ان ریاستونکو آزاد کر کے ایک متحدہ جمہوری ریاست بنا دیا اور چونکہ یہ نئی جمہوری ریاست دریاے پو کے جنوب میں واقع تہی اُسنے اسکا نام سس پڈین Cispidan ریپلک رکہا یعنی دریاے پو کے اسطرف کی ریپلک اس زرخیز خطہ میں جو تمام روے زمین کے زرخیز خطوں میں سے ایک خطہ شمار کیا جاتا ہے پندرہ لاکہ آدمی گنتے آباد تہے۔

ان لوگونکی مسرت اور جوش کا جنکو اب آزاد حکومت عطا ہوئی تہی کوئی ٹہکانا نہ تہا۔ جہاں

نپولین جاتا جوش کے نعرے جنسے اظہارِ مسرت ہوتا بلند ہوتے۔ طرز حکومت قایم کرنے کے اُسنے موڈنیا میں وکیلوں۔ زمینداروں اور تاجروں کی ایک مجلس جمع کی۔ سب نپولین کی راے سے متفق تھے اور وہ بڑی زبردست عقل سلیم سے اُنکی مجلسوں کی رہنمائی کرتا۔ چونکہ انکو بدعملی سے جس سے فرانس کو اسقدر ذلت نصیب ہوچکی تھی بڑی نفرت تھی لہذا اسوقت دیکھا جاتا ہے کہ اُنکی نگاہ میں آئین وقانون کی کسقدر وقعت تھی۔

ان لوگوں کی مجلس کے سامنے ایکدن اُسنے ایڈریس میں بیان کیا کہ "یہ بات ہرگز مت بھولنا کہ قانون ایک شئے کالعدم ہی اور اُسمیں ضروری قوت اپنے قایم کرنیکی نہیں ہے۔ اپنی فوجی ترکیب پر توجہ کرو جسکو معزز بنیاد پر قایم کرنیکے تمہارے پاس ذریعے موجود ہیں۔ تُمہوقت تم فرانس کے لوگوں سے زیادہ خوش نصیب ہوگے اور بغاوت کی آزمایش میں گذرے بغیر تمکو آزادی حاصل ہوجائیگی۔

اٹلی کے باشندے کچھہ زمانے سے تھے اور فرانس یا آسٹریا کے باشندوں سے مبارز نہو سکتے تھے تاہم اس نئی ریپلک نے اپنے نوجوان بانی کے ساتھہ محبت اور جوش کا اظہار کیا کہ جسوقت آسٹریا والوں کی ایک جماعت نے مانٹوا سے باہر نکلکر تاخت کی تو وہ فوراً مسلح ہوے اور اس جماعت کو اسیر کرکے بڑی شادمانی سے اُسکے حضور میں لے گئے جسوقت آسٹریا والونکو یہ معلوم ہوا کہ نپولین اُنکو سپاہی بنانے کی کوشش کررہا ہے تو اس خیال پر وہ ہنسے اور کہنے لگے کہ ہم تو خود یہ تجربہ کرچکے ہیں لیکن بیکار۔ اٹلی والوں کو اچھا سپاہی بنانا ممکن نہیں۔

نپولین نے کہا ہے کہ "باوجود اسکے میںنے تو ہزاروں اٹلی کے جوان فوج میں بھرتی کئے اور وہ اُسی شجاعت سے لڑے جسطرح فرانس کے سپاہی لڑتے ہیں اور انہوں نے ایام مصیبت میں میرا ساتھہ نچھوڑا۔ اسکی کیا وجہ تھی؟ میںنے انکو ٹھیوانا موقوف کردیا تھا۔ اور بجاے تازیانہ کے انکو خیال غیرت سے تحریک دی وہ بات جس سے آدمی کو ذلت ہو فایدہ بخش نہیں ہوسکتی۔ بھلا بتاؤ تو سہی جس آدمی کے اُسکے پڑوسے والوں کے سامنے بید لگیں اُسکی کیا آبرو باقی رہی۔ جب کسی سپاہی کو بیدوں کی ذلت نصیب ہوچکے تو بھلا

کسطرح ممکن ہو کہ اُسے اپنی یا اپنے ملک کی آبرو کا خیال رہے۔ لڑائی کی بعد میں افسروں اور سپاہیونکو جمع کیا کرتا تھا اور تحقیقات کرتا تھا کہ کس کس نے داد شجاعت دی ہو اور ان میں سے خواندونکو تو میں ترقی دیتا تھا اور ناخواندوں کو پانچ گھنٹہ روز پڑہنے کی تاکید کرتا اور جسوقت وہ پڑہکر لایق ثابت ہوجاتا میں اُسکا عہدہ بڑہا دیتا۔ اسطرح خوف و تازیانہ کے بجاے مینے غیرت وہمسری کو قایم کیا"

پارما اور ٹسکنی کے ڈیوک کو اُسنے رشتۂ دوستی پیدا کر کے اپنا کرلیا اور لمبارڈی کے باشندوں کا یہ کہکر جی بڑہایا کہ "جسوقت موجودہ افکار سے مجھے فرصت ہوئی مین تمہاری آزادی کی ترقی کا بہی کچھہ نہ کچھہ انتظام کرونگا" اسطرح بوڑہے تجربہ کار مدبر کے مانند اُسنے اپنے چاروں طرف دوستانہ تعلق پیدا کیئے اور ڈایرکٹری کی ناقابلیت کی تلافی یوں کی کہ اُسنے سیاسی ذرایع سے فائدہ اُٹھایا کبھی کوئی آدمی ایسی حالت میں جہاں اس سے بڑہکر زیادہ نازک سلیقہ شعاری کی حاجت ہوئی نہیں ہوا ہے۔ تمامی اٹلی کے ملک میں جمہوری فریق نپولین کی امداد حاصل کرنیکو واویلا مچا رہی تہی اور فقط اُسکی اجازت کی منتظر تہی کہ علم بغاوت بلند کرے۔ اگر نپولین ذرا بہی سہارہ دیدیتا تو تمام جزیرہ نما خانہ جنگی کی مصیبت میں مبتلا ہوجاتا اور وہی خطرناک منظر جو پیرس میں ہوچکے تھے اٹلی کے بہی تمام شہروں میں دوبارہ نظر آتے۔ اُدہر فریق شاہی کو بہی جوش مایوسانہ پیدا ہوجاتا اور نپولین کی حالت اور بہی بے قیام ہوجاتی۔ ایسے متناقض اثروں میں کارروائی کرنیکو ایک بڑے پختہ کار مدبر کے سے ذہن و ذکا اور اعلی درجہ کی جرأتِ اخلاقی کی ضرورت تہی۔ لیکن نپولین کی فضیلت دیوان خاص میں میدان کارزار سے بڑہکر نمایاں ہوئی۔ نپولین کے رویہ نے جو اُس نے اختیار کیا تہا اُسکو اٹلی والوں میں بڑا ہر دلعزیز بنا دیا تہا وہ اُسکو اپنا ہموطن سمجھتے تھے اُسکی شہرت پر اُنکو ناز تہا وہ اُنکے ملک سے آسٹریا والونکو جنسے اُنکو نفرت تہی دفع کررہا تہا خودسر بادشاہوں کا دشمن اور رعایا کا وہ حامی تہا۔ اُنکی شہانی بولی اُسکی زبانِ مادری تہی اُنکے اطوار و عادات سے وہ خوب واقف تہا اور اُنکے علم ادب اور ہنرونکی چونکہ وہ قدر کرتا تہا وہ پہولے نہ سماتے تھے۔

صفحہ ۵۷

ان طوفانی منظروں سے نپولین نے ایک بیڑہ لیگہارن سے اپنی پیدایش گاہ جزیرہ کورسیکا کو انگریزی حکومت سے چہین لینے کو بہیجا۔ سر والٹر اسکاٹ کنایتًہ اس امر کے متعلق کہ نپولین نے اپنے گمنام مولد سے کبہی خاص الفت ظاہر نہیں کی بڑی خوبی سے کہتے ہیں "وہ مثل شیر کے بہیڑ کے تہا جو گلوں کو منتشر کرتا ہے اور شکاریوں کو مارتا ہے لیکن اپنے بیابانی غار کا جس میں اُسنے آنکہیں کہولی تہیں خیال نہیں کرتا۔"

لیکن سینٹ ہلینا میں نپولین نے کہا ہے اور اُسکی اس گفتگو کو سنکر شاید ہی کوئی ایسا سنگدل ہوگا جسکا کلیجہ بہر نہ آئے۔ "اس چٹان پر جبکہ معاملاتِ ملکی یا اپنے جیلر کی توہینوں سے میرے خیالات کو نجات ملتی ہے تو میرے حافظہ میں بچپن کی یادگاریں کیسے کیسے ہجوم کرتی ہیں انسانی زندگی کے سب سے اول لفضورات کی طرف میں پہونچ جاتا ہوں ان خاموشی کے لمحوں میں مجہے ہمیشہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اپنے پرانے اجیشیو والے مکان میں گرہست آدمی کی طرح مع اپنی بیوی اور بیٹے کے رہتا ہوتا اور پانسو پونڈ سالانہ میری آمدنی ہوتی تو دنیا میں مجہسے بڑہکر کوئی خوش نصیب نہوتا۔ ان تہولون Montholon کیوں بہائی تمکو یاد ہے کہ نہیں کیسے موقع سے وہ مکان واقع تہا تم نے تو اکثر پاپاین کے ہمراہ دوڑ دوڑ کر اپنی طفلانہ حرص پوری کرنیکے لئے اُسکے عمدہ سے عمدہ انگوروں کے خوشے توڑے ہیں۔ ہائے کیا بے فکری کے ایام تہے خاکِ مولد میں بہی کیا کیا دلفریبیاں ہوا کرتی ہیں۔ حافظہ اُس کی تمام دلکشیوں کو آکر دماغ میں سجاتا ہے یہانتک کہ لونے خاک آنے لگتی ہے اور اگر آنکہیں بند کرو تو یہ سب باتیں اصل معلوم ہوتی ہیں اور آدمی یہانتک بتا سکتا ہے کہ بچپن میں سب سے پہلے میں فلاں مقام پر چلا تہا۔ مجہے اب تک بڑے جوشش کیساتہ وہ سفر جو بیننے پاؤلی کے ہمراہ کیا تہا ذرا ذرا یاد ہے۔ ہم پانسو لڑکے جو جزیرہ کے اول درجہ کے خاندانوں میں سے تہے اُسکے جلو میں تہے مجہی اُسکے ہمراہ چلنے سے فخر تہا اور معلوم ہوتا تہا کہ اُسکو بہی مسرت تہی جب وہ پدرانہ شفقت سے ہماری پہاڑوں کے دریے جو ہمارے ملک اُنکی شجاعت کے جو اُنہوں نے اپنی آزادی کے لئے دکہائی تہی شاہد تہے دکہاتا جاتا تہا وہ اثر جو اُسوقت مجہپر ہوا ۔ میرے سینہ میں اب بہی لہک رہا ہے۔"

پہر وہ بولا "ماں تہولوں - ذرا اسوقت تم میرے سینہ پر ہاتہہ رکہکر تو دیکہو - دیکہنا کیسا دہڑکتا ہے" ماں تہولوں کہتا ہے کہ بیشک یہ بات راست تہی - اُسکا دل اس تیزی سے دہڑک رہا تہا کہ مجہے حیرت ہو جاتی اگر میں اُسکی ترکیب جسمانی سے آگاہ نہوتا کہ بجلی کی مانند اُس کے خیالات تمام اُسکے جسم کو مضطرب کر دیا کرتے تہے" پہر نپولین کہنے لگا یہ دل کا دہڑکنا گرجا کے گہنٹے کے مانند ہے - لیکن کیا کریں اس پہاڑی پر تو کوئی گہنٹہ ہی نہیں اور اب مجہے اُسکے سننے کی عادت نہ رہی لیکن گہنٹہ کی آواز جب میرے کان میں آئی ہے اُسنے بچپن کے خیالات میرے دل میں جگا دئے ہیں - انجی لس Angelus کا گہنٹہ مجہے اُد اس لیٹین خوشنما یاد کیطرف کہینچ لیجایا کرتا تہا جبکہ میں اس کی پہلی آواز سلینٹ کلاوڈ کے سایہ دار درختونکے نیچے متوجہ خیالات اور شاہی تاج کے بوجہ سے زیر بار حالت میں سنا کرتا تہا اور لبسا اوقات میرے لئے یہ گمان کیا جاتا تہا کہ میں کسی مہم جنگ کی تجویز میں غلطاں و پیچاں ہوں یا کسی قانون شاہی کا مطلب سمجہنے میں غرق ہوں درحالیکہ میں خیالات طفلی کی یادگاریں ڈوبا ہوا ہوتا تہا اسمیں شک نہیں کہ مذہب میری روح کی سلطنت ہے زندگی کی وہ اُمید ہے - حفظ دامن کا لنگر ہے اور بدی سے رہائی ہے - مذہب مسیحی نے بہی انسان کے ساتہہ کیا ہی احسان کیا ہے اب بہی وہ کیا کیا نہ کچہہ زور ظاہر کرے اگر اُسکے پیرو اپنی رسالت کو سمجہیں" :-

باب ہفتم

مانٹوا کی فتح

نپولین Napoleon دیرونا میں - وابواے Vaubois کے ڈویژن کو ملامت کرنا جاسوس کی گرفتاری - عناصر جنگ کا طوفان - ہزمیت - آرکولا کی جنگ - نپولین کے جرنیلوں کی جان نثاری - بیورن Murin کی بیوہ کے نام خط - چھوٹی شبیہ - پوپ کے نام پیغام - میڈیم ڈی اسٹیل - نپولین کی کفایت شعاری - ایلونزی Alvinzi کی دہمکی اور نپولین کا ترکی بہ ترکی جواب - رایوولی Rivoli - اطاعت قبول کرلینا نپولین کا ورم سر سے نرم برتاؤ - پوپ صاحب کی ریاستوں کا مغلوب ہونا - لوریٹو کی مورت - شاہزادہ پگناٹلی Pignatelli - پوپ پائیس Pious ششم کا خطرہ - حیرت انگیز نرمی جو فاتح سے ظہور میں آئی

شروع نومبر میں آسٹریا کی فوج نے آگے بڑہنا شروع کیا - ٹیرول کی گھاریوں میں موسم سرما کی باد سرد کے جھوکے تیزی سے چل رہے تھے اور پہاڑ کی چوٹیاں برف سے سفید تہیں - لیکن جنگ کی کارروائیوں کو ملتوی کرنا غیر ممکن تہا - کیونکہ جبتک ورم سر کی مدد نہ کیجاتی مانٹوا کے فتح ہو جانے میں کیا کلام تہا اور مانٹوا فتح ہو جانیکے بعد اٹلی میں اپنی سلطنت کی آسٹریا والونکو امید رکھنا غیر ممکن تہا - جفاکش سپاہی ورم سر نے اپنے گھوڑے ذبح کرڈالے تہے اور گوشت میں غذا کی خاطر نمک وغیرہ رکھہ چھوڑا تہا لیکن یہ ذلیل کھانا بہی قریب

ختم کے تہا اور اُسنے ایلونزی Alvinzi کو قاصد بہیجکر کہلا بہیجا کہ چہ ہفتہ سے زیادہ
میرے لئے قلعہ بچانا غیر ممکن ہے۔

جب نپولین نے سنا کہ آسٹریا والوں نے کوچ کیا وہ فوراً اپنے صدر مقام افواج ویرونا میں پہونچا وابواسے Vaubois کو بارہ ہزار فوج کے ساتہ ٹرنٹا کے شمال تنگ گہاٹی میں آسٹریا والوں کی نقل وحرکت دیکہتے رہنے اور اُنکے پہلے بڑہنے کو روکنے کے لئے متعین کیا۔ وابواسے اور اُسکی فوج غنیم کی کثرت سے مغلوب ہوکر پیچہے ہٹ آئی اور اسطرح غنیم کی طاقت کو بہت بڑہا دیا۔ جسوقت نپولین نے یہ وحشت ناک خبر سنی وہ فوراً اتنی فوج لیکر جتنی وہ جمع کرسکا ہوا کے بگولہ کی طرح پیچہے ہٹتی ہوئی فوج کو اکہٹا کرنے اور دشمن کو بڑہنے سے روکنے کے لئے پہنچا اور اس مقام پر فطرت انسان کی شناخت کے متعلق اُسنے اپنا وہ کمال علم دکہلایا جس سے فوجوں پر وہ حکومت کرتا اور اُن میں جوش پیدا کردیا کرتا تہا۔ ان خطرات کی وجہ سے جنسے وہ محصور تہا یہ ضروری خیال کرکے کہ ہر ہر سپاہی رستم ثانی ہوجاے اور ہر رسالہ فتح کرلینے یا مرجانے پر کمربستہ ہوجاے اُسنے ارادہ کیا کہ اُن لوگوں کو جن کی بزدلی تمام فوج کے لئے مہلک ثابت ہوئی تہی سخت تنبیہہ کیجاے آندہی کی طرح معہ اپنے اسٹاف (افسران متعلق سررشتہ فوجی) کے وہ کیمپ میں پہنچا اور تمام فوج کو ایک حلقہ میں اپنے گرد جمع ہونیکا حکم دیا وہ گہوڑے پر بیٹہا اور ہر شخص کی آنکہہ اپنے نوجوان محبوب جنرل کے پیلے بیمار ونکے سے چہرہ اور نازک خط وخال پر بغور لگی ہوئی تہی۔ کڑی لیکن بلند غمناک آواز سے اُسنے کہا "سپاہیو تم نے مجہے ناخوش کردیا تم سے نہ کوئی پابندی قواعد ہی ظہور میں آئی نہ کوئی بہادری ہی ظاہر ہوئی تمنے اپنے کو ایسی جگہ سے بہگوا دیا جہاں مٹہی بہر مردان دلیر ایک پوری فوج کو روک لیتے۔ جاؤ آج سے تم فرانسیسی سپاہی نہیں ہو۔ اے اسٹاف کے افسر بالا انکے جہنڈے پر لکہوا دے کہ اب یہ افواج اٹلی سے متعلق نہیں ہیں"

ان لفظوں کا اثر ان پرجوش سپاہیوں پر جو اپنے جنرل پر نازاں اور اپنی شہرت پر متکبر تہے ایسا ہوا کہ قیاس سے باہر ہے۔ اس ملامت نے انپر بجلی کاسا اثر کیا۔ بوڑہے

کار آزمودہ سپاہیونکے رخسار وںپر آنسو ٹپکنے لگے اور بہتوں نے تو بھوں بھوں رونا شروع کیا۔ قوانین فوجی بھی اُنکے دلی غم کو روک نہ سکے جو اُنکی صفوں سے ظاہر ہو رہا تھا اُنہوں نے اپنی صفیں توڑ ڈالیں اور نپولین کے چاروں طرف گھر آئے اور کہنے لگے کہ ہمارا سچا حال آپ تک نہیں پہونچا یا گیا غنیم ہمسے تگنے تھے۔ ایک مرتبہ ہمکو اور آزمالیجئے ہمکو خطرہ کی جگہ بھیجدیجئے اور دیکھ لیجئے کہ ہم افواج اُٹلی سے ہیں یا نہیں "۔

نپولین کا دل پسیج گیا اور وہ اُن سے بہ نرمی کلام کرنے لگا اور بولا "اچھا میں تمکو جلد موقع دونگا کہ تم اپنی گئی ہوئی شہرت کا اِزالہ کرو"۔ دوسری جنگ میں اُسنے انکو اول صفوں میں رکھا اور غنیم کی خوفناک تعداد سے بڑھکر اُنہوں نے وہ وہ کام کئے۔ کہ جو انسان کی شجاعت سے ممکن ہیں اور دشمن کو پسپا کردیا۔ نپولین ایسی تقریر دیا کرتا تھا اُسے خون بہنے تازیانہ کی حاجت نہ تھی کہ اپنے سپاہیوں کی برہنہ پشت کو گھایل کرتا وہ دلوں پر حکومت کرتا تھا اُس کی سلطنت روح پر تھی۔ وہ کہا کرتا تھا کہ "سپاہی میری بچے ہیں"۔ اس ملامت کا بے انداز اثر ہوا۔ فوج میں ایک افسر یا ایک سپاہی ایسا نہ تھا جسپر اثر نہوا ہو اور کیا ہی موقع سے یہ ملامت واقع ہوئی کہ جسوقت فوج کے ہر ہر آدمی کے لئے اعلیٰ درجہ کی بہادری کی ضرورت تھی۔

ایلونزی نے ایک گنوار گاؤں گاؤں ہوتا ہوا ورمسر کے پاس پیغام لیکر محصور شہر میں بھیجا۔ آنیوالی مدد کی اطلاع نہایت ہی پتلے کاغذ پر بہت باریک خط میں لکھکر ایک ہٹر یا بر موم کی گولی میں بند کردی تھی۔ یہ جاسوس گرفتار کیا گیا لیکن وہ گولی کو نگل گیا۔ فوراً اُسکو قے کراکر وہ امانت اسکے معدہ سے واپس لی گئی۔ اور نپولین کو ایلونزی کی تجویزوں سے آگاہی ہوگئی۔ مانٹوا کے گرد اسنے دس ہزار فوج چھوڑی کہ کارروائی محاصرہ جاری رکھے اور باقی فوج جس میں پندرہ ہزار سپاہی تھے ویرونا کے قریب جمع کی۔ اب آسٹریا کی فوج سے تمام ایڈج کی وادی بھری ہوئی تھی اور رات میں تمام افق اُنکے کیمپوں کی آگ سے روشن نظر آتی تھی۔ چونکہ آسٹریا کی فوج کو اپنی کثرت تعداد کا علم تھا اسلئے وہ اب فرانسیسیونکو گھیرنے میں جلدی کر رہی تھی۔ اور چالیس ہزار غنیم کی فوج

فرانسیسی پندرہ ہزار فوج کو چاروں طرف سے گھیرے ہوے تہی۔
اپنی پچھلی شکستوں کے سبب آسٹریا کی فوج اب چوکنی ہو گئی تہی اور بڑی احتیاط سے حرکت کرتی تہی اور سب سے زیادہ اونچے مقامات پر قبضہ کئے چلی آرہی تہی۔ نپولین بہی اپنی بجواب چوکسی سے کسی کیطرف غیر محفوظ مقام کو دیکہہ رہا تہا لیکن کوئی ایسا موقع ہاتہہ نہ آتا تہا۔ سپاہیونکو اپنی اصلی حالت معلوم تہی اور چونکہ اپنی کامیابی کی اُن کو کوئی ظاہرا امید منظر نہ آتی تہی وہ نا امید معلوم ہو رہے تہے۔ فوج کی اب اس درجہ خطرناک حالت تہی کہ ملان۔ پیویا اور لودی کے ہسپتالوں سے رنجور و مجروح اپنی مرضی و خوشی سے اپنے بستر چہوڑ چہوڑ کر بڑی تکلیف کی حالت میں فوج کے آکر شریک ہو گئے۔ ان میں بعض ایسے بہی تہے کہ جنکے زخموں سے ابہی خون بہی بند نہوا تہا۔ اس دردناک منظر سے سپاہیوں پر اپنی خطرناک حالت کا اظہار ہوتا تہا اور فوج کے ساتہہ اپنے ساتہیوں کی جان نثاری سے بڑا اثر تہا۔ قبل اسکے کہ آسٹریا کی فوج اور کثرت سے جمع ہو نپولین نے فوراً جنگ شروع کر دینے کا مستقل ارادہ کر لیا۔
تاریک و شدید موسم سرما کا طوفان زمین پر بارش کا سیلاب برپا کئے ہوئے تہا کہ نپولین نے بہیگے ہوے مٹی کے ڈہیلوں پر سے جسپر وہ پڑے ہوے تہے اپنے سپاہیوں کو اٹہایا۔ حد سے زیادہ بہاری بادلوں کے درمیان سے ابہی سپیدۂ صبح نے آغاز نہ کیا تہا اور ٹہنڈا دینے والی ہوا کا طوفان پہاڑوں پر چل رہا تہا یہ وقت موت اور قطع برید سے مقابلہ کرنیکو جانیکے لئے بہت سخت تہا۔ یہ مہم بیباکانہ تہی۔ پندرہ ہزار فرانسیسی فوج مجنونانہ جوش کیساتہہ بیس ہزار ٹولس صف بستہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑنیکو تہی۔ خوفناک قتل عام جلد شروع ہو گیا۔ جنگ کی گرج۔ حملہ کا شور اور جان بلبونکی چیخیں۔ نصف شب کی تاریکی میں خطرناک ہوا کے جہوکوں اور شور سے ملگئیں تہیں۔ زمین مینہہ سے ایسی تر ہو گئی تہی کہ کیچڑ سے آلودہ لیکہوں میں اپنی توپیں کہینچنا فرانسیسیوں کیلئے غیر ممکن تہا۔ جب ظلمت شب دور ہوئی اور طوفانی دن کی بہیانک روشنی پہیلی تو بجاے مینہہ کے برف گرنے لگا اور برف و بارش کے طوفان نے

جو فرانسیسیوں کے چہروں پر برابر پڑ رہا تھا اُنکو اندھا کر دیا تھا اور روم گھونٹ دیئے تھے۔ سارے دن انسان و عناصر کی یکساں شدت سے جنگ ہوتی رہی۔ اب رات آئی اور مینہ سے شرابور اور جاڑے ٹھٹھرے ہوئے سپاہی خون سے رنگی ہوئی برف پر مقتول اور جاں بلب آدمیوں کے درمیان پڑ رہے۔ فریقین سے کسیکو دعویٰ فتح یا اقرار شکست نہ تھا۔

اُس برف و بارش کی نوحہ کرنیوالی شب کے خطرات جنکا اب آغاز ہوا قیاس سے باہر اور احاطہ تحریر سے خارج ہیں۔ تمام رات مجروحوں کی کراہیں جو میلوں تک جنگ کے ریلے میں پھیل گئے تھے طوفان کی گریہ و بکا کے ساتھ ایک سُر میں ملی ہوئی تھیں۔ نپولین کی چھوٹی جماعت میں سے دو ہزار مقتول زمین پر پڑے تھے اور اس سے بھی زیادہ آسٹریا والے برف کی سپید چادر سے ڈھکے ہوئے تھے۔ بہت سے مقامات پر خون آلود برف کے انبار دل میں معلوم ہوتا تھا کہ مجروحوں نے جانکنی میں بہت دیر تک ہاتھ پاؤں مارے ہیں قبل اسکے کہ ساکت موت نے اس دردناک سانحہ کا خاتمہ کیا۔ مرنا تو ایسے ایسے کمروں میں بھی بڑی سخت بات ہے جہاں پردے چھوٹے ہوئے چھت گیریاں لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ہمدرد و تیماردار دوست بیٹھے تسلی و تشفی سے مصیبت کو حتی الامکان کم کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ وہ برف کے تکیے کیسے سرد ہونگے اور لاکلام سرد پہاڑیوں پر اور کیچڑ سے بھرے نالوں میں ان موت کے منظروں کی تنہائی خوفناک ہوگی۔ ہزاروں ہونہار اور پُرشوق نوجوان خوفناک قتل کے بعد پہروں تک موت کی جانکنی کے درمیان اس طوفانی شب میں تڑپے ہونگے۔ بہت سے ان میں سے آسٹریا اور فرانس کے عالی خاندان جوان تھے اور ہر قسم کی آرام و آسایش کے عادی تھے۔ ماں۔ بہن۔ اور بھائی سے دور مینہ میں شرابور برف میں دبے ہوئے۔ تنہا بے یار و غمگسار۔ نصف شب کی تاریکی میں پڑے انتظار کر رہے تھے اور مصیبت خیز جانکنی کے لمحوں میں پڑے کراہ رہے تھے۔

آسٹریا کی فوجیں اب بھی جمع ہو رہی تھیں۔ نپولین ویرونا کی شہرپناہ کے اندر ہٹ گیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ نپولین دشمن کے سامنے سے ہٹتا ہوا معلوم ہوا اسکا ستارہ زوال پذیر ہو چلا۔ سپاہی چپ اور بیدل ہو گئے تھے اور اسکے سوائے کوئی چارۂ کار

دمعلوم ہوتا تھا کہ یا تو وہ ذلت سے بھاگیں گے یا اس سے بھی زیادہ ذلت کے ساتھ آسٹریا والوں کی اطاعت قبول کرلینگے۔ اب ایک پہر رات آئی اور طوفان بھی ختم ہوگیا اور برف سے سفید پہاڑیوں پر چاندنی نے بڑی صفائی سے کھیت کیا۔ شروع تاریکی میں اعلان ہوا کہ جملہ سپاہ کمربستہ ہو اور بڑی پھرتی اور خاموشی سے کوچ کرے۔ ہر بشرہ پر غم چھایا ہوا تھا۔ اب مغربی پھاٹک جو فرانس کی جانب تھا کھولدیا گیا۔ رات کی ہوا میں توپونکے پہیونکا شور اور غم خیز قدموں کی آواز اُسی سے سنائی دیتی تھی ایک لفظ بھی مُنہ سے نہ نکالا جاتا تھا۔ فوج بڑی تیزی سے پھاٹک کے باہر نکل آئی۔ دریا کو پار کیا اور فرانس کی سمت سڑک پر بڑھی اور دشمنونکو جنھیں ان کی فراری کی خبر نہ تھی پیچھے سوتا چھوڑا۔

سپاہیونکی شکستہ دلی جیسا کہ اُنکو خیال تھا اور جو اسطرح انجام کار بھاگنے پر مجبور ہوے بیحد و بے اندازہ تھی لیکن ایک نپولین نے فوج کو ایک دوسری سڑک پر گھمادیا۔ اس سے فوج کو بڑی پریشانی ہوئی۔ یہ سڑک ایڈج کی وادی کو چلی گئی تھی۔ کسی کو نہ معلوم تھا کہ وہ اُنکو کہاں لئے جاتا ہے۔ دریا کے کنارہ وہ جلد جلد چودہ میل چلا گیا اور ٹھیک آدھی رات کو دریا پر عبور کیا اور آسٹریا کی فوج کی پشت پر آدھمکا۔ یہاں سپاہ کو ایک بڑی دلدل ملی جو میلوں تک چلی گئی تھی اور اُسمیں چند پختہ سڑکیں تھیں۔ ان دلدلوں میں غنیم کو اپنی تعداد کی برتری سے کچھ فائدہ نہو سکتا تھا کیونکہ صرف کالموں کے سرونکی مڈھ بھیڑ ہوسکتی تھی۔ فرانسیسیوں کی سپاہی نپولین کی تجویز کو اب سمجھ گئے اور اُنھوں نے اُس فائدہ کی جو اُنکے لئے اُسنے اس ہنرمندی سے حاصل کیا تھا بہت داد دی صفوں سے جوش کے نعرے بلند ہوے اور بیدلی خوشی سے مبدل ہوگئی۔

اب آدھی رات تھی اور آسٹریا کے کمپو کی آگ دور دور تک اُفق میں روشن نظر آرہی تھی اور فرانسیسی بالکل اندھیرے میں تھے۔ نپولین فکر و تکان سے پژمردہ اور خیالات میں ڈوبا ہوا۔ غیر مضطرب صاف۔ سرد۔ خاموش شب سرما کے مانند ایک بلندی پر کھڑا ہوا موقع کو دیکھ رہا تھا اور دشمن کی طاقت کا اندازہ کر رہا تھا اُسکے ساتھ تیرہ ہزار فوج تھی اور چالیس ہزار آسٹریا کی فوج بڑی بڑی صفوں میں پہاڑیوں پر جمع تھی اور فرانسیسیونکو

گھیرنے اور برباد کرنیکو حرکت میں آرہی تھی - لیکن اب تو فرانسیسی لا بیان سرگرمی سے زندہ دل ہوگئے تھے اور انکو اپنی کامیابی میں اب کوئی شبہہ نہ رہا تھا اور ہر ہر سپاہی کو یقین ہوگیا تھا کہ لٹل کارپورل انکو یقینی فتح کی طرف لئے جارہا ہے -

ان وسیع دلدلوں کے بیچ میں موضع آرکولا واقع تھا اور تنگ بندوں کے ذریعہ سے اس گاؤں کو راستہ تھا اور اسکے ایک طرف حفاظت کے لئے ایک ندی تھی جسپر چھوٹا لکڑی کا پل تھا - یہاں آسٹریا کی فوج کا ایک زبردست حصہ موجود تھا اور یہ بات اول درجہ کی ضروری تھی کہ دشمن سے یہ مقام چھین لیا جاوے - صبح ہونے سے قبل نپولین کے ٹھوس کالم تنگ راستوں کے ذریعہ سے روانہ ہوئے اور محاربہ عظیم واقع ہوا سپاہی نعرے مار مار کر آرکولا کے پل پر جھپٹ پڑے اور ایک دم میں آتش فشانی آگ سے کالم کا اگلا حصہ اڑ گیا - نپولین اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور جھنڈا ہاتھ میں لیکر باواز پکارا " اے لودی کے فتح کرنیوالے شیر مردو اپنے جنرل کے پیچھے چلے آؤ " اور کالم کے آگے ہوکر اپنے خشمناک سپاہیوں کو گولیوں اور گولوں کے طوفان میں لیچلا یہانتک کہ وہ وسط پل پر پہونچا -

یہاں طوفان آتش کی وہ شدت ہوئی کہ سب تہ و بالا ہوگئے اور دھوئیں کے بادل نے پل کو اسطرح گھیر لیا کہ آدھی رات کی سی اندھیری ہوگئی - سپاہی پلٹ پڑے اور مقتولوں اور مجروحوں کو پامال کرتے ہوئے بدحواسی سے بھاگے - قد آور سپاہیوں نے نپولین کے منحنی نازک جسم کو بچے کی مثل گود میں اٹھا لیا اور اپنی جانوں کی کچھ پروا نکر کے خوفناک توپوں کے دہانوں سے الگ اٹھا لیچلے - لیکن اس ہنگامہ میں دھکا کھا کر وہ بند سے نیچے گر پڑے اور نپولین کانپ میں اندگیا اور دم گھٹنے کے قریب ہوگیا - اب آسٹریا والے نپولین اور اسکے سپاہیوں کے بیچ میں آچکے تھے اور مفرور سپاہیوں کو اس گڑبڑ اور تاریکی میں معلوم ہوا کہ انکا محبوب جنرل غائب ہے - انہوں نے پرجوش نعرہ مارا کہ اپنے جنرل کے بچانیکو آگے بڑھو یہ نعرہ ہر شخص کے دل پر اثر کر گیا اور سارا کالم یکدم گھوم پڑا اب جانوں کی کچھ پروا نہ تھی اور سب اپنے جنرل کے خیال میں ڈوبے ہوئے تھے

یہ کالم پُل پر اسطرح بڑہا کہ پھر اُسکو کوئی روک نہ سکا نپولین کو نکال لیا اور آرکولا کو فتح کرلیا
صبح ہوتے ہی ایلونزی کو معلوم ہوا کہ دیرونا خالی ہوگیا اور اُن دلدلوں پر جو آرکولا
کو حصار کئے ہوئے تھیں نپولین کے توپخانوں کی گرج سنکر اُسے حیرت ہوگئی اور وہ
اپنے دشمن کی ذکاوت سے ڈرگیا اور تمام فوج نے کوچ کیا ان تنگ پختہ راستوں
پر تمام دن جنگ ہوتی رہی کالمونکے اگلے حصے ایک دوسرے پر لابیان غصہ سے
حملہ آور ہوتے تھے اور مقتول و مجروح دلدل میں گر رہے تھے۔ وہ سخت ملامت جو واآلوا
کے ڈیویژن کو ہوچکی تھی فرانسیسی سپاہیوں کے کانوں میں گونج رہی تھی اور ہر ہر افسر اور
ہر ہر سپاہی ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اٹلی کی فوج میں ہیں۔ ہوش۔ آگرو نے جسوقت کہ وہ
پورے شعلہ اور آتش فشانی آتش کے دہانہ میں گھسا تو کہا میری نعش پر نپولین میری
تلوار پہلی توڑ دے لیکن یہ نہوگا کہ میرے سپاہیوں کے سامنے مجھے وہ برطرف کرے۔
نپولین ہر جگہ موجود تھا۔ خطرہ کے سامنے مقتولوں اور مجروحوںکے درمیان پیدل پھر رہا
تھا اور بیباکانہ حملے کرتا تھا۔ کبھی بندوقوں پر سرپٹ بھاگا جاتا تھا اور آسٹریا والوں کی توپوں
کے گولوں سے اُسکے چاروں طرف زمین ہل کی مثل کُھد رہی تھی جہاں اُس کی آواز سُنی
جاتی تھی اور جہاں وہ نظر آجاتا تھا اُسکے سپاہیوں میں دس گنی ہمت بڑہجاتی تھی۔ اس
ضرورت کے موقع پر لانس اگرچہ وہ سخت مجروح تھا ملان کے اسپتال کو چھوڑ فوج کی
مدد کو آپہنچا نپولین کے بچانے میں اُسکے تین زخم آئے لیکن جبتک لڑائی کا خاتمہ نہوا وہ
نپولین سے علحدہ نہوا۔

صفحہ ۹۰

میورن نے۔ جو منجملہ اُن شجاع اشخاص کے ایک شخص تھا جنکو نپولین سے وہ
سمجھہ میں نہ آنیوالا رشتۂ الفت تھا جو یہ حیرت انگیز آدمی دلوں میں پیدا کردیا کرتا تھا۔ دیکھا
کہ ایک بم کا گولا نپولین کے سامنے گرا۔ بس فوراً وہ نپولین اور گولے کے بیچ میں حائل
ہوگیا اور اپنی جان قربان کرکے اپنے محبوب جنرل کو بچالیا ظلمت شب نے جنگ آزما
فریقوںکو چند گھنٹہ کے لئے علحدہ کردیا۔ لیکن صبح ہوتے ہی خونریز حملوں کا پھر آغاز ہوا
اور تمام دن اسی شدت سے جنگ ہوتی رہی۔ فرانسیسی تجربہ کار سپاہیوں نے

سنگینوں سے حملہ کرکے آسٹریا والوں کو دلدل میں ڈھکیل دیا ایک رات اور آئی اور چلی گئی
اور موسم سرما کی ایک اور صبح کی روشنی مشرق میں خفیف نمودار ہوئی اور سپاہی اپنے
سرد اور کیچڑ کے بستروں سے اٹھے اور خونی شکاری کتوں کی طرح دھوئیں اور کہر میں جو
دلدل پر تیج ہو رہے تھے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے۔ ان خوفناک حملوں کی حالت
میں توپ کا گولہ نپولین کے گھوڑے کے آنکا یہ زوردار جانور درد و خوف کی وجہ سے
بالکل بے قابو ہوگیا اور دہانہ دانتوں میں دبا کر گولیوں کی بوچھاڑ میں سیدھا آسٹریا
کی صفوں کے درمیان جھپٹا اور پھر جانکنی کی تکلیف میں دلدل میں جا گھسا اور مرگیا
نپولین ہاتھ پاؤں مارتا رہگیا اور کانپ میں تا بہ گردن دھس گیا اور کچھ بس باقی نہ رہا
اور ہر دم یہی خیال تھا کہ یا تو اس پر ذلت قبر میں غرق ہوجائیگا۔ یا کوئی آسٹریا کا سوار
آکر سرتن سے اتار لیجائیگا یا گولی دماغ کو پاش پاش کردیگی۔

دھوئیں کے بادلوں میں چھپا ہوا اس خوفناک منظر کے شور وغل میں اتفاقیہ
وہ کسیکو نظر نہ آیا یہاں تک کہ حملہ جات سے بے پرواہ اسکے سپاہی اس کی مدد کو آپہونچے اسکی
جان بچلیئی لیکن وہ ایک سلگے نہ تھم گئے تھے ان تنگ بندوں پر تمام دن جنگ کا مد و جزر
چڑھتا اور اترتا رہا۔ اب نپولین نے بڑی احتیاط سے گرفتار قیدیوں اور مقتولوں کا شمار
کیا۔ اور یہ اندازہ کرکے کہ اس جنگ میں غنیم کے ایک ثلث آدمیوں سے کم کام نہیں
آئے ہیں اسنے ارادہ کیا کہ میدان پکڑکر قطعی فیصلہ کرنیوالی جنگ کرنا چاہیئے۔ اسنے
فوج کی سرگرمی اور اعتماد اور آسٹریا کی فوج کی بیدلی پر جس سے اب اسکا خراب حال
تھا بھروسہ کیا ان بے گذر دلدلوں میں سواروں سے کام لینا غیر ممکن تھا۔ تین دن
تو اس خوفناک جنگ کے ہوچکے تھے اور اس تین دن کے قتل عام میں نپولین کے
آٹھ ہزار آدمی مارے جاچکے تھے اور آسٹریا کے مقتول و مجروح اور اسیر بیس ہزار سے
کم نہ تھے۔ دونوں فوجیں بالکل تھک گئی تھیں اور بیدلی اور ماندگی کی وہ نوبت آگئی
تھی کہ ہر شخص چاہتا تھا کہ یہ جنگ خاتمہ کو پہونچے۔

آدھی رات آچکی تھی۔ نپولین نہ سویا تھا اور نہ اسنے کچھ کھایا تھا لیکن ایسا معلوم

ہوتا تھا کہ اُسکو نہ دماغی تھکاوٹ ہے نہ جسمانی ماندگی ہے وہ بند سے بند تک اور بکٹ سے بکٹ تک بیرٹ گھوڑے پر پھر رہا تھا اور اُسکا تمام خیال آئیوالی جنگ کی تیاریوں میں معروف تھا کبھی تو کسی مجروح کو تسلی دلاسا دینے کے لئے وہ اپنا گھوڑا روک دیتا تھا اور کبھی دو چار باتیں کرکے کسی تھکے ہوئے سنتری کا جی بڑھا دیتا تھا دو بجے شب کے تمام فوج جس کی تعداد اب بہت گھٹ گئی تھی صف جنگ باندہنے کے لئے تیار کی گئی۔ یہ صبح نم اور سرد تھی اور بھوکے سپاہی صفوں میں کھڑے کانپ رہے تھے گھنے اور تکلیف دہ کہر نے سیلابی دلدل کو ڈھک رکھا تھا اور رات کی اندہیری کو اور بھی زیادہ بڑھا دیا تھا۔ نپولین نے گارڈ کے پچاس سوارونکو حکم دیا کہ دلدل میں ہوکر غنیم کے عقب میں چلے جائیں اور چھپ رہیں۔ بڑی سخت دقت سے ان سواروں میں سے بہت سے دشمن کے پیچھے پہونچے۔ ہر سوار کے پاس ایک بگل تھا۔

نپولین نے سامنے سے غنیم پر بہت سخت حملہ کیا۔ جسوقت گولے بہت شدت سے چل رہے تھے مقررہ اشارہ کے ساتھ ہی ان پوشیدہ سواروں نے بڑی تیزی سے دہاوے کے بگل دئے اور بیباکی سے دشمن کی صفوں میں درآئے رات کی تاریکی اور پریشانی میں آسٹریا والے یہ سمجھے کہ مرات[1] اپنے کل رسالوں کے ساتھ اُنکے پیچھے آپہونچا۔ بس بدحواسی سے بھاگ کھڑے ہوئے آسیبونکی طرح شدت سے فرانسیسیوں نے انکا تعاقب کیا اور آفتاب غروب ہونیسے قبل ایلونزی کی مغرور سپاہ جو اب بالکل ہزیمت اٹھا چکی تھی اور جسکے تیس ہزار آدمی مارے جا چکے تھے خون کے دنبالہ سے اپنا راستہ ظاہر کرتی ہوئی آسٹریا کے پہاڑوں میں بھاگ رہی تھی۔ نپولین لہراتے ہوئے جھنڈوں اور شادیانہ کے باجوں کے ساتھ مشرقی دروازہ سے جو ٹین اُس دروازہ کے مقابل تھا جس سے وہ باہر نکلا تھا ویرونا میں داخل ہوا۔ شہریوں نے

[1] جوچم مرات Joachim Murat نے بعد کو نپولین کی سب سے چھوٹی بہن کیرولائن سے شادی کی اور فرانس کا مارشل (میرتوزک) ہوا۔ اور آخر میں سسلی کا بادشاہ ہوا۔ نپولین کے زوال پر تخت جاتا رہا اور شاہ نیپلس کے حکم سے وہ گولی سے مار دیا گیا۔ نپولین نے کہا ہے "میدان قتال میں مرات بڑے شاندار شخصوں میں سے ایک شخص تھا اور رسالوں کو دہاوے پر اُسکا لیجانا واقعی بڑا عالیشان منظر ہوتا تھا" مصنف (باوجود اسکے اس سے سخت نمک حرامیونکا اظہار ہوا جیسا آگے معلوم ہوگا مترجم)

بڑی حیرت اور مسرت سے اسکا استقبال کیا۔ نپولین کی شجاعت اور اُسکی اس حیرت انگیز فتح پر اُسکے دشمن بھی اُسکے دوستوں کے ساتھ تعریف کرنے میں ہمزبان تھے۔ یہ چوتھی آسٹریا کی فوج تھی جو نپولین نے آٹھ ماہ سے کم عرصہ میں برباد کی تھی اور جس میں سے ہر ایک اُسکی فوج سے تعداد میں دونی تھی ڈائرکٹری کے مراسلات میں حسب عادت وہ اپنے بارہ میں خاموش رہا لیکن فیاضی سے فتح کو اُسنے فوج کی بہادری سے منسوب کیا۔ اُسنے لکھا۔ "ارکولا سے بڑھکر کسی دوسرے مقام پر سنگین جدال و قتال اور فتح کے لئے جدوجہد نہیں ہوئی اور میرے پاس گنے چنے ایک دو جنرل باقی ہیں اور انکی شجاعت اور ملک دوستی عدیم المثال ہے"

انہیں افکار کی حالتوں میں جوانمرد میورن کی بیوہ کو نپولین نے ایک تعزیت نامہ یوں لکھا ہے "تمہارا پیارا شوہر تمہارے ہاتھوں سے جاتا رہا اور میں ایک ایسے یار سے جو میرا پرانا خالص دوست تھا محروم ہوگیا لیکن ہمارے ملک کا ہم دونوں سے بڑھکر نقصان ہوا یعنی فرانس سے ایسا ایک افسر کم ہوگیا جو اپنی لیاقتوں اور نڈر بہادری کے لئے شہرۂ آفاق تھا اگر تمہاری اعانت کرنا میرے احاطۂ قدرت میں ہے تو میں تمہاری التجا کرتا ہوں کہ یقین رکھنا میں حتی الوسع سعی کرونگا"

یہ لکھنے سے افسوس ہوتا ہے کہ چند ہی ہفتہ بعد اس غمزدہ بیوہ کے مردہ بچہ ہوا اور وہ خود اور یہ بچہ بیوقت ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔ جنگ کے اندوہ و غم صرف میدان کشت و خون ہی تک محدود نہیں رہتے بلکہ انکا اثر دور دور تک محسوس ہوتا ہے۔ آرکولا کی دلدلوں کے گرد بیس ہزار آدمی قتل ہوئے اور جب حرب و ضرب کا تلاطم موقوف ہوگیا اور جاں بلبوں کی کراہوں کا بھی موت کے سناٹے نے خاتمہ کردیا تو اس خبر کے پہونچتے ہی فرانس کے میدانوں اور آسٹریا کی وادیوں کے ہزار ہا گھروں میں یہی اندوہناک منظر دوبارہ برپا ہوئے اور مجروح اور شکستہ دلوں سے ہائے وا اسے کا وہ شور قیامت بپا ہوا کہ اس مہلک جنگ کے توپخانوں کی گرج پست تھی۔

یہ خیال کرنا مشکل بات ہے کہ ان ہیبت ناک منظروں میں نپولین کو نازک رشتۂ محبت کی طرف توجہ کرنیکا کوئی موقع ملا ہوگا۔ تاہم ایک غیر شخص کو اُسکے بھتیجہ کی موت کی ان

دردناک لفظوں سے اُسنے اطلاع دی ہے" وہ بڑی شان سے دشمن کے مقابلہ میں مارا گیا۔ اسکو ایک لمحہ کی ایذا نہیں ہوئی۔ کون ایسا ہے کہ اس موت پر جسکو رشک نہوگا؟ اور کون ایسا ہوگا جو اس تسکین نہ دینے والی دنیا کے انقلابات کے مقابلہ میں اس مرنیکو خوشی سے قبول و پسند نکریگا؟ کون ایسا ہے جسکو بسا اوقات اسباب کا افسوس نہیں ہوا ہے کہ ہمارے بیں بہی اس جوان کی طرح اس دنیا کے ہنگامہ۔ حسد اور زشت جذبات سے جو انسان کے چال چلن پر خود مختارانہ حکومت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیوں نجات نہ پائیگا"۔ نپولین اسوقت ستائیس برس کا تہا اور ایسی مسلسل فتوحات پا رہا تہا کہ انسان کو اگر میسر ہوئی ہونگی تو اسیقدر ہوئی ہونگی اور پہر ایسی حالت میں وہ ایسے اُداس لہجہ میں لکہتا ہے۔

جس وقت آسٹریا کی فوج کی صفیں درہم برہم ہوئیں اور وہ فرار ہوئی اور نپولین کی توپیں اُسکے تعاقب میں گرج رہی تہیں اُسنے قلم اُٹہا کر اپنی وفاشعار بیوی جوزیفائن کو اس تیزی سے خط لکہا کہ فقرے لفظوں میں اور لفظیں حرفوں میں گتہہ گئیں۔ یہ خط بڑی تیزی سے لیکر قاصد روانہ ہوا۔ جوزیفائن نے بڑی محنت سے اس خط کو پڑہا۔ اسکو وہ اسی قابل سمجہی تہی کہ بڑے غور سے پڑہا جائے۔ لکہا تہا "پیاری جوزیفائن۔ میں زندہ ہوں اب موت میرے سامنے نہیں ہے۔ فخر و عالی ہمتی ہنوز میرے سینہ میں ہیں۔ مانٹوا جلد ہمارا ہوا چاہتا ہے تیرا شوہر اُسوقت تجہکو آغوش شوق میں لیگا اور اپنی گرم محبت کے ہزاروں ثبوت دیگا۔ میں ذرا تہک گیا ہوں۔ یوجین اور ہورٹنس کے خط مجہے پہونچے ان بچوں سے میں خوش ہوں۔ اے محبوب جوزیفائن الوداع۔ مجہے بہول نہ جانا۔ اگر میری طرف سے سرد مہری کی تو تجہپر ظلم اور ناانصافی کا اطلاق ہوگا۔ لیکن مجہے یقین ہے کہ تو مجہسے وہی محبت صادق رکہیگی جو مجہکو ہمیشہ تیرے ساتہ رہے گی اُس رشتہ الفت کو جو عشق۔ ہمدردی اور باہمی خیال نے قایم کیا ہے صرف موت کاٹ سکتی ہے۔ اپنی نوید خیریت سے جلد مسرور کرنا باقی ہزاران ہزار اشتیاق"

اس غیر معمولی آدمی میں سست اعتقادی کی ایک رگ تہی اُسکو عقیدہ تہا کہ وہ فرزند

فضا ہے یعنی ایک قوی تر بازو اسکا رہنما ہو اور یہ نظر نہ آنیوالا ہادی خطرناک اور مہیب رستوں پر لیجاتا ہے وہ جانکی کچھہ حقیقت نہ سمجھتا تھا اور موت کے خیال سے اُسے ذرا بھی خوف نہ معلوم ہوتا تھا۔ اُسکا قول تھا کہ "میں توحادثات کا بندہ ہوں اور میں بے شبہ اُن مقامات پر چلا جاتا ہوں جہاں معاملات مجھے جانبکی ہدایت کرتے ہیں اور موت کے خیال سے مجھے ذرا تردد نہیں ہوتا اور جب آدمی کا وقت آپہونچتا ہے وہ کوچ کرجاتا ہے" اومیرا Meara نے پوچھا "تو کیا آپ تقدیر کے قائل ہیں"؟ اُسنے جواب دیا کہ "ہاں بیشک میں تقدیر کا اُسیقدر قایل ہوں جسقدر ترک قایل ہیں اور میں ہمیشہ سے تقدیر کا قائل رہا ہوں جو تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا اور اس موقع پر میں تمکو ایک واقعہ سناتا ہوں -: - ٹولون کے محاصرہ میں میں نے ایک افسر کو دیکھا کہ اپنے سپاہیونکو ہمت و دلیری کی نظیر دکہانے کے بجائے اسے اپنی حفاظت کا بہت کچھہ خیال تھا۔ میں نے کہا کہ "حضرت ذرا سامنے آکر اپنی توپونکا اثر ملاحظہ کیجیئے آپ کو یہ تو خبر ہے نہیں کہ وہ ٹہیک لگی ہیں یا نہیں" بہزار ناچاری وہ دمدمہ سے باہر آیا جہاں میں کھڑا تھا۔ لیکن پہر بھی چونکہ وہ اپنا بدن آڑ میں رکہنا چاہتا تھا وہ جہک گیا اور کچھہ اپنا بدن دمدمہ کی آڑ میں کرکے میری بانہہ کے نیچے سے دیکھنے لگا لیکن اُسیوقت نیچا نیچا ایک گولہ آیا اور اُسکو ریزہ ریزہ کردیا۔ اب اگر یہ افسر سیدہا کھڑا ہوتا تو بچ جاتا کیونکہ گولا ہمارے بیچ میں سے ہوکر نکل جاتا اور کسیکو گزند نہ پہنچا"

نپولین سے شادی ہوجانیکے بعد میری لوئی Mary Louise کو یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوا کہ اُسکے کمرہ پر کوئی سنتری پہرہ نہیں دیتے اور دروازے بجائے مقفل ہونیکے کہلے پڑے رہتے ہیں اور خوابگاہ میں نہ کوئی طپنچہ ہے نہ بندوق ہے اُسنے نپولین ہی سے پوچھا کہ کیا سبب ہے تم میرے باپ کی نسبت اپنی جان کی آدہی بھی احتیاط نہیں کرتے نپولین نے جواب دیا کہ میں تقدیر کا اسقدر قائل ہوں کہ جتنا ہونا چاہیئے اور اسی لیے

ا اومیرا۔ یہ ڈاکٹر تھا جو سینٹ ہلینا میں نپولین کے ہمراہ ایام جلاوطنی میں رہا ہے ۱۲ مترجم۔

۲ میریا لوئیسا یا میری لوئی۔ یہ شاہنشاہ آسٹریا کی بیٹی تہی جوزیفائن کو طلاق دیکر نپولین نے اسی سے شادی کی تہی ۱۲ مترجم

میں قتل کئے جانے سے نہیں ڈرتا ہوں" سینٹ ہلینا میں ڈاکٹر میرا سنے ایکمرتبہ نپولین سے دوا پی لینے پر اصرار کیا۔ اُسنے دوا پینے سے انکار کیا اور استقلال سے آسمان کی طرف دیکھکر بولا "جو کچھہ لکھہ گیا سو لکھہ گیا۔ اور ہمارے دن گنے ہوئے ہیں"۔ یہ بات چاہے عجیب و تناقض معلوم ہو لیکن ایک صورت ہے جو تقدیر کے مسئلہ نے انسان کے دل میں اختیار کی ہے اور وہ انسان کو ایسے ایسے کام کرنے پر آمادہ کرتی ہے کہ کوئی اور صورت یہ آمادگی پیدا نہیں کرسکتی۔ نپولین کو معلوم ہوتا تھا کہ اسکی تقدیر میں نہایت ارفع کارہاے نمایاں لکھے ہوئے ہیں اسلئے محنت کے دنوں اور بیخوابی کی راتوں میں۔ نہایت ہی دشوار منقتوں کے سہنے کہ اپنے تقدیر کے لکھے کو پورا کرے اُسنے اپنے تئیں وقف کردیا تھا۔ اسی خیال نے جسنے نپولین کو فلسفی بنایا کالون Calvin میں مسیحی جوش پیدا کیا تھا اور بجائے اسکے کہ یہ تقدیر کا خیال محنت و سعی کی عروق کو قطع کرڈالے جیسا بہت لوگونکا خیال خام ہے اس خیال نے تو محنت و سعی کے پٹھونکو اُنکے ممکن تناو تک تانا ہے۔

اپنی شادی کے وقت نپولین کو نہایت ہی نادر ایک چھوٹی سی تصویر جوزیفائن کی ملی تھی۔ اپنی انتہائے محبت کی وجہ سے اسکو فیتہ میں آویزاں کرکے اُسنے اپنے گلے میں ڈال لیا تھا اور جوزیفائن کا رخسار خاص اُس موقع پر جہاں دل کی دہڑکن ہوتی ہے لگا رہتا تھا۔ اگرچہ نپولین جنگ و جدل کے ایسے تلاطم میں رہتا تھا کہ اس سے بڑھکر دنیا میں نہیں ہوا تاہم اسکا اُداس اور خیال میں ڈوبا ہوا دل تنہا اور اکیلا رہتا تھا۔ یہ جوزیفائن کا چھوٹا مرقع اُسکا انیس و ہمدم تھا اور اُسکو وہ بڑی پیار کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ جوزیفائن کو ایک دفعہ اُسنے بڑی حالت شوق میں لکھا۔ "اے آرام جان یہ کیا اسرار ہے کہ تم نے میرے ذہنی و بدنی قوا کو موہ لیا ہے اور ہر دم مجھے تمہارا ہی تصور بندھا رہتا ہے۔ یہ اثر تو کچھہ سحر کا سا ہے اور مرنے ہی پر زائل ہوگا۔ جان من میں نہیں جانتا کہ میری تقدیر میں کیا لکھا ہے لیکن اگر اس تقدیر نے مجھکو تم سے زیادہ دور دور رکھا ہے تو یہ قسمت ناپرداشت ہوگئی ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ مجھے اپنی ہمت پر ناز تھا اور گوناگوں مصائب کا لحاظ کرکے جنکے ہم ہر وقت سامنے ہیں میں ہر آفت

کوٹھڑے استقلال کی نظر آنکھ سے دیکھ سکتا تھا اور مجھکو کچھ ہراس و تردد نہوتا تھا لیکن اب تو
یہ وہم کہ مبادا جوزیفائن کا رونگٹا دُکھے - یا اس سے بھی بڑھکر ظالم تصور کہ کہیں جوزیفائن
کی محبت میری طرف سے کم نہو جائے میری روح کو بریاں کرڈالتا ہے اور مجھ میں وہ
جرات ہی باقی نہیں رہتی جو مایوسوں میں ہوا کرتی ہے - پہلے میں کہا کرتا تھا کہ جس
شخص کو اپنے مرنیکا غم نہیں اُسکو انسان گزند نہیں پہونچا سکتا لیکن اب جوزیفائن کی
سرد مہری اور ایسی حالت میں مرنا عذاب معلوم ہوتا ہے - اے بے نظیر ہمدم -
تقدیر نے اس دنیا کے پرمحن سفر میں تجھکو میرے ساتھ چلنے کو بنایا ہے اور وہ دن
کہ میرا تیرے دلپر قابو نہو گا میری بڑی بے سروسامانی کا دن ہوگا" ۱؎

ایک دن اس چھوٹی تصویر کا شیشہ شکستہ پایا گیا - بس نپولین نے اسکو خود
جوزیفائن کے لیئے بڑی بدشگونی خیال کیا اور اس وہم سے اُسنے اسقدر تردد ہوا کہ
جوزیفائن کی خیریت دریافت کرنیکو فوراً ایک قاصد روانہ کیا گیا -

اگر نپولین کا عشق جوزیفائن کے دلمیں بھی گھر کر گیا ہو تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں
ہے - کیونکہ خود جوزیفائن کا قول ہے کہ " نپولین سب آدمیوں سے زیادہ دلفریب ہے "

ڈچیز ایبرانٹیز D. Abrantes کا مقولہ ہے کہ تبسم کے وقت نپولین کے
چہرہ کی لطافت کا بیان ہونا غیر ممکن ہے - اسوقت نپولین کی روح اُسکی آنکھوں میں اور لبوں
آجایا کرتی تھی "

اسکندر شاہنشاہ روس نے کہا ہے کہ " مینے کبھی کسی شخص سے اتنی محبت نہیں کی جتنی
اُس شخص سے "

ڈیوک آف ویسنیز D. of Vicenza کا قول ہے کہ میں اپنے وقت کے سب تاجداروں
سے واقف ہوں اور میں ان بڑے شخصوں میں سے بہتوں کے ساتھ اسطرح رہا ہوں کہ

۱؎ افسوس انسان اپنے خیال پر قایم نہیں - اسی نپولین نے جوزیفائن کو طلاق دی اور میریا لوئیا سے
شادی کی - جوزیفائن کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کردیا - اگرچہ محبت کے ثبوت دیئے - لیکن پھر بھی اس سے
کیا ہوتا ہے - ۱۲ مترجم

اُسوقت اپنے فرائض سفارت سے کچھ علاقہ نہ تہا اور مجھے اپنی رائے قایم کرنے اور ایک دوسرے میں مقابلہ کرنیکا خوب موقع ملا ہے لیکن نپولین سے کسیکو تشبیہہ دینا غیر ممکن ہی اور وہ جنہوں نے اسکے خلاف کہا ہے اُسکو جانتے نہ تھے"

ڈبوراک Decrees کا مقولہ ہے کہ نپولین میں وہ گوناگوں صفات ہیں کہ جنمیں کی ایک صفت آدمی کو ہزاروں میں ممتاز بنادے وہ اپنے زمانہ کا سب سے بڑا جنرل ہے - وہ ایسا بڑا مدبر ہے کہ تمام امور سلطنت کی رہنمائی کرتا ہے اور صیغہ ملازمت کے متعلق ہر شاخ کی نگرانی رکہتا ہے - وہ ایسا شاہنشاہ ہے کہ وزرا اُسکے محرر ہیں - پہر انہیں بڑے بڑے کاموںپر منحصر نہیں ہی - گرہستی کے متعلق اُسکو ایک ایک رتی کی خبر ہے اخراجات خانہ داری کا وہ اسیطرح انتظام کرسکتا ہے جسطرح خزاین مملکت کا"

باوجودیکہ نپولین آسٹریا کی چوتہی فوج برباد کرچکا تہا تاہم دربار شاہی نے اپنی اطاعت قبول نہ کی تہی اور بضد ہوکر جمہوری فرانس کے ساتہہ صلح کرنے سے انکار کیا اور فوراً بڑی جد وجہد سے ایک اور پانچویں فوج ترتیب دی کہ نپولین پر حملہ کرے اس جوش دلانیوالے منظر سے تمام اٹلی میں بڑا جوش وخروش ہورہا تہا - جمہوری اور اُمرائی فریق کے درمیان کینہ درفریقین اور نفاق روز بروز بڑہتے جاتے تہے - انگلستان اور آسٹریا امرائے روم وینس اور نیپلس کو جوڑ توڑ لگاکر اُبہار رہے تہے کہ نپولین پر پیچہے سے حملہ کریں اور اسطرح جمہوری خیال کو جو اٹلی میں ایسی جلد پہیل گیا تہا اور تمام بادشاہوں کے قلع قمع کی دہمکی دے رہا تہا میٹ دیں - اُدہر نپولین اپنی حفاظت کی خاطر تمام جمہوریوںکو اپنی امداد کے لئے بلا رہا تہا اور آزاد حکومت کے لئے انکی ہمت بندہا رہا تہا -

یہانپر انصاف پسند دل پہر تامل کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور مسئلہ تقدیر کا قریب قریب مطیع ہوجاتا ہے جسنے نپولین کے دلپر اسقدر زبردست قبضہ کررکہا تہا - یہ کسطرح توقع ہوسکتی تہی کہ یہ تاجدار بایں سرپرستی شاہی - دولت وجلالت - تکبر واقتدار تربیت و عادات اپنے عالی ورثہ کو عاجزی سے چہوڑ بیٹہتے اور فاتح و فیروز جمہور کی بلا شرائط اطاعت قبول کرلیتے - بادشاہ - امراء - قسیس اور لکہوکہا مخلوق جنکے مراتب واملاک

قدیم بادشاہت کے قیام و دوام پر منحصر تھے کیونکر ممکن تھا کہ اپنے کو اس درجہ تک پہنچاتی
لاریب ہنونکو تو یقین واثق تھا کہ تعلقات مروت کا یہ تقاضا ہے کہ اس مسلم الثبوت بادشاہت
کی حمایت کیجاے - فرانس میں جمہوری حکومت کا کمال اپنی آنکھوں سے وہ دیکھہ چکے
تھے یعنی مجنون انبوہ کا ایوان شاہی کو غارت کرنا اور انواع توہین کے ساتھہ خاندان
شاہی کو ایوان سے کشاں کشاں نکالنا - زندان کو لیجانا اور بڑے عذاب سے قتل
کرنا - امرا کی کوٹہیونکو آگ لگانا اور بچپنہ فرشوں پر خون آلود لٹہوں سے مغز سر نکال ڈالنا
اور بڑے بڑے ذیجاہوں اور ارباب زہد و اتقا کا اس گت کو پہونچانا اور وحشیانہ
بدمستی سے ملک کی خاتونان نامدار و بانوان دلفریب کے قلم کئے ہوے سر و نکے گرد
ناچنا اور اُنکے اعضاے بدن کو بڑ کو بتر تضحیک کیساتھہ کہینچے کہینچے پہرنا - قسیس کلیساو
میں جمع ہوکر دعائیں مانگتے تھے کہ جمہوری حکومت سے خدا اُنکو اپنی پناہ میں رکھے -
بڑی بوڑھیاں اور ناکتخدا لڑکیاں اپنے کمرو ں میں لرزہ براندام تہیں اور اپنے ہاتہوں
سے جھنڈے کاڑہ کاڑہ کر آنسو بہری آنکہوں اور دہڑکتے ہوئے دلوں سے اپنے
حامیونکے سامنے پیش کرتی تہیں -

اسکے برخلاف جمہوری فرانس اپنے منکر حکومت امرا کی طرفدار دشمنوںکی بُزدلی کیسی
حق تابعداری کر سکتا تہا خاندان آسٹریا کی ایک ملکہ کا قول تہا کہ بادشاہوں کو عوام کی
شکایتوںکی اُس سے بڑہکر پروا نکرنی چاہیئے جتنی ماہتاب کو کتونکے بہونکنے کی ہوا کرتی ہے
کیونکر امکان میں تہا کہ فرانس کے لکہوکہا منظفر و منصور آدمی جنہوں نے غیر قابل برداشت
خودسر بادشاہت کو ابہی ابہی تہ و بالا کیا تہا اور جنکے سینے آزادی اور برابر حقوق کی آرزو
سے جل رہے تھے اُس سب کو جو اُنہوں نے عظیم الشان خون اور مصائب کے صرف
سے حاصل کیا تہا بے لڑے دیدیتے - ممالک متحدہ امریکہ کی طرف وہ بڑی امید کی نظریں
اٹہاتے تھے جہاں جارج واشنگٹن اور خود فرانسیسی لافیٹ پہلو بہ پہلو انگریزوں سے لڑے
تھے اور بڑی شان سے آزادی قایم کی تہی - اور اب فرانسیسی دوبارہ جان بوجہکر بادشاہی
ظلم کے جوے کے نیچے اپنی گردنیں نہیں رکہہ سکتے تھے - خودسر بادشاہت ظلم و جہالت

پیدا کرتی ہی اور اُسسے اُسی خونریزی اور اندوہ وملال کے ثمر پائے جسکے بیشمار زمانہا لئے جور وستم سے اُسنے اس کثرت سے تخم بوئے تہے۔

خلاصی یافتہ فرانس کے لوگ اب متحدہ یورپ کے بادشاہونکو اجازت نہ دے سکتے تہے کہ جمہوری فرانس کی سرزمین پر تین کروڑ آدمیوں کے درمیان وہ ملعون اور جلاوطن خاندان کو ازسرنو پرورش کریں۔ یہ جنگ جمہوری ملائک اور امرائے شیاطین۔ باشائستہ فیاض معقول۔ بادشاہی جان نثاروں اور حاسد۔ بے احتیاط۔ جاہل مخالفین سرکار کے درمیان نہ تہی بلکہ یہ جنگ تو سریع الزوال اور خطاکار انسان کی اپنی جنس کے ساتہ تہی۔یعنی خیرخواہان سرکار اور جمہوری دونوں فریقوں میں بہت سے ایسے لوگ ہونگے جنکو شاید ایسی فاسد وجوہ سے ہمت بندہی ہوگی جتنی کہ انسان کے قلب پر اثر کرسکتی ہیں لیکن اس میں بہی شبہہ نہیں کہ دونوں طرف ایسے ایسے آدمی بہی ہونگے جنکو اسقدر پاکیزہ خیالات سے تحریک ہوئی ہوگی جیسے کہ انسان کے سینہ میں چمک سکتے ہیں۔

نپولین ان حق باتونکو تسلیم کرتا تہا اور اُنکی وقعت کرتا تہا پہر اسپر اُسکو متحدہ بادشاہو کے حملوں سے اپنے ملک کے بچانیمیں اپنے فرض کی بابت بہی کوئی پس وپیش نہ تہا۔ صفائے قلب کے ساتہہ وہ اپنے مخالفوں کی عزت کرتا تہا اُسنے صاف صاف کہا تہا کہ اگر میرے گہر بہی وہی اثر جمع ہوتے جو ان شرفاء کے آس پاس جمع ہیں تو بیشک میں انکے جہنڈونکے ہمراہ ہوکر جنگ کرتا“

ان صفحات کا پڑہنے والا شاید ایک شخص بہی ایسا نہوگا کہ اگر وہ انگلستان یا آسٹریا کا امیر ہوتا اور شاہی حمایت میں وہ جنگ نکرتا جسپر اُس کی دولت طاقت اور مرتبہ کا مدار تہا اور دریائے ڈینیوب[1] Danube یا دریائے ٹمیس[2] Thames کے کنارہ کوئی ایسا شریف نہوگا جو نوجوان وکیل۔ تاجر یا صناع ہو اور جسکو اپنی لیاقت

---

[1] ڈینیوب یورپ کا بڑا دریا ہے۔ اسپر دآئنا دارالسلطنت آسٹریا واقع ہی یہ دریا بحر اسود میں گرتا ہے ۱۲ مترجم

[2] ٹمیس انگلستان کی بڑی ندی ہی۔ شہر لندن اسی پر واقع ہے۔ یہ انگلش چینل میں گرتی ہی۔ ۱۲ مترجم

وسعی پر اپنی بہبودی کا قصد ہو اور وہ ان بڑے بلاشرکت غیرے حقوق کے پشتوں کو جو ہزار ہا سال کے ظلم و تکبر نے تعمیر کئے تھے حتی المقدور ڈہا دینے کی کوشش نکرتا۔ پس انسان ایسا ہے اور اسکا بخت ایسا نگوں ہے ان لڑائیوں کی بدبختی کی جنہوں نے یورپ میں خون و غم کا طوفان برپا کیا ہم بدگوئی نکرینگے لیکن صرف خدا اس جرم کا انصاف کرسکتا ہے۔ ہم یہ بات نہ چھپائینگے کہ جمہوریوں کیسا تہہ جو اپنے یقینی حقوق پر لڑتے تھے ہمکو پوری ہمدردی ہے لیکن ساتہہ اسکے ہم اُن لوگوں پر بہی جو زندگی کی عزیز چیزوں کی خاطر جنگ کرتے تھے غیر واجبی طعن کرنیسے اجتناب کرینگے۔"

ڈائرکٹروں نے نپولین کی عظیم الشان شہرت سے جو وہ حاصل کر رہا تہا خوف زدہ ہوکر اور اسطرح کار انتظام اپنے ہاتہہ سے بیقاعدہ لے لئے جانیکے خیال سے بدمزہ ہوکر نپولین کے صدر مقام پر جنرل کلارک کو سفیر کر کے بہیجا کہ آسٹریا کے ساتہہ عہد و پیمان کی کارروائی کرے۔ نپولین نے اُسے بڑے ظاہری اخلاق سے لیا لیکن اس غرض سے کہ باہم کوئی ناگوار سوء ظنی نہو اُسنے مختصر لفظوں میں جنرل کلارک سے کہا کہ اگر آپ یہاں اسلئے آئے ہیں کہ میری اطاعت کریں تو بسر و چشم آپ یہاں رہیں لیکن اگر اسکے خلاف ہے تو جسقدر جلد آپ واپس چلے جائیں اُسیقدر اولی ہے یہ مغرور سفیر نپولین کے غلبۂ طبیعت سے دب گیا اور اُسکی حیرت انگیز دلفریبی کا اسقدر تابع ہوگیا کہ وہ نپولین کے بڑے سرگرم مداحوں میں سے ہوگیا اور اُسنے ڈائرکٹری کو لکہدیا کہ اٹلی میں معاملۂ سفارت کی کارروائی سپہ سالار ہی کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے اور اسکے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔"

جسوقت ایلونزی اپنی فوج نپولین کو زیر کرنیکی غرض سے جمع کر رہا تہا پوپ نے بہی اُس سے خفیہ ساز کر کے اپنے ذریعوں کو فراہم کیا کہ اس مشترک دشمن پر حملہ آور ہو۔ یہ دغابازی تہی۔ نپولین نے مینی کو جو خانقاہ میں روزہ رکھکر اپنی خطا کا کفارہ دے رہا تہا طلب کیا اور اُسکو تعینات کیا کہ پوپ سے جاکر کہے "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روم کو جنگ آزمائی کی آرزو ہے۔ تو اچہا روم سے جنگ کیجائیگی۔ لیکن پہلے میں تقاضائے انسانیت سے رفع تبجت کرنا چاہتا ہوں شاید پوپ صاحب کی سمجھ میں آجائے۔ میری فوج قوی ہے اور ندیاں

ہلا بھی دیر ہے کہ پوپ صاحب کی دنیوی صاحبی کا خاتمہ ہے باایں ہمہ فرانس نے مجھے اختیار دے رکھا ہے کہ پہلے صلح کے لفظوں پر توجہ کروں - جنگ خطرناک تو سب ہی کے واسطے ہوتی ہے لیکن شکست خوردہ کے لئے تو قیامت ہی ہے - میری خواہش ہے کہ اس فساد کو صلح سے ختم کرنا تو بہتر تھا اور یہ محتاج اظہار نہیں کہ جنگ سے اب تو مجھے نہ کوئی خطرہ ہے نہ اُس سے میری کوئی شان ہے"

مگر پوپ نے اس یقین سے کہ آسٹریا تو نپولین کو زیر کر ہی لیگا ان دہمکیوں پر کچھہ توجہ نہ کی - چونکہ نپولین کو علم تھا کہ سردست وہ روم پر چڑھائی نہیں کر سکتا ہے لہذا اُسنے اپنے سارے عزم و ہمت آسٹریا کے حملہ کی تیاریوں میں صرف کئے اور جنوبی دشمنوں کو بھی چوکنی آنکھہ سے دیکہتا رہا - بعضوں کو تو اُسنے اپنی ڈانٹ میں لے لیا اور بعض کو گورنمنٹ کی تبدیلی سے اپنا پکا دوست بنا لیا - چار ہفتے جلد جلد گذر گئے اور مانٹوا کی خلاصی کے لئے شمال سے ایک اور فوج بڑی بڑی منزلیں طے کرتی ہوئی آنے لگی - مانٹوا کی فاقہ زدگی کی اب آخری نوبت پہونچگئی تھی اور ورم سر نے فرانسیسی فوج میں ہو کر ایک جاسوس ایلونزی کے پاس بھیجنے میں کامیابی حاصل کی کہ اگر مدد نہ آئی تو اب زیادہ دنوں تک قلعہ پر میں قبضہ نہیں رکھہ سکتا -

نپولین کی درخواست پر اب جوزیفائن فوج کے صدر مقام پر آگئی تھی کہ اپنے شوہر کے پاس رہے - نپولین نے اُسے بڑی محبت سے لیا اور جوزیفائن کی تسلی بخش خبر گیری سے اُسکے تھکے ہوئے قالب میں جان آگئی - نپولین کا عورتوں کی طرف رجحان نہ تھا - جسپر برانگیختہ ہو کر میڈم ڈی اسٹیل نے اُسکے سامنے کہا کہ "نپولین یہ افواہ ہے کہ تم عورتوں کی طرف بہت مائل نہیں ہو" اسپر نپولین نے پر معنی جواب دیا کہ "بیوی صاحبہ میں تو اپنی بیوی کا بڑا فریفتہ و دلدادہ ہوں" نپولین کی رائے عورتوں کے چال چلن کے متعلق کچھہ قدر دان نگاہ سے نہ تھی تاہم اہل و شائستہ بنانیوالے شستہ عورتوں کے جلسہ کی وہ بڑی قدر کرتا تھا - اُسکا قول ہے کہ "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریز اپنی عورتوں کی صحبت پر مے کی بوتل پر کو ترجیح دیتے ہیں اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ سفرہ سے عورتوں کو رخصت کر کے آپ گھنٹوں تک

بیٹھے مے نوشی کرتے رہتے ہیں اگر میں انگلستان میں ہوتا تو یقیناً دسترخوان سے عورتوں کے ساتھ ہی اٹھتا۔ تم عورتوں کا پورا خیال نہیں کرتے۔ اگر بجائے مے نوشی کے تمہارا مقصد بات چیت سے ہو تو تم اُنکو بیٹھنے کیوں ندو۔ اور بیشک بات چیت میں ہرگز مزہ نہیں آتا ہے جبتک عورتیں اُس میں شریک نہوں اگر میں میم ہوتا تو یقیناً اس بات پر کہ صاحب لوگ مجھے تو اُٹھا دیتے اور آپ گھنٹوں بیٹھے شراب پیتے رہتے اور میں انتظار کرتا رہتا مجھے سخت ہی ناگوار ہوتا۔ فرانس میں جلسہ داری کا بغیر عورتوں کے لطف ہی نہیں۔ بات چیت کی وہ جان ہیں"

ایکدفعہ نپولین نے عورتوں کی بیوفائی اور ہلکے پن پر کچھ طعن کی تھی اور جوزیفائن عورتونکی پچ کر رہی تھی۔ اسپر نپولین کہنے لگا "اے جوزیفائن اگر عورتونکا تم سے مقابلہ کیا جائے تو وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتیں"

باوجود اس دولت کثیر کے جو نپولین کے اختیار میں تھی جسوقت جوزیفائن صدر مقام پر پہونچی ہے تو نپولین نہایت ہی سادہ اور کفایت شعار حالت میں رہتا تھا۔ اگرچہ اُسکے بہت سے جنرل عیش ونشاط میں غرق تھے مگر نپولین کو پوشاک اور سامان کی ٹیپ ٹاپ سے کچھ سروکار نہ تھا اور جو کچھ اُسکا جی کا بہلاوہ تھا وہ یہ تھا کہ کبھی کبھی وہ ایک گھنٹہ جوزیفائن کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ ان خوفناک افواج کی آمد کے وقت اور قبل اسکے کہ قطعی لڑائی ہو یہ ضروری معلوم ہوا کہ جوزیفائن کسی محفوظ مقام پر چلی جاوے۔ جسوقت وہ نپولین سے رخصت ہو رہی تھی مجروحوں سے بھری ہوئی ایک گاڑی قریب ہو کر گذری اس خطرناک منظر سے جوزیفائن کو نپولین کے خطرہ کا خیال آیا اور نپولین کے گلے میں باہیں ڈالکر وہ زار زار رونے لگی۔ نپولین نے اُسکو گلے لگا کر کہا کہ "میں ورمسر کو ان آنسوؤنکی عوض میں جو اُسنے بہائے ہیں پورا مزہ چکھاؤنگا" نپولین کو دیکھنے سے اسوقت تاسف ہوتا تھا۔ اُسکے رخسار زرد اور مریضونکی طرح تھے اور وہ اسقدر دُبلا تھا کہ ہڈیونکا ڈھانچہ رہگیا تھا صرف اُسکی آنکھوں کی چمک سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی روح نہیں بجھی ہے۔ اُسکے تاباں عزم و ہمت اُسکے جسم زار کو سنبھالے ہوئے تھے سپاہیونکو اُس کی شہرۂ آفاق شہرت اور زبردست

عزم و ہمت کو اُسکے نحیف قد اور دُبلے جسم سے مقابلہ کرنیمیں لطف آیا کرتا تہا۔

اپنے حیرت انگیز استقلال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں خطرات حادثات اور تکالیف میں سر مو فرق نہ آتا تہا۔ نپولین نے کہا ہے "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے اندازہ کرلیا ہے کہ میں بخت کی بڑی بڑی نیرنگیاں برداشت کرونگا اور اُسنے مجہے سنگ مرمر کا دل دیا ہے۔ گرج سے اُسپر شکن نہیں پڑتی اور گولی گولے فقط پاس سے ہو کر نکل جاتے ہیں"

شروع جنوری میں ایلونزی آسٹریا کے پہاڑوں سے مانٹوا کی طرف اُترا۔ اور یہ پانچویں فوج تہی جو دربار شاہی نے جمہوریہ نکو برباد کرنیکے لئے بہیجی تہی۔ ٹیرول نپولین کے قبضہ میں تہا اور اُسنے اس غرض سے کہ گنوار برہم نہ کریں ایک حکم عام جاری کردیا کہ ٹیرول کا جو آدمی مسلح نظر آئے ڈکیت کے مثل گولی سے مار دیا جائے اسکا جواب ایلونزی نے یہ دیا کہ "ہر ایک دہقان کے بدلہ میں میں ایک فرانسیسی جنگی قیدی کو پہانسی دیدونگا"۔ نپولین نے اسکے جواب میں کہلا بہیجا کہ "ہر ایک فرانسیسی کے عوض میں آسٹریا کے ایک افسر کو پہانسی دونگا اور ایلونزی کے بہتیجے سے اسکا آغاز کرونگا۔ جو میرے ہاتہ میں ہے"۔ پہر تہوڑی غور کے بعد معلوم ہوا کہ ان ظالمانہ دہمکیوں کی تعمیل سے جنگ کی نہ ٹلنے والی مصائب کو بڑہانا اچہی بات نہیں ہے۔ نپولین نے بڑی سرعت سے اپنی تمام فوج مانٹوا کے قریب جمع کرلی اور اپنے زبردست دشمن کی نقل و حرکت کو دیکہتا رہا کیونکہ اُسکو یقین کیساتہ معلوم نہ تہا کہ وہ کس راہ سے آئیگا یا کس مقام پر سب سے سخت حملہ واقع ہوگا۔

۱۲- جنوری ۱۷۹۷ء تاریک و طوفانی دن تہا برف و باراں کی بارش نے جو ہوا کے تند جہونکوں کے ساتہ ہو رہی تہی زمین کو برف کی سفید چادر سے چہپا دیا تہا۔ سیلابی نالے جنمیں برف کی منجمد چٹان بہ رہی تہی گہاریوں میں شور مچا رہے تہے۔ غروب آفتاب کے بعد مغرب میں مطلع صاف ہوگیا اور طوفان فرو ہو گیا۔ شمالی ہوائے تند تیزی سے چل رہی تہی اور شب سرد کو کوہستان کی غیر معمولی ضیا نے منور کردیا تہا۔ شفق

زایل ہونیکے بعد لشکر میں سرپٹ گھوڑا بھگاتا ہوا ایک سوار آیا اور خبر لایا کہ ریوولی کے میدان پر آسٹریا کی ایک فوج گراں آپہونچی اور فرانسیسی فوج کے ہراول پر بڑی شدت سے حملہ آور ہوئی ہے اتنے میں ایک اور سوار خبر لایا کہ دوسری جانب سے ایک اور بڑی فوج مانٹوا کی امداد کو آرہی ہے۔ یہ خبریں بڑی وحشت خیز تھیں۔

اگر نپولین دونوں فوجونکو اکٹھا ہو کر اپنے اوپر سامنے سے اور مانٹوا Mantua کی فوج کو پیچھے سے حملہ کرنے دیتا تو جانبری کی کیا صورت تھی اور اگر ایک فوج پر پڑتا تو ضرور تھا کہ دوسری فوج کے لئے راستہ چھوڑ جاتا اور یہ تازی فوج معہ سامان رسد کے مانٹوا میں پہونچ جاتی۔ لیکن سوچنے میں نپولین نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا اور بڑی دانائی سے وہی طریقہ اختیار کیا جو اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ آسٹریا والوں کا قول تھا کہ فرانسیسی چلتے نہیں ہیں اُڑتے ہیں۔ اس سرعت سے جسکو اعجاز کہنا چاہیئے دو بجے صبح سے قبل نپولین بیس ہزار فوج کے ساتھ برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں پر کھڑا تھا جہاں سے خوابیدہ دشمن کا لشکرگاہ معلوم ہوتا تھا۔ میلوں تک میدان میں آگ روشن نظر آرہی تھی۔ رات صاف سرد اور خوشنما تھی۔ صنوبر اور دیودار کے گنجان درخت پہاڑ کے ڈھالو پر کھڑے تھے جنکو صاف سفید چاندنی نے اُجالا کر رکھا تھا۔ نپولین کی تیز نگاہ نے فوراً دیکھ لیا کہ یہ فوج پچاس ہزار آدمیوں کی ہے اور دس دس ہزار کے پانچ ٹکڑوں میں منقسم ہے جسکا بیس ہزار فوج سے اُسے مقابلہ کرنا تھا۔ ان جزوں کے موقعوں سے اُسکے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ توپخانے ابھی نہیں آئے ہیں اور فوراً حملہ ہونا چاہیئے۔

نپولین کی سپاہ کے شور اور اُسکے توپخانوں کی گرج سے چار بجے صبح کو خوابیدہ آسٹریا والے جاگے۔ جنگ ریوولی کا دن! یہ دن بڑا دراز اندوہ و خونریزی کا دن تھا۔ فتح کا مد و جزر چڑھتا اور اترتا تھا بار بار معلوم ہوتا تھا کہ نپولین کا خاتمہ ہوگیا۔ رات ہوگئی اور نپولین کی فراست و ذکا کو پھر نصرت نصیب ہوئی۔ تمام میدان میں مقتول و جاں بلب بچھے پڑے تھے اور فرانسیسی سواروں کے سخت حملوں سے آسٹریا کی فوج

بدحواس ہوکر بھاگ رہی تھی اور ہر بلندی سے نپولین کے توپخانے فرار آسٹریا والوں کی صفوں کو پھاڑ رہے تھے اس سخت جنگجو نپولین کی طراری کسی اور بات میں اتنی ظاہر نہوتی تھی جتنی کہ اس شدت سے جس سے وہ اپنے فرار دشمن پر وار کیا کرتا تھا۔ دن میں نپولین کے نیچے تین گھوڑے مارے گئے تھے اور اُسنے کہا کہ آسٹریا والے بڑی اچھی نقل و حرکت سے مبارز ہوئے لیکن لمحوں کی قدر کرنا وہ نہیں جانتے ہیں۔"

نہایت ہی شدت جنگ کی حالت میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے نپولین کے اوسانوں کی حیرت انگیز مثال ملتی ہے۔ آسٹریا کی فوج نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا عقب میں بھی آگئی اور آگے پیچھے اور بغل سے اُسپر حملہ آور تھی اور فوج کی بربادی میں کوئی کلام باقی نہ تھا نپولین نے اس غرض سے کہ ذرا سی مہلت ملجائے صلح کا جھنڈہ دیکر ایلونزی کو کہلا بھیجا کہ آدھ گھنٹہ جنگ موقوف کردیجائے کیونکہ پیرس سے چند مراسلات دربارہ صلح ابھی آئے ہیں اور اُنپر غور کیا جائے۔ ایلونزی Alvinzy چال میں آگیا اور جنگ کا شور و غل فوراً بند ہوگیا اور خون آلود جنگ آزما سپاہی بندوقوں پر ٹیک لگا کھڑے ہو گئے۔ جونو Junot ایلونزی کے پاس گیا اور اُسکو آدہ گھنٹہ باتوں میں مصروف رکھا۔ اتنے عرصہ میں نپولین نے اپنی فوج کو ترتیب دے لیا کہ ان ہتیار حملوں کو روک سکے یہ تو معلوم ہی تھا کہ شرائط صلح پر رضامندی نہوگی اور لڑائی پھر شروع ہوئی۔

جنگ کے اختتام پر جو منظر پیش آیا حد درجہ خطرناک تھا۔ فرار فوج کے سوار۔ پیدل۔ توپیں۔ اسباب و سامان حرب کی گاڑیاں تنگ دروں میں گڑبڑ اُلجھ رہی تھیں اور فرانسیسی توپخانوں نے اُن میں قیامت برپا کر رکھی تھی اور جب کبھی بارود کی گاڑی کسی گولے کی آگ سے اُڑتی تھی تو آتش فشاں کے دہانہ کا سا حال ہو جاتا تھا اور آس پاس صفایا ہوکر مردوں کے اعضا دور دور جا گرتے تھے۔ ریوولی کی جنگ کو نپولین نے اپنی بڑی جنگوں میں سے ایک جنگ مانا ہے اور اس فتح کو اپنی بڑی فتح گردانا ہے فراریوں کو پریشان کرنے اور اُنکا تعاقب کرنے کے لئے تھوڑی سی فوج چھوڑکر

نپولین اصل فوج کے ساتھ فوراً اُسی شب آسٹریا کی بیس ہزار فوج روکنے کو جو پروورا کی ماتحتی میں تیزی سے مانٹوا کی امداد کو جارہی تھی لوٹا۔ وہ تمام رات چل چکا تھا اور تمام دن لڑچکا تھا لہٰذا اب اُسنے اپنی قطعی تھکی ہوئی فوج کو ایک دو گھنٹہ آرام کرنے کی اجازت دی لیکن خود نہ سویا اُسے اپنی فوج کی نازک حالت کا اسقدر خیال تھا کہ نہایت ہی ہوشیار رہنے کی ضرورت تھی اُسے اسقدر فکر تھی کہ اور تو سب پڑے سو رہے تھے اور وہ بکٹ سے بکٹ تک پہر رہا تھا۔

آدھی رات نہ گذرنے پائی تھی کہ تمام فوج نے پھر کوچ کیا اور دن ہو جانے پر بھی وہ بسرعت تمام اس امید سے کوچ کئے چلی گئی کہ مانٹوا کو قبل اسکے کہ آسٹریا کی فوج وہاں پہونچے پہونچ جاے۔ تمام دن وہ بھاگوں بھاگ چلی گئی اور غروب آفتاب کے قریب اُسنے مانٹوا کی فصیلوں کے گرد جنگ وجدل کا شور وغوغا سنا ......

ایک طرف سے تو پروورا Provera فرانسیسیوں پر مورچوں کے قریب حملہ آور تھا اور بہادر ورمسر قلعہ سے نکلکر اُنپر دوسری جانب سے حملہ کر رہا تھا اور ایک گھنٹہ میں اس نابرابر جنگ کا فیصلہ ہو جاتا تا۔ لیکن نپولین یکایک بجلی کے مانند دشمن پر آپڑا اور پروورا کی فوج بھس کے مانند اڑ گئی اور ورمسر اور اسکی فاقہ زدہ فوج بھاگ کر اپنے قیدخانہ میں جا گھسی۔ اسطرح یہ مہم سہ روزہ اختتام کو پہونچی جسمیں نپولین نے پچیس ہزار اسیر کئے۔ پچیس جھنڈے اور ساٹھ توپیں چھین لیں اور چھ ہزار آدمی مقتول ومجروح کئے آسٹریا والونکو پھر شکست ہوئی اور فرانسیسی تمام اٹلی کے مالک ہو گئے۔ ایسی فتوحات نے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا۔ تمام ملکوں کے فوجی لوگوں نے نپولین کے ان نامور کارہاے نمایاں کو سب واقعات سے جو تاریخ میں درج ہیں حیرت انگیز تر مانا ہے۔

اب ورمسر کو کوئی توقع باقی نہ تھی اور سواے اطاعت کر لینے کے کوئی چارہ کار نہ تھا اُسکے اپنے سپاہی آدھے سے زیادہ اسپتالوں میں پڑے تھے اور نمک دیا ہوا گھوڑوں کا گوشت بھی قریب الاختتام تھا اور قحط آب آنکھیں دکھا رہا تھا ورمسر نے اپنا

مصاحب سردریر Seruer کے خیمہ کو شرائط صلح طے کرنیکیواسطے بہیجا۔ نپولین
خیمہ کے ایک گوشہ میں پوشیدہ اپنا لبادہ اوڑہے بیٹہا تہا اس افسر نے اُسی چالاکی سے
جو ایسے موقعو نپر عمل میں لائی جاتی ہے اُن زبردست مقابلہ کے ذریعوں اور خوراک اور
سامان حرب کے ذخیروں کی جو ورمسر کے پاس تہے شرح کرنا شروع کی۔ نپولین خاموش
سب باتیں سنتا رہا اور اُنمیں کچہہ دخل نہ دیا۔ پہر آخرکار وہ چپکے سے اٹہا اور میز کے
قریب جا کر وہ کاغذ اُٹہا لیا جس میں ورمسر کی طرف سے شرائط صلح درج تہیں اور اُسکے حاشیہ
پر جملہ شرائط کا جو ورمسر نے پیش کی تہیں جواب لکہدیا۔ اس سے ورمسر کا مصاحب حیران
رہگیا۔ نپولین نے کہا تو یہ شرائط ہیں جو میں تمہارے سپہ سالار کے ساتہہ منظور کرتا ہوں
اگر اُسکے پاس دو ہفتہ کا بہی کہانا موجود ہوتا اور وہ اطاعت کی بات چیت کرتا تو یہ اطاعت
چشم وقار سے نہیں دیکہی جا سکتی تہی اب چونکہ اُسنے تمکو بہیجا ہے بالضرور اُس کی حالت
حد کو پہونچ گئی ہے۔ اُسکی پیرانہ سالی۔ اُسکی شجاعت اور اُسکی مصائب کی میں عزت کرتا ہوں
یہ شرطیں جو مینے منظور کی ہیں اُسکے پاس لیجاؤ۔ کل خواہ ایک ماہ میں یا چہہ ماہ میں اگر
قلعہ خالی کیا جائیگا شرطیں یہی رہیں گی۔ نہ اس سے اچہی ہونگی نہ اس سے بُری۔ وہ
مانتوا میں اتنے دنوں رہ سکتا ہے جتنے دنوں تک اُس کی غیرت متقاضی ہو"۔

اس افسر کو اب یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ نپولین کے حضور میں ہے۔ شرائط صلح
پر ایک نگاہ ڈالکر وہ نپولین کی فیاضی پر حیرت میں ہوگیا اور یہ دیکہکر کہ قریب سے اب کوئی
نتیجہ نہیں اُسنے اقرار کر دیا کہ ورمسر کے پاس صرف تین دن کا کہانا باقی ہے۔ نپولین
کی فیاضی نے اس کہن سال شجاع سپہ سالار کو حیرت میں ڈالدیا اسلئے کہ وہ پورا نپولین
کے قابو میں تہا اور وہ جسطرح چاہتا اُس سے شرائط کرا سکتا تہا۔ تاہم نپولین نے اس
خیال سے کہ مبادا ورمسر کا دل دُکہے اُسکو اجازت دیدی کہ اپنے جملہ سررشتہ فوجی کے
ہمراہ وہ باطمینان آسٹریا کو چلا جاوے اُسنے ورمسر کو پانسو پیدل اور دو سو سوار بہی دیئے
کہ اُس کی رخصت کی خفت گہٹ جاوے ورمسر نے بہ شکرگذاری اس فیاضانہ عنایت
کو قبول کیا اور اپنی شکرگذاری کے ثبوت میں نپولین کو مطلع کیا کہ پوپ کی ریاست میں آسیئے

زہر دینے کی سازش ہورہی ہے اور اسطرح یقیناً نپولین کی جان بچالی۔ باقی تیس ہزار محصور سپاہیوں نے اپنے ہتھیار رکھدیے اور اسیران جنگ بنالیے گئے۔ اور پندرہ جھنڈے ایک پل کا سامان اور پانسو توپیں نپولین کے ہاتھ آئیں۔

دوسری صبح کو آسٹریا کی شکستہ خاطر ذلیل اور بدیل فوج مانٹوا کے دروازہ سے نکلی اور شاد کام جمہوریوں کے سامنے ہتھیار رکھدیئے۔ اسموقع پر نپولین نے وہ شرافت و فیاضی دکھائی جو اُس کی شجاعت اور نامی فتوحات کے ہم پلہ تھی۔ ستائیس برس کی عمر کا دنیا میں ایک نوجوان ہی ایسا ہوگا جو اس شدید خوفناک مہم کے انجام پر ایک دیرینہ سال سپہ سالار اور اُسکی متکبر فوج کے نظارۂ ذلت و خواری سے اپنی آنکھیں نہ سینکتا۔ لیکن نپولین فوج کا ایک حصہ لیکر اُس صبح کو پوپ کی ریاست میں جا داخل ہوا اور اس موقع سے غیر حاضر ہوگیا۔ اور ورمسر کی تلوار لینے کو سرور یر کو چھوڑ گیا۔ اُسنے یہ پسند نہ کیا کہ اپنی موجودگی سے مغلوب جنرل کی خفت و ذلت کو بڑھا ہے۔ ایسی شرافت طبع اور فیاضی پر تمام یورپ کی نگاہیں اُٹھ گئیں اور یہ ایسا فعل تھا کہ اس جمہوری نوجوان جنرل کی تعریف اُسکے سخت سے سخت دشمنوں کو بھی بناچاری کرنا پڑی۔

ڈائرکٹری بھلا اس قابل کہاں تھی کہ ایسی شرافت و فیاضی کی قدر کرسکتی پس وہ ان نرم شرائط پر جو ورمسر سے کی گئی تھیں ناخوش ہوگئی۔ لیکن ان ڈائرکٹروں کی ناراضی کی نپولین نے اصلا پروا نہ کی اور اُسنے صرف اسیقدر جواب دیا کہ "میں نے آسٹریا کے جنرل سے وہی شرطیں کیں جو میں ایک شجاع اور معزز دشمن کی شان کے موافق اور فرانسیسی سلطنت جمہوری کے رتبہ کے مناسب سمجھا تھا۔"

اب آسٹریا والے اٹلی سے دفع ہوگئے۔ نپولین نے یہ مہم تیس ہزار سپاہیوں سے آغاز کی تھی اور ان خوفناک جنگوں کے زمانہ میں اُسکو پچیس ہزار فوج سے اور کمک پہنچی اور ان پچپن ہزار آدمیوں سے دس ماہ کے اندر اُسنے آسٹریا کی پانچ فوجوں کو جو کارآزمودہ جنرلوں کی ماتحتی میں تھیں اور جن کی تعداد دو لاکھ تھی اور اعلیٰ درجہ کی تواعد داں تھی شکست دیدی۔ اسمیں ایک لاکھ قید اور پینتیس ہزار مقتول و مجروح گئے۔ یہ

فتوحات بڑی نامی فتوحات تہیں۔ ڈیوک آف ولنگٹن کا قول ہے کہ ایک بڑی شکست کو مستثنیٰ کرکے دنیا میں ایک بڑی فتح سب سے زیادہ خوفناک شئے ہے "

اب نپولین نے خود دارالسلطنت آسٹریا پر دیری سے یورش کرنیکا ارادہ کیا تاکہ خود اُسکے ایوان میں شاہنشاہ کو توہین کئے ہوئے فرانس کے ساتہہ عہد وپیمان کرنے پر مجبور کردے۔ جسوقت اٹلی کی مہم کا آغاز ہوا تہا تو اُسکو اسبات کا خیال نہ تہا۔ لیکن معاملات نے جنکو نپولین تعدیر کیا کرتا تہا اُسکو یہ خیال دلایا۔ لیکن اول یہ ضروری بات تہی کہ پوپ کو نیچا دکہا دیا جاوے کیونکہ چالیس ہزار فوج سے وہ نپولین کو پیچھے سے دہمکا رہا تہا۔ لیکن اب آسٹریا والوں کی قطعی شکست پر اُسکے چہکے چہوٹ گئے تہے۔ نپولین نے اعلان عام کردیا کہ قریب ہے کہ فرانسیسی فوج پوپ کی ریاست میں در آوے۔ رعایا اور مذہب سی وہ کچہہ مداخلت نکریگی۔ فرانسیسی سپاہیونکے ایک ہاتہہ میں سنگین ہے اور یہ فتح کی ذمہ داری ہے اور دوسرے ہاتہہ میں زیتون کی شاخ ہے کہ یہ صلح اور امن کی ضامن ہے وای برحال آں قوم کہ اس قوم فوج کو انتقام لینے کے لئے برانگیختہ کرے۔ جملہ قصبات ودیہات کے رہنے والوں کے سامنے صلح امن اور حفاظت پیش کیجاتی ہے۔

لوگونکو اُبہارنے اور اشتعال دلانے میں پوپ نے جملہ مذہبی ذریعوں سے کام لیا۔ تمام دیہات میں اعلان خطرہ کے گہنٹے بجنے لگے اور چالیس گہنٹہ کی علی الاتصال عبادت تجویز ہوئی۔ ہر قسم کی رعایت کے وعدے کئے گئے۔ حتیٰ کہ خرق عادات سے بہی کام لیا گیا کہ لوگ اچہی طرح برانگیختہ ہوجائیں۔ نپولین نے صرف چار ہزار اٹلی کے اور ساڑہے چار ہزار فرانسیسی سپاہی لئے۔ پہلے تو اُسکا سات ہزار دشمنوں سے جو بماتحتی کارڈنیل لبکا C. Busca کے دریاے سینو Senio کے کنارے مورچہ بند تہے مقابلہ ہوا۔ بہار کا موسم تہا۔ شام جہک رہی تہی کہ فرانسیسی فوج دریا کے کنارہ پہونچی ان پادری لوگوں نے جو دنیوی جنگ کی اسلحہ کے عادی نہ تہے صلح کا جہنڈہ بہیجکر کہلا بہیجا کہ کارڈنیل انچیف صاحب فرماتے ہیں کہ اگر فرانسیسیوں نے آگے قدم رکہا تو یقیناً اُنپر فیر کردئے جائینگے۔ یہ خوفناک دہمکی تمام فوج میں معلوم ہوگئی اور اسپر سپاہیوں

نے بڑی مسرت کے نعرے مارے۔ نپولین نے جواب دیا کہ مجھے کارڈنیل انچیف صاحب کے فیرونکے سامنے ہونے سے سخت ہی افسوس ہے لیکن چونکہ فوج بہت تنگی ہوئی ہے اگر پادری صاحب اجازت دیدیں تو آج کی رات دریا کے کنارے پڑ رہے۔

رات کی تاریکی میں فوج کا ایک جزو دریا کے پار بھیجدیا گیا کہ پوپ کی فوج کا عقب گھیرے اور صبح کو ایک گھنٹہ کی جنگ نے یا تو ہر شخص کو خاک وخون میں ملادیا یا نپولین کے ہاتھ میں اسیر کرادیا۔ پھر بہ سرعت تمام آگے بڑھکر فرانسیسی اسیدن فینزا Faenza میں پہونچے۔ پھاٹک بند ہوگئے اور فصیلوں پر توپیں چڑہا دی گئیں اور انبوہ نے بڑے جوش مذہبی سے ہر قسم کا مقابلہ کرکے فرانسیسی سپاہیونکو خشمگیں کردیا۔ فوراً پھاٹک توڑ ڈالے گئے اور فرانسیسی سپاہی شہر میں گھس پڑے اور بڑے شور وغل کے ساتھ شہر لوٹ لینے کی اجازت مانگی۔ وہ کہتے تھے کہ یہی تو پیویا ہی کا سا موقع ہے۔ نپولین نے جواب دیا نہیں یہ پیویا کی حالت نہ تھی کیونکہ وہاں تو لوگوں نے اطاعت کی قسم کھاکر بغاوت کی تھی اور ہمارے سپاہیونکو جو اُنکے مہمان تھے قتل کرڈالنے کا ارادہ کیا تھا لیکن ان لوگوں کو لودھوکا دیا گیا ہے اور اُنکو نرمی سے مغلوب کرنا چاہیئے۔ تمام قیدی جو پیاں اور سینیو Senio کی جنگ میں گرفتار ہوئے تھے فینزا Faenza کی خانقاہ کے باغ میں جمع کئے گئے۔ ان لوگوں سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ نپولین الحاد۔ ظلم۔ اور معصیت کا شیطان ہے اب خوف سے اُنکے ہاتھ پاؤں میں رعشہ ہوگیا تھا اور یقین تھا کہ وہ گولی سے مار دیئے جائینگے۔ اور باغ میں وہ اسی غرض سے جمع کئے گئے ہیں۔ جسوقت نپولین باغ میں پہنچا وہ زمین پر پیشانیاں رکھکر امان مانگنے لگے۔ نپولین نے زبان اٹلی میں اُن سے خطاب کیا اُس کا لہجہ اسقدر شیریں تھا کہ معلوم ہوتا تھا دلوں پر وہ سحر کا کام کررہا تھا نپولین نے کہا کہ میں اٹلی کے سب باشندوں کا خیر خواہ ہوں۔ تمہارے درمیان میں فقط اس غرض سے آیا ہوں کہ تم کو نفع پہنچاؤں۔ تم آزاد ہو۔ چلو اپنے اپنے گھروں کو جاؤ اور سب سے کہدو کہ فرانسیسی مذہب نظم ونسق۔ غربا اور مظلولوں کی دوست ہیں۔ پھر نپولین باغ سے خانقاہ کے نعمت خانہ میں گیا جہاں افسر جمع تھے۔

اور بہت دیر تک اُنسے دوستانہ بے تکلفی سے باتیں کرتا رہا اُس نے اُن کے سامنے اپنے مقاصد اور خواہشات کی شرح کی۔ اٹلی کی آزادی کا تذکرہ کیا اور پوپ کی حکومت کے نقصان بیان کئے اور کہا دیکھو انجیل مقدس کے مطالب سے اُسے کسقدر انحراف ہے اور اُن کو آگاہ کیا کہ کسقدر خونریزی ہوگی اگر اُس کی زبردست اور قواعدواں فوج سے مقابلہ کیا۔ پھر اُن کو اجازت دی کہ اپنے مکانونکو جائیں اور کہا کہ "میرے رحم کا یہ معاوضہ ہے کہ میرے اغراض اور میرے دل کے خیالات سب لوگوں سے جاکر اچھی طرح بیان کرو" یہ لوگ اب نپولین کے اُسیقدر مداح تھے جسقدر پہلے اُنکے خیالات اس کی طرف سے برہم کئے گئے تھے۔ اٹلی کے تمام دیہات و قصبات میں وہ منتشر ہوگئے اور بڑی تعریف سے نپولین کی فیاضی اور رحم کے تذکرے کرتے تھے۔

انکونا Ancona میں نپولین کو رومیوں Romans کی ایک اور فوج ملی۔ اس فوج کو بڑی احتیاط سے گھیر کے قید کرلیا گیا اور ایک جان بھی تلف نہ ہونے دی اور ہرچند لفظیں اُن سے ایسی کہدیں کہ یقین کے سکتے اُن کے دلوں پر بیٹھ گئے اور اُن کو پیغامبر بنا کے پھر تمام ملک میں بھیجدیا کہ جمہوری فوج کے جنرل کے رحم اور فیاضی کا اعلان کریں۔ انکونا اس موقع سے واقع ہوا تھا کہ بحر ایڈریاٹک کا بڑا نامی بندر تھا۔ لیکن اُس کی لنگر گاہ کو ایسی غفلت کی حالت میں چھوڑ رکھا تھا کہ ایک جنگی جہاز بھی اُس میں داخل نہو سکتا تھا۔ نپولین نے فوراً اُس کے استحکام اور ترقی کی تجویزیں طے کردیں اور بڑی بڑی تعمیریں جو بعد کو عمل میں آئیں نپولین کے فہم و دوراندیشی کی دائمی یادگار رہیں گی اور اب تین عرشوں کا جہاز اُس میں بحفاظت تمام لنگر انداز ہو سکتا ہے۔

لوریٹو میں حضرت مریم کی ایک سنگین مورت تھی اور اُس کو بہشتی مورت کہتے تھے اور اس سے یہ اعجاز منسوب کیا گیا تھا کہ پوپ صاحب کے مذہب کو اس وقت چونکہ بڑا خطرہ ہورہا تھا یہ مورت اسوجہ سے روتی تھی۔ عوام کو اس سے بلا کا جوش ہورہا تھا۔ نپولین نے اس پاک مورت کو منگوایا اور اُس شعبدہ کو جس سے بذریعہ شیشہ کے دانوں کی لڑی کے آنسو بہتے ہوئے معلوم ہوتے تھے ظاہر کردیا اور پادری کو اس

خطا پر کہ شعبدہ بازی سے وہ مخلوق کو فریب دیتا تھا اور جملہ مذہب کی جس سے توہین ہوتی تھی قید کردیا۔

پوپ کی تمام ریاست میں فرانسیسی جلاوطن پادری بھرے ہوئے تھے اوڈائرکٹری سے نپولین کو ہدایت تھی کہ اُن کو ملک بدر کردے۔ ان مصیبت زدوں کو کوئی امید باقی نہ تھی اور چونکہ مخالفین سرکار کے ظلم و تعدی یہ دیکھ چکے تھے موت کو یہ برسر رسیدہ سمجھے ہوئے تھے۔ ان پادریوں میں سے ایک پادری جو اپنی جلاوطنی سے تنگ آگیا تھا اور موت کو یقینی سمجھ چکا تھا نپولین کے پاس آیا اور کہا "میں تارک وطن ہوں اور بہت جلد میری جان کا خاتمہ کردیجئے"۔ لیکن جسوقت نپولین نے اُس سے پُراخلاق اور دلی ہمدردی کی باتیں کیں اور یقین دلادیا کہ وہ خود اور تمام دوسرے پادری جملہ خطرات سے محفوظ رکھے جائیں گے تو اس بدحواس پادری کو خواب سا معلوم ہوتا تھا اس کے بعد نپولین نے اعلان کردیا کہ ان مصیبت زدہ پادریوں کو سب سپاہی اپنا بھائی اور ہموطن خیال کریں اور بڑی مہربانی سے پیش آئیں۔ تابع فرمان سپاہی فوراً اپنے محبوب سپہ سالار کی طرح صاحب مروت بن گئے۔ اسکے بعد تو پھر ایسے ایسے واقعات پیش آنے لگے کہ جنھیں دیکھکر دل پر بڑا اثر پڑتا تھا۔ بہت سے سپاہیوں نے اپنے سابق پادریوں کو پہچانا اور یہ بیچارے جلاوطن پادری جلنے بہت عرصۂ دراز سے سوائے ذلت و خواری کے اور کسی قسم کا اچھا برتاؤ ہوا ہی نہ تھا۔ شکرگذاری سے رونے لگتے تھے۔ جس وقت اُن سے عزت و محبت کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔

اس رحم دلی کی بدولت نپولین پر بڑا الزام لگا اس کے جواب میں اُس نے ڈائرکٹری کو لکھا کہ "کیونکر ممکن ہے کہ ان مصیبت زدہ لوگوں پر ترس نہ کھایا جائے وہ تو ہمیں دیکھکر رونے لگتے ہیں"۔ یہ فرانسیسی تاریک وطن پادری اٹلی کی خانقاہوں میں جہاں انھوں نے پناہ لی تھی بار ہو گئے تھے اور فرانسیسی فوج کی آمد پر اٹلی کے قسیس اُن کو اس عذر سے نکالدینے پر آمادہ بیٹھے تھے کہ ان تارکان وطن کو پناہ دینے سے فرانسیسی فوج اُن سے ناراض ہوجائے گی۔ جملہ خانقاہوں میں نپولین نے حکم

عام بھیجدیا کہ ان فرانسیسی تارکان وطن کی ہر صورت سے خاطر و مدارات کی جاوے اور جملہ ضروری اشیا ان کے لئے مہیا کی جاویں پھر اس نے اسی مخفی عرق ظرافت سے جو اس کی فطرت میں دوڑی ہوئی تھی کہا کہ "فرانسیسی پادری ان جملہ مہمان نوازیوں کا بدلہ بازار کے نرخ دعائیں اور نمازیں پڑھکر کردیں"۔ نپولین نے انکونا Ancona میں دیکھا کہ یہودیوں پر غیر قابل برداشت ظلم ہو رہا ہے اور اس نے تمام مصائب سے ان کو رہائی بخشی۔

نیپلس کے دربار نے نپولین کو ڈرا دینے کی توقع سے کہ پھر وہ مقدس شہر روم پر چڑھائی نہ کرے اور علانیہ نپولین سے شمشیر بکف ہونے کی جرات نہ کرے اس کے لشکرگاہ میں جاسوسی کے لئے ایک وزیر روانہ کیا۔ اس سفیر نے جس کا نام پرنس پگناٹلی Pignatelli تھا بڑی مہربان اور رازدارانہ وضع بناکر ملکہ نیپلس Naples کی ایک چٹھی نپولین کو دکھائی جس میں لکھا تھا کہ "پوپ صاحب کی حفاظت کے لئے تیس ہزار فوج بھیجی جائیگی"۔ نپولین نے اس کے جواب میں کہا کہ "میں آپ کا مشکور ہوا کہ آپ نے یہ ثبوت دوستی دیا لیکن اس کا عوض بھی میں اسی طرح کروں گا"۔ چنانچہ نیپلس کے متعلق ایک مقفول ڈھولکر اس نے ایک مراسلہ کی ایک نقل نکالی جس سے معلوم ہوا کہ نپولین کو ملکہ کے صرف ارادہ سے آگاہی نہ تھی بلکہ اس میں شرط تھی کہ اگر ایسا ارادہ عمل میں آیا تو تیس ہزار فوج سے ملکہ کے شہر پر یورش کی جائیگی اور خاندان شاہی مجبور کردیا جائیگا کہ جزیرہ سسلی Sicily میں جاکر پناہ لے۔ یہ دیکھ کر پگناٹلی حیرت میں ہوگیا اور اس نے اسی رات میں نہایت مخفی طور سے ایک قاصد روانہ کرکے ملکہ کو تمامی حالات سے مطلع کردیا۔ اور پھر ملکہ یا نیپلس کے دربار نے کان نہ ہلایا۔

اب نپولین روم سے تین منزل تھا ویٹیکن Vatican میں ہل چل مچ رہی تھی اور نپولین کے صدر مقام ٹولن ٹینو Tolentino میں فوراً ایلچی بھیجے گئے کہ فاتح سے رحم کی ملتجی ہوں۔ گاڑیوں میں گھوڑے جوڑ چکے تھے اور پوپ پائس ششم Pious VI فرار ہو جانے کو زینہ سے اتر رہا تھا کہ نپولین کا قاصد پہنچا اور کہنے لگا کہ کسی ذاتی خطرہ سے گھبرانے کی بات نہیں نپولین تو صرف صلح کی خاطر لڑتا ہے۔

چونکہ پوپ کی دغابازی اور سخت مخالفت سے ڈائرکٹرز کو سخت غصہ تھا اُنھوں نے نپولین کو تاکید کر دی تھی کہ پوپ سے کسی قسم کا معاہدہ وغیرہ نہ کیا جائے بلکہ دنیوی طاقت واختیارات سے وہ فوراً معزول کر دیا جائے لیکن نپولین انسان کی پرجوش فطرت کو ایسا اچھا سمجھے ہوئے تھا کہ اُس نے ایسے انقلاب کا ارادہ نکیا اور ڈائرکٹروں کی منشا کی کچھ پروا نہ کر کے اُس نے پوپ کا وہی عزت و احترام کیا جو اُس کے دینی و دنیوی اقتدار کے شایاں تھا اور ٹولن ٹینو کا عہدنامہ جلد مرتب ہوگیا اُس کی سادی سادی شرائط یہی تھیں کہ پوپ فرانس سے صلح رکھے اور سس پڈین ریپبلک *Cispadane Republic* کو تسلیم کرے اور صلحنامہ سابق کی جملہ شرائط پر ایمان داری سے کاربند رہے۔ فاتح کی اُس نرمی پر پوپ تک نے اُس کی تعریف کی۔ نپولین نے انکوئزیشن (یہ دین اور ریاکاری کی تحقیقات اور سزا دینے کا محکمہ) توڑ دینے پر بہت اصرار کیا لیکن پوپ کی دل دہی کی خاطر جس نے نپولین کو یقین دلایا کہ یہ محکمہ اب کوئی مذہبی وضع کا محکمہ نہ تھا بلکہ ایک نوع کا محکمہ پولیس تھا۔ نپولین اپنے اصرار سے درگذرا۔ یہ جملہ امور نو روز میں انجام کو پہونچے اور اب نپولین مانٹوا کو واپس گیا اور وائنا پر یورش کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوا۔

باوجودیکہ نپولین نے ان فتوحات میں حد درجہ کی نرمی سے کام لیا تھا تاہم نہایت ہی سخت بدنام کرنے والی تہمتیں اُس کے دشمنوں نے تمام یورپ میں شائع کر دیں اور رومن کیتھولک لوگوں کو مشتعل کرنے کی نیت سے اُنھوں نے نپولین پر یہ بہتان باندھا کہ اُس نے پوپ کو اُسکے سر کے سفید بال پکڑ کر کمرہ سے باہر کشاں کشاں نکالا ایک دن نپولین انھیں زہر آلود بہتانوں میں سے ایک بہتان پڑھ رہا تھا اور کبھی تو اپنے کندھے سکوڑتا جاتا تھا اور کبھی قہقہہ مار کر ہنستا تھا اور ذرا بھی غصہ کا نشان ظاہر نہ کرتا تھا پھر اُس نے ایک شخص سے جس کو اس بات پر تعجب ہوا کہ اُسے بُرا کیوں نہیں معلوم ہوتا کہا بھائی رنج تو سچی بات پر پہونچتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ میری فطرت میں عیاشی کا میلان نہیں ہے اور علاوہ بریں ہجوم کار سے مجھے ان بُرائیوں کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی کہاں ہے۔ تاہم دنیا میں ایسے ایسے لوگ ملیں گے جو ان سب باتوں کا

یقین کرلیں گے لیکن اس کی دوا ہی کیا ہے؟ اگر کسی کے سر میں یہی سما جاوے کہ وہ یہ چھاپ دے کہ پولین کے تمام جسم پر بال نکل آئے ہیں اور چاروں ٹانگوں پر چلتا ہے تو بہت سے بزرگ ایسے نکلیں گے کہ اس کو بھی یقین کرلینگے اور کہیں گے کہ بخت نصر[1] کی طرح خدا نے مجھے سزا دی ہے اور پھر اس پر میں کیا کرسکوں گا اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے۔

[1] بخت نصر۔ قدیم زمانہ میں اس ظالم بادشاہ نے بیت المقدس کو لوٹ کر برباد کیا اور بڑے معبد سے تمامی ظروف طلائی جو نہایت واجب التعظیم یقین کئے جاتے تھے نکال لے گیا اور حضرت دانیال پیغمبر کو کہ وہ ہنوز بچے تھے معہ دوسرے شخصوں کے قید کر لے گیا اور نشۂ بادۂ کبر و غرور میں ایسا بدمست ہوگیا کہ اُن طلائی ظروف میں شراب پی۔ خدا کا قہر پھر تو بخت نصر پر نازل ہوگیا۔ اُسے ایسا جنون ہوا کہ صحرا کو نکل گیا اور گدھوں کی طرح گھاس کھاتا اور شبنم میں رہتا۔ اُس کا بیٹا اُس کی جگہ تخت نشین ہوا لیکن وہ بھی بخت نصر کی طرح بدبخت تھا۔ انھیں ظروف طلائی میں جشن کے درمیان شراب پی۔ اُسی وقت دیوار پر ایک ہاتھ نمودار ہوا اور کچھ لکھدیا۔ جو کسی سے نہ پڑھا گیا۔ آخر میں دانیال پیغمبر نے پڑھا اور کہا "آج شب میں تیری حکومت کا خاتمہ ہے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، صبح کو بادشاہ مارا گیا اور سلطنت فارس والوں کے قبضہ میں پہونچی ۱۲۔ مترجم۔

(۵)

وینس کو النسانیت سے مشورہ دینا۔ ورجل Virgil کی عزت کرنا۔ اعلان۔ پرنس چارلس Charles کا ٹیگلیا منیٹو Tagliamento۔ غریب سپاہیوں کا جوش۔ ٹارویس Tarvis کی جنگ۔ آرچ ڈیوک A. Duke کی فراری۔ تجویز صلح سے جو نپولین نے پیش کی انکار کیا جانا۔ وائنا میں پریشانی۔ صلح کے بارہ میں خط و کتابت وینس کی بغاوت وینس کے ایلچی۔ نپولین اٹلی کا فاتح۔ ویل ٹے لائن Valtaline نپولین کی طاقت۔

مانٹوا فتح ہوگیا تھا آسٹریا والے اٹلی سے نکالے جا چکے تھے اور پوپ بچوں کی طرح ذلت و خواری سے فاتح کے رحم کی التجا کر چکا تھا۔ تاہم آسٹریا نے جمہوری فرانس کے ساتھ صلح کرنے سے انکار کیا اور نڈر استقلال سے دوسری جنگ کے واسطے سامان جمع کرنا شروع کئے۔ نپولین نے براہ راست وائنا پر یورش کرنے کا مصمم ارادہ کیا اس کا مدعا صلح سے منافع سے مراد تھی۔ کسی اور طریقے سے صلح ہونا ممکن نہ تھا۔ یہ مہم بڑی بے باکانہ تھی۔ اس نے اپنی فوج اور اپنے ملک فرانس میں اٹلی کا کل عرض چھوڑ کر کارنک الپس Carnic Alps کی ناہموار چوٹیاں پار کرنے اور صرف پچاس ہزار فوج سے روئے زمین کی نہایت زبردست اور منکبر سلطنتوں میں سے ایک سلطنت کے مرکز میں گھس جانے کی سعی میں

دو کروڑ آدمی رہتے تھے تیاری کی۔ نپولین نے ونیس سے میل کر لینا چاہا اور اُس کی گورنمنٹ کو لکھا کہ تمھارے تمام ملک پر بغاوتی اصول کا گاڑھا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ میرا ایک لفظ تمھارے جملہ صوبجات میں شعلۂ بغاوت کو مشتعل کر دیگا۔ تم فرانس سے میل کر لو اور اپنی طرز حکومت میں وہ ایک ایسی اصلاحیں کرو جو رعایا کی بہبود کی سئے لابدی ہیں تو ہم رعایا کی رائے کو ٹھنڈا کر دینگے اور تمھاری حکومت کو قایم رکھیں گے۔ اس سے زیادہ بہتر دور اندیشی اور انسانیت کا مشورہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔

ونیس کی مغرور حکومت امراء نے میل کر لینے سے انکار کیا اور ساٹھ ہزار آدمیوں کی فوج کھڑی کر لی جو نپولین پر پیچھے سے حملہ کرنے کو ہر وقت تیار تھی اور کہا کہ ہم فریقین میں سے کسی کے شریک نہ ہونگے بلکہ علیحدہ رہیں گے۔ نپولین نے جواب دیا کہ اچھا تم علیحدہ رہو لیکن آئندہ یاد رکھیو کہ اگر تم نے علیحدگی سے انحراف کیا یا میری فوج کو چھیڑا یا میرے رسالہ میں مخل ہوئے تو بدلہ بھی ایسا لونگا کہ یاد ہی کروگے۔ میں اٹلی پر یورش کرتا ہوں اپنی سپاہ چالچلن جو اٹلی کے درمیاں میری موجودگی کی حالت میں معاف ہو سکتا تھا اس وقت جبکہ میں آسٹریا میں ہونگا معافی کے قابل نہ ہوگا اور جس دم ونیس دغابازی کریگی اسی دم اُس کی آزادی کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔

مانٹوا ورجل[1] Virgil کی پیدایش گاہ تھا۔ اٹلی یا آسٹریا نے اپنی عیاشی اور خوشحالی اور بے فکری کے ایام میں اس مانٹوا کے شاعر کی کوئی یادگار قایم نہ کی۔ لیکن جیسے کہ محصور شہر کے گرد نپولین کے توپچانے گرجنا موقوف ہوئے اور جنگ کا دھواں ابھی فرو ہوا تھا کہ نوجوان فاتح نے جس کو امن و عافیت کی لطافت میں جنگ کی بربادی سے زیادہ لطف آتا تھا اسی حالت میں کہ جنگ کا تلاطم فرو ہوا تھا اور مخالف اقوام کی سازشوں سے اُسے مقابلہ تھا ایک مقبرہ تعمیر کرایا اور اس لازوال شاعر کی یادگار میں ایک دھوم دھام کا جشن مقرر کیا۔ اس طرح اُس نے ذہنی عظمت پر شہرت کا سہرا باندھا اور ذلیل اٹلی والوں کو اپنے آبا و اجداد کی عظمت سے ہمسری اور

---

[1] ورجل اٹلی کا نامور شاعر تھا۔ ۱۲ مترجم

اس کی قدر کرنے کی سعی کرنا سکھایا۔ پھر امن وعافیت کی مرغوب پیرویوں سے موڑ کر پورے عزم وہمت سے اپنے ملک کے بیدرو حملہ آوروں کے تعاقب کی طرف متوجہ ہوا۔ شہر میں دس ہزار سپاہ اس غرض سے چھوڑ کر کہ وہ اٹلی کی ریاستوں کو دیکھے رہے۔ نپولین نے شروع مارچ ۱۷۹۷ء میں اپنا صدر مقام بسینو کو منتقل کر دیا اور پھر اس نے جوش دلانے والا اعلان اپنی فوج میں بھیجا جو بگل کی آواز کی طرح متحیر اور مخالف یوروپ کی سلطنتوں میں گونجنے لگا۔

"اے سپاہیو۔ اُس مہم نے جو ابھی ختم ہوئی تم کو شہرت لازوال دی۔ تم چودہ بڑی جمی ہوئی اور ستر چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں فتحمند ہوئے......۔ ایک لاکھ سے زائد قید کئے۔ پانسو بھاری اور دو ہزار چھوٹی توپیں اور آہنی پیپوں کی دو قطاریں تم نے چھین لیں تم ہی نے جمہوریت کے زمانہ میں فوج کی کفالت کی اس کے علاوہ ساٹھ لاکھ ڈالر تم نے سرکاری خزانہ کو بھیجے اور اپنے قومی عجائب خانہ کو اٹلی کی قدیم وجدید تصویروں سے رونق دی جن کی تیاری میں تین ہزار برس صرف ہوئے تھے تم نے یوروپ کے اچھے سے اچھے ملک فتح کر لئے اور سکندر اعظم کی پیدائش گاہ مقدونیہ کے مقابل بحر ایڈریاٹک پر یہ پہلا موقع ہے کہ فرانس کا پھریرہ لہرا رہا ہے اس سے بھی زیادہ کارہائے نمایاں تمھارے منتظر ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تم اپنے کو اُن کا مستحق ثابت کرو گے۔ منجملہ اُن تمامی اعدا کے جنھوں نے ریپبلک کا دم اس کی طفلی میں گھونٹ دینا چاہا تھا اب ایک صرف آسٹریا کا شاہنشاہ تمھارے سامنے باقی ہے آؤ اُس کے موروثی ملک کے مرکز میں گھس کر صلح کی تلاش کریں وہاں تم کو بہادر آدمی ملینگے جن کے رسوم ومذہب کی تم عزت کرنا اور اُن کے مال کی تم حفاظت کرنا۔ یاد رکھو کہ ہنگری کی قوم میں تم جو سفے لے جاتے ہو وہ آزادی ہے"۔

اب آسٹریا کی فوجیں شاہنشاہ کے بھائی آرچ ڈیوک چارلس A.D. Charles کے سپرد ہوئی تھیں۔ اُس کے چال چلن کو اُس کے فیاض مخالف نپولین کے لفظوں سے زیادہ بہتر طور پر کوئی بیان نہیں کر سکتا ہے۔ نپولین نے کہا ہے "پرنس چارلس کا دہ

چال چلن ہے کہ الزام کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اُس کی روح شجاعان زمانۂ قدیم کی طرح ہے اور دل طلائی زمانہ کا ہے وہ نیک آدمی ہے اور بادشاہ کے لئے جب لفظ نیک کہا جاتا ہے تو اس میں سب باتیں آجاتی ہیں "

شروع مارچ میں پرنس چارلس جو نپولین کا ہم عمر جوان تھا اور دریائے رین کے معرکوں میں نام کر چکا تھا پچاس ہزار فوج کی سرداری میں دریائے پیو کے کنارہ خیمہ زن ہوا سلطنت آسٹریا کے دوسرے حصوں سے چالیس ہزار فوج اور اُس کی کمک کو آرہی تھی اور اس طرح اُس کے پاس فرانسیسیوں کے مقابلہ کو نوّے ہزار فوج ہو جانے کو تھی نپولین کے پاس معہ نئی کمک کے جو فرانس اور اٹلی سے اس کو ملی تھی پچاس ہزار سپاہ تھی اور اسی سے وہ ایسی مہم جس میں بظاہر کامیابی کی کوئی صورت نہ تھی شروع کرنے کو تھا۔ اب تمام یورپ ان دونوں مردان میدان کو دیکھ رہا تھا اور اب سب کا یہ خیال تھا کہ نشہ فتح سے سرخوش نپولین اب ایسے مہلکہ کی طرف جا رہا ہے جہاں سے رہائی محال ہے۔ لیکن یہ تو کبھی ہوا ہی نہیں کہ جوش میں آکر نپولین رائے صائب کے رستہ سے علیحدہ ہو جائے اُس کی تجویزیں بڑی عمیق تھیں اور اُس نے جملہ مٹ بھیڑوں کے موقعے اچھی طرح انداز کر لئے تھے۔

موسم سرما کا طوفان آلپس کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کے چاروں طرف ہنوز شور برپا کئے ہوئے تھا اور یہ ممکن خیال نہ کیا جاتا تھا کہ ایسے شروع موسم میں ایسی زبردست رَد کے پار کرنے کا ارادہ کیا جائیگا۔ جس وقت نپولین نے کوچ کا حکم دیا تو باد و باران کا طوفان خوفناک زمین و آسمان میں شدت سے چل رہا تھا۔ اپنی معمولی سرعت سے فوج دریائے پیو Piave کے کنارہ پہونچی۔ آسٹریا والے فرانسیسیوں کی بھوت صورت اس طوفان عناصر میں دیکھکر اور اُن کے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہونے کی وجہ سے قریب چالیس میل کے دریائے ٹگلیامنٹو Tagliamento کے مشرقی کنارہ پر ہٹ گئے۔ نپولین بھاگتے ہوئے دشمن کے تعاقب میں چلا گیا۔ ۱۰ مارچ کو ۹ بجے صبح کے فرانسیسی دریا کے کنارہ پہونچے۔ یہاں انھوں نے پتھر دل پر بہتا ہوا ایک عریض دریا دیکھا جسکا گھاٹ

دشوار گذار تھا۔ شاہی فوج بڑی شاندار صفوں میں ایک وسیع میدان کے درمیان دوسرے کنارے لشکر زن تھی اور توپخانے اس طرح لگا رکھے تھے کہ تمام سطح آب صاف زد میں تھی اور پیدلوں کی لمبی لمبی قطاریں سنگینیں چڑھائے گولیوں کا مینھ برسانے کو تیار ظاہر میں اگلے حصہ گویا فتح ظاہر کر رہی تھیں۔ اس پر رعب فوج کے بازوؤں پر بڑے بڑے رسالے اپنے چنچل گھوڑوں پر منتظر تھے کہ دشمن پراگندہ اس کنارہ اترے تو ٹوٹ پڑیں۔

فرانسیسی فوج تمام شب پرخلاب سڑکوں اور پہاڑ کی گھاریوں میں چلی ہوئی آئی تھی تاریکیِ شب کے ساتھ ہی طوفان بھی فرو ہو گیا اور جیسے ہی فرانسیسی فوج دریا کے کنارہ پہونچی موسم بہار کی گرم صبح کا آفتاب بڑی آب و تاب سے نمودار ہوا سپاہیوں کی وردیاں بھیگی ہوئی۔ مینہ میں شرابور اور کیچڑ میں سنی ہوئی تھیں۔ تاہم یہ چالیس ہزار سپاہی معہ اپنی کانیوں۔ جھنڈوں شاندار گھوڑوں اور مدھا بینڈ باجوں کے جس وقت وہ دھوپ میں دریائے ٹکلیمانٹو کے کنارہ سبزہ زار میں کوچ کر رہے تھے ایک جبروتی لشکر نظر آ رہے تھے لیکن یہ دریا اُنکے سامنے ایک سخت مہیب روک تھا۔ پھر اس دریا کے علاوہ دشمنوں کے انبوہ منہ مورچوں میں اور مہولناک توپیں جن کی نالیں گراب سے منہ تک بھری ہوئیں کہ آگے بڑھتے ہوئے دشمن کو صاف کر دیں اور بے شمار قد یہ گھوڑے جو حملہ کرنے کے ہوتے تھے بظاہر ایسی روکیں تھیں جو کوئی بشری عزم و ہمت پار کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے

اپنے مقابل یہ پوری تیاری دیکھکر نپولین نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ دشمن کی زد کے بیت کھانا پکانے کی تیاری کریں یہ پرجوش صفیں گویا بزور طلسم ایک آن کی آن میں باہم مل کر کھانا پکانے میں مصروف ہو گئیں۔ ہتھیار ایک طرف رکھدئے گئے اور سپاہی ہری ہری گھاس پر جو وادی میں موسم بہار کے آفتاب کی شعاعوں میں پھوٹ رہی تھی لیٹ گئے چولھوں میں آگ سلگنے لگی اور دیگچوں میں کھانے پکنے لگے اور سپاہیوں کے جھولے کھل گئے اور غول کے غول بےفکری اور مسرت سے کھانے پر جمع ہوئے۔

آرچ ڈیوک چارلس نے یہ دیکھکر کہ جب تک اُس کے تھکے ہوئے سپاہی کھانا کھا لینگے

نپولین دریا عبور کرنے کا ارادہ نہ کریگا حکم دیا کہ اُس کی فوج پیچھے لشکر گاہ کو ہٹ جاے جب بالکل سناٹا ہوگیا اور آسٹریا والے اپنی حفاظت کی جانب سے بے فکر ہوگئے تو عجیبا نپولین نے پہلے سے تجویز کر دیا تھا بگل دے دیے گئے۔ فرانسیسی سپاہیوں کو تو فوراً تیار ہوجانے اور کام کرنے کی مشقیں چڑھی ہوئی تھیں ہی ایک آن واحد میں مسلح ہوگئے اور صفیں باندھ دریا میں گھس پڑے اور جب تک آسٹریا کی فوج کو اُس کی حیرت و پریشانی سے افاقہ ہوا آدھا دریا پار کر لیا۔ فرانسیسیوں کی یہ چال اس سرعت سے عمل میں آئی کہ خیال سے باہر ہے اور آسٹریا والے حیرت میں ڈوب گئے اس خوبی و خوبصورتی سے مختلف فوج کے جزو دریا کے دوسرے کنارے پہو پچے کہ جس طرح میدانِ قواعد میں ہوا کرتا ہے۔ آسٹریا کی فوج بھی حتی الامکان سرعت سے جمع ہوئی لیکن اب تو اسقدر دیر ہوچکی تھی کہ جتنی نہ چاہئے تھی۔ نہایت ہی خونریز جنگ واقع ہوئی۔ نپولین ہر موقع پر کامیاب رہا اور شاہی فوج جس کی تعداد اب بہت کم رہ گئی تھی زمین کو مقتولوں کے لہو سے لال چھوڑ کر بھاگی اور کمک کا جو اُس کی مدد کو آرہی تھی انتظار کرنے لگی۔ نپولین نے اس کا تعاقب کیا۔ اور اُس پر ہر لحہ حملے کئے اور دم زدن کی مہلت نہ دی کہ اُس کی بدحواسی سے اُس کو فرصت ملے۔

آسٹریا کی فوج جسے اس طرح اچانک اور یکایک ہزیمت ہوئی نہایت بیدل ہوئی۔ شادمان فرانسیسی جو اپنے محبوب جنرل کو اب قطعی لافتح یقین کرنے لگے تھے بڑی ہوس سے خطرناک اور بیباک موقعوں کی جستجو کرتے تھے اور قہقہہ مار کر اور پُرمذاق باتیں کرکے آزادی کے ترانوں سے آسمان سروں پر اٹھائے ہوئے تھے اور دشمن کی گھنی گھنی صفوں میں گھس گھس جاتے تھے۔ فوج کے مختلف دستے بڑے بڑے شجاعت کے کام کرنے اور جان سے بے پروائی ظاہر کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور بختے تھے۔ ہر گرمھی۔ ہر ایک درّہ کوہ اور ہر ایک تیز بہنے والے دریا پر آسٹریا والے تعاقب کرنے والی فوج کو روکنے کے لئے مقابلہ کرتے تھے۔ لیکن نپولین دیو کی مانند اُن پر حملہ آور ہوتا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کی صفوں پر بربادی نازل کرتا۔ اُس نے آسٹریا والوں کو

دامنِ کوہ تک بھگا دیا اور پہاڑ کی سیدھی چڑھائی پر اُن کا پیچھا کیا۔ طوفان باد اور دم روک دینے والے برف پر نپولین بگل کی چیخوں کے ساتھ حملہ آور ہوتا اور اُس کی فوج متحدہ النسان و عناصر کے ساتھ جنگ کرنیمیں شادماں تھی۔ تعاقب کرنے والے اور بھاگنے والے کارنک Carnic پہاڑ کی چوٹیوں پر جا پہونچے۔ یہ وہ مقام تھا جہاں برف کبھی نہیں پگھلتی بڑے بڑے بحر الثلج جو قدیم الایام کی یادگاریں تھیں چاروں طرف پھیلے ہوئے فوجوں کے قدموں تلے بادل پھر رہے تھے۔ اور عظیم الشان صنوبر کے درختوں پر چکر کاٹنے اور بولنے والا اعقاب اُن سے بہت نیچے کوہی چوٹیوں پر تھا۔

یہاں آسٹریا والوں نے خوب جی توڑ کر مقابلہ کیا۔ طوفان باراں ڈھلے ہوئے سنگ سخت کے کگاروں۔ برف کے میدانوں۔ اور انباروں کے پیچھے جن کو فرانسیسی پار نہ کر سکتے تھے اُنھوں نے نہ تھکنے والے تعاقب کرنے والوں کے مقابلہ میں مورچے قایم کئے۔ لمبی اور تنگ کوہی گھاریوں میں بھاگنے کے لئے اترنا اور فرانسیسیوں کا تعاقب میں ہونا اور ہر ایک برباد کرنے والے سامان گولیاں گولے مارنے اور چٹانیں لڑھکانے سے اُن کی خبر لینا ایسی مصیبت تھی کہ جس کے مقابلہ میں ہر دوسرے خطرہ کا سامنا کرنا گویا آسان تھا۔ وہ لڑائی جس نے اس مسئلہ کا فیصلہ کیا کوہ ٹاروس Tarvis پر ہوئی یہ موقع جنگ کے خونخوار کاموں کے لئے ایک موزوں اکھاڑہ تھا۔ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں پر باد سرد کے جھونکے چل رہے تھے اور سروں پر صرف سرد اور ابر سے صاف آسمان کا شامیانہ تھا۔ اب یہ دونوں فوجیں عفریتوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹیں حملہ کے نعرے اور مجروحوں کی کراہیں اُن بلندیوں پر جہاں کبھی عقاب نے بھی پرواز نہیں کی سنی جارہی تھیں۔ سواروں کے غول کے غول برف پر پھسلتے تھے اور سپاہی اور گھوڑے قعر ہائے عمیق میں گرتے تھے۔ کوہ ٹاروس Tarvis کی برف کے انبار لہو میں جلد لال ہو گئے اور آدمیوں کے خونِ جگر کی گرم دھاریں بحر الثلج دوامی میں منجمد ہو کر اور برف میں محفوظ رہکر عرصۂ دراز تک النسان کی باہمی بے مروتی کی ہولناک یادگار رہیں۔

آرچ ڈیوک چارلس Arch Duke Charles اب اپنے اس آخری ذریعہ سے
چارہ جوئی کرکے بھاگنے پر مجبور ہوا۔ بہت سے آسٹریا کے سپاہی اپنے ہتھیار پھینک کر پہاڑوں
کے کگاروں میں کافور ہو گئے اور ہزاروں گرفتار کر لئے گئے اور بہت سے مقتول اور نیم مدفون
برف پر پڑے رہے۔ تاہم چارلس نے جو بڑے عزم و ہمت کا مرد جری تھا اپنی فوج کے
بڑے حصہ کو قائم رکھا اور فوراً فرار ہونے کا انتظام کیا۔ فرانسیسیوں نے بڑی بیرحمی سے
تعاقب کیا اور بھاگتے ہوئے دشمن پر گولیوں کی بوچھار کی اور اوپر سے چٹانیں کی چٹانیں
لڑھکا دیں جنھوں نے ایک دم سے کمپنیاں کی کمپنیاں صاف کر دیں۔ خون آلود بدحواس
فراری آخرکار نیچے وادی میں پہونچے۔ نپولین پیچھے تعاقب میں لگا ہوا تھا۔ اب الپس پار
ہو چکا تھا اور فرانسیسی فوج آسٹریا میں پہونچ گئی تھی۔ اُنھوں نے لوگوں کو نئی زبان بولتے
سُنا۔ منظروں مکانوں اور باشندوں کی عادات سب سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اب اٹلی
میں نہیں ہیں وہ بے نظیر بہادری سے آسٹریا کے بیچ میں گھس آئے تھے اور دو کروڑ آدمیوں
کی سلطنت کے پایہ تخت پر نہ جھجکنے والے ارادہ سے یورش کر رہے تھے جس کے فصیلوں
کے پیچھے جنھیں ہزار ہا سال کی محنت نے مستحکم کیا تھا میریا تھرسیا نے حملہ آور ترکوں کا
مقابلہ کیا تھا۔

اس مہم کی آغاز کو اب بیس روز ہو گئے تھے اور آسٹریا والے الپس کے پار بھگا دیے
گئے تھے اور اب مختلف لڑائیوں سے جو کہ واقع ہوئی تھیں اپنی تعداد کا چوتھائی حصہ بنا لئے
کر کے اور اس حادثہ سے بیدل ہو کر پیچھے ہٹ رہے تھے کہ وائنا کی شہر پناہ میں مورچہ بند
ہو کر آخری جنگ کریں۔ نپولین بھی پینتالیس ہزار فوج کے ساتھ فتح کے جوش سے
باغ باغ جلد جلد اُن دریاؤں کے دہانوں کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا جو دریائے
ڈینوب میں ملتے ہیں۔

انھیں فتحمندی کے حالات میں نپولین نے حسب ذیل خط لکھکر اپنی انسانیت اور صلح کی
تمنا کا ثبوت دیا ہے اس خط سے اُس کی زبردست اور پُرآب و تاب دانائی کا ثبوت ملتا ہے
یہ خط اُس کے مشہور و معزز مخالف آرچ ڈیوک چارلس کے نام ہے۔ نپولین لکھتا ہے۔

صفحہ ۱

جنرل نخیف - مردان دلاور حالیکہ وہ جنگ کرتے ہیں صلح کی بھی خواہش کیا کرتے ہیں کیا۔ یہ جنگ چھ سال متواتر نہیں رہ چکی ہے؟ کیا ہم اپنے ہمجنسوں کو کافی نہیں مار چکے ہیں اور کیا مصیبت زدہ آدمیوں کو ہمارے ہاتھ سے پورا اندوہ و غم نہیں پہونچ چکا ہے؟ اب ہر چہار سو استراحت و آرام کی حاجت ہے۔ یورپ نے جس نے فرانسیسی ریپبلک کے خلاف کمر باندھی تھی اپنے ہتھیار ڈال دئے۔ صرف آپ کی قوم کی مخالفت باقی ہے اور اب اُس سے زیادہ شدت سے خون بہنے والا ہے جتنا کہ اب تک بہ چکا ہے۔ یہ چھٹی مہم منحوس آثار سے شروع ہوئی ہے نتیجہ کچھ ہی ہو لیکن یہ یقینی ہے کہ دونوں طرف سے ہزاروں آدمی قتل ہونگے۔ پھر باوجود اس سب کے صلح ایک دن ہم کرینگے کیونکہ آخر انجام ہر بات کا ہے اور جذبۂ عداوت بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اے جنرل صاحب بذریعہ حق پیدائش کے آپ سریر شاہی سے اسقدر قریب ہیں کہ اُن ذلیل جذبات سے جو امرا و وزرا پر بجید اثر کرتے ہیں آپ بالاتر ہیں تو کیا آپ کا پکا ارادہ ہے کہ بنی نوع انسان کے محسن اور آسٹریا کے اصلی رہائی دینے والے کے خطاب کے آپ مستحق ہوں؟ آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ مجھے اس امر سے انکار ہے کہ آسٹریا کا بزور شمشیر بچانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اُس حالت میں بھی آپ کے ملک پر کچھ کم بربادی نہ آویگی۔ رہا میں تو اگر یہ میری درخواست صلح جس کے بھیجنے کی میں عزت حاصل کر رہا ہوں ایک جان بھی بچا سکیگی تو میں اُس نیکنامی پر جو اہل قلم کے متعلق ہے بمقابلہ اُس غمناک شہرت کے جو اہل سیف کی فتحیابی اور کامیابی سے حاصل ہوتی ہے زیادہ فخر کرونگا"

اس فیاضانہ تحریر صلح پر آرچ ڈیوک چارلس نے جواب دیا کہ "میرے متعلق جسقدر کار منصبی کیا گیا ہے اُس میں اسباب جنگ کی تفتیش کرنے یا دوران جنگ کو ختم کرنے کے اختیارات مجھکو نہیں دئے گئے ہیں اور اس بارہ میں مجھے کوئی مجاز نہیں ہے لہذا دربارۂ صلح میں کوئی گفتگو نہیں کر سکتا ہوں"

اس پر لطف تحریر میں نپولین جو کہ عام آدمیوں میں سے ایک جنرل ہے شاہنشاہی اختیارات اور رتبہ سے بولتا ہے یعنی فطرتی حاکمانہ لہجہ سے جس میں کوئی تصنع نہیں پایا

جاتی گویا طفلی ہی سے اُس کو حکومت اور سلطنت رانی کی عادت تھی اور بادشاہ کا بھائی
آرچ ڈیوک چارلس اُس بلند کنگرہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنے پر مجبور ہے جس پر اُس کے
مخالف نپولین کی فائق لیاقتوں نے اُس کو پہنچایا ہے۔ مظفر و منصور نپولین تو صلح کی التجائیں
کرتا ہے لیکن آسٹریا فرانسیسی ریپلک کی آزادی کو جنگ سے بھی زیادہ حقارت کی نظر سے
دیکھتا ہے۔ اس تجویز سے انکار کردئے جانے پر نپولین کے توپخانوں کی گرج پھر سنی گئی۔
اور پہاڑوں کے اوپر اور وادی کے درمیان اپنی پُرجوش فوج کے ساتھ وہ جھپٹا اور
غنیم کو دم لینے کی مہلت نہ دی۔

ہر ایک درہ کوہ اور تیز بہتے ہوئے دریا پر آسٹریا والوں نے مقابلہ کیا اور مارے
گئے اور ہر ایک مستحکم شہر خونریزی کا منظر بنا اور بسا اوقات سٹرکو پر آسٹریا والوں کا
اس شدت سے تعاقب کیا جاتا تھا کہ بدحواس ہو جاتے تھے اور پیچھا کرنے والے رسالو
کے رہواروں کے سموں سے کچل جاتے تھے۔ آخر کار وہ ایک سلسلۂ کوہ کے قریب
جس کو اسٹیرین الپس کہتے ہیں پہونچے اور یہاں نیومارکٹ Neumarkt
کے خوفناک درہ میں جو اسقدر ہولناک مقام ہے کہ سیاحوں کے بھی ہوش اُڑتے
ہیں آرچ ڈیوک چارلس نے تعاقب کرنے والوں کو روکنے کے لئے جی کھولکر ایک
مقابلہ اور کیا لیکن کیا ہو سکتا تھا۔ خون کے دریا بہ گئے اور ہزاروں آدمی مارے گئے۔
آسٹریا والوں نے جن کے ہمراہ کثرت سے رسد اور توپخانے تھے تنگ درہ کا راستہ
روک دیا اور پھر وہ وہ خوفناک منظر پیش آئے کہ بیان سے باہر ہیں۔ اس انبوہ پر فرانسیسی
رسالوں نے خونریز حملے کئے۔ اور اُن کی درہم برہم صفوں میں فرانسیسی توپخانوں نے
موت کا بازار گرم کردیا اور آسٹریا کا چنداول اور فرانسیسیوں کا ہراول خون سے سرخ
درہ میں دست بدست بھڑ گئے اور آسٹریا والے اس طرح صاف ہو گئے جس طرح طوفان
باد کے سامنے برگہائے خشک اُڑ جاتے ہیں۔ نپولین اب لیوبن Leoben میں پہنچا
اس مقام کے گرد کی بلندیوں سے بذریعہ دوربین کے ویانا کے مینار نظر آتے تھے۔
یہاں مظفر و منصور جنرل نے ایک دن قیام کیا کہ اپنی منتشر فوج کو جمع کرلے اور آرچ ڈیوک

اپنی باقی ماندہ فوج کے ساتھ بڑی سڑک پر بھاگوں بھاگ چلا گیا کہ اپنی کل طاقت ایک مقام پر پڑا نئے اور اب تک کسی سے نہ فتح ہونے والے شہر کی شہرپناہوں میں جمع کرلے۔

وائنا میں عجب ہلچل پڑی ہوئی تھی۔ بادشاہ۔ نواب۔ اُمراء۔ اس بدحواسی سے فرار ہو رہے تھے جس طرح غزالانِ وحشت سگہائے صیدی کی آمد پر کافور ہو جاتے ہیں۔ ان کا ارادہ ملک ہنگری کے ویرانوں میں پناہ پکڑنے کا تھا۔ دریائے ڈینوب کشتیوں کی کثرت سے چھپ گیا تھا۔ یہ کشتیاں شہر کی دولت اور شہر کے خوف زدہ خاندانوں کو خطرہ کی رسائی سے باہر لئے جا رہی تھیں۔ ان بھاگنے والوں میں میری لوئی بھی تھی جس کی اس وقت چھ برس کی عمر تھی اور اُس خوفناک نپولین سے بھاگ رہی تھی بعد کو جس کی وہ ملکہ ہوئی آسٹریا کے جملہ حربی سامان فراہم ہوئے۔ فصیلوں کی درستی ہوئی فوج ترتیب دی گئی اور اس انتہائے مایوسی کی وجہ سے سلطنت کے جملہ عزم و ہمت کو آخری مقابلہ کے واسطے جوش دلایا گیا۔ پھر اس غرض سے کہ کچھ مہلت ملجائے چارلس نے صلح کے جھنڈہ کے ساتھ کہلا بھیجا کہ چوبیس گھنٹہ کے واسطے جنگ ملتوی کردی جائے۔ لیکن نپولین ایسا کچا نہ تھا کہ چارلس کے دام میں آجاتا۔ ابھی کچھ بہت دن نہ ہوئے تھے کہ یہی چال وہ خود اپنے دشمنوں سے چل چکا تھا اُس نے جواب دیا کہ "ایک ایک لمحہ انمول ہے اور جنگ کے ساتھ صلح کی گفتگو ہوتی جائیگی"۔ اب آسٹریا والوں کو نپولین نے بڑے زور کا ایک اعلان دیا اور تمام حصۂ مملکت میں جس میں وہ تاخت کر چکا تھا گشت کرادیا اُس نے رعایا کو یقین دلایا کہ وہ اُن کا خیر خواہ ہے۔ وہ فتح کی نیت سے نہیں لڑتا ہے بلکہ صلح کی غرض سے جنگ کر رہا ہے اور آسٹریا کی سلطنت انگلستان سے رشوت لیکر فرانس کے مقابلہ میں جنگِ ناحق کر رہی ہے۔ فرانسیسی فوج آسٹریا کی رعایا کی محافظ ہے جو اُن کے مذہب کی عزت کریگی اور جملہ حقوق کی حمایت کرے گی۔ نپولین نے جیسا منہ سے کہا کیا بھی ویسا ہی۔ فرانسیسی سپاہی اپنے محبوب جنرل کی نیک مثال سے جوش میں آئے اور نہتے آسٹریا والوں سے دوستانہ برتاؤ کیا اور اُن سے کوئی شئے بغیر قیمت ادا کئے ہوئے نہ لی۔

اب آسٹریا کی رعایا صلح کے لئے باآواز بلند فریادیں کرنے لگی اور آرچ ڈیوک چارلس نے بھی مایوسانہ حالت دیکھکر اپنے بھائی شاہنشاہ پر بہت زور دیا کہ ملک اب تلوار کے بچائے نہیں بچ سکتا۔ پس شاہی دربار سے فوراً سفیر روانہ ہوے جن کو بنیاد صلح منفصل کرنے کا اختیار کامل تھا۔ اُنھوں نے نپولین سے پانچ دن جنگ ملتوی کردینے کی التجا کی کہ اس عرصہ میں تمہید مقدمۂ صلح طے ہوجاے۔ نپولین نے بڑی فیاضی سے جواب دیا کہ "معاملات کی حالات موجودہ کو دیکھکر جنگ کا ملتوی کرنا مقاصد فرانس کے لئے سخت ہی مضر ہے لیکن اگر ان مقاصد کے قربان کردینے سے وہ صلح جو رعایا کی بھلائی کے لئے ایسی ضروری اور پسندیدہ ہے حاصل ہوسکتی ہے تو تمھاری درخواست منظور کرلینے سے مجھے کوئی دریغ نہیں ہے۔"

لیوبن کے قریب ایک باغ تجویز ہوا اور اُس کے اندر جنگ ممنوع قرار دی گئی یہاں فرانسیسی فوج کے قیام کی حالت میں صلح کی بات چیت ہونے لگی۔ آسٹریا کے کمشنروں نے اُس صلحنامہ میں جو پیش کیا سب سے پہلے یہی لکھا کہ آسٹریا فرانسیسی ریپلک کو تسلیم کرتا ہے۔

نپولین نے تکبر سے کہا کہ "اس کو کاٹ دیجئے۔ فرانسیسی ریپلک تو مثل آفتاب کے ہے اور اندھوں کے سواے اُس کو سب دیکھ سکتے ہیں۔ ہم خود اپنے مالک ہیں اور جس قسم کی حکومت ہم چاہیں قایم کرسکتے ہیں"۔ نپولین کی یہ بات صرف خیالی جوش کا اچھال نہ تھی بلکہ آیندہ کی ممکنات پر خوب نظر عمیق ڈالکر کہی گئی تھی۔ اس کے بعد نپولین نے کہا کہ "اگر فرانسیسیوں نے بادشاہت قایم کی تو شاہنشاہ آسٹریا اعتراض کرسکے گا کہ اُس نے تو صرف فرانسیسی ریپلک تسلیم کی تھی۔"

اب چونکہ فریقین چاہتے تھے کہ جنگ ختم ہو صلح کا مہندی مقدمہ جلد طے ہوگیا نپولین نے گویا کہ وہ بادشاہ ہوچکا تھا۔ پیرس کے وکلاے با اختیار کا انتظار نہ کیا۔ بلکہ صلحنامہ پر اپنے نام سے دستخط کردیے۔ اس طرح اُس نے اپنے کو شاہنشاہ آسٹریا کے ہم پلہ کردیا اور شاہنشاہ نے بھی اُس کی ہمسری کو بلاپس وپیش تسلیم کرلیا۔ ان دو بڑی طاقتوں نے

اپنی باہم دشواریاں فیصل کرنے میں چھوٹی طاقتوں کا بہت لحاظ نہ کیا۔ نپولین نے شاہنشاہ آسٹریا کو اجازت دیدی کہ وینس کی بہت سی ریاستیں وہ اپنی حفاظت میں رکھے اسلئے کہ وینس نے اپنے معاہدۂ علیحدگی کو توڑ کر دغابازی کی تھی اور نپولین کے ہاتھ سے اُسے حفاظت کا کوئی استحقاق نہ رہا تھا۔

اس طرح صلح کر کے لرزاں و ترساں وینس کی گوشمالی کو نپولین لوٹا اور حق بھی یہی ہے کہ وینس کو اچھی طرح سزا دیا جانا مناسب بھی تھا اُس زمانہ میں ریل و تار برقی جیسی چیزیں نہ تھیں لہذا خبریں بہت دیر میں پہونچتی تھیں۔ نپولین معہ اپنی چھوٹی فوج کے کوہستان اور وادیوں میں صدہا فرسنگ چلا جاچکا تھا اور برفستان کو پار کر کے اٹلی کی نگاہ سے اوجھل ہو چکا تھا اور اب دریائے ڈینوب کے معاونوں پر خیمہ زن تھا۔ ہزاروں شخصوں کی زبانوں پر یہ افواہیں تھیں کہ نپولین کو ہزیمت ہوئی۔ وہ قید کر لیا گیا اور اُس کی فوج برباد ہوگئی۔ وینس کی حکومت امرا چونکہ مغرور بزدل اور کینہ ور تھی باآواز بلند کہنے لگی "ہلاکی ہو فرانسیسیوں کی،، قسیسون نے گنواروں کو جوش مجنونانہ دلادیا۔ اور انھوں نے نہتے فرانسیسیوں کو کوچوں میں حملہ کیا اور قتل کر ڈالا اور قلعہ کی فوج پر اُنھوں نے بے تعداد جماعت کے ساتھ حملہ کر دیا۔ غصہ ناک عوام اسپتالوں میں گھس پڑے اور مجروحوں اور جاں بلبوں کو اُن کی چارپائیوں پر خنجروں سے ذبح کر ڈالا۔

نپولین جو بردباری اور بہت عرصہ تک غصہ روکے رکھنے کے لئے چنداں ممتاز نہ تھا بڑی سختی سے وینس والوں کو ایسی سزا دینے کو لوٹا جو بہت دنوں تک یادگار رہے۔ اب تو مغرور حکومت امرا کے خوف سے حواس جاتے رہے جس وقت یہ خبر سننے میں آئی کہ بجائے شکست کھانے کے نپولین فاتح و فیروز رہا اور آسٹریا کے گھمنڈ کو نیچا دکھا کر آتش انتقام سے جلتا ہوا اپنی پر غضب شادماں فوج کے ہمراہ واپس آرہا ہے۔ وینس کی کونسل نے حواس باختہ ہو کر نپولین کے غیظ سے امان مانگنے کو وکلاء روانہ کئے۔ نپولین نے ساکت اور زرد چہرہ کی حالت کے ساتھ ان وکلاء کو اپنے حضور میں آنے دیا اور خاموشی سے اُن کی بھونڈی عذر خواہی اور ذلیل عجز و زاری

کو سنتا رہا اور اُس وقت بھی کچھ نہ بولا جبکہ اُس کی معافی کے عوض اُنھوں نے کروڑوں روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد مضبوط لہجہ سے جس سے وکلاے وِنیس کے چہرے فق ہو گئے اور کلیجے دھڑکنے لگے کہنے لگا:-

"اگر تم میرے سامنے گنج قارون بھی لا کر رکھدو اور میرے راستہ میں اپنی تمام ریاست کے خزائن لا کر بچھا دو تو بھی تو اُس خون کا کفارہ نہیں ہو سکتا ہے جو بے ایمانی سے بہایا گیا ہے۔ تم نے میرے بچوں کو قتل کیا ہے۔ سینٹ مارک کا شیر خاک چاٹے گا۔ بس چلے جاؤ"

وِنیس کے لوگوں نے ڈر کر پیرس کو زر خطیر بھیجدیا اور ڈائرکٹری کو جو اس قسم کے استغاثوں کے لئے ہمیشہ کھلی ہوئی تھی رشوت دینے میں کامیابی حاصل کی اسپر نپولین کے نام احکام جاری ہوے کہ وہ قدیم سینیٹ اور حکومت اُمرا کو محفوظ رکھے لیکن نپولین تخفیف ڈائرکٹری سے نفرت تھی اور غالباً وہ اُس کے میٹ دینے کی فکر میں تھا اور جانتا تھا کہ ڈائرکٹری اُس کی طاقت کو ہلا نہیں سکتی تھی اُس کے احکام پر کچھ توجہ نہ کی وہ ڈوج[1] کی سلطنت میں بے روک گھس پڑا اور اُس کے توپخانوں کی گرج اُن جھیلوں کے کنارے جو بحر ایڈریاٹک کی ملکہ (شہر وِنیس) کے گرد تھیں سنی گئی۔ ڈوج نے خوف سے جس کے چہرہ کا رنگ زرد ہو رہا تھا بڑی مجلس وزرا کو جمع کیا اور اپنی حکومت نپولین کے حوالہ کر دینے کی تجویز پیش کی کہ اپنی مرضی کے موافق وہ وضع حکومت از سر نو قایم کرے۔ یہاں ابھی مشورہ ہو ہی رہا تھا کہ سڑکوں پر بغاوت کا شور برپا ہو گیا اور حکومت امرا کے جانب دار اور جمہوری اصولوں کے حامی ایک دوسرے پر حملہ آور ہوے اور مکان مشورہ کے دریچوں کے نیچے بندوقوں کے فیر ہونے لگے اور گلیوں میں "آزادی جاوید" اور "بقاے دوام سینٹ مارک" کے نعرے بلند ہو گئے۔ اور آتش زدگی اور غارتگری کا خطرہ شہر کو دھمکانے لگا۔

خطرات کی یہ حالت تھی کہ تین ہزار فرانسیسی سپاہی کشتیوں میں سوار ہو کر جھیلوں کے

[1] ڈوج۔ وِنیس کے بادشاہ کا خطاب۔ مترجم۔۱۲

پار ہوئے اور شہر میں داخل ہو گئے۔ تمام رعایا نے جو جمہوری آزادی کی بھوکی تھی خیر مقدم کے بلند اور لمبے نعروں سے اُن کا استقبال کیا۔ مقابلہ کرنے سے کوئی نتیجہ نہ تھا۔ بلا شرط شہر نپولین کے حوالہ کر دیا گیا۔ اور اس طرح دنیا کے شدید ظالم خود سر حکومتوں میں سے ایک حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت نپولین نے وہ رویہ اختیار کیا تھا کہ اُس کے سخت سے سخت دشمنوں نے بھی اُس کی تعریفیں کیں۔ اُن سب لوگوں کو جو معاملات ملکی پر رائے ظاہر کرنے کی بدولت قید کر دیئے گئے تھے نپولین نے رہا کر دیا اور کل جرایم جو نپولین کی ذات خاص کے خلاف کیے گئے تھے معاف کر دیے۔ حکومتِ اُمرا کو اُس نے موقوف کر دیا اور عام پسند ایسی حکومت قایم کی کہ جماعت کے سب ورعب کے وکلا اُس میں شریک ہو سکیں۔ سرکاری قرضہ کو جائز تسلیم کیا اور بیچارے امرا کی پنشن بحال رکھی۔ وینس کی قوم کے لئے یہ بڑی جلیل القدر اصلاحیں تھیں۔ اب وینس کی حکومتِ اُمرا کے زوال پر جمہوری حکومت کا پھریرہ ایوان کے دریچوں میں لہرانے لگا اور جس وقت وہ خوشی سے لہراتا تھا۔ رعایا کی مسرت کے نعرے آسمانوں کے پار ہوئے جاتے تھے کیونکہ پندرہ سو برس کے ظلم نے اب نیچا دیکھا تھا۔

اصل میں اب تمام اٹلی نپولین کے قبضہ میں تھی۔ ابھی ایک سال نہ ہوا تھا کہ یہ چھبیس [۲۶] برس کا گمنام جوان ایسی فاقہ زدہ تیس ہزار فوج کے ساتھ جس کے بدن پر کپڑے بھی ثابت نہ تھے بحر روم کے ساحل پر اپنے دشمنوں پر اچانک حملہ کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ اب وہ ملک اٹلی کے اس کنارے سے اُس کنارہ تک تاخت کر چکا تھا اور حملہ مخالف ریاستوں کو فرانس کی جمہوری حکومت کی عزت کرنے پر مجبور کر دیا تھا اور آسٹریا کے شاہنشاہ کو جو شمشیر شاذ و نادر ہی کسی سے ایسا عاجز ہوا تھا مغلوب کر چکا تھا۔ اٹلی کے باشندے نپولین کو اپنا ہموطن سمجھتے تھے اور اُس کی عالمگیر شہرت پر نازاں تھے وہ اُسے ملک گیر نہ خیال کرتے تھے بلکہ رہائی دہندہ سمجھتے تھے۔ اُس کی ہر دلعزیزی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہ جدھر نظر آ جاتا خوشی کے نعروں سے اُس کا خیر مقدم ہوتا اور اُس کی فتح کی خوشی میں پہاڑوں پر آگ روشن کی جاتی اور جہاں وہ جاتا مسرت سے گھنٹے بجنے لگتے۔ ترکیبو

کی بڑی بڑی قطاریں اُس کے رستہ میں گلاب کے پھول ڈالتیں۔ رعایا کے نعروں اور توپوں کی گرج سے اُس کے قدموں کے روبرو سلامیاں دیجاتی تھیں۔ یورپ میں اب جنگ کا پتہ نہ تھا۔ نپولین بڑا صلح۔ امن اور چین دینے والا تھا۔ اس غرض کے حاصل کرنے کی خاطر اُس نے بڑے بڑے زبردست جتھوں سے مقابلے کئے اور جس وقت مخالفین نے میدان میدان جنگ سے کنارہ کشی پر رضامندی ظاہر کی اُس نے فوراً اپنی شمشیر نصرت کو غلاف کر دیا۔

بایں ہمہ اب بھی اُس عہدہ کے لئے جسپر نپولین تھا بڑے پورے استقلال اور عقل کامل کی ضرورت تھی۔ اٹلی کی تمام ریاستیں یعنی پیڈ مانٹ۔ جنوا۔ نیپلس۔ ریاستہاے پوپ۔ پارما۔ ٹسکنی۔ آزادی کی آرزو میں گھبرائی ہوئی تھیں لیکن نپولین کی یہ مرضی نہ تھی کہ بغاوت کے لئے ذرا بھی سہارا دیتا نیز وہ اپنا زور بازو اُن لوگوں کو بھی مستعار نہ دے سکتا تھا جو حقوق رعایا کے خلاف فساد پر آمادہ تھے۔

جینوا میں ادہر تو محبان وطن نے غلبہ کیا اُدہر مغرور امرا نے بدلہ لینے کی غرض سے ایسے فرانسیسیوں پر جو اتفاق سے اُس ریاست میں موجود تھے حملہ کیا لہذا نپولین مداخلت کرنے پر مجبور ہوا۔ جینوا کی حکومت امرا علیحدگی پر مجبور کی گئی اور وینس کے مثل یہاں بھی محبان وطن نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ مگر اس جینوا کی نئی جمہوری حکومت نے اپنی باری میں اپنے قدیم ظلم کرنے والوں کے حقوق کو پامال کرنا شروع کیا اور وہی پُر انقلاب منظر جنھوں نے پیرس کو خوار کیا تھا جینوا میں بھی نظر آنے لگے انھوں نے امراء اور قسیسون کو حکومت کی شرکت سے قطعی خارج کر دیا اسلئے کہ ان امرا اور قسیسون نے اس سے قبل ان محبان وطن کو خارج کیا تھا کسی ظالمانہ فعل پر سزا نہ دیجاتی تھی اور کیتھولک[1] پادریوں کے مذہب کا مضحکہ کیا جاتا تھا۔ اس موقع پر

[1] یورپ میں مسیحی مذہب کے تین فرقے ہیں۔ پہلا رومن کیتھولک۔ جسکا سردار یا امام پوپ کہلاتا ہے اور اٹلی کے دارالسلطنت شہر روم میں رہتا ہے۔ دوسرا فرقہ پروٹسٹنٹ جس کا امام انگلستان کا تاجدار ہے۔ تیسرا گریک چرچ جسکا امام شاہنشاہ روس ہے۔ ۱۲ مترجم

پنولین نے بڑے زور سے نہایت فصاحت کے ساتھ رحمدل حکمت عملی جینوا کے باشندوں کے سامنے پیش کی :-

" اے اہالیان شہر میں اُس اعتماد کا جو تم نے مجھپر کیا ہے بدلہ دینے کو مستعد ہوں صرف یہی بات کافی نہیں ہے کہ تم مذہب کی مخالفت سے اجتناب کرو تم کو تو یہ لازم ہے کہ تم کوئی فعل بھی ایسا نہ کرو جس سے نازک قوت ایمانیہ کو دُکھ ہو۔ سرکاری عہدوں سے امرا کو خارج کر دینا بڑے ظلم کی بات ہے ۔ یہ کرنے سے تم اُنھیں فعلوں کے مرتکب ہوتے ہو جن کی وجہ سے تم ان امرا پر الزام لگایا کرتے تھے ۔ جینوا کے لوگوں میں ایسی تبدیلی کیوں ہو گئی ؟ اُنکے پہلے برادرانہ خیالات ظلم و تعدی سے بدلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ سب سے اول جو لوگ محل آزادی کے گرد جمع ہوئے یہی قسیس تھے ۔ اُنھیں نے تم کو سب سے پہلے تعلیم کیا ہے کہ انجیل مقدس کے اخلاق جمہوری ہیں یعنی جملہ خلق خدا کے حقوق مساوی ہیں۔ لوگوں نے شاید افراد قسیسوں کی تقصیروں یا جرموں سے فائدہ اٹھاکر مسیحی مذہب پر زغہ کیا ہے۔ تم بلا امتیاز قتل کا حکم دیدیتے ہو اور جب کسی ریاست کی یہ عادت ہو جاتی ہے کہ وہ بے سماعت کئے ہوئے سزا دینے لگتی ہے اور تقریر کی صرف اس وجہ سے کہ وہ پُرجوش ہو تعریف کرتی ہے اور دیوانہ پن اور مبالغہ کو نیکوکاری تصور کرنے لگتی ہے اور نرمی و اعتدال کو جرم گردانتی ہے تو یہ ریاست تباہی کے قریب ہوتی ہے یقین جانو کہ اپنی زندگی کے اُس لمحہ کو میں سب سے زیادہ خوش نصیبی کا لمحہ خیال کرونگا جب میں یہ سُن لونگا کہ جینوا کے باشندے ایک ہو گئے اور خوشی سے باہم مل جلکر رہتے ہیں۔"

جینوا کو جو اس طرح نصیحت کی گئی اُس کی منشا یہ تھا کہ فرانس پر اسکا اثر پڑے ۔ کیونکہ ڈائرکٹروں کے درمیان یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ جمہوری فرانس سے امرا خارج کر دئیے جائیں ۔ اس طرح نپولین کی آواز بڑی نرمی اور تاثیر کے ساتھ بحث میں داخل ہوئی اور اس شدید انتہائی تجویز سے یک قلم دست برداری کی گئی ۔

نپولین نے اس وقت ایک اور کام کیا جس کی بدولت یوروپ کی تمامی خود سر

بادشاہتوں سے اُس پر ملامت کی بوچھار ہوئی۔ لیکن ہر ایک فیاض دل اُس کو ضرور پسند کرے گا۔ اٹلی میں ایک چھوٹی سی ریاست ویل ٹے لاین Valtaline نامی ۱۰ میل چوڑی اور ۴۵ میل لمبی واقع تھی اور اس میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی رہتے تھے۔ یہ بدنصیب لوگ ایک جرمن کی ریاست گرسینس Grissons کی رعایا تھے اور جملہ حقوق ملکی سے محروم نہایت ہی ذلیل ظلم سے پسے جا رہے تھے۔ ویل ٹلے لائن کے باشندوں نے آزادی کے خیال سے جوش میں آکر بغاوت کی اور ایک محضر جس میں تمامی مظالم کی شرح تھی کل یورپ میں بھیجا اور لکھا کہ اُن کا پکا ارادہ اُن حقوق کے حاصل کرنے کا ہے جن سے دھوکہ دیکر وہ محروم کئے گئے ہیں۔ فریقین نے اپنے اپنے وکلا نپولین کے پاس بھیجے کہ وہ ثالثی کردے اور در اصل اُن کو اس امر سے اتفاق تھا کہ نپولین جو کچھ کردے گا اُن کو منظور رہے۔ نپولین نے اس نیت سے کہ میل اور ایکے میں ترقی ہو یہ تجویز کیا کہ ویل ٹلے لائن کے باشندے گرسنیس کے ہمسر ایک قوم ہوکر رہیں اور گرسنیس اُن کو وہی حقوق ملکی عطا کریں جو خود اُن کو حاصل ہیں۔ اس سے زیادہ متوسط اور مدبرانہ مشورہ نہیں دیا جاسکتا تھا۔ لیکن مغرور گرسنیس نے جن کو اپنی رعایائے مظلوم کے ستانے کی عادت تھی بڑے غرور سے اُن کے ساتھ حقوق انسانی کو بانٹ لینے سے انکار کیا۔ اسپر نپولین نے ایک فرمان جاری کردیا کہ یہ کوئی انصاف کی بات نہیں ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کی رعایا ہو اور چونکہ گرسنیس نے ویل ٹے لائن کے باشندوں کو برابر حقوق عطا کرنے سے انکار کیا لہذا ویل ٹلے لائن کے باشندوں کو اختیار ہے کہ سس آل پائن ریپلک کے ساتھ شریک ہوجائیں۔ اس فیصلہ کو آزاد رعایا نے بڑی خوشی سے منظور کیا اور نئی ریپلک میں فوراً شامل ہوگئی۔

یہ بڑے بڑے نتیجے جن کا باب ہذا میں ہم نے تذکرہ کیا سات ہفتہ میں تکمیل کو پہونچے۔ زبردست فوجوں کے مقابلہ میں نپولین صدہا میل چلا گیا اُس نے ایسی حالت میں کہ شرب و آہن کا طوفان اُس کے گرد برپا تھا دریا پار کئے۔ اُس نے کوہ الپس عبور کیا اور تین فیٹ گہری برف میں وہ اپنے توپخانے کھینچ کرلے گیا اور آسٹریا کی فوجوں کے پرخچے اڑا دیئے

اور مغرور طاقتور بادشاہت سے صلح قبول کرا لی اور آلپس کو پھر پار کیا۔ وینس کی متکبر خود سر ریاست کو نیچا دکھایا اور آزاد صوبوں میں جمہوری عام پسند حکومت قایم کی اور جنیوا میں تبدیلی کی۔

اب جوزیفائن نپولین کے ہمراہ ملان کے ایوان میں تھی۔ اٹلی کی ہر ریاست سے ایلچی پر ایلچی آتے اور جاتے تھے کوئی تو اس کے قدم سے امان مانگتا تھا۔ کوئی مشورہ چاہتا تھا اور کوئی حفاظت کا طالب تھا۔ یورپ کی قسمت اب اس کے تصفیہ پر منحصر معلوم ہوتی تھی۔ یورپ کی تمام بادشاہتوں کی طاقت پر اس کی طاقت کو فوقیت تھی۔ جوزیفائن کے گرد صدہا لیڈیاں جمع رہتی تھیں اور مشہور فاتح کی خوشنودی حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے ہمسری کرتی تھیں۔ پرجوش اٹلی والوں کے انبوہ اس کے پھاٹک پر جمع رہتے تھے کہ اس نوجوان شجاع کو ایک جھلک دیکھ لیں۔ اس کی عالمگیر شہرت جو اس کی نزاکت بدن سے اسقدر نامناسب تھی جہاں کہیں وہ نمودار ہوتا اور بھی زیادہ جوش پیدا کرتی۔ اس کے قوی بازو نے فرانس کے لئے ساری دنیا سے بانشنا نے انگلستان صلح حاصل کر لی تھی۔ ان بیخوف جزیرہ والوں نے جن کو بحر اعظم نے حملہ آور فوجوں سے بچا رکھا تھا اب بھی بیرحم جنگ جاری رکھی۔ جہاں جہاں ان کے بیڑے پہونچ سکتے تھے انھوں نے فرانس پر حملہ کیا اور چونکہ ان کے ساحل پر خطرات جنگ پہونچ نہ سکتے تھے انھوں نے جمہوری فرانس سے صلح کرنے سے انکار کیا۔

پنولین کی عاری نہ آنے والی چستی - کیمپو فورمیو کی کانفرنس - ملان کا دربار - جوزیفائن کی مسرت - آزمایش نفس - ڈائرکٹری کا حسد - اعلان عام - نوجوان جنرل کا ظاہر ہونا - رسیٹڈ Rastatt اپنی فوج کو نصیحت - پیرس میں آنا - خاموش خانگی زندگی - صلحنامہ کا دینا - انسٹیٹوٹ کو جواب - انگلستان کا ضد کے ساتھہ صلح سے انکار - انگریزی چھاپے خانوں کا پنولین کو بدنام کرنا - پنولین کی ہر دلعزیزی پر ڈائرکٹروں کی پریشانی -

پنولین نے اپنا قیام کیا بلکہ اپنا دربار مانٹی بیلو میں جو ملان کے قریب ایک خوبصورت محل تھا اختیار کیا - وہ بوجہ اُن شدید محنتوں کے جو اُس نے برداشت کی تھیں نحیف و زار ہو رہا تھا لیکن باایں ہمہ اُس نے ایک ساعت بھی آرام نہ کیا - بڑے ضروری مرحلے اٹلی کے معاملات ملکی کی بابت ہنوز ٹھیک کرنا باقی تھے اور پنولین نے اگرچہ وہ حد درجہ جسمانی ماندگیاں اُٹھائے ہوئے تھا اس دماغی ریاضت میں اپنے کو ہمہ تن مصروف کر دیا اب اُس کی محنتوں کی انتہا نہ تھی آسٹریا کے وکلا سے اُس کو صلح کرنا تھی - اٹلی کی جمہوری حکومتوں کو ترتیب دینا تھا - بحر اڈریاٹک Adriatic میں جہازوں کی جمعیت قایم کرنا تھی اور بحر روم کے متعلق بڑی بڑی اہم تجویزیں پختہ کرنا تھیں - ایسے ایسے کاموں میں (جیسے سڑکیں بنانا - بندرگاہوں میں ترقی دینا - پل - گرجا - بحری و برّی

ذخیرہ گاہیں تعمیر کرنا اور شہروں اور بحری نوجوں کو وجود میں لانا اور ہر مقام پر بہرہ مند محنت کرنیوالوں کو مستعد کرنا) اُسسے مزہ آرہا تھا۔

اٹلی کی تمام ریاستیں مقامی تعصب اور ایک دوسرے کے ساتھ عداوت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ ان تعصبوں کو میٹ دینے کی اُس نے یہ تجویز کی کہ سب جمہوریوں کی ایک ریاست قایم کرکے ملان کو اُس کا صدر مقام مقرر کردے اور اُس نے طرح طرح سے یہ کوشش کی کہ اٹلی کے زنانے لوگوں میں فوجی اور سپاہیانہ جوش پیدا ہوجائے وہ خوب جانتا تھا کہ یہ نئی جمہوری حکومت درحالیکہ اُس کے ہر چہار طرف مخالف خودسر بادشاہتیں جو اُس کے وجود کی دشمن تھیں بہت عرصہ تک قایم نہیں رہ سکتی تھی فقط فرانس کی شرکت سے وہ قوی ہوسکتی تھی پس اُس نے تجویز کیا کہ ایک بڑی چوڑی محفوظ شاندار سڑک پیرس سے جنیوا تک بنائی جاوے۔ پھر سملپن Simplons کو پار کرکے لمبارڈی ہوتی ہوئی ملان آوے۔ سوئیزرلینڈ کی گورنمنٹ سے اس سڑک کی تعمیر کے بارہ میں کہ اُس کے ملک میں ہوکر یہ سڑک بنے نپولین گفتگو کرتا رہا اور راستہ دریافت کرنے اور خرچ کا تخمینہ بنانے کے لئے انجنیر بھی روانہ کردئے جو خود بھی پوری تفصیلوں کے ساتھ چوکس تخمینہ کیا اور انگلستان کی بحری سلطنت پر بھی اُس نے غور کیا جس سے اُس کو بڑا لطف اور تشفی حاصل ہوئی اس زبردست دشمن کی طاقت توڑنے کی بابت اُس نے اس طرح ارادہ کیا کہ بحر روم کے جزائر پر قبضہ کرلے اور اُس نے ڈائرکٹری کو لکھا کہ ان متفرق مقامات سے ہم بحر روم پر حکومت کرینگے اور سلطنت عثمانیہ پر جو حالت زوال میں ہے نگاہ رکھینگے اور یہ ہمارے اختیار میں ہوگا کہ انگریزوں کی بحری سلطنت کو ہم بالکل بیکار کردیں۔ راس امید[1] انگریزوں کے قبضہ میں ہے لیکن ہم بغیر راس امید کے کام

---

[1] راس امید۔ انگریزی۔ کیپ آف گڈ ہوپ Cape of Good Hope ۔ یہ راس بحراعظم اٹلانٹک کے جنوب میں بحراعظم افریقہ کی جنوبی نوک ہے۔ یورپ والے ہندوستان کو پہلے اسی راس کے چکر سے آیا کرتے تھے۔ بعد کو بحر احمر میں ہوکر قریب کا راستہ دریافت ہوگیا۔ سب سے پہلے واسکوڈی گاما پرتگالی ۱۴۹۸ء میں یورپ سے ہندوستان کو راس امید کے پاس ہوکر آیا تھا۔ ۱۲ مترجم۔

کر سکتے ہیں۔ آؤ ہم مصر پر قبضہ کرلیں اور یہاں سے ہندوستان کو سیدھا راستہ ہے اور پھر ہمارے لئے بہت آسان ہوگا کہ ہم ہندوستان میں ایسی نوآبادی قایم کریں جو دنیا میں سب سے خوبصورت ہو۔ وہ مقام جہاں سے ہم انگلستان پر حملہ کرینگے مصر ہے"

یہ طریقہ تھا جس میں نپولین نے ان شدید مہمات کے بعد جو انسان سے شاید ہی عمل میں آئی ہوں آرام کیا۔ آسٹریا والے اپنی عظیم الشان سلطنت میں سے جلد جلد فوجیں بھرتی کر رہے تھے اور اس طرح قطعی انفصال صلح کے راستہ میں دقتیں حائل کرنا شروع کیں۔ صلح کے متعلق آخری کانفرنس وکلاء کے درمیان کیمپو فورمیو میں ہوئی یہ کیمپو فورمیو دریائے ٹیگلیا منٹو سے دس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قریہ ہے کمشنر ایک لمبی مستطیل میز پر بیٹھے ہوئے تھے ایک جانب آسٹریا کے چار وکلائے تھے اور دوسری طرف نپولین تنہا تھا آسٹریا کے کمشنروں نے وہ شرائط صلح پیش کیں جن کو نپولین منظور نہ کرسکتا تھا اور دھمکی دی کہ اگر نپولین نے ان شرائط کو نہ مانا تو شاہنشاہ روس آسٹریا کا شریک ہوجائیگا اور فرانس ایسی شرائط کے منظور کرنے پر مجبور ہوگا جو موجودہ شرائط سے زیادہ سخت ہونگی اور ایک کمشنر نے اس پر زور فقرہ پر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ آسٹریا تو صلح کا خواستگار ہے اور اگر وکیل فوجی ہوس کی خاطر آسٹریا کے اغراض اور امن چین کو قربان کریگا تو شاہنشاہ اُس پر سخت الزام دیگا"

جسوقت یہ باتیں ہو رہی تھیں وہ خاموش مستقل بیٹھا تھا۔ پھر وہ ایک دم کھڑا ہوگیا اور فرش سے ایک خوبصورت چینی کا گلدان ہاتھ میں اُٹھا کر بولا " لیجیئے اب صلح کا خاتمہ ہوگیا اور میں جنگ کا اعلان کرتا ہوں لیکن یاد رکھنا کہ میں تین ماہ کے اندر تمھاری بادشاہت کو اُسطرح پاش پاش کردونگا جس طرح اس گلدان کو ریزہ ریزہ کرتا ہوں" چنانچہ یہ کہکر اُس نے گلدان کو فرش پر پٹک دیا اور وہ ریزہ ریزہ ہوگیا اور متحیر وکلاء کو سلام کرکے فوراً چلدیا اور معمولی سُرعت سے ایک افسر آرچ ڈیوک کو بھیجکر کہلا بھیجا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر جنگ شروع ہوجانا چاہیئے اور اپنی گاڑی میں سوار ہوکر اپنی فوج کے صدر مقام کو روانہ ہوگیا۔ اُن شرائط میں سے ایک شرط جن پر نپولین اصرار کر رہا تھا یہ بھی تھی کہ لافیٹ جو خیالات جمہوری کی وجہ سے اولمٹز Olmutz کے محبس میں قید تھا رہا کردیا جاوے۔ اس فیصلے پر آسٹریا کے وکلاء پر گویا

بجلی گری اور اُنھوں نے فوراً اُن شرائط کو جو نپولین چاہتا تھا منظور کرلیا اور دوسرے دن پانچ بجے کیمپو فورمیو کے صلحنامہ پر دستخط کر دیے گئے۔

وہ شرائط جو نپولین نے آسٹریا کی گورمنٹ کے ساتھ پیش کی تھیں اگرچہ فرانس کے صد درجہ مفید مطلب تھیں تاہم وہ اتنی نرم تھیں کہ وہ گورمنٹ ان سے زیادہ نرم شرائط کی توقع کا استحقاق نہ رکھتی تھی - پیرس میں ڈائرکٹروں کو سخت فکر تھی کہ خود سر یورپ کی طاقتوں کے مقابلہ میں تمام اٹلی میں انقلاب واقع کر کے فرانس کو مستحکم کریں اور اٹلی میں جمہوری حکومتیں قایم کریں اور پس اُنھوں نے نپولین کو صاف ممانعت کروا دی کہ جب تک وینس کی جمہوری حکومت تسلیم نہ کر لیجاے وہ اٹلی سے صلح نہ کرے۔ اس پر نپولین نے ڈائرکٹروں کو لکھا کہ اگر آپ نے اس شرط پر اصرار کیا تو جنگ کو بر سر رسیدہ سمجھئے" ڈائرکٹروں نے جواب دیا کہ آسٹریا نے اٹلی کو نگل لینے اور بحری طاقت حاصل کرنے کی بہت دنوں سے خواہش کی ہے۔ ان دونوں کو تجویزوں کو روکنے سے فرانس کو فائدہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر شاہنشاہ آسٹریا کو وینس ملگئی اور اُس کا وینس کے دوسرے مقبوضات پر قبضہ ہوگیا تو لمبارڈی میں آنے کا راستہ اُس کے ہاتھ میں آجائیگا اور اس حالت میں ہمارا صلح کرنا تو ایسا ٹھیر لگا کہ گویا ہم مفتوح فریق ہیں - ایسے بڑے شہر اور اُس کے بحری ریلے خانوں کو اگر ہم نے شاہنشاہ آسٹریا کو دیدیا تو آنے والی نسلیں کیا کہینگی - فرانسیسی گورمنٹ نہ ایسا کرسکتی ہے نہ کریگی اور جملہ مصائب جنگ کو وہ اس فعل پر ترجیح دیگی"

نپولین کو تو صلح کی خواہش تھی اور بدون اپنی گورمنٹ کی عدول حکمی کئے وہ یہ صلح حاصل نہ کرسکتا تھا - اب وسط اکتوبر آچکا تھا - ایک دن صبح کو اُس سے کہا گیا کہ پہاڑ برف سے ڈھک گئے - اپنے پلنگ سے کود کر وہ دریچہ میں پہونچا اور دیکھا تو واقعی موسم سرما کا طوفان سرو پہاڑوں پر شروع ہوگیا تھا وہ کہنے لگا - ارے وسط اکتوبر - اور حال یہ بھی عجب ملک ہے - پس اب ہمکو ضرور صلح کرلینا چاہیئے" اور ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں بند ہو کر اُس نے فوجی نقشوں پر غور کی اور بورین سے بولا " ہم ساٹھ ہزار سے زیادہ سپاہ میدان جنگ میں نہیں لیجا سکتے اور اگر ہم نے فتح بھی پائی تو بیس ہزار سے کم آدمی مقتول

ومجروح نہ ہونگے پھر چالیس ہزار فوج سے تمام سلطنت آسٹریا کی فوجوں کا مقابلہ جو دانا کی امداد کو جھپٹیں گی کس طرح ہو سکیگا اور وسط نومبر سے قبل دریائے رین کی فوجیں میری کمک کو آنہ سکینگی اور جب تک وسط نومبر آوے کوہ آلپس برف کی وجہ سے بے گذر ہو جائیگا۔ اچھا بس سب ختم ہوا میں صلحنامہ پر دستخط کرونگا اور گورنمنٹ اور وکلا ر جو چاہیں سو بکتے رہیں۔"

اس صلحنامہ کے موافق فرانس کی حکومت دریائے رین تک بڑھ گئی۔ سس ال پائن ریپلک۔ جس میں سس پڈین ریپلک اور لمبارڈوی شامل تھے تسلیم کی گئی اور شاہنشاہ آسٹریا کو اختیار دیا گیا کہ وینس کی چند ریاستوں پر اپنی حکومت بڑھالے۔ نپولین کو وینس میں جمہوری آزادی قایم کرنے کی بڑی تمنا تھی۔ لیکن اس تمنا کا خون کرنے پر راضی ہو جانے اور اپنی گورنمنٹ کی صریح نافرمانی کرنے سے بجائے اس کے کہ جنگ کی ہول کو از سر نو جاری کرے اس نے بڑی ناموری سے اپنی تمنائے صلح کا اظہار کیا۔ اُس نے اپنا فرض منصب اس بات میں سمجھا کہ یورپ کو جنگ میں مبتلا کر کے وینس کے لئے جمہوری آزادی حاصل کرے۔ پھر اس میں بھی کلام تھا کہ وینس کے باشندے اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے لئے پورے شائستہ بھی تھے یا نہیں اور نصف کے قریب تو ایسے جاہل باشندے تھے کہ خود سر بادشاہت ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ اس صلح کی تمامی شان وعظمت سے نپولین کی عزت منتج ہوتی ہے۔ اگر وہ خود بھی ڈائرکٹری کے ارشاہ کے موافق وینس کی آزادی پر مصر ہوتا تو اور کیا ہو سکتا تھا سوائے اس کے کہ شعلۂ جنگ مشتعل ہوتا۔

اُس زمانہ میں جبکہ کیمپوفورمیو میں صلح کی بات چیت ہو رہی تھی تو ہر ایک ممکن کوشش جو باریک سے باریک چالاکی تجویز کر سکتی تھی اس غرض سے عمل میں لائی گئی کہ نپولین پر اُس کے فیصلوں میں ذاتی اغراض سے اثر پڑ جائے۔ یورپ کی دولت اس کے قدموں سے لگی ہوئی تھی کروڑہا روپیہ اُس کے سامنے نذر کیا گیا۔ لیکن اُس کی ہمت عالی اس طرح ملوث نہ ہو سکتی تھی۔ جبکہ کسی نے اُس کے سامنے ڈائرکٹروں کی بابت بیان کیا کہ وہ بھی تو جیسا موقع دیکھتے ہیں کارروائی کرتے ہیں تو نپولین نے جواب دیا "مہربان من تم واقف نہیں۔ ان

ڈائرکٹروں میں کونسا ایسا ڈائرکٹر ہے جو چار ہزار ڈالروں کے بدلے میں میری پاپوش کو بوسہ نہ دیگا۔" وینس والوں نے نپولین کے سامنے پندرہ لاکھ ڈالر پیش کئے اسپر وہ مسکرانے لگا اور انکار کر دیا۔ شاہنشاہ آسٹریا نے اُس کی شجاعت کی بڑی تحسین کر کے ایک ریاست جس میں ڈھائی لاکھ باشندے تھے نپولین کو نسلاً بعد نسلٍ دینا چاہی اس میں شک نہیں کہ یہ بڑی لالچ دلانے والی چیز تھی۔ نپولین نے اُس کی خوش نیتی پر اُس کا شکریہ ادا کر کے کہلا بھیجا "میں کوئی عزت سوائے اُس کے جو فرانسیسی قوم مجھے عنایت کرے قبول نہیں کر سکتا ہوں اور مجھے اُسی پر ہمیشہ قناعت رہیگی جو یہ قوم مجھے دیگی۔"

جب مانٹی بیلون میں نپولین اپنی مظفر و منصور فوج کے کاروبار میں مصروف تھا جوزیفائن بڑی شائستگی اور خوبی سے ملان کی ذی شان جماعت کی میر مجلسی کر رہی تھی۔ نپولین نے جو کہ دربار شان و شوکت کے دھوکے دینے والے اثروں کو خوب سمجھتا تھا اپنی تو وہی سادی پوشاک رکھی لیکن ملان والوں کو دربار کی نمایش سے چوندھیا دیا تھا۔ یورپ کی قسمت اب بھی اُس کے اشارہ پر منحصر تھی۔ وہ سلطنت کے خاکہ کے خطوط کھینچ رہا تھا۔ نواب شاہزادے بادشاہ اُس کی حصول دوستی کی تمنائیں کرتے تھے۔ جوزیفائن اپنے حسن ذاتی اور اپنی عادات و صفات سے مرجع تحسین ہو رہی تھی اُس کی حیرت انگیز سلیقہ شعاری۔ فطانت اور نیک مزاجی نے اُس کے شوہر کے اثر کو اور مضبوط کر دیا تھا۔ نپولین کہتا تھا "میں تو صوبے فتح کرتا ہوں لیکن جوزیفائن دلوں کو مسخر کرتی ہے" یہ دونوں بعد کو اپنے زمانہ کی نسبت کہا کرتے تھے کہ وہ سب سے زیادہ خوش قسمتی کا زمانہ تھا۔ ان دونوں کو اپنا یہ زمانہ خواب پریشان کی طرح یاد ہوتا ہوگا۔

صرف چند ہی ماہ اس زمانہ سے قبل جوزیفائن زندان میں مقید تھی اور اپنے قتل کا انتظار کر رہی تھی اور سچ پوچھئے تو اُس کے بچے گلیوں میں بھیک مانگتے تھے اور مشکل سے ایک سال گذرا ہوگا کہ نپولین کورسیکا کا ایک سپاہی تھا کہ جس کی گرہ میں ایک خرمہرہ نہ تھا اور پیرس کے ایک بالاخانہ پر کتب بینی کر رہا تھا اور یہ نہ جانتا تھا کہ ایک فرانک کہاں سے پیدا کرے یا اب نپولین کا نام یورپ میں روشن تھا اور اپنے خود ملک کی حکومت سے اُس کی

طاقت بڑھی ہوئی تھی اور وہ خاندانوں کو قایم اور زیر وزبر کر رہا تھا۔ صلح اور جنگ کے سوال اُس کے لب ہلانے پر منحصر تھے اور یوروپ کے نہایت متکبر تاجدار کسی قیمت پر اُس کی مہربانی حاصل کرنے کو مستعد تھے۔ جوزیفائن اپنی وا فر خوشحالی میں جو خواب معلوم ہوتی تھی عیش اڑا رہی تھی اور اُس کا فیاض دل مسرت رسانی کے اختیارات پر جو اس کو حاصل تھے مطمئن تھا۔ وہ محبوب تھی اُس کی پرستش ہو رہی تھی۔ بہت دنوں سے اُس کے جی میں یہ تجویز آرہی تھی کہ وہ امریکہ جاتی کیونکہ واقعاتِ گزشتہ کی یادگاریوں کے لئے امریکہ بڑی نامور تھی۔

خوبصورت کوہستانوں سے چھائی ہوئی کومو Como اور میجیور کی جھیلوں تک میلان سے سواری میں جانا ایسی فرحت بخش سیر تھی کہ جس سے بہتر تمام اٹلی میں بھی میسر نہیں ایک مرتبہ نورانی روشن صبح کو نپولین معہ اپنی مبارک بیوی کے زرخیز وادیوں اور انگوروں سے لدی ہوئی پہاڑیوں کے دامن میں ہوتا ہوا میجیور جھیل کو گیا اُن کی جلو میں بڑے پر آب وتاب حشم وخدم تھے۔ وہ خوبصورت چادر آپ پر ایک نفیس بجرے میں سوار ہوئے جس میں ریشمیں پردے اور شوخ رنگ کی جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ مانجھیوں کے پتواروں سے دلفریب ساز کا لطف آرہا تھا۔ پھر وہ خوبصورت جزیرہ میں جو جنت تمثال جھیل کے وسط میں واقع تھا اترے۔ یہ جزیرہ نپولین کا دل پسند گوشۂ عزلت ہو گیا تھا اُس کا تنہا ایوان بوجہ اپنی پرانی طرز عمارت کے نپولین کے انوکھے اُداس دل سے جس میں شاہی خوشی کی جھلک آیا کرتی تھی نہایت موزوں تھا۔ ایک مرتبہ جوزیفاین ایک چبوترہ پر معہ بہت سی لیڈیوں کے ایک بڑے نارنگی کے درخت کے نیچے جس میں سنہری نارنگیاں کثرت سے لدی ہوئی تھیں کھڑی تھی۔ جیسے کہ ان سب کا خیال خوبصورت منظر کی طرف رجوع تھا نپولین خفیہ اُس درخت پر چڑھ گیا اور ایسا اچانک جھکولا دیا کہ خوشنما پھلوں کی ان لیڈیوں کے سروں پر بوچھار ہو گئی۔ جوزیفائن کی ہمراہی لیڈیاں ڈر سے چیخکر بھاگیں لیکن جوزیفائن ویسی ہی مستقل کھڑی رہی۔ نپولین نے قہقہہ لگا کر کہا "جوزیفاین تم تو میرے کارآزمودہ سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کے مثل آگ کا مقابلہ کرتی ہو" اس پر جوزیفائن نے

فوراً جواب دیا کہ "میں کیوں نہ مقابلہ کروں۔ کیا میں اُن کار آزمودہ سپاہیوں کے جنرل کی بیوی نہیں ہوں؟"

اُس وقت نپولین کو عیاشی کی لت دلانے کے اُس کے گرد کثرت سے اغوا موجود تھے۔ اُس زمانہ میں اور اُس مقام پر نیک چلنی ایسی نیکوکاری تھی کہ جس کو کوئی جانتا ہی نہ تھا۔ کسی شخص نے نپولین کی جامع قابلیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اُس کو حضرت سلیمان سے تشبیہ دی۔ اس پر دوسرے نے بڑی حقارت سے کہا "چہ خوش۔ آپ کا حضرت سلیمان سے نپولین کو زیادہ عقلمند کہنے سے کیا مدعا ہے۔ حضرت سلیمان کو دیکھئے کہ جن کی سات بیویاں اور تین سو حرم تھے اور ایک میاں نپولین صاحب کی عقل دیکھئے کہ صرف ایک بیوی پر قناعت ہے اور وہ بھی حضرت سے عمر میں بڑی" اُن دنوں بدکاری اس حد کو پہونچی ہوئی تھی کہ دوسری لیڈیاں جوزیفائن سے فقط اس بات پر جلتی تھیں کہ اُس کے شوہر پر اُس کا بلا شرکت غیرے قبضہ تھا۔ اور وہ نپولین کو بدراہ کرنے کے لئے حتی المقدور اپنی دلفریبیوں سے کام لیتی تھیں۔ نپولین کی رفعت ہوس اور وہ اصول جو بچپن میں اُس کی ماں نے اُس کی طبیعت میں پیوست کر دئے تھے اُس کی سپر تھے۔ جوزیفائن کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی ایک لیڈی بولی کہ "جوزیفائن کا شوہر ایسی وفاداری اور اعتقاد سے اُس سے وابستہ ہے کہ جوزیفائن استعدر اترا گئی ہے کہ اب تو ہم سے دیکھا نہیں جاتا" نپولین نے کہا ہے کہ "وہ تو شئے ہی دیگر ہے جس کا مجھے خیال ہے۔ عشق و محبت سے مجھے کوئی ایسا سروکار نہیں۔ کسی شخص کو تعریف و توصیف کی فوقیت سے محروم ہوئے بغیر اُس کوچہ میں حصول شادکامی نہیں ہو سکتا میں نے تو اپنی تجویز کا خاکہ اپنی طبیعت میں کھینچ لیا ہے اور تمام دنیا کی اچھی سی اچھی آنکھیں (اور یہاں بھی بہت سی چشم سیہ مست ہیں) مجھے اُس تجویز کی راہ سے سر موڑ گا نہیں سکتیں۔"

ایک مرتبہ ایک عالی رتبہ لیڈی نے نپولین کو اپنے ناگوار سلسلہ تعلق سے تھکا دیا اور اُنھیں باتوں میں بولی کہ "اُس شخص کے لئے جو نپولین بونا پارٹ نہو دنیا اکارت ہے۔" یہ سنکر نپولین نے بے اعتنائی کی نظر سے اُس کو دیکھا اور کہا "بیوی صاحبہ۔ دنیا کیوں

اکارت ہے۔ وہ ایک زن باوفا اور بچوں کی نیک ماں ہو سکتی ہے۔"

اُس حسد نے جو ڈائرکٹروں کو نپولین کے عروج پر ہو رہا تھا اُن کو ترغیب دی کہ اُس کے دربار کو جاسوسوں سے بھر دیں۔ چنانچہ یہ جاسوس اُس کی حرکات و سکنات کو تاکتے رہتے اور اُس کے مُنہ کی لفظیں ڈائرکٹروں کو پہنچاتے۔ جوزیفائن جو سیدھے اور صاف دل کی عورت تھی اور چھل فریب سے واقف نہ تھی اپنے خیالات یا وہ باتیں جنکا اُسے علم ہوتا چھپا نہ سکتی تھی لہذا نپولین کبھی ایسی باتیں جو دوسروں پر ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا جوزیفائن سے نہ کہتا تھا۔ ایک مرتبہ نپولین نے کہا بھید کی بات تو جوزیفائن پر ایک بار ہو جاتی ہے" لہذا وہ اُس کو اس طرح زیربار بنانے سے احتیاط کرتا تھا۔ نپولین کے دل کا بھید پا جانے کے لئے بڑے مرد زیرک کی ضرورت تھی وہ اپنے بشرہ کو سنگ مرمر کی طرح سکوت سے موثر کرلیتا اور کسی قسم کا تفحّص اُس کے جی کا حال نہ پا سکتا تھا۔ زمانہ مابعد میں جوزیفائن نے کہا ہے۔ "میں نے نپولین کو کبھی پورا مطمئن نہ دیکھا حتی کہ خود میری طرف سے بھی اُس کو اطمینان نہ تھا وہ ہمیشہ چوکنا رہتا تھا اور اگر کبھی وہ اعتماد ظاہر بھی کرتا تھا تو اُس کا یہ منشا ہوتا تھا کہ اپنے مخاطب کو اُس کی ہوشیاری کی طرف سے غافل کردے اور اس طرح اُس کے دل کا بھید لے لے اُس نے اپنے اصلی خیالات کبھی ظاہر ہی نہ کئے۔"

آسٹریا کے شاہنشاہ کو وینس حوالہ کردینے پر فرانسیسی گورنمنٹ کی طرف سے بہت سخت شکوہ ہوا اس پر نپولین نے جواب دیا کہ مٹھی بھر خوش تقریر لوگوں کا مجنونوں کی طرح یہ بڑبڑا دینے میں کہ ہر جگہ ریپبلک قایم کردیجائے صرف ہی کیا ہوتا ہے میری تو یہ آرزو ہے کہ جاڑوں کی ایک مہم میں یہ حضرات شریک ہوے ہوتے۔ تم اٹلی کے لوگوں سے واقف نہیں ہو۔ تم کو بڑا دھوکا ہو رہا ہے۔ تم کو ابھی یہی خیال ہے کہ ذلیل۔ بزدل اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو آزادی سے بہت فائدہ ہوگا۔ تم یہ چاہتے ہو کہ میں معجزے دکھاؤں۔ تو معجزے دکھانا تو مجھے آتا نہیں۔ جب سے میں اٹلی آیا ہوں مجھے تو ان اٹلی والوں کی آزادی اور ہمسری کی چاہ سے کچھ امداد ملی نہیں۔"

کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کو نپولین نے فوراً پیرس بھیجدیا اگرچہ نپولین نے صلح کرکے ڈائرکٹروں کی صریح نافرمانی کی تھی لیکن ڈائرکٹروں کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ اس صلحنامہ کو جائز تسلیم نہ کریں۔ نوجوان جنرل کی فرانس کے لوگوں نے بڑی تعریف کی کہ اُس نے اس غرض سے کہ خون آلود یورپ سے صلح کرے ایک اور نئی جنگ کی شان وشوکت سے انکار کیا اگرچہ وہ جانتے تھے کہ اس نئی جنگ میں بھی اس کو فتح و نصرت کے یقینی سہرے ہاتھ آتے۔ ۱۷ نومبر کو نپولین نے ملان سے ریسٹڈ کی کانگریس میں شریک ہونے کے لئے کوچ کیا جس کے واسطے وہ مقرر ہوا تھا اور وکیل مطلق کے اُس کو اختیارات دئیے گئے تھے۔ رخصت کے وقت اُس نے سِسَ آل پاین ریپلک سے حسب ذیل خطاب کیا۔

"ہم نے تم کو آزادی بخشی۔ اس کو قایم رکھنے میں احتیاط کرنا اس غرض سے کہ تم اپنے اس بھاگ کے مستحق ثابت ہو۔ تم دور اندیش اور معزز قانون بنانا اور ان پر بڑے عزم وہمت سے عمل کرنا۔ علم کو ترقی دینے کے ہمیشہ حامی رہنا اور مذہب کی وقعت کرنا فوجوں کو ترتیب دینا جس میں بدنام آدمی نہوں بلکہ ایسے شہری ہوں جو خیالات جمہوری کے رنگ سے رنگے ہوں اور جمہوری حکومت کی سرسبزی سے دلی تعلق رکھتے ہوں۔ تمھارے لئے ضروری ہے کہ اپنی طاقت کے خیال اور اس رتبہ سے جو آزاد آدمیوں کے شایاں ہو موثر ہوتے رہو چونکہ زمانہ دراز کے ظلم نے تم کو پراگندہ اور خمیدہ کردیا تھا تم اپنی آزادی خود حاصل نہ کرسکتے تھے۔ چند ہی سال اگر تم اپنے ساتھ باوفا رہے تو کوئی قوم اتنی زبردست نہ ہوگی جو تمھاری آزادی تم سے زبردستی چھین لے اور اُس وقت تک قوم اعظم (فرانسیسی) تمھاری محافظ رہیگی"

جوزیفائن کو چھوڑکر نپولین بڑی سرعت سے پیڈمانٹ سے گذر گیا اور ارادہ تھا کہ سوئٹزرلینڈ ہوتا ہوا ریسٹڈ جاوے اُس کے سفر میں کہیں ایسا نہ ہوا کہ شادی و خورمی کے منظر نظر نہ آئے ہوں۔ چراغان۔ ہجوم زناں و مرداں۔ آتش ہائے شادمانی کا روشن کیا جانا۔ گھنٹوں کا بجنا۔ توپخانوں کی سلامیاں۔ مخلوق کے نعرے اور اُس

سب سے بڑھ کر لیڈیوں کی پُرجوش خیر مقدم میں مبارکبادیاں تمام رستہ بھر اُس کے ساتھ رہیں۔ ایسا جوش تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن نپولین اُس نمایش کا شائق نہ تھا وہ عوام کی واہ واہ کو نظر حقارت سے دیکھا کرتا۔

بیورین نے نپولین سے کہا کہ "ایسی پرجوش تحسین و آفرین کے اظہار پر تو واقعی آپکو بڑی خوشی ہوا کرتی ہوگی۔"

نپولین نے کہا۔ "لاحول ولا قوۃ۔ اگر ذرا سی نیرنگی تقدیر پیش آجاوے تو یہی ذی فکر انبوہ اسی جوش کے ساتھ جائے قتل تک میرے پیچھے پیچھے ہوگا۔"

چونکہ وہ بڑی تیزی سے سفر کر رہا تھا وہ شہاب ثاقب کے مانند نمودار ہوتا اور غائب ہو جاتا تھا اور ہمیشہ وہی اُداس۔ خاموش خیال میں ڈوبی ہوئی صورت رہتی تھی ایک شخص جس نے نپولین کو اس موقع پر دیکھا تھا اس طرح بیان کرتا ہے "مینے لطف عمیق اور بڑے غور سے اُس حیرت انگیز آدمی کو دیکھا جس نے ایسے بڑے کام کئے ہیں۔ اُس کے قرین ہنوز کچھ ایسی بات موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی اس کا دور اجلال ختم نہیں ہوا ہے میں نے اُس کی تصویروں سے اُس کو بہت مشابہ پایا۔ قد چھوٹا تھا۔ دُبلا دُبلا۔ رنگ زرد تھا۔ بشرہ سے تکان معلوم ہوتا تھا۔ لیکن جیسی افواہ تھی تندرستی خراب نہ تھی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ بات سننے میں اُس کی استغراقی حالت بات میں لطف لینے سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس بات کی طرف جو اُس کے خیال میں گذر رہی ہے بہ نسبت اُس بات کے جو اُس سے کہی جا رہی ہے زیادہ مصروف ہے اُس کی داخل عادت غوص کرنے کی وضع کے ہمراہ اُس کے بشرہ سے بڑی زیرکی ہویدا تھی جس سے اُس بات کا کہ اُس کے باطن میں کیا گزر رہا ہے پتہ نہیں چلتا تھا اُس پُر فکر سر میں۔ اُس شجاع دل میں۔ ممکن نہیں کہ یہ خیال نہ کیا جاوے کہ ایسی ایسی تجویزیں پیدا ہو رہی ہیں جو یورپ کی قسمت پر اثر ڈالینگی۔"

دلیسٹیڈ میں نپولین زیادہ عرصہ تک نہ رہا کیونکہ معاملات ملکی کے اہم مسئلہ طے ہو چکے تھے۔ اور خفیف خفیف معاملات پر وہ بحث کرنا پسند نہ کرتا تھا جنھوں نے چھوٹے چھوٹے جرمن کے

تھے اور اس جواں مرد کو چند ہی آدمیوں نے دیکھا تھا اور وہ بھی صرف ایک جھلک۔ اور اُس کے دیکھنے کو سب بیقرار تھے آخرکار بہت سے بگلوں کی آواز نے نپولین کی آمد آمد کی خبر دی۔ اس وقت نپولین نہایت ہی سادہ لباس پہنے تھا وہ چبوترہ پر چڑھا۔ اُس کا مصاحب ٹیلرانڈ نہایت زرق برق پوشاک پہنے معہ ایک بلند قد جماعت کے بڑے اظہار اطاعت وادب کے ساتھ اُس کے ہمراہ تھا۔ نپولین کے چھوٹے قد اور نحیف بدن کی ان کے ساتھ انوکھی مناسبت تھی۔ ہر شخص کی نگاہ نپولین پر جمی ہوئی تھی۔ تمام حاضرین کے نعروں کی وہ نوبت تھی کہ توپوں کی گرج مات ہو گئی تھی۔ انسانی چشمۂ جوش کو شاید اس سے بڑھکر کبھی جوش نہ آیا ہوگا۔ نپولین کے دُبلے چھریرے بدن کی نزاکت۔ اس کا نہایت پرشباب بُشرہ۔ پیلے سُتے ہوے رخسار۔ خوبصورتی سے ڈھلے ہوئے خط وخال اور بیان سے باہر متین بے تکبّر وضع اور اُس کے نہایت حیرت انگیز کارہاے نمایاں نے اس شدت سے جوش بڑھادیا تھا کہ اس سے قبل شاید ہی ہوا ہو اور جس شخص نے اس منظر کو دیکھا کبھی فراموش نہ کیا۔ ٹیلرانڈ نے اس ہیرو کو مختصر فصیح تقریر سے جماعت کے سامنے پیش کیا۔

ٹیلرانڈ نے آخر میں کہا "نپولین کی وجہ سے مجھے اس قسم کا تردد ضرور ہوا جو نئی جمہوری حکومت میں ایسی ہر ایک بات سے جو شہریوں کی برابری کو برباد کرنیوالی معلوم ہو پیدا ہوا کرتا ہے۔ لیکن میں غلطی پر تھا۔ منفرد عظمت وشان برابری کے لئے خطرناک ہوتا تو بجاوہ تو بڑی شادمانی کا باعث ہے اور اس موقع پر ہر ایک فرانسیسی کو اپنی قوم کے سردار کی وجہ سے اپنے کو سرفراز خیال کرنا چاہئے اور جب میں اُن سب باتوں کو جو اُس نے اپنی شان وشوکت حد سے زیادہ پوشیدہ رکھنے میں کی ہیں خیال کرتا ہوں یعنی۔ اُس کا قدما کی طرح سادگی پسند ہونا جس نے اُس کی عزیز کتب بینی کی وجہ سے اُس کو ممتاز کیا ہی اُس کا علوم ذہنی سے شوق۔ اُس کا بلند مرتبت اوسین کو نگاہ تحسین سے دیکھنا جو اُس کے دنیا سے علیحدگی ظاہر کرنیکا باعث معلوم ہوتا ہے اور شان وشوکت نام ونمود اور اُن سب باتوں سے جو کمینہ طبیعت کا خمیر ہوتی ہیں نفرت کرنا۔ تو مجھے یقین ہوتا ہے کہ

اُس کی حوصلہ مندی سے ڈرنا تو کجا ہم کو ایک دن ضرورت ہو گی کہ اُس کی حوصلہ مندی کو تحریک دیں اور طالب علمانہ گوشہ نشینی سے اُس کو لبھا کر باہر لائیں"۔

اس تحسین و آفرین بے پایاں سے نپولین پر ظاہرا کوئی اثر نہ تھا اور وہ ایسا مستقل اور غیر مضطرب تھا کہ گویا اپنے خیمہ میں اپنے کسی ماتحت افسر سے باتیں کر رہا ہے۔ اُس نے حسب ذیل مختصر طور سے جواب دیا" اے شہریو۔ فرانسیسی قوم کو آزادی حاصل کرنے کے لئے بادشاہوں سے مقابلہ کرنا تھا اور ایسی حکومت قایم کرنے میں جو عقل پر مبنی ہو اُسے اٹھارہ سو برس کے تعصب کو زیر کرنا تھا۔ قسیسوں۔ امراء اور خودسر بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے دو ہزار سال سے یورپ پر حکومت کر رکھی تھی۔ اُس صلح سے جو تم نے حاصل کی ہے جمہوری حکومت کا سنہ شروع ہوتا ہے **قوم اعظم** کو ترتیب دینے میں تم نے کامیابی حاصل کی جس کی وسیع حکومت کی حدیں صرف اسی وجہ سے مقرر ہیں کہ خود قدرت نے اس کی حدود قایم کی ہیں۔ تم نے اس سے بھی زیادہ کیا۔ یعنی یورپ کے سب سے خوبصورت دو ملک (جو پیشتر اپنے علم و ہنر اور ارباب کمالات کے لئے جن کے وہ گہوارے تھے نہایت مشہور تھے) بڑی امیدوں کے ساتھ اپنے بزرگوں کی قبروں سے ذہن وذکا اور آزادی کو نکلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ میں کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کو جسے شاہنشاہ آسٹریا نے تسلیم کیا ہے تمھیں دینے کا افتخار حاصل کرتا ہوں اس صلح سے ریپلک کی آزادی خوشحالی اور شان و شوکت مضبوط ہوتی ہے اور جس وقت سب سے بہتر ترتیب دئے ہوئے قوانین سے فرانس کی سرسبزی مستحکم ہو جائیگی تمام یورپ آزاد ہو جائیگا"۔

جوں ہی نپولین نے بولنا شروع کیا حاضرین میں سناٹا ہو گیا اُس کی آواز سننے کا اسقدر اشتیاق بڑھا ہوا تھا کہ سامعین مشکل سے اعضاء کو جنبش دیتے یا سانس لیتے تھے اور نپولین مستقل صاف لہجہ میں کھڑا بول رہا تھا۔ جس وقت اُس نے بولنا ختم کیا پُرجوش نعروں سے ہوا گونج گئی اور سب سے زیادہ پرجوش لوگوں کا تو اپنے اوپر قابو نہ رہا تھا۔ "نپولین زندہ باد" "فاتح اٹلی" "امان دہندۂ یورپ" "رہائی بخشندۂ فرانس" کے نعروں سے کان پڑی آواز نہ سنی جاتی تھی۔ اب برس Barras نے ڈائرکٹروں کی جانب سے

اس طرح جواب دیا۔

فرطِ جوش سے یہ مردِ خوش تقریر کہنے لگا "ایک بوناپارٹ کے خلق کرنے میں فطرت نے اپنی تمام سعیوں کو ختم کردیا" اور پھر نپولین کی طرف مخاطب ہوکر بولا "جا۔ اور ایسی فتح جو کہ قومِ اعظم کی اس وشنام دادہ شان و شوکت پر قرضِ آتی ہے حاصل کرکے اپنی ناموزندگی کو نیک نامی کا تاج پہنا۔ جا۔ اور دربارِ لندن کی گوشمالی کرکے اُن سب کے دلوں میں جو آزاد قوم کی طاقت کا اندازہ کرنے میں غلطی کرتے ہیں ہول پیدا کردے۔ دریائے پو Po. رین Rhine اور دریائے ٹیبر Tiber کے فاتح تیرے جھنڈے کے نیچے جائینگے۔ بحرِ اعظم ان کو لے چلنے سے فخر کریگا۔ وہ غلام ہو رہا ہے لیکن غیظ سے بھرا ہوا ہے اور اُس کو اپنی بیڑیوں سے شرم آتی ہے۔ سہ رنگ عَلَم دریائے ٹیمس کے خون آلود کنارہ پر پہنچنے بھی یہ پائیگا کہ ایک آوازِ متفق تمھاری آمد کا خیر مقدم کرے گی اور فیاض انگریزی قوم تم کو اپنا رہائی دہندہ سمجھکر تمھارے استقبال کو سامنے آئیگی"

پھر اس کے بعد سب نے آواز ملاکر کنیر Chenier کا مشہور بھجن آزادی کے نام پر گایا اور اُس کے ہمراہ پورا ساز تھا۔ اُس وقت کے اضطراری جوش میں پانچوں ڈائرکٹر اٹھے اور نپولین کو اپنے ہاتھوں کے حلقہ میں لے لیا۔ بگلوں کی آواز۔ بینڈ باجوں کا شور۔ توپوں کی سلامیاں اور بیشمار انبوہ کے نعرے ہوا کو چیرے ڈالتے تھے۔ بیترس کہتا ہے اُس وقت گویا تمام حاضرین اس نشہ میں چور ہو رہے تھے اور اس طرح فرانس نے اپنے کو ایک حیرت انگیز شخص کے ہاتھ میں دیدیا۔ ہم کو اپنے بزرگوں کی کمزوری پر قدح نکرنا چاہیئے۔ وہ شان و عظمت وقت کی تاریکی اور مصائب کے درمیان ہم کو تعلیم کرنی ہے تاہم ہم وجد میں آجاتے ہیں اور ایسی کس سے ہم کو اتفاق رائے کرنا چاہیئے جو کہتا ہے کہ اگر اُس دلیو کو ہم خود دیکھتے تو معلوم نہیں کیا ہوا ہوتا"

نپولین کا زورِ تقریر ایسا تھا کہ جس کی نقل نہیں کیجاسکتی ہر فقرے میں جو وہ بولتا تھا ایک خصوصیت ہوتی تھی جس کے ساتھ جدت و ذکاوت کا اثر پایا جاتا تھا وہ ہر شخص کو جو اُس کے قریب جاتا فریفتہ کرلیا کرتا تھا۔ اپنے کارہائے نمایاں کا اُس نے کبھی ذکر نہیں کیا لیکن اپنی

فوج اور اپنے خبروں کی شجاعت کو اس آب و تاب اور ایسی موثر لفظوں میں بیان کرتا کہ تصویر کھنچ جاتی۔

اب نپولین مشہور انسٹیٹیوٹ کا ایک رکن منتخب ہوا جس میں فرانس کے بڑے بڑے صاحب علم و فضل شریک تھے اور اُس نے اس دعوت کو بڑے شوق سے منظور کیا اور حسب ذیل جواب دیا۔

"اُن نامور اشخاص کی آرا نے جو انسٹیٹیوٹ میں شریک ہیں مجھے سرفراز کیا۔ میں خوب واقف ہوں کہ اس سے پیشتر کہ میں اُن سے برابری کا خیال کروں مجھے اُن کی شاگردی کی تمنا کرنا چاہیئے۔ سب سے سچی فتوحات جو باعث اندوہ و رنج نہیں ہوتیں وہ فتوحات ہیں جو جہالت پر حاصل کیجاتی ہیں قوموں کی سب سے زیادہ مفید اور معززوہ پیروی ہے جو توسیع علم و ہنر میں مدد رساں ہو۔ اس وقت سے فرانسیسی ریپلک کی عظمت اس امر میں ہونا چاہیئے کہ وہ کل مایۂ علم انسانی کو حاصل کرے اور کسی ایسے خیال کو موجود نہ ہونے دے جو اُس کی خود کوششوں سے پیدا نہوا ہو"

اُس نے سپاہیانہ وردی تو اُتار کے ایک طرف رکھدی اور عالمانہ اور فلسفیانہ لباس میں انسٹیٹیوٹ کے درمیان شریک ہو کر وہ انسٹیٹیوٹ کی سب سے زیادہ نورانی زینت بن گیا اُس کے محیط و مانع نے ہر ایک مضمون کو اپنے قبضہ میں کر لیا جس کی طرف وہ متوجہ ہوا اور ذخیرۂ علم پر وہ ایک گھنٹہ میں ایسا حادی ہو جاتا جس کے حاصل کرنے میں دوسروں کو ایک سال لگ جاتا اور بہت جلد باعتبار اپنے علم و فضل کے اُس نے ان مشہور علما و فضلا میں وہ فضیلت حاصل کی جو میدان کشت و خون میں اُس کو حاصل تھی۔ ظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس نے اپنی وہ تمام ناموری جو وہ اب تک حاصل کر چکا تھا فراموش کر دی تھی اور بڑی بھاری ہوس کے ساتھ اُس نے اُس سے بھی زیادہ کارہائے عظیم کی تکمیل پر کمر باندھی تھی اور کسی چیز کو وہ پورا نہ خیال کرتا تھا جب تک اُس میں کچھ بھی کرنے کو باقی رہجاتا تھا۔

بعد کو اُس نے اپنے اس زمانہ کا حوالہ دیتے وقت کہا ہے "جب میں نے اٹلی سے واپس

اکر انسٹیٹیوٹ کے ارکین کا لباس اختیار کیا اور ارباب علم کے ساتھ بیٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں کیا کر رہا تھا۔ انجام کار انسان صفات ذہنی کی برتری سے حکومت کئے جاتے ہیں اور فوجی پیشہ رکھنے والوں سے بڑھکر اس بات سے زیادہ کوئی آگاہ نہیں ہے۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ فوج میں ادنیٰ سے ادنیٰ طنبورچی بھی ایسا نہ تھا جس نے میری صفات کے اعتبار سے مجھے سمجھنے میں غلطی کی ہو۔"

اس وقت موافقین سرکار شاہی نے اس بارہ میں ایک اور سخت کوشش کی کہ بوربون خاندان کے بادشاہ کو تخت پر بحال کریں۔ نپولین اگرچہ ڈائرکٹروں کی ناکافی حکومت سے متنفر ہو تا تاہم وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ خود سر بوربون خاندان فرانس کے جوش آزادی کو پامال کرے۔ وہ شاہی حکومت کا مخالف نہ تھا۔ لیکن وہ ایسا بادشاہ چاہتا تھا جو رعایا کی بہبود کے متعلق بھی لحاظ رکھے نہ کہ صرف عیش وعشرت اور امرا کے تکبر کی ناز و نعمت سے پرورش کرے۔ نپولین نے تجویزیں قایم کیں اور حیلے کوششوں کی رہنمائی کی جس سے شاہی طرفداروں کے حوصلے پست ہوگئے اور ڈائرکٹری کو مدد ملی اور اس طرح اس نوجوان کے بازوے قوی نے دو مرتبہ گورنمنٹ کو بچایا۔ ڈائرکٹر اپنی گوناگوں پریشانیوں کی حالت میں اُس کو اپنی مجلس میں بلاتے کہ مشکلات میں وہ اُن کو مشورہ دے۔ خاموش۔ پر حجاب۔ وہ میز کے قریب بیٹھ جاتا اور سلیقہ شعاری کی اُس فضیلت سے جس سے وہ ہمیشہ ممتاز رہا اور اپنی ذہنی برتری سے جس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا وہ اُن سے اخلاقی بالا تر رتبہ حاصل کرتا اور ان دیرینہ سال مدبران ملک کی اس طرح رہنمائی کرتا جس طرح باپ اپنے بچوں کی کیا کرتا ہے۔ جب وہ اُن کے سامنے پہونچتا اُس کی فطرتی عظمت قایم ہوجاتی اور وہ بے اختیار تسلیم کیجاتی۔

پُر انقلاب دور ظلم نے مذہب کی قربانگاہوں کو الٹ دیا تھا اور وہ ہنوز منہدم پڑی تھیں۔ کلیسا بند ہو گئے تھے یوم السبت کی عبادت موقوف ہوگئی تھی۔ اصطباغ کو کوئی جانتا نہ تھا اور پادری لوگ ملک بدر تھے اور فرانس میں نئی نسل کی نسل ایسی پیدا ہوگئی تھی جو مذہب مسیحی کو جانتی ہی نہ تھی۔ اور عالمگیر بدکاری پھیلی ہوئی تھی۔ ایک نیا فرقہ قایم ہوگیا تھا۔

جو تھیوفلین تھرولیپٹ [illegible] کہلاتا تھا۔ اس نے اپنے طریقہ کی بنیاد چند اخلاقی نصائح پر جن کی انجیل مقدس سے خوشہ چینی کی گئی تھی جو مذہب مسیحی کی ارفع منظوریوں سے اخذ کی گئی تھیں۔ مگر ان لوگوں کو جلد معلوم ہو گیا کہ عالم صنائع و بدائع کے پھولوں اور موزوں اشعار کی روانی۔ حسن کی خوبی۔ سخاوت چشموں اور آسمان کی بابت سخنان بے ربط سے انسان کے سخت قلب پر قابو حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ سمندری مگرمچھ اس طرح پالو نہیں ہو سکتا۔ انسان جس کا نفس اغوا کی طرف جو اس کی روح کو چیرے ڈالتے ہیں کھلا ہوا ہے اور ہولناک مصائب کے کنارہ پر ٹھہرتا ہوا اور نہ دب سکنے والی خواہشات سے جلتا ہوا۔ اگر فریفتہ ہوا ہے یا رعب میں آیا ہے تو اسی حالت میں آیا ہے جبکہ محبت حرم کی الحان کے ساتھ کوہ سینا کے رعد کی گونج ملی ہو۔ ذ چیز یہ اٹھنیز کا منعہ ہے کہ "اس اخلاقی نیکو کاری میں جو یہ نیا فرقہ تعلیم دیتا تھا اکثر اسقدر صداقت نظر آتی تھی کہ اگر اٹھارہ سو برس پیشتر انجیل مقدس کے شائع اور مشتہر کرنے والے انھیں باتوں کو زیادہ بہتر طریقہ سے نہ کہہ گئے ہوتے تو اس کے قبول کر لینے کا لوگوں کو میلان ہو جاتا۔"

نپولین نے ان پرجوش لوگوں کو بڑی نگاہ حقیقت سنج سے دیکھا۔ اس نے کہا ان لوگوں سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو صرف نقال ہیں" اس پر کسی نے پوچھا کہ "ایسے لوگوں پر جن کے اصول اخلاق عالم گیر فیض رسانی سکھاتے ہیں نپولین تم کس طرح الزام دیتے ہو" اس نے جواب دیا" جملہ طرق اخلاق اچھے ہیں لیکن صرف انجیل مقدس ہی نے اصول اخلاقی کا مکمل اجتماع دکھایا ہے جو بیہودگی سے پاک ہے وہ تمہارے عقائد کی طرح چند یادداشت کے فقرات سے جن کو بھونڈی طرح نظم کر دیا ہے نہیں بنے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اس چیز کو جو حقیقت میں ارفع ہے دیکھو۔ اچھا لارڈ (اس) پریر پڑھو۔[1] ایسے پرجوش لوگوں کا تو صرف مضحکہ کے ہتھیاروں سے مقابلہ ہونا چاہیے۔ ان کی جملہ کوششیں ہیچ ثابت ہونگی۔"

جمہوری فرانس کی اب تمام یورپ سے سوائے انگلستان کے صلح ہو چکی تھی۔

---

[1] مسیحی مذہب کی نماز۔ اس کی خوبی کا کوئی پایان نہیں۔ ۱۲ مترجم

انگریزی بادشاہت اب بھی ریپبلک کے مقابلہ میں بیرحم لڑائیاں لڑتے جارہی تھی اور یورپ کے بادشاہوں کو ابھارنے میں کہ مکروہ بوربون خاندان کو پھر فرانسیسیوں کا زبردستی بادشاہ بنانے میں ایکا کریں حتی الامکان کوشش کر رہی تھی۔ انگریزی بیڑہ جہازات نے بوجہ اپنے لافتح ہونے کے فرانس کی تجارت کا ستیاناس کر دیا تھا۔ انگریز بحر اعظم سے محفوظ جزیرہ میں بیٹھے ہوئے اور خود جنگ کے تخت و تاراج سے بے خوف تمام ساحلوں پر مصیبت برپا کر رہے تھے۔ ڈائرکٹری نے انگلستان پر یورش کرنے کے لئے ایک فوج کھڑی کی اور نپولین کو اُس کا سپہ سالار کیا۔ وہ شمشیر مدافعت نہ کہ صمصام پیشدستی نیام سے کھینچ کر فرانس کے اُس ساحل کو روانہ ہوا جو انگلستان کے محاذ تھا تاکہ اس کو پرتال لے اور اندازہ کرے کہ یہ اہم مہم ممکن بھی تھی یا نہیں۔ اپنے جنرلوں میں سے تین جنرلوں کو اپنے ہمراہ گاڑی میں سوار کرکے آٹھ دن ساحل کے معائنہ کے دورہ میں وہ مصروف رہا۔ بڑے عزم و ہمت اور سلیقہ شعاری سے اُس نے تمام اُن حالات سے جو اس معاملہ کے متعلق فیصلہ کرنے میں مدد دے سکتے تھے پوری واقفیت حاصل کرلی اُس نے تمام ساحل کو بڑے غور سے دیکھا۔ جہازوں اور مستحکم مقامات کو جانچا۔ جہازوں میں سوار ہونے کے سب سے بہتر مقامات منتخب کئے اور آدھی آدھی رات تک ملاحوں مانجھیوں۔ چوکی داروں اور ماہی گیروں کے بیانات سنے وہ اعتراض کرتا اور اُن کے جوابوں کو بڑی احتیاط سے جی میں تولتا۔

جب نپولین پیرس واپس آیا تو اُس کے دوست بوریین نے اُس سے پوچھا "کیوں جنرل۔ تم اس مہم کے بارہ میں کیا خیال کرتے ہو؟ یہ ممکن ہے"؟ اُس نے فوراً سر ہلاکر جواب دیا" نہیں۔ یہ مہم ایسی خطرناک ہے کہ میں اُس کو ہرگز اختیار نہ کرونگا میں ایسی بازی پر اپنی خوبصورت فرانس کو معرض خطر میں نہ ڈالونگا"۔ اُس زمانہ میں جبکہ وہ ساحل کی پڑتال کر رہا تھا وہ اپنی معمولی طبیعت کے ہمت و استقلال سے انگریزی حکومت کے حملے روکنے کا ایک اور منصوبہ کر رہا تھا۔

مصر کی راہ سے انگلستان کے خلاف اُس کے مشرقی مقبوضات پر حملہ کرنے کا

خیال اُس کے جی میں پورا جم گیا تھا۔ اُس نے اپنی گاڑی کو تمام اُن کتابوں سے جو مصر کے متعلق پیرس کے کتب خانوں میں مل سکیں بھر لیا۔ اعجازی سرعت سے اس نے اُن کی تمام صفحوں کو چھان ڈالا اور اپنے فراخ اور قوی حافظہ میں ہر ایک ضروری خیال کو بھر لیا۔ خود اُس کی قلم کی تحریریں جو اُس نے ان کتابوں کی سطروں کے بیچ میں لکھی ہیں یا اُن کے حواشی پر شرحیں درج کی ہیں اُس کی نہ تھکنے والی دماغی محنت کی شاہد ہیں۔

اب تمام یوروپ میں نپولین کی حقوق رعایا کے حامی کے مثل پرستش ہو رہی تھی۔ رعایا اُس کو اپنا خیر خواہ اور وکیل خیال کرتی تھی۔ انگلستان میں خاصکر ایک بڑی و بڑھنے والی اور ترقی کرتی ہوئی فریق تھی جو بادشاہ کے استحقاق اور امرا کے بلا شرکت غیرے حقوق سے برہم تھی اور اس ہمسری اور آزادی کے حامی نپولین کی مدحت سرائیوں سے کبھی نہ تھکتی تھی اُس کے ذہن کی آب و تاب اُس کے اخلاق کی پاکی۔ اُس کی ذاتی غم اور خوشی سے بے پروا بردباری کی پختگی۔ اُس کے نہ تھکنے والے عزم و ہمت اور ہر فقرہ کی جو اُس کے ہونٹوں سے نکلتا تھا فصاحت اُس کی جوانی۔ نزاکت جسم اور اُس کی فتوحات نے ملکر اُس کو دلفریبی کی ایسی قوت عطا کی تھی کہ اس سے پیشتر انسان کو میسر نہیں ہوئی۔ انگلستان پر حملہ کرنیوالی فوج کی سپہ سالاری اب نپولین کو عطا ہوئی اور وہ اس سلطنت کا بڑا سربرآوردہ اور خوفناک دشمن ہوگیا۔ تاہم وہ عام لوگ جو جنگ کرنے والے تھے ایک ایک اُس سے محبت کرتے تھے۔ تخت کانپنے لگا۔ امرا گھبرا گئے لارڈ چیتھم[1] Lord Chatham. نے علانیہ کہا "کہ اگر ہم فرانس کے ساتھ ایمان و انصاف سے برتاؤ کریں تو انگریزی گورمنٹ چوبیس گھنٹہ قایم نہیں رہ سکتی"

اب یہ ضروری معلوم ہوا کہ اس زبردست دشمن کی طرف سے لوگوں کے خیالات بدلے جائیں اور اُس کی جانب سے دلوں میں ذاتی عداوت پیدا کیجائے۔ پس نپولین کو بدنام کرنیکی غرض سے گورمنٹ کی تمام دولت اور کوشش سے کام لیا گیا اور علی الاتصال

---

[1] جان پٹ ارل آف چیتھم J. Pitt. E. of Chatham مشہور مدبر ولیم پٹ کے بڑے بھائی کا بیٹا۔ مصنف

ملامت و دشنام کے توپ خانے اُس پر کھول دیے گئے اور نہایت مذموم اور بیہودہ مضمون
سے چھاپے خانے معمور ہو گئے اُس وقت کے رسالوں کے دیکھنے اور اُن پیشینگوئیوں
پر جو اُس سے منسوب کیے گئے تھے غور کرنے اور اُن کے باہمی اختلافات سے بہت
بڑا لطف آتا ہے لکھا گیا تھا کہ نپولین انسان کے بھیس میں ایک عفریت ہے۔ وہ قزاق
ہے۔ لٹیرا ہے قوموں کے خزائن اپنے لئے گنج جمع کرنے کی خاطر لوٹتا ہے۔ وہ فاسق ہے
فضول خرچ ہے۔ سلطنتوں کی دولت کو اپنی نفس پرستیوں پر اوڑا رہا ہے۔ وہ عیش کی
میں خباثت سے زندگی لبسر کرتا ہے۔ اُس کا کمپونا پاکی کا زنانخانہ ہے۔ اور جب اُس کی
آوارہ خواہشیں اُن کی طرف سے ہٹتی ہیں تو ان اپنی آشناؤں کو زہر دے کے
وہ اپنا پیچھا چھٹاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی وہ نامرد ہے یعنی ایسا شیطان ہے
کہ جس کو خدا نے محض اپنے غضب سے صحت و رجوانی کے قواے اور جذبات سے
محروم کر دیا ہے۔ وہ ایک بت ہے جس کو مشرقی بندگی سے بڑھکر فریفتہ لوگ سجدہ کرتے
اور پوجتے ہیں۔ وہ خونخوار ہے۔ سنگدل ہے۔ بے رحم ہے۔ قصائی ہے قتل و خونریزی
سے مسرور ہوتا ہے اور خود اپنے مجروح سپاہیوں کی ہڈیوں کو اپنی گاڑی کے پہیوں
سے پیسکر چور کر دیتا ہے اور جاں بلبوں اور مجروحوں کی کراہوں میں اُس کی زبوں
کینہ ور روح کو مرغوب ساز کے آواز کا لطف آتا ہے۔ آئرلینڈ Ireland
والوں کے سامنے جن کا مذہب رومن کیتھولک Roman Catholic تھا اُس کی
بابت بیان کیا گیا کہ واجب التعظیم (پوپ صاحب) کے سفید بال پکڑے اور اسی حالت
میں اُس کے محل کے فرش سنگ مرمر پر اُس کو کھینچا۔ برخلاف اس کے انگلستان میں
جہاں پروٹسٹنٹ Protestant مذہب تھا کہا گیا کہ اُس نے پوپ سے سازش
کر لی ہے جس کی وہ انتہا درجہ کی چاپلوسی میں لگا ہوا ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ شمشیر
کی خودسری کو باطل پرستی کے زور سے قوت دے۔"

نپولین کا فلسفیانہ استقلال جس سے اُس نے اس متواتر دشنام و بہتان
پر توجہ کی حیرت انگیز ہے۔ بعد کو نپولین نے کہا "اُن تمامی بہتانوں اور دشناموں اور

رسالوں میں سے جن کا منشاء اسے انگلستان سنے یورپ میں سیلاب برپا کر دیا ہے آنیوالی نسلوں تک ایک بھی نہ پہونچیگا۔ اور جب مجھ سے کہا گیا کہ میں ان کا جواب لکھواؤں میں نے ہمیشہ بلا تغیر یہی جواب دیا کہ میری فتوحات اور رفاہ عام کے کام ہی صرف ایسے جواب ہیں جو مجھے دینا زیبا ہیں۔ جب ان بہتانوں کا پتہ بھی باقی نہوگا اور سودمندی کی یادگاریں جو مینے قایم کی ہیں اور مجموعہ قوانین جو مینے مرتب کیا ہے آنیوالے دور دراز زمانہ میں پہونچینگے تو آنیوالے مورخ اُن ظلموں کا جو میرے ہمعصروں نے مجھپر کئے ہیں بدلہ لینگے" اور پھر اُس نے کہا " ایک وقت تھا کہ وہ سب جرایم جو میرے ساتھ منسوب کئے گئے تھے حق بجانب معلوم ہوتے تھے۔ اس طرح مینے ہوک[1] Hoche کو زہر دیا۔ میں نے پچگرو[2] Pichegru کا اُس کے کمرہ میں گلا گھونٹ دیا۔ مصر میں کلیبر[3] Kleber کو مینے قتل کرایا۔ ڈیزے[4] Desaix کا گولی سے دماغ پاش پاش کیا۔ مینے اُن لوگوں کے جو قیدخانہ میں تھے گلے کاٹے سر کے بال پکڑ کر پوپ کو مینے کھینچا۔ اور ہزارہا اسی قسم کی اور بیہودگیاں کیں" اور پھر اُس نے کہا " ان بہتانوں میں سے مجھے تو کوئی ایسا معلوم نہیں ہوتا جو جواب دینے

---

[1] لازار ہوک L. Hoche ایک نہایت نامور نوجوان جنرل تھا جو فوج میں یکایک مرگیا۔ بوناپارٹ نے کہا ہے ہوک اُن اول درجہ کے جنرلوں میں سے ایک جنرل تھا جو فرانس نے پیدا کئے ہیں وہ بہادر۔ ذکی۔ کثرت سے لیاقتوں والا۔ بات کا قطعی فیصلہ کرنیوالا اور معاملہ کی تہ کو پہونچ جانیوالا شخص تھا۔

[2] چارلس پچگرو Charles Pichegru مشہور فرانسیسی جنرل تھا اور جب نپولین بحیثیت کانسل Consul کے حکمرانی کر رہا تھا تو اس حکومت کے الٹ دینے کو پچگرو نے سازش کی اور چاہا کہ بوربون خاندان کو بحال کرے۔ اسپر پچگرو گرفتار ہو کر ٹمپل Temple آیا۔ جہاں وہ ایک صبح کو اپنے پلنگ پر ملا۔ ڈاکٹروں نے جن کی اُس موقع پر کمیٹی ہوئی بیان کیا کہ اُس نے خود اپنے گلوبند سے پھانسی لگائی

[3] جنرل کلیبر اُس وقت جبکہ نپولین پیرس میں تھا مصر میں ایک قاتل کے ہاتھ سے بزخم خنجر مارا گیا۔ مصنف

[4] جنرل ڈیزے۔ Desaix میرنگو کی جنگ مین گولی سے مارا گیا۔ نپولین نے اپنے اس باوفا اور خالص دوست کے مارے جانے پر انتہا درجہ کا افسوس کیا ہے۔ مصنف

قابل ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں بیٹھ کر گولڈ اسمتھ Goldsmith اور کوارٹرلی ریویو Q. Review کا جواب دوں۔ یہ ایسے گھنونے اور صریح جھوٹے ہیں کہ ان پر اور کوئی توجہ سوائے اس کے نہ ہونا چاہئے کہ ان کے ہر صفحہ پر لکھدیا جاوے جھوٹ جھوٹ۔ ان سب میں اگر کوئی سچی بات مجھے نظر پڑی تو وہ اسیقدر تھی کہ ایک دن میں ایک جنرل سے جس کا نام جنرل ریپ G. Rapp تھا مجھے یقین ہوتا ہے کہ میدان جنگ میں ملا۔ اس جنرل کا چہرہ دہوئیں اور خون سے گہرا آلودہ تھا اور میں نے بیساختہ کہا "واہ کیا ہی خوب منظر ہے"! اور یہ بات بالکل ٹھیک تھی اور لیجئے دشمنوں نے اس کا جرم بنا لیا۔ ایک مرد شجاع کو تو میں اس طرح داد دوں اور دشمن سمجھیں کہ خونریزی میں مجھے لذت آتی ہے۔ کیا خوب!"

پر انقلاب حکومت فرانس کا دستور تھا کہ ۲۱ جنوری کو ہر سال بڑے دھوم دھام سے بادشاہ (لوئی شانزدہم) کی قتل کی یادگار میں سالانہ جلسہ ہوتا تھا۔ نپولین سے اصرار کیا گیا کہ اپنی موجودگی سے وہ اس جشن کو رونق دے اور اس کی دھوم دھام میں پوری شرکت کرے۔ اس نے صاف جواب دیا کہ "یہ جشن ایک اندوہناک معاملے یعنی غمناک واقعہ کی یادگار ہے اور آدمیوں کو یہ مرغوب نہیں ہو سکتا۔ فتوحات کے جشن منانا زیبا ہیں لیکن ان لوگوں کا جو مقتول ہوئے ماتم ہونا چاہئے۔ کسی کی موت پر خوشیاں منانا گورنمنٹ کے لئے زیبا نہیں۔ بجائے تسلی دینے کے یہ بات غصہ دلاتی ہے اور بجائے مستحکم کرنے کے یہ بات گورنمنٹ کی بنیاد کو ہلاتی ہے۔"

اس پر وزرا نے باصرار تمام کہا کہ "جملہ قوموں کا دستور چلا آیا ہے کہ ظالموں کے زوال پر جشن کیا کرتی ہیں اور نپولین کا خلق پر اتنا اثر ہے کہ اس کی عدم شرکت گورنمنٹ کے ساتھ اظہار مخالفت شمار کی جائیگی۔ اور اغراض ریپبلک کے لئے سخت مضر پڑیگی"۔ آخر کار نپولین اراکین انسٹیٹیوٹ کے مثل خانگی طور پر اس جشن میں شریک ہوا لیکن اس کے رسوم میں کوئی خاص شرکت نہ کی بلکہ انسٹیٹیوٹ کے اراکین کے ساتھ جس کا وہ خود ایک رکن تھا سیر کرتا پھرا۔ جب یہ باقاعدہ گروہ سینٹ سلپس St. Sulpice میں گیا تو سب شخصوں

کی آنکھیں نپولین کو ڈہونڈہ رہی تھیں اور دور سے جلد اُس کو دیکھ لیا اور پھر اُس کے [illegible] گو
ہر شخص ماند ہو گیا۔ جب رسم ختم ہو گئی تو "نپولین زندہ باد" کے نعروں سے ہوا گونج رہی تھی اور
سڑکوں پر یہ منحوس نعرے "کہ ہم ان مقننان کو نکال دینگے اور **لٹل کارپورل** کو اپنا بادشاہ
بنائینگے" سنکر ڈائرکٹر نہایت متردد ہوئے اور انھیں نعروں کی وجہ سے انھوں نے نپولین
کو مصر بھیجنے میں بڑی جلدی کی جس دور دراز ملک سے اُن کو پوری امید تھی کہ نپولین
کبھی واپس نہ آئیگا۔ فقط

[illegible]